UnEven Page Numbers Within The Book Only

Total Page Missing Book

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222810

UNIVERSAL
LIBRARY

رجسٹرڈ نمبر ۷۸۶ اے ۱۰۰۶

آشوب زمانہ دلربائے سخن ست غارتگر ہوش ماجرائے سخن ست

آزادہ دلان اسیر دام دگرند بیگانہ خلق آشنائے سخن ست

ادیب اُردو

مرتبہ

اخاکسار نور الحسن نیر بی اے ال ال بی

مقام اشاعت دفتر نور اللغات پاٹا نالہ لکھنؤ

باہتمام

حامد حسن علوی منیجر

نیر پریس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر ۱	یکم جنوری سنہ ۱۹۲۲ عیسوی	جلد ۲

(۱) نور اللغات پر ایک نظر — (۵) امور مشورہ طلب

جناب نوازش علیصاحب آمعہ ۱ — مؤلف نور اللغات ۲۶

(۲) مثنوی شعور — (۶) انتخاب اودھ پنچ

جناب شعور مرحوم ۶ — ماخوذ ۲۷

(۳) واجد علی شاہ — (۷) روح سخن

ترجمہ ۱۶ — حضرت افضل حضرت جلد ۳

جواب امور مشورہ طلب — ۸ نور اللغات ۹۳

جناب نوازش علیصاحب آمعہ ۲۶ — مؤلف نور اللغات

تصحیح

دسمبر کے رسالہ میں جناب ہادی مچھلی شہری کا مضمون غلط چھپ گیا ہے ناظرین کرام تصحیح فرمالیں

غلط	صحیح
کیون پیدا نہیں کرتی	مری حسرت کی کوئی کیون بکیا نہیں کرتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادیب اُردو

نمبر ۱ جلد ۲ ——— یکم جنوری سنہ ۱۹۲۲ء

نور اللغات پر ایک نظر

مکرم بندہ تسلیم۔

ادیب کے جملہ پرچے نمبر سنہ ۱ تک وی پی کے ذریعہ مجکو وصول ہوگئے ماشاء اللہ پرچہ کی ترتیب بہت ہی عمدہ اصول پر مبنی ہے خصوصاً پرچہ کے آخر مین لغت کا سلسلہ جو قائم کیا گیا ہے نہایت ہی مفید ہے لیکن یہ جسقدر مفید ہے اُسیقدر اُسکے لیے احتیاط اور تحقیق کی ضرورت ہے تاکہ زبان آموزونکو غلط فہمی نہ ہو اس لیے بعض الفاظ کی نسبت کچھ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہون۔ یعنی ہمین بعض مقامات کو مین اپنے خیال ناقص مین اصلاح طلب پاتا ہون اگر آپ غور فرماکر درستی کر دیجائے تو مناسب ہوگا۔

بالقوہ عربی ۔ یہ عربی نہین ہے بلکہ اُردو ہے عربی مین بالقوۃ بتشدید واو ہے اور اخر مین تا ہے جو حالت وقف مین ہ ہوجاتی ہے۔

بدین ہیات کذائی یا باین ہیات کذائی ف ۔ یہ ترکیب فارسی نہین ہے اُردو کی بنائی ہوئی ہے بدین اور باین کہنے کے بعد کذائی نہین

کہہ سکتے، بدین ہیئت یا ہیئات کذائی کہین گے این اور کذا دونون ایک ساتھہ جمع نہین ہو سکتے اگر اُردو مین اسطرح کہتے ہون تو لوگون کو اُسکی حقیقت سے آگاہ کر دینا چاہیئے تاکہ محتاط لوگ اُس سے آیندہ بچ سکین۔

برنگ بمعنی **مثل** ف۔ یہہ لفظ فارسی مین مثل کے معنو نہین نہین آیا ہی مثلاً برنگ گل بمعنے مثل گل فارسی مین نہین کہتے ہین اُردو کی تراش معلوم ہوتی ہے اس کو مکرر تحقیق فرمالیجئے، اسوقت مین اپنے گھر سے کوسون دور ہون میرے ساتھہ کوئی کتاب نہین ہے۔

بغیر کہے نہ چھوڑنا لازم۔ یہہ متعدی ہے لازم نہین ہے مثلاً (لوگون نے اُسکو کافر کہے بغیر نہ چھوڑا) کہین گے۔

بنا میزد مخفف **بنام ایزد**۔ اس کا املا درست نہین ہی اگر کسی جگہ عبارت مین بنا میزد لکھا جائیگا تو کوئی اسکو سمجھہ نہ سکیگا۔ **بانمبر صاحب**۔ نمبر ۵ والا۔ نمبر ۲ کے بعد نمبر ۵ کی ضرورت نہین

بات آنچل مین باندھنا لازم۔ یہہ فعل لازم نہین متعدی ہی اور مثال بھی باندھ رکھنے کے متعلق دی گئی ہے اُس کا مصدر علحدہ قائم ہونا چاہیئے۔

بات آنکھون سے سننا لازم۔ یہہ بھی متعدی ہے لازم نہین ہے۔

بات اُٹھانا لازم۔ یہہ متعدی ہے اسکا تعدیہ خود مثال سے ظاہر ہے۔

بات اُٹھنا۔ اس کے مثالیہ شعر مین نازکی کے بعد ایک (کی) ہونا چاہیئے۔

بات اس کان سُننا اُس کان اُڑا دینا لازم۔ یہہ لازم نہین متعدی ہے چنانچہ مثال سے خود ظاہر ہے ع اس کان سے اُڑا دی اُس کان سے سُنی بات اور یہہ بات بھی غور طلب ہی کہ مصدر اُڑانا کیساتھہ قائم کیا ہی اور مثال اُڑا دینا کیساتھہ دی ہے۔ **بات بات مین موتی پرونا** لازم۔ یہہ لازم نہین ہے متعدی ہے

بات بدلنا لازم ——— ایضاً۔

بات بُری لگنا متعدی۔ یہہ متعدی نہین بلکہ لازم ہی لگنا کے جتنے مرکب ہونگے وہ سب لازم ہونگے

بات بڑھ کے کرنا لازم۔ اسکو متعدی لکھنا چاہیئے کرنا کے ساتھہ کوئی مرکب لازم نہین ہو سکتا

بات بیچ مین سے لینا لازم۔ یہہ لازم نہین ہی متعدی ہی بات پر بات کہنا لازم بھی متعدی ہے

بات مٹھرنا صفحہ ۳۴۔ یہان بات پر ٹھہرنا ہونا چاہیئے بات ٹھہرنا صفحہ ۳۸ مین موجود ہے

بات پر سر دینا لازم - یہہ مصدر لازم نہین متعدی ہے -
بات پر کان رکھنا - یہہ بھی لازم نہین متعدی ہے مثال مین جو شمشاد کا شعر لکھا ہے اُسمین رکھے ہین سے مطلب (رکھے ہوے ہین) ہے جیسا کہ غالب کے اس شعر مین ہے

سیکھے ہین مہ رُخون کے لیے ہم مصوّری تقریب کچھہ تو بہر ملاقات چاہئے

یعنی سیکھے ہوے ہین اسیطرح آغا علی ہجر مرحوم لکھنوی شاگرد اسیر مرحوم کہتے ہین - ؎

اسواسطے وہ ہاتھہ مین تلوار لیے ہین خنجر کئی جانبازون نے خود مار لیے ہین

تلوار لیے ہین یعنی تلوار لیے ہوے ہین (مصحفی) بات جو سوچے ہو تم نے گمان مین وہ نہین

صفحہ ۴۵ - ادیب اُردو - (لمعہ پیچ مدان) ع کمر تو باندھی ہین لیکن کمر مین نہین

یعنی باندھے ہوے ہین -

بات پلٹنا لازم - یہہ لازم بھی ہوسکتا ہے لیکن جن معنون مین لکھا گیا ہے وہ متعدی ہے یعنی اگر پلٹنے کا فاعل خود بات ہے تو لازم ہے اور اگر بات کہنے والا اسکا فاعل ہے تو متعدی ہے مثالین جو دیگئی ہین وہ متعدی کی ہین مثلاً ہندہ نے ایسی بات پلٹی کہ پھر سعیدہ کو کچھہ بن نہ پڑی - **بات پہیرنا** لازم - یہہ بھی متعدی ہے -
بات پی جانا متعدی - یہہ لازم ہے متعدی نہین ہے جانا کیساتھہ کوئی فعل متعدی نہین آتا
بات چیبات کے کرنا لازم - یہہ بھی متعدی ہے **بات چبانا** یہان بات چبا جانا لکھنا چاہیے
بات چبلی ہونا - یہان بات چبلی ہے قائم کرنا چاہئے ہونا کے مشتقات اس کے ساتھہ نہین آتے صرف ہے کے ساتھہ اس کا استعمال ہے -
بات چرا کے کہنا لازم - یہہ لازم نہین متعدی ہے **بات چندرا کے کہنا** - یہان کہنا کیجگہ کرنا لکھنا چاہیے
بات ختم ہونا - یہہ مصدر بات پوری ہونے کے معنون مین بیشک صحیح ہے لیکن جن معنون مین لکھا گیا ہے اُن معنون مین بات ختم ہے یا ختم ہوگئی لکھنا چاہیئے اس لیے کہ ان معنون مین اُن دو صورتون کے سوا تیسری صورت نہین ہے اور اسمین ایک اور خصوصیت کا اظہار بھی ضروری ہے یعنی اس کا استعمال پر کے ساتھہ ہے مثلاً اُنپر یہہ بات ختم ہے یا ختم ہوگئی - کہینگے -
بات دل سے گھڑنا لازم - یہہ بھی متعدی ہے **بات دوہرانا** لازم - یہہ بھی متعدی ہے
بات ڈھال کے کہنا لازم - ایضاً - **بات رکھ لینا** ہلازم ایضاً -

بات رکھنا لازم۔ یہہ بھی متعدی ہے۔
بات رہجاتی ہے وقت نکل جاتا۔ بات رہجاتی ہے وقت نکلجاتا ہی ہونا چاہیئے
بات زبا پیر لانا متعدی۔ یہہ لازم ہی متعدی نہین ہی لانا کہا تا کوئی فعل متعدی نہین ہی سکتا
بات سہنا لازم۔ متعدی ہے لازم نہین ہے۔
بات طول دینا۔ بات کو طول دینا ہونا چاہیئے بغیر کوکے نہین بولتے۔
بات کا ایسا پانا لازم متعدی ہے۔ بات کا بتنگڑ بنانا یا کرنا لازم۔ متعدی ہے۔
بات کا رنگ پانا لازم۔ ایضاً۔ بات کترو دینا لازم۔ ایضاً۔
دینا جب لازمی افعال کیساتھ ترکیب پاتا ہے تو لازم ہوتا ہے ورنہ متعدی ہی رہتا ہے
جیسے رو دینا چلدینا ہنس دینا وغیرہ لازم ہین۔
بات کھونا لازم۔ لازم نہین متعدی ہے ع بات بھی کھوئی التجا کرکے۔
بات کہنا لازم۔ یہہ بھی متعدی ہے۔ بات کی تاب نہ آنا متعدی۔ یہہ لازم ہے
بات کی گرفت کرنا لازم۔ لازم نہین متعدی ہے۔ بات گانٹھ مین باندہنا لازم۔ لازم نہین متعدی ہے
بات گرہ مین باندہنا لازم۔ ایضاً۔ بات گڑھنا لازم ——— ایضاً۔
بات بات کرنا لازم ——— ایضاً۔ بات منہ پر رکھنا لازم ——— ایضاً۔
بات منہ پر کہنا لازم ——— ایضاً۔ بات مین دخل دینا لازم۔ ایضاً۔
بات مین دخل کرنا لازم۔ ایضاً۔ بات نہ پوچھنا لازم۔ ایضاً۔
بات نہ سننا لازم ——— ایضاً۔ باتون بات کی جمع حالانکہ بولچال مین بات ہی جمع کے معنی مین بولتے ہین
باتون کا منہ چومنا۔ یہہ کوئی مصدر نہین ہی اور مثال بھی خلاف مقصد ہی یعنی مثال
سے ظاہر ہے کہ باتون نے منہ چوما ہے اس کے لیے یہہ مصدر قائم کرنے کی ضرورت ہی
صرف منہ چومنا قائم کرنا کافی ہے ہر ایک کیساتھ علیحدہ علیحدہ حصر نہین ہو سکتا مثلاً
خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے۔ یا مثلاً فرشتون نے مرا منہ آکے چوما۔ وغیرہ
باتین اڑانا لازم۔ لازم نہین متعدی ہی۔ باتین بگھارنا لازم۔ لازم نہین متعدی ہے
باتین بنانا لازم۔ یہہ بھی متعدی ہی۔ باتین بڑھانا لازم۔ یہہ بھی متعدی ہے
باتین چباچبا کے کرنا لازم۔ ایضاً۔ باتین چھانٹنا لازم ——— ایضاً۔
باتین سننا لازم ——— ایضاً باتین کرنا لازم ——— ایضاً

باتین کان سے سُننا لازم - یہہ بھی متعدی ہے باتین کھلانا لازم - یہہ بھی متعدی ہے
باتین لگانا لازم ——— ایضاً ——— باتین ملانا لازم ——— ایضاً -
باٹ مارنا لازم - ایضاً - بادل اُٹھنا ——— لازم -
بادہ فرسا - یہہ لفظ مکرر تحقیق طلب ہے اور بادہ کے دوسرے مرکبات بھی شریک شیدائی
ہین مثل بادۂ انگور و بادۂ ناب - بادق - اس لفظ کو اُردو لغت سے کوئی تعلق نہین
بار برانگریزی - اُردو مین کوئی نہین بولتا - بارقہ ع - اُردو مین کوئی نہین بولتا
باری بھرنا - یہہ متعدی ہے - شرف کے شعر مین فعل مضارع ہے ماضی نہین ہے
باڑہ دوری ہونا - لازم -
باڑہ - اُردو سے اسکو کوئی تعلق نہین ہے اسیطرح بہت سے ہندی اور سنسکرت
الفاظ بھی لکھے گئے جنمین اُردو سے کوئی تعلق نہین ہے -
باڑی بدنا لازم - متعدی ہے - باڑی پانا لازم - متعدی ہے -
باڑی کرنا لازم - ایضاً - باڑی کھانا لازم - ایضاً -
باڑی کھیلنا لازم - ایضاً - اسکے ساتھہ باڑی کھیل جانا بھی علحدہ قائم ہونا چاہیے
باسطرح اسکو اُردو سے کوئی تعلق نہین ہے اگر ہی تو پورے نو دو گیارہ نام لکھے جائین
باقی بیباق کرنا لازم - متعدی - باقی چکانا لازم متعدی اس کے ساتھہ باقی چکا دینا بھی قائم ہونا چاہیے
باگ پکڑنا لازم - ایضاً - باگ روکنا لازم - متعدی -
باگ سنبھالنا لازم - ایضاً - باگ لینا لازم - ایضاً -
بال بال بچ سوئی پر دھرنا لازم - ایضاً - بال برانگریزی بمعنی نہ انگریزی نہ اُردو -
بال پالنا لازم - ایضاً - بال پڑنا - لازم -
بال پڑ جانا متعدی - لازم - بال کٹنا لازم - متعدی -
بال گوندھنا لازم - متعدی - بال کھا جانا متعدی - لازم -
بال کی کھال کھینچنا لازم - ایضاً - بال گوندھنا لازم - متعدی -
بال لینا لازم - ایضاً - بال مونڈنا لازم - ایضاً -
بالا پہننا لازم - ایضاً - بالا دینا لازم - ایضاً -
بالای طاق رکھنا لازم - ایضاً - بالغ بالسن ع - تحقیق طلب -

بالقوی ع۔ بالقوہ۔
بان بان کرنا لازم۔ متعدی۔ بانا باندھنا لازم۔ متعدی۔
بانٹ بھانا لازم۔ ایضاً۔ بانٹ لینا لازم۔ ایضاً
باندی برتن دکن۔ دکن مین بھانڈا برتن یا برتن بھانڈا بولتے ہین اس لیے کہ بھانڈا مرہٹی مین دیگچہ یا ہانڈی کو کہتے ہین۔
بانہین چڑھانا لازم۔ متعدی۔ بائیں بائیں کرنا لازم۔ متعدی۔
بایاں قدم لینا۔ لازم۔ ایضاً۔ (غالب) اُٹھا اور اُٹھ کے قدم مین نے پاسبان کے لیے
بایاں پاؤن چومنا لازم۔ ایضاً۔
بایین ہیات کذائی ف۔ یہ ترکیب فارسی مین نہین ہے ایں و زیا کذا دونون ایک جا جمع نہین ہو سکتے
بٹر یان چھوڑنا لازم۔ متعدی۔ بھول کے پٹر ہونا لازم۔ متعدی۔
بترع دم کٹا جانور۔ بتر مصدر ہے دم بریدہ کو ابتر کہتے ہین کما قال اللہ ان شانئک ہو الابتر
بٹ مار۔ اردو مین بٹ مارکہتے ہین۔ بجا کرنا لازم۔ متعدی مثلاً یہ کام آپنے بجا کیا۔
بجانا نمبر ۲ تعمیل کرنا۔ ان معنون مین بجالانا کہتے ہین مثلاً آپکا حکم بجا لایا۔
بجا جانا متعدی۔ لازم۔ بجا لانا متعدی۔ لازم۔
بچین کرنا۔ متعدی۔ بچے کے قدم رکھنا لازم متعدی۔
بچین چھوڑنا لازم۔ ایضاً۔ بچن لینا لازم۔ ایضاً۔
بچن ماننا لازم۔ ایضاً۔ بچہ خونین بمعنی اشک۔ بچہ ریش بمعنے موئے زیر لب اردو مین کوئی نہین بولتا بچہ دار کسی زبانین بھی نہین بولتی۔ بچھڑا کن مین بمعنی مفارقت بچھڑا کن مین مفارقت کو نہین کہتے بلکہ بچھڑے ہوے شخص کو کہتے ہین۔

نوازش علی لمعہ۔

مثنوی شعور

شیخ عبدالرؤف نام شعور تخلص مصحفی کے شاگردونمین نامور تھے اُن کے چار دیوان مرتب ہو گئے تھے۔ طبع کی نوبت نہین آئی۔ تذکرونمین انکا حال نہین ملا انکی مثنوی جو نہایت عجلت مین لکھی گئی اور نظر ثانی سے بھی محروم رہی ہمارے ہاتھ آگئی ہے ہم بخیال ناظرین کرتے ہین

واقعی بحرِ بیکران ہے عشق
دشمنِ جانِ عاشقان ہے عشق

عشقبازی ہے بیدلون کا کام
عشق کا کب ہوا انجام

یہ بچھائے سدا نئی شطرنج
مہرہ مارے دفینہ گنج

کی جو سیرِ قمارخانۂ عشق
مات گاہ گھر ہے چارخانۂ عشق

جو کوئی اپنی جان پر کھیلے
عشق کی وہ مصیبتین جھیلے

ہین مساوی یہان امیر و فقیر
اسکے تابع ہین بادشاہ و وزیر

بسکہ یان پیشرو ہے نرد و غا
زور و زر کام کچھہ نہین آتا

عشق کیا کیا کنوئین جھنکاتا ہے
شہ رُخی یہہ نئی لگاتا ہے

ہے زرِ داغ سود پیشہ عشق
بُردِ عاشق ہے زخم تیشہ عشق

بادشہ کو کبھی اسیر کرے
گہہ پیادے کو یہ وزیر کرے

خسروِ عقل ہے یہان شہ چال
کشتِ امید و آرزو پامال

اسپِ تدبیر اس جگہ ہے لنگ
جذبِ الفت ہی مثلِ قید فرنگ

توڑ دے فیلبندِ صبر و خرد
کر دے منصوبۂ فلاطون زد

ربط ہے حسن و عشق مین باہم
نام عشاق کا رہے قایم

چرخِ کجباز اس سے عاری ہے
کہکشان ایک زخم کاری ہے

نہین خالی فلق سے مہرۂ ماہ
ہے بساطِ قمر مین داغ سیاہ

جانِ عاشق ہو ضیق مین اس سے
ڈوبے بحرِ عمیق مین اس سے

آگ مین یہہ جلاکے کر دی خاک
صورتِ پنبۂ وحش و خاشاک

اسکی سازش کے ہین ہزار ون رنگ
کدو کاوش کے پائی لاکھون ڈھنگ

کیا بیان ہو سکے شکایتِ عشق
اب رقم کیجیے حکایتِ عشق

داستان

تھا سپاہی کوئی بحال تباہ
کلفتِ غم سے داغ صورتِ ماہ

مردِ عاشق تن و وجیہہ و جمیل
ایسے ہوتے ہین کم جوان شکیل

بانک ہو یا پٹا ہو یا لکھڑی
اسکو ہر کام مین مہارت تھی

بیدل و بیجگر بہادر تھا — بے بہا گوہر و دریکتا
آتشِ تیز ہو کہ دریا ہو — کود پڑنا تھا سہل تر اُسکو
دل مین رکھتا تھا درد و بیکاری — ڈھونڈھتا تھا علاج ناداری
گھر سے نکلا بشکلِ سودائی — کشورِ حسن مین قضا لائی
نابنارس ہوا گزر اُس کا — ہو گیا مبتلائے تازہ بلا
ایک ہندو پسر تھا وان خوشحال — مالدار و غنی پری تمثال
قوم مین تھا وہ برہمن زادہ — روکشِ آئنہ رُخِ سادہ
بتِ زنّار دار و گل اندام — رونقِ کفر و غارتِ اسلام
رُخِ روشن چراغِ ظلمتِ کفر — حسنِ خال سیاہ زینتِ کفر
گیسوئے تابدار تا سرِ گوش — اہلِ اسلام جنکے حلقہ بگوش
نارِ زنّار بارِ موئے کمر — کمرِ بے نشان ہے تارِ نظر
قدِ قیامت بلا کرشمہ و ناز — جانِ عاشق ہو نہاد اکی نیاز
ختم تھی اُس صنم پہ ہر خوبی — قدرت حق تھی شانِ محبوبی
حُسن و خوبی مین رشکِ شمس و قمر — تھے مصاحب بھی صورتِ اختر
مثلِ غلمان بہت سے خادم تھے — نوجوان و حسین ملازم تھے
ایک سے ایک حسن مین بہتر — جنکے ملبوس خلعتِ پُر زر
ایک دن کا ہی اسطرح مذکور — اپنے دروازے پر وہ غیرتِ حور
جلوہ افروز تھا بصورتِ شمع — مثلِ پروانہ تھے سپاہی جمع
اسطرح دل کا مدعا نکلا — یہہ بھی امیدوار جا نکلا
جب نگہداشت اُسنے وان دیکھی — کثرتِ نوکرانِ دیکھی
دلِ پُر آرزو سے کہنے لگا — کس سے کیجے سوائے ذاتِ خدا
کون سُنتا ہی ہم غریبون کی — نارسائی ہے یہہ نصیبون کی
مجکو گر نوکری کی خواہش ہے — اس جگہ ہی حاجتِ اسقار ش ہے
ہے خدا کارساز و بندہ نواز — سنگ ہو جائے مثلِ موم گداز
عشق نے اسطرح تسلی کی — غم نہ کھاؤنگے ہم ترے ساہی

بدہمن سے یہ جب دوچار ہوا — ناوکِ عشق دل کے پار ہوا
قدرتِ حق اُسے نظر آئی — ہوگیا جان و دل سے شیدائی
سب ہوئے محو اُسکے دل کے خیال — حسن نے کر دیا دگرگون حال
مثلِ آئینہ ہوگیا ششدر — دل سے اک آہ کی بدیدۂ تر
اشک نے مثل بھر کھایا جوش — رہگیا ضبط کرکے یہ خاموش
کہیں عاشق سے ضبط ہوتا ہے — ربطِ الفت سے خبط ہوتا ہے
دل مین سوچا یہین ٹھہرنا خوب — حرفِ غربت پہ ہو تو مرنا خوب
تانہ رازِ نہفتہ افشا ہو — نالۂ دلخراش پیدا ہو
جبر ہے اختیار سے باہر — ہو جیئے کوئی یار سے باہر
عشق کہتا تھا اس مکان سے نہ جا — زیست جبتک ہے اس جہان سے نہ جا
یون ہوا حکمِ عقل خیر طلب — مین بھی جاتی ہون بھاگتے بھی سب
چار و ناچار یہ روا نہ ہوا — ہجرِ معشوق تا ذبانہ ہوا
حسن نے عشق کو اشارہ کیا — خرد و صبر نے کنارہ کیا
جب چلا یہہ وہان سے چار قدم — ہوگیا حال در بہم و برہم
دل کو ہر چند تھام تھام رہا — نہ اُسے باسِ ننگ و نام رہا
کی جو دستِ جنون نے چالاکی — اور دل مین سمائی بیباکی
چاک دامن کیا گریبان تک — آئے پکڑی کے بیچ دامان تک
پھر گریبان کہان کہان دامن — خاکِ کوئی صنم ہی پیراہن
نالہ و آہ غمگسار ہوئے — دیدۂ تر بھی اشکبار ہوئے
رنگِ رخسار ہوگیا کافور — چشمِ پُرخون بھی بنگئی ناسور
خاکِ درگاہ لوٹ جاتا تھا — کبھی بیساختہ غش آتا تھا
جو کوئی دیکھتا اُسے سرِ راہ — کانپتا پشت دست بہ سرِ کراہ
حال کہتا تھا کوئی استفسار — کوئی مرگی کا جانتا آزار
دستِ شفقت جنون نے جب پھیرا — آکے اطفالِ شہر نے گھیرا
پھینکنے کو کا اک بہانہ ہوا — سنگِ طفلان کا وہ نشانہ ہوا

دور سے کوئی منہ چڑانے لگا — کوئی ٹھوکر اُسے لگانے لگا
پھینکدیتا تھا مشتِ خاک کوئی — کان لیتا تھا کوئی ناک کوئی
کوئی گھوڑا اُسے بناتا تھا — کوئی کوڑا اوسے لگاتا تھا
پاس آتا تھا کوئی ہو کر کے — بھاگ جاتا تھا کوئی چھو کر کے
یہ زباں جب غریب کو پایا — سب کیا جس کے دل میں جو آیا
کچھ درستی سے اُسکو کام نہ تھا — جز خموشی کوئی کلام نہ تھا
آئنہ بن گیا تھا حیرت سے — ہو سر و کار خاک غیرت سے
پیرہن پھٹ کے تار تار ہوا — تنِ مجروح لالہ زار ہوا
رنگِ خوں نے نیا کھلایا گل — غیرتِ گل ہی صورتِ بلبل
کیا خزاں نے دکھایا رنگِ بہار — یہ ہی اعجازِ حسنِ ظلم شعار
کس خرابی ہوس نے طے کی راہ — تا بمنزل گیا بحال تباہ
بسترِ غم پہ ایک بار گرا — صورتِ برقِ بیقرار گرا
رُخِ خورشید ہو گیا مستور — کھل گیا گیسوئے شبِ دیجور
کلفتِ روز تو تمام ہوئی — تازہ وارد بلائے شام ہوئی
تھی شبِ ہجر دن قیامت کا — سامنا تھا نئی مصیبت کا
تھا جو مجروح وہ تنِ عریاں — اُسپہ ناری ہوئے نمک افشاں
سر پہ کھنچے تھے کہکشاں شمشیر — مارتے تھے شہاب ثاقب تیر
ایک جانب چراغ جلتا تھا — اک طرف دل کا داغ جلتا تھا
ظلمتِ شب عجیب لائی رنگ — جل گیا نورِ صبح بن کے پتنگ
کیا قیامت تھی وہ سیاہی شب — چشمِ آہو بنا تھا ہر کوکب
اسقدر آہ کا دھواں چھایا — ہو گیا آسمانِ نو پیدا
آہِ سوزاں کے جو شرارے تھے — اُس فلک کے وہی ستارے تھے
موجِ دریا کیطرح تھا بیتاب — چشمہ رکھتا تھا دا بشکل حباب
خواب سے تھیں نہ آشنا آنکھیں — بند ہوتی نہ تھیں ذرا آنکھیں
نہ لگی رات بھر پلک سے پلک — سر پٹکتا رہا وہ صبح تلک

کھینچکر آہ سرد خستہ جگر
یون لگا کہنے ای نسیم سحر

قاصد عاشقان زار ہے تو
مرہم داغ دلفگار ہے تو

تجھ سے گلہای بیشمار کھلے
غنچۂ دل تو ایکبار کھلے

اس طرح عرض کر کہ اے گلرو
جان عاشق فدائی ہر سر مو

کوئی دلدادہ تجھپہ مرتا ہے
حال اپنا تباہ کرتا ہے

بستر گل پہ تو کرے آرام
مضطرب کوئی شل ہای دام

آئنہ روبرو ہی یان ہر دم
وان ہی سکتہ کا بیشتر عالم

شانہ سے تیری زلف کو سر و کار
وان وہ آشفتہ خاطر و بیمار

وای غفلت خبر نہین تجھکو
عشق کا کچھ اثر نہین تجھکو

کج ادائی ہی شیوۂ محبوب
لیکن اتنا ستم نہین ہی خوب

ہو اثر یا نہ ہو صریح نفس
بر رسولان بلاغ باشد و بس

دلمین جو اسکے آیا بکتا تھا
کبھی بالین سے سر پٹکتا تھا

سر اوٹھایا جو اسکے نالون نے
آکے گھیرا محلہ والون نے

ایک کہتا تھا پھینکدو بستر
ایک کہتا تھا کر دو شہر بدر

نیند ناحق حرام کی سب کی
آشنائی نکالی یہ کب کی

مہربان ہوکے کوئی کہنے لگا
تونے یہ حال کیون کیا اپنا

درد کیا ہے جو ہے یہہ بیتابی
کر بیان ہم سے وجہ بیخوابی

اُس نے رو رو کے سرگذشت کہی
سننے والون کو بھی تاب رہی

رای صائب مین جسکے جو آیا
سب نے اپنی طرف سے سمجھایا

کوئی بولا عبث یہہ حال کیا
کیا کسی نے تجھے نکال دیا

تونے آنمین خود شتابی کی
اپنے ہاتھون خود خرابی کی

اسقدر کس لیے ہوا ہے نڈھال
ہوش مین آکے اپنے دلکو سنبھال

پاک کر جسم سے بدن کی خاک
صبحدم غسل کر بدل پوشاک

جاکے تقدیر آزمائی کر
خاطر یار مین رسائی کر

آمد و شد نہ وان کی کر موقوف
تا ہو وہ تیری حال پر مصروف

نوکر و نین جو اسکے داخل ہو — تیرے دل کی مراد حاصل ہو
سب پھرے کرکے وعظ و پند اُسے — رای اونکی ہوئی پسند اُسے
علم صبح کا کھلا پرچم — فوج تارنکی ہوگئی برہم
زنگی شب نے پشت کو پھیرا — خسرو مہر کا ہوا ڈیرا
یہہ کمر باندھکر ہوا تیار — پہلی اسکو حسرت دیدار
پھر وہین گھیر کر قضا لائی — گرد کو راہ پر ہوا لائی
حال تجہیز عشق بھی لیتے — شرح تاثیر عشق بھی لکھیئے
اس نے جب تیر عشق کا کھایا — دل برہمن بچہ کا گھبرایا
اس نے باہر کو جب قدم رکھا — اُس نے بھی ہاتھ سے تسلم رکھا
یہہ ہوا کوی یار سے باہر — وہ بھی باہر سے اٹھ گیا اندر
خفقان کے عیان ہوئے آثار — دل سے کہنا نیا ہوا آزار
طبع نازک مین جب خلل آیا — گھبرا کے پھر نکل آیا
نوکرون سے کہا کہ ہو تیار — ہوئے ہم بہر سیر باغ سوار
جلد کس لائین سب نفر گھوڑا — ہو نہ عرصہ رہا ہے دن تھوڑا
کچھہ نہین احتیاج ساز و یراق — دل تکلف کا اب نہین مشتاق
آیا جب توسن صبا رفتار — بوی گل کیطرح ہوا وہ سوار
داخل باغ گلعذار ہوا — اور ہی عالم بہار ہوا
غنچے مارے خوشی کے پھول گئے — پنچھے بلبلون کے بھول گئے
غیرت سرو جب چمن مین آئے — آبجو کیون نہ آئینہ بن جائے
ہر گلشت یہہ خرامان تھا — رونق افزای ہر خیابان تھا
گل نرگس اوچھالتے تھے کلاہ — بولتی تھی نسیم پیش نگاہ
دیکھکر سوی لالۂ احمر — یاد آتا تھا اسکو داغ جگر
سوی نرگس اگر نظر جاتی — خود بخود اُسکی آنکھہ بھر آتی
شاخ گل پر ہوا گمان کمان — ہوگئے غنچے تیر کے پیکان
گل نہ تھا کہ جامۂ پر خون — یا قبای دریدۂ مجنون

پڑ گئی جب نگاہ سنبل پر — دل فخر ون ہوا پریشان تر
ہر روش پر غرض صنم ٹھہرا — نہ لگا دل کہین تو کم ٹھہرا
سیر گلشن سے بھی نہ پہلا دل — ہوئی کچھ گفتگی حاصل
کچھ نہ وہ بھی ہوا دمند ہوئی — بلکہ وحشت اُسے دوچند ہوئی
رہ گئے کھنچ کے دامن خار — آیا یہہ اپنے گھر کو ہو کے سوار
دل عاشق اگر رہا بیتاب — یہہ بھی تھا ساری رات بیخور و خواب
صبح دم آیا یہہ اِدھر باہر — اُدھر آیا سپاہی تہ ضطر
وان بدستور تھا قلم جاری — اسطرف اشک چشم نم جاری
نگہ یاس دلربا کیطرف — روی دل رحمت خدا کیطرف
دعدہ عشق عاشق صادق — کام آیا غرض پی عاشق
برہمن نے بھی دیکھکر اُسکو — نوکرون سے کہا ذرا پوچھو
کون ہے یہہ کہان سے آیا ہے — کیون ہی خاموش مدعا کیا ہے
حال اُس سے کیا جو استفسار — عرض کی اُس نے یہہ بحالت زار
تازہ وارد ہون دلفگار ہون مین — نوکری کا امیدوار ہون مین
سُنکے حال مسافر دلریش — عرض مقبول کی بلا پس و پیش
چشم خواہش سے اُسکو یاد کیا — تکیہ لیا نام اور عطا کیا
دفتر عشق مین لکھا چہرہ — ہو گیا خال خط پہ دل شیدا
حسن نے اُسپہ کی کرم بخشی — برطرف ہو گیا غم روزی
چہرۂ زرد لال لال ہوا — رنج سو قوف دل بحال ہوا
پایا آقا جو اُس نے رشک قمر — ہو گیا دل سے بندۂ بیزر
دل سے کہنے لگا مبارک ہو — اب نہ اس آستانہ کو چھوڑو
ہاتھہ آئی ہے حسن کی سرکار — اسکو سمجھو بیک کرشمہ دو کار
یہہ نہ سمجھا کہ چرخ ظلم شعار — رنگ لاتا ہے تازہ لیل و نہار
فتنہ پرداز و ناتوان بین ہے — درمیان و نسے برسرِ کین ہے
جب ہوا کامیاب حاصل کار — سایہ سان تھا مدام ہمرو یار

یہہ برہمن کا عاشق صادق — حسن خدمت پہ اسکی وہ عاشق
کہیں آقا شفیق ملتا ہے — کہیں نوکر رفیق ملتا ہے
مہربانی فزون ہوئی ہر دم — اسپ وخلعت عطا کیے پیہم
کچھہ تکلف بہم نہ تھا باقی — ساتھہ کھانا فقط رہا باقی
وہ نہ رہتے جدا کسی عنوان — ہوگئے تھے دو قالب بیجان
کبھی جاتے تھے سیر دریا کو — کبھی جاتے شکار صحرا کو
روز و شب ناچ رنگ رہتا تھا — سیر تھی کھیل تھا تماشا تھا
یونہیں آخر ہوا زمانہ عیش — قصہ غم بنا فسانہ عیش
فکر دنیا و دین سے کیا واقف — گردش آسمان سے ناواقف
سیر دریا کو دل جو لہرایا — گھاٹ پر جا کے فرش بچھوایا
کسقدر طول پاٹ تھا اسکا — ساحل مرگ گھاٹ تھا اسکا
موج کا تا فلک گیا تھا اوج — موج سمجھے کہ اژدہوں کی فوج
جو حباب اسمیں آشکارا تھا — واقعی سانپ کا پٹارا تھا
عقل انسان نہ کسطرح ہو دنگ — جسکے گرداب مثل کام نہنگ
کیوں نہ بہرے ہوں کان سنکے خروش — کف دریا بنے جو پنبۂ گوش
زیست پر ہے حباب چشمک زن — کھینچتی دست موج تیغ دامن
گرچہ بالائی گھاٹ پہ بیٹھے — نہ لگا دل او چاٹ پہ بیٹھے
کوئی اس جا نہ بار خاطر تھا — دیکھیے جسکو یار شاطر تھا
برہمن نے اک آشنا سے کہا — کھیلیں شطرنج اب لب دریا
لب جو جب بساط پھیلائی — چال بتلانے کو قضا آئی
یہہ ہوا فکر ناصواب میں غرق — موت کہنے لگی کہ کردوں کی غرق
نہ ہوئی ختم بازی اول — کہ ہوئی باہم ایسی ردوبدل
ہاتھہ سے ہو گیا جدا مہرہ — قعر دریا میں جا پڑا مہرہ
برہمن نے ادھر ادھر دیکھا — رخ عاشق بھی اک نظر دیکھا
یہہ جوانمرد دلستان سمجھا — وہ گھڑی وقت امتحان سمجھا

یون لگی کہنے اُس سے جرأت عشق
ہی تامل خلاف غیرت عشق

گرچہ واقف شناوری سے نہ تھا
مدعا اسکو جانبری سے نہ تھا

ہوگئے بیتاب مثلِ برقِ طپان
یہہ بھی کو دا گری تھی نردِ جہان

برہمن اور ہوئے ہمدم
ہاتھہ مل مل کے بولے واہی سم

پیر آتا ہے کچھہ تو آئے گا
ورنہ یہ مفت ڈوب جائیگا

طرفہ زیرِ زمین تماشا ہے
کون جاکر عدم سے آتا ہے

یہہ جو کو داتہ زمین پہونچا
نردڈوبی جہان وہین پہونچا

سر نکالا نہ اُس نے مثلِ حباب
صورتِ موج یہ ہوا بیتاب

برہمن کو قلق کمال ہوا
غرقِ دریائی انفعال ہوا

یہ کہا ہائے مر گیا عاشق
نام دُنیا مین کر گیا عاشق

دل بخاستہ جہان سے اُوٹھا
مضطرب ہوکے یہہ وہانسے اُوٹھا

آشنا کہتے رہ گئے ہان ہان
گر کے دریا مین یہہ ہوا پنہان

وہ گیا اسکی زد لینے کو
یہہ گرا اپنی جان دینے کو

وہ نہ لایا گیا تھا جو لینے
اور لینے کے یان پڑے دینے

کیا بتِ لالہ فام ڈوب گیا
باپ دادے کا نام ڈوب گیا

یہہ خبر سُن کے افسر بادوڑے
پیٹتے سر برہنہ پا دوڑے

آگے آگے پدر گریبان چاک
اُسکے پیچھے روان تھی سب غمناک

آن واحد مین پہنچے نالہ کنان
جس جگہہ ہو رہا تھا حشر عیان

گرچہ پہلے بھی کم نہ تھا دریا
جوش رقت سے بڑھ گیا دریا

جال لے لیکے دام دار آئے
ایک ہلوایا تو ہزار آئے

طمع زر نے ظرفہ کام کیا
دونون لاشونکو زیر دام کیا

آئی پانی پہ نعش خاک نشین
جوش سے نکلی ماہی رنگین

نکلے دریا سے وہ ولے بیدم
جیسے پیدا ہون کودک توام

کفِ عاشق مین مہرۂ دلبر
دستِ معشوق مشتِ عاشق پر

اور غمناک دردمند ہوئے
صدمہ و درد و غم دوچند ہوئے

گبر و مومن کا اڑ دہام ہوا — یہی منظور خاص و عام ہوا
ایک کو خاک مین چھپا دیجئے — ایک کو آگ مین جلا دیجئے
دونون ہرگز جدا نہ ہوتے تھے — ہاتھ سے ہاتھ وا نہ ہوتے تھے
کوئی کہتا تھا کاٹ ڈالو ہاتھ — کسی صورت سے انکا چھوٹے ساتھ
حل نہ ہوتا تھا عقدۂ لاحل — شہر مین پڑ گیا غرض ہلچل
ایک صاحب کو دُور کی سوجھی — یہ دوا اس فتور کی سوجھی
ساعدِ نازنین پہ رکھ کے چھری — گوشِ عاشق مین بس یہ بات کہی
دستِ معشوق ہو قلم بیہات — رکھے عاشق رواستم بیہات
فرطِ غیرت سے ہاتھ چھوٹ گیا — ہای افسوس ساتھ چھوٹ گیا
اسکو کہتے ہین عشق و مہر و وفا — مرکے بھی پاس چشمِ زخم رہا
آگ مین برہمن کو پھونک دیا — عاشقِ اہلِ دین کو دفن کیا
ہو گئی جب فنای ہستی چاک — ہو گئے ہر طرح سے دونون خاک
سخت عبرتناک ماجرا ہے یہہ — دارِ فانی مین انتہا ہے یہہ
اب کسے طاقتِ بیان ہے شعور — عشق نے دل مین کر دیا ناسور
دل نے جب کی شعور فرمایش — مین نے یہہ مثنوی نئی کہدی
سالِ تاریخ کی مجھے تھی فکر — یہہ کہا خوب مثنوی کہدی

۱۲۵۳ھ

واجد علی شاہ

سلطنت اودھ کا مشہور مگر معزول بادشاہ (واجد علیشاہ) اُن بدنصیب اشخاص مین سے تھا جن عمدہ چال چلن کی تصویر تو پبلک کی نگاہ سے پوشیدہ ہی اور بُرائیون کا فوٹو ہمیشہ پیش نظر رہا ہی۔
اسمین شک نہین کہ انتظام سلطنت کا مادہ نہ تھا جو اُس کو ہر دلعزیز حاکم بنا دیتا اور یہی وجہ اسکے زوال سلطنت کا اصلی باعث ہوئی۔ یہ بالکل ٹھیک ہی

کہ جسوقت واجد علیشاہ تخت سے معزول کیا گیا۔ اُسوقت تمام اودھ مین عام طور سے بدامنی و بدانتظامی پھیلی ہوئی تھی۔ لیکن وہ لوگ جو بادشاہ کے مزاج۔ عادات و اخلاق سے واقف ہین دعوی کے ساتھہ کہہ سکتے ہین کہ وہ کسی قسم کے ظلم یا سختی کا مرتکب نہین ہوا۔

چند واقعات جو اس قسم کے اُسکے زمانۂ حکومت مین پائے جاتے ہین۔ وہ یا تو بوجہ اُسکی بے پروائی کے ظہور مین آئے یا اُسکے افسرون کی نا انصافی اور زیادتی کے سبب۔ اس بات کا جاننا بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ لکھنؤ کی سوشل حالت اُسوقت کیا تھی جبکہ شاہ عالم کو تخت سے اُتارا گیا۔

اودھ کا دارالخلافت البتہ عیاشی اور آرام اور آسایش کا اعلیٰ نمونہ تھا باشندگان لکھنؤ کو وہان کی امن و بی فکری عیاشی مین زندگی بسر کرنے کے لیے اپنے حاکم کے قدم بقدم چلنے کی ترغیب دیتی تھی۔ بہت کم لوگ یہہ جانتے تھے کہ دوسرے ملکون مین کیا ہو رہا ہے۔ بادشاہ کی عیاشی کی شہرت تمام ملک مین سیلاب کیطرح اشتہار پھیل گئی تھی کہ لوگ اُسکو اول درجے کا عیاش بادشاہ خیال کرنے لگے اور اُسکے عمدہ خصائل کو یک لخت فراموش کر بیٹھے۔ بہت کم لوگ اُسکو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہین کہ وہ علم دوست ہندوستانی راگ مین روح پھونکنے والا اور بہت سے مفید ہنرون کا موجد تھا۔ ہم مین سے بہت سے اس کا بھی اقرار کرتے ہین کہ اُردو مین پہلے پہل ڈراما اُس نے لکھوایا۔ اور نیز ہندوستانی پوشاک مین نئی نئی تبدیلیان کین۔ ان باتونمین جنکا ہم نے اوپر ذکر کیا اُسکا بہت سا وقت اور اُسکی بہت سی دماغی قوت صرف ہوئی۔ لکھنؤ کے باشندون نے اسمین بھی بادشاہ کی نقل کی۔ جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ دارالخلافت اودھ ہر فن کے مشہور آدمیون کا مرکز بن گیا۔ ایک بڑی جماعت عربی فارسی کے طلبا کی لکھنؤ اور اُسکے قرب و جوار مین موجود تھی اور طالب علم ملک کے ہر حصے سے تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے لیے آتے تھے۔ لکھنؤ کی یہہ حالت ۱۸۵۷ء مین تھی جبکہ واجد علی شاہ کو تخت سے معزول کرکے بطور شاہی قیدی کے کلکتہ بھیجا گیا بادشاہ بیگم نواب خاص محل اور چند قریبی رشتہ دار اور کچھہ بڑے بڑے افسرون

کے ہمراہ برٹش انڈیا کے دارالخلافت تک جانے کی اجازت ملی۔ کچھ عرصہ تک قلعہ فورٹ ولیم مین رکھا گیا اس کے بعد گورنمنٹ نے مٹیا برج مین رہنی کی اجازت دی جس کا دوسرا نام گارڈن ریچ اور مچھی کھولا تھا۔

اُسوقت مٹیا برج مین اتنی عمارتین نہ تھین جو بادشاہ اور اُسکے ہمراہیون کے لیے کافی ہوتین۔ اسواسطے چند ہمراہی قریب کے جھوپڑون مین رہنے کے لیے مجبور ہوئے۔ گورنمنٹ نے ایک لاکھ روپیہ ماہوار مصارف شاہی کیلئے منظور کیا کہا جاتا ہے کہ جسوقت یہ رقم منظور کیگئی اُسوقت نواب خاص محل صاحبہ نے بادشاہ کو اس سے انکار کرنے کی صلاح دی۔ یہہ کہکر کہ یہ رقم آپکے رتبہ کے شایان نہین ہے واجد علیشاہ نہایت پریشانی کی حالت مین تھا کہ کیا کرے۔ باصرار نواب خاص محل نے کہلا بھیجا کہ گورنمنٹ کی پنشن بیدریغ انکار کرنے مین کچھ پس و پیش نہ کرنا چاہیے جبتک مین زندہ ہون ایک لاکھ روپیہ ماہوار مین آپکو دیتی رہون گی۔ خواتین اس بات سے واقف ہین کہ وہ کسقدر حامیہ تھین اور کسقدر روپیہ اور جواہرات اپنے ہمراہ کلکتے مین لائی تھی۔ اس بات کے یقین کرنے مین ذرا تامل نہ کرینگی کہ وہ اپنے کہنے کے مطابق پورے طور سے عمل کرسکتی تھی۔ مگر بادشاہ نے جو صلاح اُسکی نصیحت پر عمل نہ کرنے دیا۔ اُسکے غرور نے اس امر کی اجازت نہ دی کہ وہ اپنی زوجہ کا پنشندار بنے لہذا اوسنے شکریے کیساتھ گورنمنٹ کے وظیفہ کو منظور کرلیا۔ مٹیا برج مین پہنچتے ہی بادشاہ نے اس بیشمار دولت و جواہرات کو جو اپنے ہمراہ لایا تھا باغ اور عجائب خانہ وغیرہ مین صرف کرنا شروع کردیا تاکہ یہہ چیزین اُسکی اور اُسکے ساتھیون کی تفریح کا باعث ہون۔ یہہ فضول خرچیان شروع ہوگئین تاکہ اودھ کے خیرخواہ اُسکی شان و شوکت قائم رہے رفتہ رفتہ وہ مٹیا برج کے اُس حصہ کا جو دریای ہگلی پر واقع ہے اور بہت سی زمین و عمارات اور باغات جو مٹیا برج اور رسائی بازار کے درمیان مین واقع ہے مالک ہوگیا۔ جسکو وقتاً فوقتاً اس نے خریدا تھا اس سرزمین مین ایک خوبصورت باغ اور ایک مختصر سا عجائب خانہ بنوایا جس مین ایک لاکھ روپیہ خرچ ہوا اور یہہ عمدہ عمارات اُس نے بغیر کسی انجینر کی مدد کے خود اپنی رائے کے موافق بنوائین۔ بہت سی نفیس نفیس محلات بنوائے جو بلحاظ خوبصورتی و کاریگری

کے دیگر خاص و عام عمارات پر سبقت رکھتے تھے۔ ان عمارات و باغات کی حد اور عجائب خانہ کی حد جو دریا کے کنارے واقع تھا۔ سدّ سلطانی اور حدّ سلطانی کے نام سے قائم کی۔ ان دونوں حدون کے درمیان مین باغ عدن تھا۔ یہ سب صرف بادشاہ کی دانائی اور تجویز کے نمونے تھے ۱۸۶۵ء و ۱۸۶۶ء تک مٹیا برج لکھنؤ کی تصویر بنگیا اس زمانہ مین باہر سے کوئی شخص ایسا نہ آتا تھا۔ جس کی سب سے بڑی خواہش یہ نہوتی ہو کہ وہ شداد باغ کو نہ دیکھے۔ بیرونی سیاحون کو سدّ سلطانی اور حدّ سلطانی کے عبور کرنے کی اجازت نہ تھی تاکہ یہ معلوم نہو کہ کسوقت اور کس عمارت مین اور کہان بادشاہ ہوتا ہے بعض وقت چشمے گرنے کی آواز سُنتا اور بعض وقت خوبصورت پھولون کے دیکھنے سے مسرت حاصل کرتا۔ کبھی عجائب خانہ کی سیر کرتا جہان بیزبان جانور رہتے تھے کبھی کبھی اپنے کسی مصاحب کے ہمراہ بیٹھ جاتا تھا۔ جو لوگ اس باغ اور محل کو دیکھنا چاہتے تھے وہ پوشیدہ طور پر یا تو کسی مصاحب کی مدد سے یا بادشاہ کے اسٹاف کی خاص ردلی کی وساطت سے کامیاب ہو جاتے تھے۔

اس کا لکھنے والا بھی زیادہ کی مرتبہ اسی طریقہ سے دیکھ چکا ہے۔ ایک یا دو مرتبہ اسکو کسی پہاڑی یا جھاڑی کی آڑ مین اپنے آپ کو پوشیدہ کرنا پڑا۔ تاکہ بادشاہ اور اسکے ہمراہیون کی نظر سے جو اسکی طرف آتے تھے بچا جائے۔ کچھ عرصہ کے بعد بادشاہ کو پوشیدہ آنیوالون کی خبر ملگئی۔ وہ افسر جو اکثر ایسے لوگون کی مدد کیا کرتے تھے اُن کو بادشاہی عتاب بھگتنا پڑا۔ بعض اوقات سخت احکام بھی جاری ہوئے لیکن پھر افسران اسٹاف بادشاہ کو اس بات پر مائل کرنے مین کامیاب ہوئے کہ جو مسافر و سیاح کلکتے آتے ہین انکو فطرتاً ترغیب ہوتی ہے کہ وہ عمدہ محلات اور نفیس باغات اور عجائب خانے کو جو اس قدر زر کثیر کے صرف سے تعمیر ہوے ہین دیکھین۔ خاص کر اسوجہ سے کہ اسمین اسقدر دلچسپی کے سامان مہیا ہین دیکھنے والے مشتاقون کو ان چیزون سے محروم رکھنا انکی دل شکنی کا باعث ہوگا۔ چونکہ بادشاہ بالطبع نیک مزاج تھا۔ اور معقول عذر کو فوراً محسوس کرلیتا تھا۔ یہ حکم جاری کیا کہ سال مین دو یا تین مرتبہ تمام محلات اور باغات اور عجائب خانے پبلک کے دیکھنے کیواسطے کھولدیے جایا کرین۔ جب یہ حکم جاری ہولیا اُسوقت سے دو تین دن تک ہر روز

سرما مین عام لوگ دنیا کے گرد گھومنے والے مٹیا برج کے دیکھنے کو جہان اودھ کا معزول شدہ بادشاہ حکمران تھا جانے لگے - جن لوگون نے وہان کے نظارون کو دیکھا ہی وہ اسکے قائل ہین کہ واجد علی شاہ باغات اور عجائب خانون کا بے حد شایق تھا یہہ امر حیرت مین ڈالتا ہی کہ شاہی لوگون نے ایسی عمدہ عمارات اور نفیس باغات اور دلکش عجائب خانہ کے نقشے کیونکر تجویز کیے ہونگے - اُسوقت کلکتے کے امرا کے مکانون اور باغون مین چھوٹے چھوٹے عجائب خانے تھے لیکن کوئی بھی ایسا نہ تھا جو مٹیا برج کی اُن عمارتون کا مقابلہ کرسکے - جب بادشاہ کی خبر دور دور مشہور ہوگئی تو ہر طرف سے لوگ نئے نئے پرند جانور اور حشرات الارض وغیرہ لے لے کر مٹیا برج مین پہونچنے لگے - معقول قیمتین اُن کو دیگئین اور کوئی بھی ایسا نہ تھا جو وہان سے محروم گیا ہو - ہم پہلے بیان کرچکے ہین کہ یہہ تمام شاہی عمارتین بغیر مدد کسی تجویز کے صرف بادشاہ کی تجویز کے موافق بنوائی گئی تھین یہ شغل اُسکے خالی وقت کی دلچسپی کا باعث ہوگیا - واجد علیشاہ صرف عمارات اور باغات ہی کا شایق نہ تھا بلکہ اول درجے کا علم حیوانات کا بھی ماہر تھا - جہان تک ہمکو علم ہی کہہ سکتے ہین کہ اُس نے اپنے عجائب خانے مین جانورونکی حفاظت اور دیکھ بھال کیواسطے کسی علم حیوانات کے جاننے والے کو ملازم نہین رکھا - باایںہمہ تمام ہندوستان مین کسی جگہہ کے جانور ایسی عمدہ خبر گیری اور حفاظت و صفائی کیساتھ نہ رہتے ہونگے - جیسے مٹیا برج کے ہر جانور پر ایک سے زیادہ شخص اُنکے آرام اور نگہداشت کے لیے مقرر تھا اور اُن کے مکانات کا ایسا انتظام رہتا تھا جس سے بہت لوگون کو رشک پیدا ہوتا تھا - کہا جاتا ہے کہ بادشاہ ان ایام مین بہت فضول خرچ ہوگیا تھا اور اکثر درباریون نے اپنے آپ کو رئیس بنالیا تھا - درباریونکی بیجا خرچ کی ترغیب دلانے سے بادشاہ پر بھی یہہ باتین پوشیدہ نہ تھین اور نہ یہ اُسکی غفلت کا نتیجہ تھا اُس پر یہہ بھی روشن تھا کہ ضرورت سے زیادہ آدمی اُسکے ہان ملازم ہین - ان سب امور سے چشم پوشی کرنے کی وجہہ یہ تھی کہ اُسکی یہہ دلی خواہش تھی کہ جہان تک ممکن ہو وہ خلقت کو تکلیف سے بچائے - خاص کر اُن لوگون کو جو مٹیا برج مین لکھنؤ سے ساتھ آکر رہے تھے - غدر کے خوفناک نتائج نے بادشاہ کے بہت سے رشتہ دارون اور دوستون اور نوکرون کو لکھنؤ سے کلکتے پہونچا دیا اور یہہ وہی شخص تھے جو بادشاہ کے فیاضانہ برتاؤ رعایا کیساتھ سُن چکے تھے

ان لوگون نے مٹیا برج مین بادشاہ کے زیر حفاظت قیام کیا۔ بادشاہ نے صرف یہی نہین کیا کہ ہر ایک شخص کو جو جس فن کو جانتا تھا اُسے وہ کام سپرد کیا ہو بلکہ وہ لوگ جو کوئی کام نہین کر سکتے تھے وہ بھی بادشاہ کی مہربانی سے محروم نہ رہے مثلاً کئی سو عورتین اور بچے مکانات و باغات مین سے خشک پتے چننے کیواسطے مقرر تھے اس سے صرف یہ غرض تھی کہ وہ شخص جس نے اُس کی پناہ لی ہو اُسے کسی نہ کسی حیلے سے خوراک پہنچائے۔ یہ امر نہایت تعجب انگیز ہو کہ واجد علیشاہ نے باوجود اسکے کہ کلکتے کے قرب و جوار مین قریب تینتیس ۳۳ سال کے قیام کیا لیکن اہل یورپ و نیز ہندوستانی دونون اسکو عیاش خیال کرتے تھے اور اُسکے عمدہ صفات کی ذرا بھی قدر نہ کی۔ یہہ بالکل سچ ہو کہ آدمی کی برائیان مشہور ہین لیکن اُسکی عمدہ صفتین ہم پانی پر لکھتے ہین (یعنی کچھ پروا نہین کرتے) اُسکے زمانہ وفات تک مشہور مشہور ہندوستانی شاعر۔ گانیوالے۔ علم حیوانات کے ماہر۔ مصور۔ حکیم اور شیعہ علماء کا ہجوم مٹیا برج مین رہتا تھا۔ اس قسم کے آدمی اُسکے دربار مین ہر وقت موجود رہتے تھے جن مین سے ہر ایک اپنے فن کا اُستاد زمانہ تسلیم کیا گیا تھا، یہہ کہنا ایک حد تک فضول ہوگا کہ اُن اشخاص کا اثر اس ضلع کے تعلیم یافتہ لوگون کے دلو پر بہت زیادہ دائمی پڑا اور یہہ کہ ہم اُنکے رہین منت ہین۔ بادشاہ ایشیائی طرز کا رئیس تھا سادہ مزاج خلیق اور اپنی طرز معاشرت اور اپنی رفتار مین نیک۔ اپنی تمام عمر مین جہانتک خیال ہے۔ وہ کبھی اپنے رشتہ دار یا ملازم کیساتھ سختی سے پیش نہین آیا۔ وہ مذہبی حیثیت سے پکا شیعہ تھا اور احکام مذہبی کا پورا پابند کبھی منشی چیز کا استعمال نہ کرتا تھا۔ اگرچہ وہ اول درجہ کا عیاش زمانہ خیال کیا جاتا ہو۔ لیکن یہہ درست نہین متعہ کی شادی کا قاعدہ جسے کہ تمام علمای شیعہ نے جائز تسلیم کر لیا ہو۔ عیاش نہین بنا سکتا۔ اگر بادشاہ پختہ شیعہ ہونیکی حیثیت سے اپنی خدمات مین بہت سی بیبیان رکھتا تھا تو ہم کسی طریقہ سے اُسپر گناہ کا الزام (یعنی زناکاری کا) نہین لگا سکتے۔

ہم متعہ کی شادی کے طرفدار نہین ہین اور نہ ہم اُسپر اسوقت بحث کرنی چاہتے ہین لیکن ہم پھر بھی اہل تشیعہ پر جو از روی مذہب اسپر عمل کرتے ہین کوئی الزام نہین دھر سکتے اور خاص کر اُس شخص پر جو خود ایک حکمران اور پکا شیعہ ہو اور جس کے پاس مجتہدین دقت مصلاح دینے کے لیے ہر دم موجود رہتے ہون۔

واجد علی شاہ اُردو کا عمدہ شاعر تھا اگرچہ باوجود عمدہ شاعر ہونے کے اُسکو مشہور اور کامیاب شاعر نہین کہہ سکتے۔ تاہم شاعری مین اُسکی طبیعت پُر مذاق واقع ہوئی تھی۔ اور درحقیقت اُسکو اس فن مین سفول واقفیت حاصل تھی۔ اُسکے کلام سے لطف آمیزسادگی ظاہر ہوتی ہے "کلیات اختر" جو مٹیا برج کے شاہی پریس مین شایع ہوا وہ اُس کے کلام کا چھوٹا سا مجموعہ ہے اُس زمانے مین مٹیا برج مشاعرون کے لیئے مخصوص تھا۔ مٹیا برج کے اس قسم کے جلسون نے اور نیز مسلمانون کے علما کی کثیر جماعت نے جو وہان رہتی تھی کلکتے کے مسلمانون کی زبان اور چال چلن پر بہت اثر ڈالا۔ ہندوستان کے راگ مین خود بادشاہ نے نئی نئی ترامیم کین۔ فن موسیقی کے جاننے اور گانے بجانے مین بادشاہ نے وہ کمال حاصل کیا تھا کہ تمام اس پیشے کے پیشہ ورون سے جنھون نے ہندوستان مین کمال درجے کی شہرت پیدا کی تھی سبقت لے گیا تھا۔ اُس نے گانے اور ناچنے مین عمدہ عمدہ عام پسند ایجادین کیے۔ بعض کا خیال ہے کہ ٹھمری اُسکی ایجاد کی ہوئی ہے اگر یہہ درست بھی نہ ہو تو بھی اس سے انکار نہین کیا جاسکتا کہ اس رنگ مین اُس نے بہت زیادہ تبدیلیان کین جو ٹھمریان اُس نے خود کہی ہین درحقیقت نہایت عمدہ ہین اور اب تک گانیوالے اُن کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہین۔ اُنکے سامعین اُنکے سُننے سے نہایت محظوظ ہوتے تھے۔ جس شخص نے ایک رات بھی مٹیا برج مین اُن دنون قیام کیا ہوگا وہ ہمارے لکھنے کی شہادت دیسکتا ہے۔ اُس برج مین گانیوالون کا بڑا ہجوم رہتا تھا اور تماشائیون کا بڑے جوش کیساتھ استقبال کیا جاتا تھا۔ اُسوقت تک کوئی ڈراما اُردو زبان مین نہ تھا جو لوگ کہ انگریزی اور سنسکرت سے ناواقف تھے وہ بھی نہین جانتے تھے کہ ڈراما کس کو کہتے ہین واجد علیشاہ ہی کو سب سے پہلے اس کا خیال پیدا ہوا اور اُسکو ظاہری شکل مین لانے کے لیے راجہ اندر کا قصہ منتخب کیا۔ اور یہہ اُسکے خالی وقتون کے صرف کرنے کا عمدہ مشغلہ بن گیا۔ اُس نے اُردو کے مشہور شاعر امانت کو سلیس اُردو مین اس قصہ کو نظم کرنے کا حکم دیا۔ یہہ قصہ جو امانت نے نظم کیا اندر سبھا کہلاتا ہے اور اُردو لٹریچر کا عمدہ نمونہ ہے یہہ ہندوستانی تھیٹر مین اب تک عام طور سے گایا جاتا ہے اسمین جن پریون اور انسانون کا ذکر ہے۔ راجہ اندر جو اور دیودن کا بادشاہ مانا گیا ہے اُسکے دربار کی سب سے زیادہ مشہور اور خوبصورت سبز پری ایک انسان گلفام پر عاشق ہوکر اور اُسے اپنے تخت پر بٹھاکر پرستان کو اُڑا لیگئی

تھی۔ راجہ اندر کو یہہ خبر ایک حاسد دیوتے نے کہی۔ راجہ نے غضبناک ہوکر سبز پری کے پر نوچ کر ستان سے نکالدینے اور گلفام کو کوہ مین قید کرنے کا حکم دیا۔ سبز پری جنگلون جنگلون گھومتی پھری آخر کار ایک مہربان دیو کی مدد سے اندر کے دربار مین جوگن بنکر پہنچی جسکو اسوقت کوئی پہچان سکا۔ راجہ نے گانے کا حکم دیا اور اسکے گانے سے خوش ہوکر بہت کچھ انعام جو شہنشاہون کے لائق تھے دینے چاہے مگر اُس نے سب کے لینے سے انکار کیا۔ جب راجہ نے بہت مجبور کیا اور چاہا کہ وہ کوئی نہ کوئی چیز اس سے بطور انعام کے لے اُسوقت جوگن (پری) نے راجہ سے یہہ مرتبہ یہہ اقرار لیا کہ جو مانگے وہ پائے۔ بعد پختگی اقرار اس نے گلفام کو انعام مین مانگا اس طلب پر کل معاملہ روشن ہوگیا اور حسب اقرار دونون عاشق و معشوق بڑی مسرت کیساتھہ جلسہ مین ملائے گئے۔ بس اندر سبھا کا یہہ مختصر خلاصہ ہے اس مین شک نہین کہ اندر سبھا بہت سی وجوہ کے لحاظ سے ایک نامکمل ڈراما ہے لیکن پھر بھی اس قسم کی ابتدائی کتابون مین نمبر اوّل ہے۔ واجد علیشاہ اس تماشہ کو لکھنؤ کے قیصر باغ مین کرایا کرتا تھا اور خود گلفام کا پارٹ لیتا تھا۔ قیصر باغ مین کوئی باقاعدہ اسٹیج اتنا وسیع نہ تھا لیکن بادشاہ نے ہزارون روپیہ صرف کرکے تمام باغ کو ایک بڑی تماشہ گاہ بنادیا باغ کے ایک حصے مین راجہ اندر کا دربار قائم کیا گیا تھا اور دوسرے حصے مین جنگل تھا جہان سبز پری اپنی مصیبت عشق اور پہلی عظمت کے بھجن گاتی اور چکر لگاتی ہوئی نظر آتی تھی۔ ایک طرف پرستان تھا اور اسی طرح اور مناظر۔ غرض کہ بحیثیت مجموعی تمام باغ تماشے کیواسطے موزون ہوگیا تھا۔ تماشہ کرنے والے باغ کے ایک حصے سے دوسرے حصے مین جبکہ ڈراپ سین کیلئے پردہ ڈالا جاتا چلے جاتے تھے۔ مٹیا برج مین اندر سبھا کے تماشے کو پوری کیفیت کیساتھہ دکھانا ناممکن تھا۔ تاہم اُسکے دو چار پارٹ نہایت خوبی کیساتھہ کیے جاتے تھے۔

معزول بادشاہ اودھ نے کلکتے مین تنہائی کی زندگی ۱۸۵۴ء سے اپنے انتقال کے آخر سال تک بسر کی۔ بجز اپنے چند رشتہ دارون یا افسرون کے نہ اُس نے کسی سے ملاقات کی اور نہ دوسرون کو اندر آنیکی اجازت دی۔ خواہ وہ اہل یورپ ہون یا ہندوستانی شرفا۔ خواہ عہدہ دار ہون یا عوام۔ جہانتک ہمین علم ہے وہ کبھی کسی قسم کے پبلک جلسے مین شریک نہین ہوا صرف اکبر شاہ اپنی معمول کے خلاف عمل کیا تھا

اُس کے درباریون نے شاید یہہ ظاہر کرنیکے لیے کہ وہ بادشاہ کے مزاج مین کتنا دخل رکھتے ہین۔ بادشاہ کو لارڈ میو سے گورنمنٹ ہاؤس مین پرائیویٹ ملاقات کرنیکی ترغیب دی۔ یہہ کہا جاتا ہی کہ اُسکے درباریون کی غلطی اور بے پروائی سے بادشاہ گورنمنٹ ہاؤس مین مقررہ وقت سے بیشتر پہنچ گیا جس سے اُسکو بہت تکلیف برداشت کرنی پڑی جو اُسکے مزاج کے خلاف تھی۔ علاوہ اس کے یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ اُس ملاقات سے جتنی کامیابی کی امید تھی وہ بھی حاصل نہین ہوئی۔ بہرحال اسکے بعد پھر کسی کو جرأت نہوئی کہ کسی جگہہ جانیکی ترغیب دیجائی بہت سے معزز یورپین اور انڈین صاحبون نے وقتاً فوقتاً ملنے کی بیحد خواہش ظاہر کی۔ لیکن بادشاہ نے ہمیشہ کسی نہ کسی معقول عذر کے ساتھہ اُنکو روکدیا۔ مدت تک وہ سد سلطانی و حد سلطانی سے باہر نہ گیا سوائے ایام محرم کے۔ یا ایسی مجلسون مین شریک ہوتا جو ان حدود سے باہر نہ ہوتی تھین۔ بہت سے اشخاص جو اُس کو دُور ہی سے دیکھنا چاہتے تھے اُنھین بھی کم ایسا موقع ملتا تھا لیکن اپنی وفات سے کچھہ سال پیشتر اُس نے یہہ طریقہ اختیار کیا تھا کہ رمضان شریف کے زمانہ مین روزہ بہلانے کی خاطر کلکتے کا گشت کیا کرتا۔

بادشاہ مین موزون اور مناسب خطابات دینے اور محلات اور جانورون کے مناسب نام رکھنے کا ایک خاص ملکہ تھا جو لوگ خطاب یافتہ معززین سے واقف ہین اور جنھون نے اُسکے تعمیر کردہ محلات کو دیکھا ہی وہ کہہ سکتے ہین کہ وہ سر ہندوستانی بادشاہ یا رئیس زمانہ گذشتہ مین ایسا نہین گزرا جس مین یہ مادہ اس خوبی کیساتھہ پایا گیا ہو۔ ہر ایک نام اور خطاب سے جو اُسکا مقرر کردہ ہو اُسکے لائق اور دانا ہونیکا ثبوت ملتا ہی ہزارون قصے اسوقت بھی ایسے مشہور ہین جو بادشاہ کی دانائی اور ہوشیاری کے گواہ ہین۔ بادشاہ کے محلات کی دانائیون کا اگر ہم ذکر کرین تو اُسکے واسطے ایک جداگانہ دفتر چاہیئے اسلیے چند لفظون مین نواب خاص محل کے حالات قلمبند کرنے پر اکتفا کرتے ہین جو اُس کے تمام ازواج مین سب سے زیادہ ہوشیار اور عقلمند تھین۔ اور نیز سب سے زیادہ شریف خاندان اور خوبصورت وہ اپنے اصلی دماغی گانے کے شوق اور فن شاعری مین مشہور تھین۔

یہ بات بلا مبالغہ ہی کہ تمام ہندوستان کی تمام شریف زادیون مین کوئی بھی عقل و دانائی مین اُنکا ثانی نہ تھا۔ مہذب ملک اگر واجد علیشاہ کی خاص محل کی دانائی پر ناز کرے تو بجا ہی

نظم وشاعری کیطرف اُسکا میلان واجد علیشاہ سے کچھ زیادہ ہی تھا۔ خود ہم نے اُسکے کہے ہوئے اشعار پڑھے ہین۔ اُسکا تخلص عالم تھا۔ بادشاہ نے اپنے اشعار مین نمڈھی پلم (جان عالم) سے خطاب کیا ہی۔ مثنوی عالم جو شاہی پریس مین چھپی تھی اُسکی ایک جلد راقم کو ایک ایسے دوست سے ملی جو واجد علیشاہ کے دربار مین ایک ممتاز عہدہ پر سرفراز تھا وہ لوگ جو اُسکے عمدہ نظم کے دیکھنے کا شوق رکھتے ہین وہ اس مثنوی کو تلاش کرکے حاصل کرین اور بغور پڑھین۔ بعض بعض تصانیف اُس کی ایسی عام پسند تھین کہ سیکڑون آدمی جن کا پیشہ گانے کا تھا اُن چیزون کو تقریبًا ہر جگہ اور ہر روز گایا کرتے تھے۔ کچھ مغنیہ تھین جن کو اُس کے طریقہ پر تعلیم دی گئی تھی ہمیشہ اُسکا دل بہلانے کے لیے ساتھ رہا کرتی تھین بادشاہ کے اور محلات بھی گانے اور اشعار کہنے مین مہارت رکھتے تھے لیکن ہم کو یہان جداگانہ اُنکی خوبیان بیان کرکے قصّے کو طول دینا منظور نہین ہی۔ جتنا ہم نے بیان کیا ہی وہ پڑھنے والے پر اچھی طرح ظاہر کردیگا کہ واجد علی شاہ نے کیسا عمدہ دماغ پایا تھا لیکن پبلک ان صفات سے یا تو بالکل ناواقف تھی یا دیدہ و دانستہ اسکی خوبیون سے چشم پوشی کی گئی۔ اسمین کچھ ایسی صفتین بھی تھین جنکو آج بھی مہذب اور تہذیب یافتہ قومین عزت کی نگاہ سے دیکھ سکتی ہین۔ اس سے انکار نہین ہوسکتا کہ اسکی فیاضی درجۂ اعتدال سے بہت بڑھی ہوئی تھی اور اسکے نکتہ چین اس فضول خرچی کو اسکی بہت بڑی کمزوری کا باعث خیال کرتے ہین۔ لیکن واضح رہے کہ جسطرف اُسکی یہہ دریادلی متوجہ ہوئی اُس طرف اُس نے تکلیفون کو یک قلم دور کردیا اور ان کے کھانے پینے کا سامان مہیا کرکے ہنرپیشہ آدمیون کو جو مغربی ترقی کا شکار ہوگئے تھے۔ اور بھوکے مرتے تھے معاش پہنچائی۔ علاوہ اُس پنشن کے جو سرکار سے ملتی تھی بادشاہ نے بڑی رقم جو اپنی جیب خاص سے اپنی شان وشوکت قائم رکھنے مین صرف کی۔ اُس رقم کا اندازہ کرنا بھی ناممکن ہی ہمارا ایک دوست جو شاہی دربار مین معزز عہدے پر ممتاز تھا اور عمومًا بادشاہ کی حالت سے زیادہ واقفیت رکھتا تھا اُس نے بیان کیا کہ عرصہ دراز تک واجد علی شاہ کے خرچ سے ۱۳۰۰ آدمی خوراک پاتے تھے اور ان مین کچھ ایسے بھی تھے جو اُسکے عمدہ دارون کے وظیفہ خوار تھے۔

(ترجمہ)

جواب امور مشورہ طلب

ادیب جولائی ۱۹۲۱ء

دیکھا یا جسے کلام مدحتِ چشم و بد بیضا کسی پر بیض ہوتا ہی کسی پر صاد ہوتا ہے
اس شعر مین لفظ بیض کے معنی دریافت کئے گئے ہین بیض اصطلاح سیاق مین اُس علامت کا نام ہے جو عبارت کے ختم ہونے پر باین شکل (ص) بنائی جاتی ہی مثلاً حساب کی فرد مین جہان چند شخصون کے نام خرچ لکھا جائے تو ختم پر یہہ علامت بنا دیجائی گی تاکہ دوسرا کوئی شخص اسمین کچھ بڑھا نہ سکے اسطرح

زید	عمر	بکر	ص
مار	مار	مار	

بعضو وقت عبارت کے ختم پر بھی فرد مین یہہ علامت بنا دیتے ہین یہہ بیض بیاض کے معنون مین ہے یعنی سادہ سفید جس سے یہہ مراد ہی کہ اب آگے کوئی تحریر نہین ہے۔
شعر مین چشم کی مناسبت سے صاد اور بیضا کی رعایت سے بیض لایا گیا ہے شعر کے معنی اہل فہم پر ظاہر ہین۔ ۱۲ منہ

امور مشورہ طلب

(از مؤلف نور اللغات)

(الف) محاورات مندرجۂ ذیل کی تشریح فرمائیے۔
۱ پانی دینا (راسخ) نہ دیا خنجر سفاک نے پانی ہی۔ ہاتھ ہمکو تو کبھی جان سی دھونا نہ ملا۔
۲ پھول پانون کے (امیر) کو بلبل سے کیا منقار کی لائے مقراض۔ پھول پانو کے لئے ہین وہ کترنیوالے
۳ بٹھے چڑھنا۔ (امیر) اللہ ہی جان غریبون کی اب بچے۔ ترکون کے نیچے نیچے ہین بٹھے چڑھے ہوئے
(ب) الفاظ ذیل کے محل استعمال مین فرق امتیازی کیا ہی۔
۱ مجلس محفل۔ صحبت۔
۲ مثل۔ محاورہ۔ بول چال۔ روزمرہ۔

انتخاب اودھ پنچ

خواب خرگوش

(گذشتہ سے پیوستہ)

بھلا وہ تو چاہے جھگڑا فساد نہ کرین۔ آپ تو پہلے سے خم ٹھوک کے کشتم کشتا کرنیکو طیار ہین۔ روسی تو ہمارے دادا جان کے وقت سے آتے ہین لیکن وہین تک جاتے رہجاتے ہین یہہ نہین معلوم کون سی چال اور کیسا پوقدمہ ہی۔ انکی آمد تو چینی کا خمیر ہوگئی ارے میان خدا کا نام لو نہ کوئی آئے بجائے۔

ابھی یہہ تذکرہ تھا کہ نواب کوچہ گرد صاحب بہاڑ سا منھ کھولے جمائیان لیتے آئے ایک آدھ کی نگاہ بھی جا پڑی۔

بڑے اوپنے سُر و نمین آہا۔ آیئے آیئے۔ آپ ہی کی دیر تھی تیجے اب یہہ گتھی سُلجھے گی ان سے زیادہ شہر خبر اکون ہوگا۔ وہ نشے کے ادتارین جان سے خفا آتے ہی لنڈکری پار دولائی سرہانے رکھ کے ایک طرف ڈھیر ہوے۔ جب دس پانچ پھینٹے جلاکے تازہ دم ہوے تو الا اللہ کرکے اُٹھ بیٹھے۔ یار لوگون نے پوچھا کیون جی مزاج کیسا ہی کہئے کوئی خبر عطر بھی سُنی۔ اور سب سے پہلے یہ کہو آج تو پین کیسی چھوٹین۔؟

نواب کوچہ گرد۔ جی نہین میرے کانو نمین تو ٹھیٹھیان تھین یا آپکی طرح دُنیا و مافیہا کا ہوش نہ تھا اجی اور تو اور لکھنؤ الہ آباد مین مل گیا۔

مرزا بیہوش۔ یہہ کیا زمین کی طنابین کھینچ گئین۔ یا مقناطیس پتھر دکھا دیا۔

نواب کوچہ گرد۔ ہنسی دلگی ہوچکی۔ اب بہت دنون کو روپوش ہوگا۔ یہان اب آئینی بندوبست ہوگا۔

مرزا بیہوش۔ آجتک شاید بے آئین تھا۔ بھئی اچھی بڑی واہ ری تیری بُدھی۔

دورا ندیش خان۔ میان بات سُنو۔ منحرفین جانیدو۔ ہان جی پھر کیا ہوگا۔

کوچہ گرد۔ ہوگا کیا خدا کا نام۔ بالکل فلیا تمام۔ اگلا انتظام ندارد سب محکمے ٹوٹ صاحب لوگ کبھی کبھی جاڑون مین دورہ کرنے آئین گے۔

کھرپو نمین دو ایک جگہ وہ بھی برای نام ہندوستانی حاکمون کا اجلاس - پولیس وغیرہ کا بھی ستیاناس - برفندازون کے بدلے تین تین روپیہ کے چوکیدار - وہ بھی چوڑہی چمار

نواب دانشمند خان - (آہ سرد بھر کے) یہہ کھیئے لکھنؤ صاحب کے بُرے دہاڑے ہوئے بڑا غضب ہوا - ایک تو یون ہی بکھیان بھنکتی تھین اب اور آنکھین بانگے گا -

نواب جھمن - کیون جی پھر وثیقہ پنشن بھی بند ہو جائیگا چیف کمشنر صاحب چلے گئے تو تنخواہ کون دیگا - ارے ہمتو بے موت مرے - کوئی ہنر بھی نہین آتا - کاشکے قانون سیکھ لیتے تو (ڈبلو) بلجاتا - اب کیا کیجئے - میرا دلہن چلیے صفائی کا ٹھیکہ لیجئے - یا مسٹر ہین مرغی بیچر بلی درخواست دیجئے - لاحول ولا قوۃ - جب ایسے سمجھ کے آدمی ہین جب تو یہہ آفت ہی یہہ نہین جانتے کہ جو چیز لوہے کے پتر دنپر لکھی ہوا مین کہین حرف آتا ہی یہ بھی کبھی کے غلہ ہی؟ یہ تنخواہ تو قیامت کے بعد بھی نہ بند ہوگی - جنت مین گھر بیٹھے چک آئیگی -

نواب شیدا بخت - آپ بھی سو برس کی پُرانی بات آج کہنے بیٹھے یہ تو چہلہ میلہ کی شوہر لیکن (ہنوز دلی دور ہی) یہہ انتظام آج ہو تو بلکہ بدکی نوچندی تک -

نواب کوچہ گرد - بیشک بیشک - یہہ بھی جولاہی کا تیر ٹھہرا کہ خدا جھوٹ کرے آنچ سنا کیا - خاک تپھر - یہہ صبح کو ریل گھر پہ کسی پیشوائی کو لوگ گئے تھے - اور یہہ دھڑکے آخر کیون ہوے - واہ کوئی بات کہنو بسون سے کہ سارا قصہ سنا پھر زلیخا زن بود کہ مرد - جی حضور یہ تو لفٹنٹ گورنر صاحب تشریف لائے -

خوشوقت علیخان - ہان خبر تو تھی آئے - آئے - چشم ما روشن دلما شاد - خانہ آباد دولت زیاد - بھیا واہ واہ تو یہہ کیون نہین کہتے کیسی بھی خاصی بات کو ناک بھوں چڑھا کے بیان کیا - اس سے زیادہ کون بہتری کی صورت ہو سراسر فائدہ ہی لکھنؤ بڑا خوش قسمت ہی - کہین ایک دو دن کو لاٹ صاحب آتے تھے تو کس شیدائی لوگ دیکھنے جاتے تھے - اب ہمیشہ یہین قیام فرمائین گے - بھلا سوچو تو سہی لکھنؤ سا شہر چھوڑ کے کہین رہا جائین گے واللہ لکھنؤ کا ستارا چمکا - اب پورا انسٹر نگر ہوگا - اسکی کشش دیکھنا کیا تاثیر دکھائیگی - ایک صدر کیسا رفتہ رفتہ ساری دُنیا ادہر بلجائیگی - پھر کیا چین کی بنسین بجاؤ - اچھا اس خوشی کا ایک چھینٹا تو پلاؤ -

ابھی یہہ گفتگو تھی کہ حوالدار نے آواز دی - کاہے رمجانی تو بج گئے یہ میان لوگ آہن گھر دوار جی ہین کہ بمبو کہانے مال تھانے جمئی ہین - اب سارا نشہ ہرن ہوا - کسی نے ٹوپی صوندے کے پہنی کسی نے چمکلے ہٹا کے جوتا سرکایا - جلد بازون نے جب قدم بڑھایا تو یہہ فقرہ بھی اوڑایا چلو چلو - کچہری برخاست - نہ دانہ نہ گھاس -

روحِ سخن

حضرتِ افضل لکھنوی

بچا کے جان تری تیغ سے کدھر جاتے
جو مرنیوالے تھے وہ اسطرح بھی مر جاتے

بجھاتے آتشِ دل گھونٹ آبِ تیغ کے کیا
اٹکتے سینے میں گر حلق سے اتر جاتے

زبانِ خلق سے ملتی اگر پرِ پرواز
خبر کی طرح سے اڑ کر ادھر اودھر جاتے

مری بدی بھی رقیبوں کی کیا شکایت تھی
کہ جسکو سنتے ہی آپ آپ سے گذر جاتے

وہ آبِ تیغ کو آبِ بقا سمجھتے تھے۔
گلے گلے ترے بسمل نہ کیوں اتر جاتے

نگاہ چار کے آگے نہ ہوتی چار اگر
گمانِ بدی کے نہ سمجھے نہ آپ پر جاتے

بھلا ہوا کہ نظر اپنی پڑ گئی ورنہ
وہ دل کو سینے سے لیجاتے اور مکر جاتے

مزے سے موت کے واقف جو ہوتی حضرتِ خضر
تو دھوکے ہاتھ وہ آبِ بقا سے مر جاتے

نہ لیتا بیچ میں پنے اگر ترا گھونگھر
تو تیرے گیسوِ پر پیچ تا کمر جاتے

بتوں کا پیشِ خدا یہ سکوت اگر رہتا
اُدھر کے جتنے تھے الزام سب اِدھر جاتے

ثنائے حسن جو آتی زبان پہ اے افضل
ہزار صدقے وہ صدقے وہاں اتر جاتے

جلیل القدر حضرتِ جلیل

بھر دونگا سیم و زر سے ترے نامہ بر کو میں
زندہ رہا جو وصل کی سنکر خبر کو میں

دل داغدار رات اندھیری جنونکا زور
لیکر چراغ ڈھونڈھ رہا ہوں سحر کو میں

انکا ظلم حشر میں دیکھا مزہ تمھیں
شاہد کرونگا جب نگہِ فتنہ گر کو میں

یا تاب ترس ترس کے رہوں اک نظر کو میں
یا اب ترس رہا ہوں وصل کی سنکر خبر کو میں

دیکھیں سکت نہیں کہ وہ اشکوں کو روک لے
الزام کس قصور پہ دوں چشمِ تر کو میں

جانا ہی جب تمھیں ہے تو رکنے سے فائدہ
ہاں اسقدر کہ تھام لوں اپنے جگر کو میں

قاتل کی رہگذر ہے یہاں برگ گل کہاں
چنتا ہوں پارہ دل و لختِ جگر کو میں

تم خط پہ خط لکھو گے یہ کسکو یقین ہے — اتنا بھی بدنصیب کوئی نہ ترسوں خبر کو مین
دست جنون نے کھینچدی تصویر شمع و گل — کرتا ہون چاک جیب کو دہنتا ہون سر کو مین
روز آستانہ بوس ہون ایسے کہان نصیب — رکھلون اوٹھا کے دل مین تمہی سنگ در کو مین
جبتک بغل مین ہو دل افگار سان جلیل — کیون جاؤن ڈھونڈھنے کسی بیداد گر کو مین

حضرت سائل دہلوی

کبھی تو بام پر جان جہان تم جلوہ گر ہونا — کبھی تو غیرت خورشید یار شک قمر ہونا
جلو اب شوق کسی بڑھے اوٹھاؤ قتل عالم کے — مبارک ہو تمہین ہر دم کمان ناوک نظر ہونا
مری وحشت کا مطلب خاک بیزی ایک عالم کی — مرے گریہ کا مقصد ہی نہ گھر ہونا نہ در ہونا
تصور ہی نہین آتا ہمین ناکامیابی کا — سمجھ ہی مین نہین آتا دعا کا بے اثر ہونا
مجھے تم مین ہے اک پرتو تمہی شب زندہ داری کا — ذرا مین روشنی مین دیکھ لون نور سحر ہونا
کبھی ماتم کیا دل کا کبھی رونا پڑا دم کو — مری تقدیر مین تھا آپ اپنا نوحہ گر ہونا
مری آنکھون کے ارمان بیجا بانہ نہین کھلتے — مرے ہاتھون کی حسرت حلقۂ موی کمر ہونا
بلو کیون ایسے لوگون سے کہ پھیکا رنگ پڑ جائے — ضرورت کیا ہی مجکو غیرت شمع سحر ہونا
ابھی خارج کیے دیتا ہون معنی لفظ سائل سے — قناعت پر دل راحت طلب کی جبہ گذر ہونا

حضرت رضا لکھنوی فرنگی محلی

ٹکڑے کیے نگہ نے محفل مین آرسی کے — بگڑے ہوئے ہین مجھسے قربان کسی کے
نبضین گری ہوئی ہین اعضا مین ہی تشنج — برباد ہو رہے ہین اسباب زندگی کے
قبضے مین ہی اونھین کے ساری خدائی گویا — تیور تو کوئی دیکھے ہر پیشبینی کے
اک جام کے ہین طالب ساقی نہ پھیر آنکھین — قربان ہونے والے اس دور آخری کے
بزم عزا سے ظالم اسطرح تھا نہ اوٹھنا — پھولونمین ہو رہی ہین چرچے تری ہنسی کے
دہمکا رہے ہین ہمکو خنجر دکھا کے ظالم — اشعار لے رہی ہون اپنی تشفی کے
گلزار خلد مین بھی حور ارم سے کہیو — رستے نکال لینگے زاہد سے دلکی کے
سینہ مین آبلونکا عالم نہ آپ پوچھین — مردے گڑے ہوئے ہین دامن مین بیکسی کے

پھر کر جو دیکھ لیتا او اُٹھ کے جانیوالے
شاکی کبھی نہ ہوتے ہم تیری بیرخی کے

لو ہو رہا ہے او بچا تو نیند عاشق
حاصل ہوئی ہین اُسکو نقش قدم کسی کے

ممکن ہی ہم دکھادین تاثیر ضبط غم کی
ٹکرا نہ جا ہین پتھر او بت تری گلی کے

دیکھو چھپے ملینگے واں حضرت رضا بھی
موجود ہون جہانپر سامان بیکسی کے

حضرت صفدر مرزاپوری

جھوٹے پن سے یہ اُسی محفل جانان سمجھا
حشر کی خوب حقیقت دل نادان سمجھا

روز آفت ہی نئی روز قیامت ہے نئی
آجتک مین نہ مزاج شب ہجران سمجھا

دلمین کمبخت نے سو جم توڑ ڈالے ہونگے
آرزو تھی وہ تری مین جسے پیکان سمجھا

ایک مدت ہوئی کہتے ہوئے افسانہ غم
آجتک وہ نہ مرا حال پریشان سمجھا

مین گنہگار و ہم حشر بڑھا تا کیا ہاتھ
ابر رحمت کو مگر اپکا دامان سمجھا

گھر سے تن کر نکل آیا جو کوئی مست شباب
کون کمبخت گریبان کو گریبان سمجھا

خوف کچھ عہد بتان کا نہین اُسکو صفدر
اپنے اللہ کو جو اپنا نگہبان سمجھا

حضرت ہادی جبلی شہری

دل مجبور مین کچھ خواہش فریاد باقی ہے
مگر اوس بے مروت کی ابھی تک یاد باقی ہے

تجھے شوق جفا کیشی ہمین حکم زبان بندی
نہ اب کچھ داد باقی ہی نہ کچھ فریاد باقی ہے

نظر آتی ہین نہ دین کچھ لہو کی دیدۂ تر مین
دل صد پارۂ غم کی اسی کی یاد باقی ہے

دل مجبور غم۔ یاس راحت ہو نہین سکتا
ابھی اسی مرنا کا می تری مراد باقی ہے

تری بے مہریان غالب ہین تیری محبت پر
کہ تو بھولا ہوا ہی اور تیری یاد باقی ہے

ستم کیشی تری سوداغ کو کیونکر مٹائیگی
لب خاموش غم پر شکوۂ بیداد باقی ہے

کرین کیا ہم نکلتی ہی نہین جان حزین ہادی
ابھی قسمت مین شاید شکوۂ بیداد باقی ہے

حضرت واقف

عمر بھر تشنہ رکھا چرخ نے مے خانے مین
میری قسمت کی نہ آئی کبھی پیمانے مین

قدر ہوتی ہے اُسی رند کی میخانے مین
دین و دُنیا کو ڈبوتا ہی جو پیمانے مین

ایک ساغر سے تنک ظرفونکو بہلا ساقی
خم بھی قطرہ ہی پنہان شوق کے پیمانے مین

دیدۂ مست مین ہے ایک جہان کا جلوہ
جام جمشید ہی پنہان اسی پیمانے مین

کشش حسن بتان کا یہی عالم جو رہا
کعبہ کھنچکر کہین آجائے نہ بتخانے مین

نا امیدی مین بھی دل سے نہ گئی خواہش وصل
شوق آیا نہ کبھی یاس کے بہکانے مین

چشم صفاک مناسب نہین جھکنا تیرا
خطر جور ہوا ہے ترے شرمانے مین

بار در باغ نہین تاکین رہین یارب تا حشر
روح مے خوار ہی انگور کے ہر دانے مین

رنگ و بو سے مئی نسیم ہے خالی واعظ
دام اُٹھین گے نہ اسکے کسی میخانے مین

اس ادا سے بھی نہین چین کسیکے دل کو
شوخیان آگئین کیونکر ترے شرمانے مین

نگہ یاس ترے طرز بیان کے صدقے
بھر دیا درد کو تو نے مرے افسانے مین

تن سے خود جان نکل جای شب غم دانصاف
بیوفائی کا جو پہلو نہ ہو مر جانے مین

حضرت عزیز بلگرامی

کیا کہون کیسی نگاہین دشمن جان ہوگئین
درد بنکر رگ رگ مین دل مین جو پنہان ہوگئین

مشکلین ای موت تیرے دم سے آسان ہوگئین
سختیان عاشق کے حق مین دل کا درمان ہوگئین

بڑھگیا ہان بڑھگیا سودا عشاق کا
ہوگئین ہان آپکی زلفین پریشان ہوگئین

فرط غم نے منتشر غیر از ہ ہستی کیا
حسرتین سب دلکی اجزای پریشان ہوگئین

کیا ہوا پانی جو برسا ابر کو ہر بار سے
کیا ہوا آنکھین جو اپنی غم سے گریان ہوگئین

ہای بعد مرگ یہ نازونکی پالی ہڈیان
خاک مین مل جل کے سب یک بیابان ہوگئین

کنج مرقد مین مرے روشن ہوئے داغ جگر
یا اندھیری راتمین شمعین فروزان ہوگئین

ایکی وحشت مین ہوئین پیدا کئی کیفیتین
جسم کی کھنچکر رگین تار گریبان ہوگئین

دل تو زلفون مین پھنسا ہی اور دلین جسم مین
الغرض سب آرزوین مذر زندان ہوگئین

اُس بت کمسن کو دیکھا جسکے صبح وصال
آنکھ حیران ہوا زلفین پریشان ہوگئین

خاکسار دل کو بنا کر دو جہان خاک ای عزیز
گم ہم آئین میری بربادی کا سامان ہوگئین

وہ خاکسار - خاکِ رہ ہو خاکِ پا ہو
یہ بھی ہو اور وہ بھی ہو اور کچھ نہو یہ
وزن بحر رمل مقصور یا محذوف کا
ہے مگر ایک بار فاعلاتن ہر مصرع
مین زائد ہے یعنی ارکان شعر کے آٹھ
کی جگہ دس ہین - وزن یہ ہے فاعلاتن
فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن فاعلات
یا فاعلن -

۲ کلمہ مستزاد ہر مصرع سے بدا
ہو (ظفر) غم دل کس سے کہون کوئی
بھی غمخوار نہین - غم فرقت کے سوا
اور اگر پوچھے کوئی قابل اظہار نہین
چپکے رہنا ہے بھلا - وزن شعر کا رمل
مثمن مجنون مقصور ہے یعنی فعلاتن
فعلاتن فعلات - اور دونون مصرعون
پر دو دو رکن زائد ہین اور ان زائد
کا وہی وزن ہے جو ان سے
پہلے کے دو رکنون کا ہے یعنی فعلاتن
فعلن —

بحر نغمہ - دیکھو بحر اصول -

بحران (ع بضم اول و سکون دوم)
یہ لفظ یونانی ہے مذکر - (طب کی
اصطلاح) بیماری کے زور کا دن
(شعور) آیا ہے وہ نگار مرا پوچھنے
مزاج - بحران بھی مرے لئے راحت

کا دن ہوا -

بحری - دیکھو بحر -

بحل - بکسر اول و دوم و سکون
لام بعض لغات مین اسکو عربی قرار
دیکر جرم بخشتے گناہ معاف کرنیکے
معانی لکھے ہین - بہار عجم مین بمعنی معاف
لکھا ہے - فارسی مین عائے حطی نہین
ہے اسلئے خیال ہوتا ہے کہ یہ لفظ عربی
ہوگا لیکن صراح و قاموس مین اسکا
وجود نہین ہے - معلوم ہوتا ہے کہ
اصل مین بہل تھا بفتح اول و کسر
ہائے ہوز صیغہ صفت مشبہ بمعنی
متروک اور مراد پر چھوڑا ہوا مجازاً
بمعنی معاف (بہل عربی مین ترک
کرنا - مراد پر چھوڑنا) کاتبون کی
غفلت سے بجائے ہائے ہوز حائے
حطی لکھی گئی دوسری صورت یہ بھی
ہوسکتی ہے کہ اصل مین بہل بکسر
اول و دوم ہو یعنی ب زائدہ اور
ہل امر کا صیغہ -
ہلیدن (چھوڑنا) سے
تیسری صورت یہ ہے کہ بحل بفتح
اول و دوم و تشدید لام ہو اس صورت
مین بائے موحدہ مفتوحہ ظرفیت اور
معیّت کی معنی دیتی ہے اور حل

حلال ہونا) صفت ۔معاف (شرف)
شہید باوفا ہون مجھکو پھیر پاس وفا
ہوتا ۔ بحل کرتا اگر قاتل پہ ثابت خون
بہا ہوتا

بحول اللہ ۔ (ع ۔ ب + حول ۔
قوت اللہ) دیکھو اب)

بحیرۂ روم ۔ (ع بضم اول وفتح دوم و
سکون چارم و فتح پنجم) بحر کی تصغیر
چھوٹا سمندر جو چارون طرف خشکی
سے گھرا ہو ۔

بخار ۔ (ع ۔ دھوان ۔ بھاپ)
۱ مذکر ۔ تپ ۔ وہ حرارت جو جسم مین اخلاط
کے کسی نقصان کیوجہ سے عارض
ہوتی ہے ۔ ان معنون مین یہ لفظ ہندی
ہے (سحر) پیری مین بھی ہے با
اس عشق کی حرارت ۔ مانند شیر
اُترا کبھی دن بخار میرا ۲ وہ گرمی
جو کسی تر یا گرم چیز سے نکلے ۔ بھاپ
دھوان ۔ انجے ۔ بخارات جمع (قدر)
ابکی سال اُٹھتے ہین اس درجہ بخارات
سیاہ ۔ کہ تمام ابر کا کالا ہوا اُجلا کمل
(آتش) ہفت آسمان پھنکے جو مری
دودِ آہ سے ۔ کیا کیا بخار دل سے
بخار زمین جاتا ۳ غصہ رنج ۔ کدورت
غبار ۔ بحث نالہ ہی مرغان چمن سے
کیا کیا اے صبا پہنچا نہ بخار دل نالان
نکلا ۔

بخار آنا ۔ ا ۔ لازم ۔ تپ مین مبتلا
ہونا ۔ حرارت آنا ۔ تپ آنا (داغ)
کانپتی ہے فلک پہ کیون بجلی ۔ کیا مری
آہ سے بخار آیا ۲ خوف آنا ۔ ڈر معلوم
ہونا (فقرہ) ہندوستانیونکو اس کے
نام سے بخار آجاتا تھا ۔

بخار اُترنا ۔ ا ۔ لازم ۔ تپ زائل
ہونا ۔ (بخر) دیوانگی مین پھنک رہے
تھے ہم لباس سے ۔ اُتری قبا بخار
بدن سے اُتر گیا ۔

بخارات ۔ بخار کی جمع ۔ انجرے
اُٹھنا ۔ چڑھنا کے ساتھ (قدر) چھایا ہے
مرا بخت سیہ آہ رسا پر جسطرح بخارات
چڑھین اوج ہوا پر ۔

بخار اُٹھنا ۔ ا ۔ لازم ۔ دھوان
اُٹھنا ۔ (قدر) اُگا سبزہ جو عارض سے
تمھارے لب تلک پہنچا حلب سے
جب بخار اُٹھا گھٹا چھائی بدخشان پر

بخار بھرا ہونا ۔ ا ۔ لازم ۔ شکوے
سے لبریز ہونا ۔ غبار سے پُر ہونا ۔
کثرت سے جوش ہونا (طلسم الفت)
دل مین اُسکے بھرا ہوا ہے بخار شکوہ
کر لینے دیجئے دو چار ۔

بخار چڑھنا ۔ا۔ لازم ۔ تپ آجانا ۔ (مجازاً) غصہ مین بھرنا ۔ غصہ آنا ۔ صدمہ ہونا ۔ ڈر لگنا ۔ (جانصاحب) پھولونکا دونا بھیجا ہے نرگس حرم کے ہاتھ ۔ کیونکر چڑھے نہ دیکھ کے مجھکو بخار پھول ۔

بخار دل مین رکھنا ۔ا۔ متعدی دل مین کینہ رکھنا ۔ بغض رکھنا ۔

بخار دل مین رہنا ۔ا۔ لازم

بخار دیما ہونا ۔ا۔ لازم (عو) بخار کم ہونا ۔

بخار رکھنا ۔ا۔ لازم ۔ بغض رکھنا ۔ کینہ رکھنا ۔ عداوت رکھنا ۔

بخار نکالنا ۔ا۔ متعدی ۔ دل کا جوش نکالنا ۔ دل کا غبار نکالنا ۔ (آتش) رو کے آنکھون سے نکالون مین بخار دل کو ۔ کر چکے ابر تمر بھی کہین باران پیدا ۔ ۲ غصہ اتارنا ۔ حسرت نکالنا ہوس نکالنا ۔ عوض لینا ۔ (داغ) بخار اچھا نکالا سوز دل نے چشم گریان پر کہ ہر آنسو ہر مگ آبلہ ہے نوک مژگان پر

بخار نکلنا ۔ا۔ لازم ۔ دھوان نکلنا ۔ حسرت نکلنا ۔ غصہ فرو ہونا دل کا غبار نکلنا (سالک) دل کا بخار رو کے نہ ہرگز نکل سکا شکون سے کیونکہ آتش دل کو بجھائے شمع ۔ ۲ (پر کے ساتھ) غصہ اترنا ۔ (بحر) مجھ پر بخار نکلا ہوے غیر پر وہ گرم ۔ آئی کسیکے سر کی ٹلی میری جان پر

بخاری ۔ (ف) وہ آتشدان جو دالان یا کمرے کی دیوار مین مکان گرم رکھنے کے واسطے بناتے ہین ۔

بخنی ۔ا۔ مونث ۔ وہ کوٹھری جو دالان یا باورچیخانہ مین غلہ رکھنے کی غرض سے بناتے ہین ان معنون مین فارسی مین مستعمل نہین ہے ۔ (ف) بخار کیطرف منسوب ۔ بخار کا کام کرنے والا

بخت ۔ (ف) مذکر ۔ نصیب ۔ قسمت ۔

بخت آزمائی ۔ مونث ۔ تقدیر آزمائی ۔ طالع کی جانچ ۔ قسمت کا امتحان ۔ کرنا ۔ ہونا کے ساتھ ۔

بخت آور ۔ بخت جوان ۔ بختمند

بختیار ۔ (ف) صفت ۔ خوش قسمت ۔ خوش نصیب ۔

بخت اڑ گئے بلند ہی رہگئی ۔ ا۔ مثل ۔ اسکی نسبت کہتے ہین جو مفلسی مین امیرانہ مزاج بنائے افلاس کی حالت مین ڈینگ کی

لے (نگہت) دیکھ کر اوج یہ کہتے ہین یہ اغیار کو ہم ۔ بخت تو اُڑ گئے لیکن ہے بلندی باقی

بخت اُلٹنا ۔ا۔ لازم ۔قسمت پلٹ جانا ۔

بخت بازی ۔ا۔ مونث تقدیر آزمائی ۔

بخت برگشتہ (بغیر اضافت) صفت ۔ بدنصیب ۔

بخت بیدار ۔ بخت سازگار بخت ہمایون ۔ خوش نصیب ۔ خوابیدہ بخت کا مقابل ۔ا۔ باضافت اچھا نصیب ۔

بخت پھرنا ۔ا۔ لازم ۔قسمت کا ناموافق ہونا ۔ (شاد) کجروی چرخ کی کچھ آج سے ہے ۔ بخت ہم سے ہین عمر بھر سے پھرے ۔

بخت تر ۔ دیکھو "بخت سبز"

بخت جلا ۔ا۔ صفت ۔ کمبخت بدنصیب ۔ (انشا) عشق کہتا ہے یہ وحشت سے جنون کے حق مین ۔ چھیڑ مت بخت جلے میرے بڑے بھائی کو ۔

بخت جلنا ۔ا۔ لازم ۔ بدقسمت ہونا کی جگہ ۔ خوش نصیبی نہ رہنا ۔

بخت جوان ۔ (ف) موصوف صفت) اچمکنے والا اقبال ۔ ترقی کرنے والا اقبال (محسن) ایام کا بخت پھر جوان ہے ۔ پھر عہد شباب آسمان ہے ۔

بخت چمکنا ۔ا۔ لازم ۔طالع بیدار ہونا ۔ نصیب جاگنا ۔ (مومن) سوز دل سے کئی جان بخت چمکنے کے قریب ۔ کرتے ہین موسم گرمائین سفر آخر شب

بخت خفتہ ۔ (ف ۔ موصوف صفت) سویا ہوا نصیب ۔ بگڑا ہوا اقبال ؎ اتنے لئے ہے خندۂ گل بے صدا اسیر جاگے نہ بخت خفتہ کہین عندلیب کا ؎ (بغیر اضافت) بدنصیب بخت بیدار کا مقابل ۔

بخت رسا (ف) ۔ اقبال خوش نصیبی ۔

بخت سبز (ف) خوش نصیبی (رشک) بس کافی ہے بخت سبز تیرا ۔ کپڑے نہین چاہئے تجھے سبز

بخت سونا ۔ا۔ لازم ۔ نصیب کا ناموافق ہونا ۔

بخت سیدھا ہونا ۔ا۔ لازم نصیب کا موافق ہونا ۔ مثال کیلئے دیکھو بخت واژون ۔

بخت کھلنا - ا - لازم (نصیب جاگنا (مجازاً) ناکتخدا کی شادی ہونا - (انشا) اکھل بیڑے عالم مستی مین تو ہم بخت کھلے لے نہ اے دختر رز اتو تیرے بخت کھلے

بخت مند - دیکھو بخت آور -

بخت و اتفاق - (ف) جب کسیکو نفع کثیر بے سعی و تلاش حاصل ہو تو کہتے ہین کہ بخت و اتفاق سے ایسا ہوا - بخت خاص ہے اور اتفاق عام اگر بہت زیادہ نفع کی چیز ملی ہے تو بخت کہتے ہین اور اگر معمولی چیز دستیاب ہو یا کوئی ایسا کردہ معاملہ پیش آئے جسکا وہم و گمان نہو تو اتفاق -

بخت داژون - بگڑا ہوا نصیب اوندھی قسمت (داغ) آسمان پہ بھی ہے گویا تری قسمت کے لئے - بخت داژون کو نہ ہم نے بھی سیدھا دیکھا -

بخت جلی - صفت - مونث - (عو) بدنصیب مصیبت زدہ - بدقسمت اس عورت کی نسبت بھی کہتے ہین جسکے اولاد نہو - یا جو بیوہ ہو گئی ہو - (انشا) اوروں کے سر جا چڑھو مجھسے نہ بولو دوا - رکھو نہ اُجڑی ہوئی بختون جلی سے غرض -

بخت - ا - مذکر - تیز اونٹ جو سواری کے کام آتا ہے اسپر بوجھ نہین لادتے

بخت نصر - بضم با و سکون خا و فتح نون و تشدید صاد مفتوح بخت اصل مین بوخت تھا جسکے معنی بیٹا نصر ایک بت کا نام چونکہ یہ لڑکا اُس بت کے پاس پایا گیا جسکا نام نصر تھا اور ولدیت کا پتا نہین چلا لہذا بخت نصر نام ہوا - مشہور بادشاہ کا نام -

بختاور - (ف) - صفت (عو) - خوش نصیب بالمند (فقرہ) یہ لڑکی بختاور ہوئی ہوتے ہی باپ کو سو روپیہ کی نوکری ملگئی ۲ (عو) طنزاً - بدنصیب (فقرہ) یہ لڑکا ایسا بختاور رہوا باپ کی روزی اُڑ گئی -

بختاور کا آٹا گیلا - بخت کی دال پتلی - (مثل) - بخیل اپنے مال سے سلوک کرتا ہے بخیل صرف باتون مین ٹالتا ہے

بختاوری - یاے مصدری مونث (عو) - خوش قسمتی ۲ (طنزاً) بدنصیبی شامت بدبختی -

بختاوری آنا - لازم - شامت آنا (شوق) کیا دھما چوکڑی مچائی - ہے دیکھو بختاوری کچھ آئی ہے -

بختہ - (ف) - بختہ وہ چیز جسکا چھلکا اُتارا

لیا گیا ہو) مذکر۔ دلے ہوئے بھنے چنے جنکا چھلکا اُتار لیا گیا ہو۔ عوام گنتے بولتی ہین۔ اسکا واحد اردو مین مستعمل نہین

بُخْتی (ف۔ ایک قسم کا بڑا اونٹ جو خراسان سے آتا ہے بُخت نصرنی عرب کی اُونٹنی عجم کے اونٹ سے بچہ لیا اور اپنے نام کی رعایت سے بختی نامزد کیا) مذکر۔ بڑا اُونٹ۔ تیز رفتار اونٹ۔

بختیار (ف۔ بخت یار) صفت۔ کامیاب۔ خوش نصیب۔ جوان بخت

بچکی ا۔ مونث۔ چھوٹا بقچہ۔

بخرہ ۔ (ف) مذکر۔ حصہ۔ زیادہ تر حصہ بخرا بولتے ہین تنہا بخرا نہین بولتے

بخری ۔ (ف) ۔ صفت۔ حصہ دار شریک۔

بخش۔ (ف۔ حصہ۔ مکڑا۔ سنسکرت مین بھاگ ۔ بھج۔ بکش بمعنی حصہ) مذکر ۱۔ حصہ (میر حسن) یہ گھوڑا جو اُس کُل کے تھا بخش کا۔ فلک سر تھا نام اُس رخش کا ۲۔ فارسی اسما کے ساتھ ملکر اسم فاعل کے معنی دیتا ہے جیسے نمک بخش ۳۔ اردو مین کھانے کے مکمل جیمے کو کہتے ہین جو تقریبات مین تقسیم کیا جاتا ہے۔

بخشائش۔ (ف) بخشودن کا حاصل مصدر) مونث۔ گناہ کی معافی تقصیر کی معافی۔

بخشائش گر۔ (ف) صفت بخشنے والا خدا تعالےٰ کیواسطے الرحیم کی جگہ بولتے ہین۔

بخشانا۔ بخشنا کا متعدی۔

بخشاینده۔ (ف) صفت بخشش کرنیوالا۔ الرحمن کا مرادف ہے۔

بخشش (ف) مونث ا معافی عفو ۲ انعام۔ جود و کرم ۳ عطیہ۔

بخشش نامہ۔ (ف) مذکر۔ ہبہ نامہ۔ وہ دستاویز جسکے ذریعے سے کوئی جائداد بلا معاوضہ کسیکو دیجائے

بخشنا۔ (فارسی) بخشیدن سے بقاعدہ اُلٹہ دو مصدر بنایا ہے) ۱۔ متعدی لا دنیا (غالب) خیال مرگ کب تسکین دل آزردہ کو بخشتے ہے ثواب دنیا۔ (داغ) سونپا تھین خدا کو چلے ہم تو نامراد۔ کچھ بیر کے بخشا ہو کبھی یاد آئین ہم تے قصور معاف کرنا (ذوق) مدآح خال رو سے بتان ہون مجھے خدا بخشے تو کیا عجب ہے کہ وہ نکتہ داں ہی ہے کسی عمل کرنے۔ تعویذ لکھنے دعا پڑھنے کی اجازت دینا ۵ نقش جسپر بخشا ہو

ہے مجھکو جبکا لے شرف - اک ولی اللہ کا پیارا وہ تھا عالم نہ تھا ۵ مفت دینا -

بخشو - معاف فرمانے - پیچھا چھوڑنے (ایامی) خدا کے واسطے کہین بخشو گے بھی -

بخشوانا - بخشوا کا متعدی - معاف کرانا - عفو کرانا (داغ) کیا یونہی مرگئے ترے عاشق - بخشوایا گناہ سنا بھی ہی

بخشو بلی چوہا لنڈورا ہی بھلا (لنڈورا ہی چنے گا) مثل - یعنی تم سے بہبود کی توقع نہین جیسے برے بھلے ہم ہین ویسے ہی رہنے دو - جب کوئی شخص چکنی چپڑی باتون سے کسیکے قابو مین نہ آئے فریب کو تاڑ جائے تو یہ مثل اکثر ٹال دیتا ہے -

بخشی (ف) مذکر - شاہی زمانیکے فوج کے عہدے کا ایک خطاب - سپہ سالار کا وہ شخص جو فوج مین تنخواہین تقسیم کرتا اور حساب کتاب رکھتا ہے - چوکیدارون کی تنخواہین بانٹنے والے کو بھی کہتے ہین ۴ فوج کی موجودات لینے والا -

بخشی الممالک - (ف) مذکر - کمانڈر ان چیف - جسکے سپرد تقسیم تنخواہ کا کام بھی ہوتا تھا -

بخشی خانہ - (ف) مذکر - بخشی کا دفتر - فوج کی تنخواہین تقسیم کرنیکا دفتر -

بخشی کا دھگڑ یا دھگڑا - مذکر - (دہلی) سپہ سالار کا داماد - زور آور کا یار - زبردست - لچا - بدذات شریر نٹ کھٹ -

بخشی گری - (ف) مونث - سپہ سالاری کا عہدہ - فوج مین تنخواہین تقسیم کرنے والے حساب کتاب رکھنے والے کا عہدہ -

بخل - (ع) لغت مین احسان کا روکنا اور شریعت مین واجب فعل کا روکنا) مذکر - کنجوسی - تنگدلی - حرص لالچ - طمع -

---

۱ (نوٹ) ایک بلی سر جھکائے غریب صورت بنائے بیٹھی تھی اتفاقاً ایک چوہے کا ادھر سے گزر ہوا بلی اوسپر جھپٹی تو چوہا بل مین گھس گیا - بلی کے ہاتھ صرف دم لگی بلی نے چوہے سے کہا مین تم سے کھیلتی تھی باہر آؤ تو مین تمہاری دم چوڑ دون چوہا اُس کے مکر کو تاڑ گیا اور جواب مین کہا بخشو بلی الخ

بخلا ۔(ع) مذکر جمع بخیل کی ۔

بخور ۔(ع) بخورات جمع) مذکر ۔ وہ چیزین جنکے جلانے سے خوشبو نکلتی ہے ۔(مثلاً) عود ۔ لوبان ۔(ناصر) ہین ہے عشق جو اُس گیسوے معنبر کا ۔ بخور کرتے ہین ہر روز مشک و عنبر کا ۔

بخوردان ۔ا ۔ مذکر ۔ وہ ظرف جسمین عود لوبان وغیرہ جلاتے ہین

بخیانا ۔ا ۔ متعدی ۔ بخیہ کرنا ۔ سینا بخیہ سے بقاعدہ اردو مصدر بنایا ہی

بخیل ۔(ع) صفت ۔ کنجوس ۔ تنگدل ۔ بخلا ۔ جمع ہے ۔

بخیلی ۔ا ۔ مونث ۔ عم ۔ کنجوسی ۔ یہ لفظ بمعنی بخل غلط ہے ۔

بخیہ ۔(ف) ۔ مذکر ۱ ۔ دُہرا ٹانکا ایک قسم کی مضبوط سیون جو پاس پاس ہوتی ہے (کرتا ہونا کے ساتھ) (قلق) خندۂ دندان نما کے عشق مین ۔ مثل ناخن بخیۂ زخم جگر ہونے لگا ۲ جمع پونجی ۔ سرمایہ ۔ حوصلہ ۔ بساط (فقرہ) اُن کا اتنا بخیہ کہان ۔

بخیہ اُدھیڑنا ۔ا ۔ لازم ۱ ٹانکے کھلنا ۲ قلعی کھلنا ۔ راز فاش ہونا ۔ عیب ظاہر ہونا ۔ (مجازاً) طاقت ختم ہوجانا ۔

بخیہ اُدھیڑنا ۔ا ۔ متعدی (ذوق) ناخن نہ دے خدا تجھے اے بخیہ جنون دیگا تمام عقل کے بخیے اُدھیڑ تو ۔

بخیہ ٹوٹنا ۔ا ۔ لازم ۔ سیون اُدھڑنا ٹانکا ٹوٹ جانا ۔

بخیہ دار ۔صفت ۔ اُس کپڑے کی نسبت کہتے ہین جسمین بخیہ کیا گیا ہو ۔

بخیہ زن (ف) صفت ۔ بخیہ کرنیوالا

بخیہ گر ۔(ف) بخیہ زن ۔

بخیہ کھلنا ۔ا ۔ لازم ۔ ٹانکے اُدھڑنا بھید ظاہر ہوجانا ۔ پردہ فاش ہوجانا حقیقت ظاہر ہوجانا ۔ (ذوق) سے جاتے ہین کس سے زخم اس تیغ تبسم کے ۔ کہ یان کھلتا ہے بخیہ اسوزن عیسی مریم کا ۔

بدّ (ھ) وہ چھوٹا گڈھا جسمین لڑکے کھیل مین گولی ڈالنے کی کوشش کرتے ہین ۔

بدّ (ھ) مونث ۱ (ساہوکار وغیرہ کی اصطلاح ذمہ (محسن) حساب اِنکا نیکی ہی کی مدمین ہو ۔ جو اِن کی بدی ہے ۔ مری بدّ مین ہو ۲ وہ ڈنبل جو چڈون مین نکلتا ہے ۔ (جانصاحب) (۳م) دُگدگی مین ترے صدقے کہین بد تو نہین نکلی

بُد۔ (ف) صفت۔ نیک کا ضد۔
بُرا۔ خراب۔ شریر۔ فسادی۔ ناقص
نکما۔ جانصاحب) پایا جو جسم نیک
تو بد ساس ٹی ہے۔

بد اچھا بدنام بُرا۔ امثل بُرسوا
اور نکو ہوتا بد کاری سے بھی زیادہ
خراب ہے۔ بدنامی کے محل سے بچنے
کے موقع پر نصیحت کے طور پر کہتے
ہین (شوق قدوائی) بھاگے اچھی
شکلون والے عشق ہے گویا کام بُرا
اپنی حالت کیا مین بتاؤن بد اچھا
بدنام بُرا۔

بد آموز۔ (ف) صفت۔ اسکی
نسبت کہتے ہین جسنے خراب تعلیم
پائی ہو۔

بد آغاز۔ (ف)۔ صفت۔ بد اصل
بد سرشت۔

بد آئین (ف) صفت۔ وہ
جو کسی اصول کا پابند نہو۔ بد وضع

بد آختر۔ (ف) صفت۔ بدبخت
شوم۔

بد اخلاق۔ (ف) صفت۔ غیر
مہذب۔ کج خُلق۔ بُری عادتون والا

بد اخلاقی۔ کج خُلقی۔ ناشائستگی

بد اسلوب۔ داد معرف (ف)
اسلوب بضم اول و سوم وضع۔ طرز
روش) صفت بد نما۔ بد قطع۔
بد راہ۔ بد وضع۔ بد کردار۔

بد اسلوبی ا۔ مونث۔ بد راہی
بے ڈھنگا پن۔

بد استخوان۔ (تلفظ بد اُس تو خان
ہے) ا۔ صفت۔ عو۔ بد شکل۔ (طرحدار
لونڈی) بیسیون بہنگم بد استخوان
بے کینڈے باہر سے آئین کہ مہینہ بھر
کا لکانے تعلیم دی پھر جو دیکھئے سر سے
پاؤن تک بدل گئین

بد اصل (ف) صفت۔ کمینہ
بُری نسل کا۔ باجی۔

بد اطوار (ف) بد چلن۔ بُری وضع
کا۔ خراب ڈھنگ کا۔

بد اعتقاد۔ صفت۔ جسکا عقیدہ
خراب ہو یقین نہ رکھنے والا۔ نہ ماننے
والا۔

بد اعمال۔ (ف) صفت۔ بد چلن

بد اعمالی۔ مونث۔ بد معاملگی
سرکشی۔ بد چلنی۔ بد کرداری۔

بد افعال (ف) صفت۔ بد اعمال
جسکی حرکتین اچھی نہون۔

بد امنی۔ مونث۔ بغاوت۔

بد انتظامی۔ مونث۔ بد عملی۔

خرابی۔

بداندیش۔(ف) صفت۔ بدخواہ مخالف۔ دشمن۔ بُرا چاہنے والا۔

بداوسان ا۔ صفت۔ بدحواس (داغ) بزم سے آنکھ چُرا کر جو چلا مین تو کہا۔ ٹھیر او چور بداوسان کہان جاتا ہے۔

بدبات ا۔ مونث خراب بات عیب۔

بدبات پھوٹنا۔ ا۔ لازم عیب کھلجانا۔ مشہور ہوجانا (جانصاحب) مرزا کے جب سے نکلی نہین آتشک گئی۔ بدبات پھوٹی چار بین یہ ہانڈی پک گئی۔

بدبات جھنڈے پر چڑھانا ا۔ متعدی۔ عیب مشہور کرنا۔ (جانصاحب) موسل کرین اسمین نہ جہان سینگ سمائے۔ بدبات تو یہ رنڈیان جھنڈے پہ چڑھائین۔

بدباطن۔(ف) صفت۔ کینہ پرور۔ وہ شخص جسکی نیت خراب ہو منافق۔

بدبخت۔(ف) صفت۔ بدنصیب کم بخت۔ مصیبت زدہ۔ آوارہ۔

بدبُرد۔(ف) صفت۔ بدباطن بدظن۔

بدبر کرنا۔ ا۔ متعدی۔ بدظن کرنا بدگمان کرنا۔

بدبلا۔ صفت۔ عو۔ چڑیل نہایت شریر۔ (راحت) پڑی رہتی ہے تہکاری سے میری جان کے پیچھے مجھے جانے نہین دیگی بہن ہے بدبلا تیری۔

بدبُو۔(ف) مونث۔ خوشبو کا ضد۔ خراب بو۔

بدبو آنا۔ ناقص بو کا پھیلنا (داغ) دہن زخم سے دشمن کے جو بدبو آئی

بدبو رنڈی۔ وہ عورت جسکے پاس بدبو ہو۔

بدبو کرنا۔ ا۔ لازم۔ ناگوار بو پھیلانا کسی شے سے عفونت آنا (ناسخ) یاد اُنکی۔ بوے تھا معطر یہ شام یا مارسہ کرتے ہین آکر بدبو۔

بدبو مرد۔ وہ مرد جسکے پاس بدبو ہو۔

بدپانسا پڑنا۔ لازم۔ عو۔ جب پانسا خراب پڑتا ہے تو کھیلنے والے بگڑ بگڑ کے بات چیت کرتے ہین اور کسی طرح ناخوشی ظاہر کرتے ہین یا۔ جب کوئی شخص خواہ مخواہ

بگڑکے بات کہتا ہی یا غصے مین چپ ہوجاتا ہے تو کہتے ہین کہ کیا بدپانسا پڑا ہے (جانصاحب) بدپانسہ پڑا کیا ہوا جو منھ سے نہ بولے۔

بدپسند۔ (ف) صفت۔ جو دوسرے کا بُرا چاہتے۔

بدپشت (ف) صفت۔ وہ گھوڑا جو شرارت سے پیٹھ پر بوجھ نہ رکھنے دے۔

بدپرتو۔ (ف) صفت۔ بدطالع گنہگار۔ بدسرشت۔

بدچشم (ف) صفت۔ وہ شخص جو دوسرے کے مال کی طمع کرے۔ بُری نیت سے دیکھنے والا۔

بدپرہیز۔ (ف) صفت۔ بے پروا۔ بے احتیاط۔ وہ شخص جو کوئی کام مضر صحت کرے یا وہ غذا اور دوا استعمال کرے جسکو معالج نے منع کیا ہو۔ کہتے ہین اہل محلہ مصحفی کل مرگیا۔ کیا عجب اسکا کہ تھا بیمار و بد پرہیز تھا۔

بدپرہیزی۔ ا۔ مونث ۱ بے اعتدالی۔ بے احتیاطی ۲ (مجازاً) عیاشی۔ فضول خرچی۔

بدتر۔ (ف) صفت۔ زیادہ خراب۔ نہایت خراب۔ ادنےٰ درجے کا (قلق۔ ع) بوڑھون سے بھی ہین بدتر گو سن مین ہم جوان ہین۔

بدتبار (ف) صفت بدنژاد بداصل۔

بدجانور۔ ا۔ مذکر۔ سور۔ خنزیر

بدجلو (ف۔ جلو بکسر اول فتح دوم) ۱ گھوڑی کی لگام ۲ اسپ کوتل) صفت سرکش گھوڑا۔

بدچلن۔ صفت۔ بداطوار۔ بداعمال بدافعال۔ بدوضع۔

بدچلنی۔ (مونث) بداعمالی بدوضعی۔ بدکرداری۔

بدحال۔ (ف) صفت۔ خوشحال کی ضد۔ خستہ حال۔ بدبخت

بدحواس۔ (ف) صفت ۱ لفظی معنی، بے حس ۲ مضطرب پریشان۔ بیہوش۔ بے عقل ۳ (مجازاً) کم عقل۔

بدحیثیت۔ ا۔ صفت۔ عو۔ بدوضع بدقطع۔ بدشکل۔

بدخبر۔ (ف) صفت موت کی خبر کے نسبت کہتے ہین۔ (بحر) مریض ہجر کو بچتے ہوئے نہین دیکھا جو بدخبر کوئی شامری خبر لینا۔

بدخصلت (ف) صفت بدافعال - بدمزاج -

بدخط - (ف) صفت ۱ اُس شخص کی نسبت کہتے ہین جسکا خط خراب ہو ۲ اُس تحریر کی نسبت بھی کہتے ہین جو بے قاعدہ ہو یا جسکے حروف بوجہ نقص کتابت نہ پڑھے جائین یا دقت سے پڑھے جائین -

بدخُلق - (ف) صفت بدمزاج اُس شخص کی نسبت بولتے ہین جسکا برتاؤ خراب ہو - بدخو - شریر -

بدخُو - (ف) صفت - بُری خصلت والا -

بدخواب (ف خواب کا تلفظ خاب ہے) صفت - جو سوا ٹھکر بدخوئی کرے -

بدخواب کرنا - ا متعدی نیند اُچاٹ دینا - (قدر) لے نکیرین نکالا ہے کہان کا جھگڑا - اجی لاحول ولا کرو یا بدخواب ہمین -

بدخواب ہونا - ا - لازم نیند پوری نہ ہونے سے بیچین ہونا - (قلق) جاگے ہوے فراق کے سوتے ہین زیر خاک - بدخواب ہونگے ہم جو فرشتے جگائینگے ۲ احتلام ہونا سونے مین نہانیکی حاجت ہونا ۳ بُرا خواب دیکھکر ڈرنا - (جانصاحب) مولوی یوسف زلیخا مری کی پالک جو ہے - اسکو وہ تعویذ لکھدو ثانہ ہو بدخواب اب -

بدخوابی - مونث ۱ وہ بیچینی یا تکلیف جو نیند نہ آنیکی وجہ سے ہوتی ہے ۲ خوفناک پریشان خواب ۳ احتلام -

بدخواہ (ف خواہ کا تلفظ خاہ ہی) صفت - بُرا چاہنے والا - دشمن - بد اندیش - کینہ ور -

بدخواہی - مونث - دشمنی - بیر عداوت -

بددُعا - (ف) مونث - کوسنا نفرین - لعنت -

بددعا دینا - ا - متعدی - کوسنا دینا -

بددعا کرنا - ا - لازم - کوسنا -

بددعا لگنا - ا - لازم - کوسنے کا اثر ہونا ۲ گلیون مین پھر رہا ہے جو تو آج تک خراب - اے مصحفی یہ کسکی تجھے بددعا لگی -

بددعا لینا - ا - لازم کوسنے کا مستحق ہونا - (فقرہ) کیون فقیرون کی بددعا

لیتے ہیں۔

بد دل - (ف) صفت ناراض ناخوش - بدگمان - بزدل - ڈرنیوالا ترسان - شکستہ خاطر -

بد دماغ (ف) (دماغ بکسر اول دوم) صفت - مغرور - نازک دماغ چڑچڑا بد مزاج - ناخوش - (کرنا ہونا کے ساتھ) (رشک) تو نکہت چمن سے نہ ہو بد دماغ اگر پہنچائین عرش پر ابھی اپنا دماغ باغ - (ناسخ) اُس گل تر کو نہ کر او نکہت گل بد دماغ - مارے غصے کے ابھی آجائیگا خم ناک مین -

بد دماغی مونث - نازک دماغی خفگی - غرور - آزردگی - چڑچڑاپن - (نسیم) بارے بہزار بد دماغی - لی حضرت عمر سے چراغی -

بد دیانت (ف) صفت - فریبی - دغاباز - خیانت کرنے والا

بد دیانتی - مونث - فریب - دغابازی - خیانت -

بد ذات - (ف) صفت - خراب بد طینت - شریر - لُچا - شوخ - (شوق) ایک بد ذات تو نگوڑا ہے - مجھسے جو کچھ نہ ہو وہ تھوڑا ہے ۲ کمینہ کم ذات پاجی - سفلہ - (فقرہ) بد ذات ضرور ہی کریگا -

بد ذاتی - مونث - شرارت کمینگی

بد ذاتی پر آنا - ا - لازم - شرارت پر آمادہ ہونا - (آتش) سائل بوسہ کو منھ پھیر کے کہتا ہے وہ شوخ - نیک طینت ہو تو بد ذاتی پر آتے نہ چلو

بد ذہن - (ف) صفت کند ذہن خراب ذہن کا -

بد راہ - (ف) صفت - بد چلن بد وضع - کھوٹا - (جانصاحب) دائی بندی کی تو گھٹی مین پڑی چاہ نہ تھی نیک بختون مین رہا کرتی تھی بد راہ نہ تھی -

بد رکاب - (ف رکاب عربی بکسر اول لوہے کا حلقہ جسکو زین مین لٹکاتے ہین تاکہ پاؤن رکھین) صفت ایسے گھوڑے کی نسبت کہتے ہین جو سوار ہوتے وقت شرارت کرے ۲ شریر گھوڑا (قدر) بھڑک گیا مری آہون سے چرخ کج رفتار الف ہوا فرس بد رکاب کے مانند -

بد رگ - (ف) صفت - بد سرشت بد طینت - (قدر) بد رگ ہے وہ بت کیجئے کس طرح صفائی - پتھر کی

لکیرون کو مٹایا نہین جاتا -
بدرنگ - (ف بُرے رنگ کا) صفت ۱ رنگ اڑا ہوا - مدھم رنگ کا ۲ بُری قسم کا - خراب رنگ کا - بدوضع کھوٹا - ناقص - (فسانہ عجائب) علم موسیقی مین یہ کمال بہم پہنچایا کہ کبھی کسی نائک کے وہم و خیال مین نہ آیا تھا ایک رنگین احاطہ کھینچا ہے جو اُسمین آیا پھوا پھلاوہ اُنکا پیرو ہوا اور جسنے ڈھنگ جدا کیا وہ ٹکسال باہر بدرنگ ہوا ۳ تاش گنجفہ چوپڑ کھیلنے مین جب رنگ کا پتہ نہین ہوتا اور دوسرے رنگ کا پتا ڈالتے ہین تو کہتے ہین بدرنگ ۴ چوسر کی سولہ گوٹون مین سے آٹھ گوٹین اٹھنا کرنا کے ساتھ) شعور - پالنسے کی بُرائی ہے تو ہر جائیگی بازی - بدرنگ تو کیا رنگ بھی جانان نہ اُٹھے گا - (رشک) کئے بدرنگ کیا کیا رنگ اس چوپڑ کی بازی مین -

بدرَو - (ف) - صفت بدرفتار گھوڑے کی نسبت کہتے ہین -

بدرَو - (ف صفت - بُری شکل کا - خراب - بدنما - (فقرہ) یہ گلاس بہت بدرَو ہے -

بدروز - (ف) صفت بدبخت

بدروزگار - (ف) صفت - بدنصیب بدبخت - جسکا زمانہ ناموافق ہو -

بدزَبان - (ف زبان - بضم و نیز بفتح اول) صفت - سخت زبان - گالی گلوج بکنے والا - گستاخ - (فقرات) سب چلے تیرے آستان کو چھوڑ - بدزبان ابتو اس زبان کو چھوڑ ۲ مونث گالی گلوج -

بدزُبانی - مونث - گالی گلوج گستاخی - سخت کلامی -

بدزیب - (ف) صفت نازیبا بدنما -

بدساعت - (ف) مونث - ساعت نحس - منحوس گھڑی - بُری گھڑی

بدسرشت - (ف) صفت - خراب طبیعت کا - بدنیت -

بدسگال - (ف) ۱ صفت - بدنیت بدخو (مجازاً) دشمن -

بدسلوکی - ا - مونث - کج خلقی - برتاؤ کی خرابی - بُرائی - بدی - بُری طرح کی معاملت -

بدسیرت (ف) صفت - بدخو بُری خصلت کا خراب عادت کا

بدشکل - (ف) صفت - خراب

صورت کا - بدہیات - بدقطع -

بدشگون - (ف) صفت منحوس

بدشگنی یا بدشگونی - مونث - بدفالی نحوست - (بحر) موت کو بدشگنی جانکر ایسا بھولے - گور یاد آئی کسیدن نہ کفن یاد آیا - (معروف) آنے پہ ہے یار بد شگونی مت کر - اے ابر نہ رو برس کا دن ہے - شگن بضم اول و دوم شگون بضم اول و دوم مفرس شگن (بفتح اول و ضم دوم - ہرس نیگ گن اشر یعنی فال نیک) کا ہے -

بدصورت - (ف) صفت - خراب شکل کا - بری صورت کا -

بدصورت کرنا - متعدی - خراب کرنا - صورت بگاڑ دینا - شکل بگاڑنا - چہرہ بگاڑنا -

بدصورتی - مونث - بری صورت خراب شکل -

بدطریق - (ف یاے معروف) صفت - بداعتقاد - گمراہ - بدراہ -

بدطینت - (ف) صفت - بدخو

بدخصلت - بدمزاج -

بدظن - صفت - بدگمان -

بدظنی - مونث - شبہ - شک - بدگمانی -

بدعقیدہ (ف) صفت - وہ شخص جس کا مذہب ٹھیک نہو - (منتخب الحکایات) بدعقیدہ آدمی خدا سے بھی نہیں چوکتا - خراب عقیدہ رکھنے والا - کسی کی نسبت برا خیال رکھنے والا

بدعمل (ف) صفت خطاکار - گنہگار -

بدعملی - مونث - بدانتظامی - اندھیر -

بدعہد - (ف) صفت اس شخص کی نسبت کہتے ہیں جو اپنے وعدے یا اقرار کے خلاف کرے - دغاباز بے وفا - وعدہ خلاف - پیمان شکن

بدعہدی - مونث - بیوفائی وعدہ خلافی - دغابازی -

بدفرجام - (ف) - وہ جسکی عاقبت بخیر نہو -

بدفعل - (ف) صفت - بدکار زانی - عیاش -

بدفعلی - مونث - بدکاری -

بدقدم - (ف) صفت منحوس جسکا آنا منحوس ہو -

بدقلعی - صفت - اس برتن کی نسبت کہتے ہیں جسکی قلعی خراب ہوگئی ہو - (فقرہ) دو بدقلعی سی تسلیاں

اِدھر اُدھر پڑی رہتی ہیں۔
بدقوارہ۔ (قوارہ - عربی مین ٹکڑا۔ وہ چیز جسکے کنارے کٹے ہون) ا۔ صفت بدشکل۔ (طرحدار لونڈی) رنڈی کیسی گھامڑ بدشکل بدقوارہ تھمڑا ہو کیسی بھی نظر آتی ہے۔
بدقوما۔ صفت۔ بوسکینہ
بدقماش۔ (ف) صفت۔ بد وضع۔ بدچلن (رشک) اتنی پٹ ایمانی رکھتا نہین مین بدقماش۔ جتنا کالے کپڑے مین رہجاتا ہے دھبا سفید
بدکار۔ (ف) بدافعال۔ فاسق گنہگار۔ فاجر۔ زانی۔
بدکاری۔ مونث۔ حرام کاری زنا۔ بدفعلی۔
بدکنش۔ بدکنشت۔ (ف کنش بضم اول وکسر دوم وسکون سوم کردار وعمل کنشت بضم اول وکسر نون وسکون شین وفوقانی۔ معبد۔ بتخانہ) صفت بدعمل۔
بدکردار۔ (ف) صفت۔ بد افعال۔ بدکار۔ فاسق۔
بدکرداری۔ (ف) مونث۔ بدکاری۔ بداعمالی۔
بدکیش (ف کیش۔ بکسر اول ویاے مجہول۔ خو۔ عادت۔ مذہب) صفت۔ بدمذہب۔ بددین۔ بدخو۔
بدگمان۔ (ف) صفت۔ بدظن بُرا گمان رکھنے والا۔
بدگمانی۔ مونث۔ بدظنی۔ خیال فاسد۔ (مومن) ناصح سے مجھکو کیونکہ نہون بدگمانیان۔ دشمن ہین جو مری وہ ترے دوستدار ہین۔
بدگو۔ (ف) صفت۔ بُرا کہنے والا بری بات کہنے والا۔
بدگوشت۔ ا۔ مذکر۔ وہ فاضل گوشت جو کسی مادہ فاسد کیوجہ سے پیدا ہوجاتا ہے (اودہ پنچ) گو کہ ان صاحب کو کبھی کوئی شعر کہتے نہ سنا تھا مگر آپ کے پیکر شہرت پر مخلص ہمیشہ بدگوشت کیطرح نظر آتا رہا۔
بدگونیا۔ (ف) (معماروں کی اصطلاح مین اس مکان کو کہتے ہین جسکا صحن ٹیڑھا ہو ایسے مکان کو منحوس سمجھتے ہیں)
بدگوئی۔ (ف) مونث۔ بُری غیبت۔ عیب گوئی۔ جھوٹ چغلی (آتش) وہ بدگوئی سری کرتا ہے مین تبھی اسکو کہتا ہون۔ فرشتے میرے لعنت کرتے ہون گے میری دشمن پر

رجسٹرڈ نمبر ۱۰۰۶ اے

آشوب زمانہ دلربائے سخن ست ۔۔۔ غارتگر ہوش ماجرائے سخن ست

آزادہ دلان اسیر دام دگر ند ۔۔۔ بیگانۂ خلق آشنائے سخن ست

ادیب اردو

مرتبہ

خاکسار نور الحسن نیر بی اے ال ال بی

مقام اشاعت دفتر نور اللغات پاٹانالہ لکھنؤ

باہتمام

حامد حسن علوی منیجر

نیر پریس پاٹانالہ لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر ۲ یکم فروری ۱۹۲۲ء عیسوی جلد ۲

(۱) مشورہ

جناب سید محمد مفرح سیر صاحب ۱

(۲) ناول

جناب منشی عبدالرفیع صاحب ۸

(۳) محبت کا چرخہ

جناب سید وزارت علیصاحب ۱۲

(۴) سکندر اعظم

جناب سید عبدالقادر صاحب ایم اے ۱۶

(۵) امور مشورہ طلب

مؤلف نور اللغات ۲۳

(۶) انتخاب اودھ پنچ

ماخوذ ۲۴

(۷) ہر کوئی درماندگی میں الخ

منیجر

(۸) روح سخن

حضرت جلیل و حضرت عارج وغیرہم

نور اللغات ۲۰۹/۲۲۴

تصحیح

(ادیب اردو جنوری ۱۹۲۲ء)

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶	۱۵	پانی ہے	پانی ہے ہے
۲۸	۱۱	ہشیا بخت	ہشیار بخت
۳۸	۲۳	مال	ماں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادیب اُردو

نمبر ۲ جلد ۲ یکم فروری ۱۹۲۲ء

مشورہ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب "ادیب اُردو" السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

"نور اللغات" کے اجزا کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اسمین لکھنؤ دہلی کے مروج الفاظ و اصطلاحات اور محاورات کی تشریح کیساتھ ساتھ غیر مقامات کے مرادف الفاظ اور معنون کے فرق کو بھی دکھلا دیتے ہین چنانچہ مینے دیکھا ہے کہ آپ نے دکن کے مرادف الفاظ اور فرق معانی کی تصریح بعض الفاظ مین کی ہے۔

جہانتک مجھے معلوم ہے دکن مین اُردو مروج ہے اور وہان کی مادری زبان باستثنا جماعت مسلمین مرہٹی یا کوئی دوسری زبان ہے بخلاف اسکے پورب کی جو صوبہ بہار کا دوسرا نام ہے عموماً بلا استثناء جماعات و اقوام مادری زبان اردو ہے، گو یہ صحیح ہے کہ یہان ویسی صاف زبان نہین بولی جاتی جیسی دہلی یا لکھنؤ کی ہے لیکن اس مین شک نہین کہ جو زبان یہان بولی جاتی ہے وہ بھی اردو ہی کی ایک

بگڑی ہوئی قسم ہے کیونکہ یہان اصطلاحات، محاورات، اور جامد الفاظ دہلی اور لکھنؤ کے مرکب زبان کے بولے جاتے ہین۔

دہلی اور لکھنؤ کے حروف اور مصادر مین اور صوبۂ بہار کے حروف و مصادر مین جہانتک مینے استقصا کیا ہے کوئی فرق نہین صرف جامد الفاظ مین تھوڑا بہت فرق ہے، ممکن ہے، کہ یہان کے شہرون مین مصادر مین بھی باعتبار لکھنؤ و دہلی کے مروجہ مصادر کچھ فرق ہو، لیکن مین دیہات کا رہنے والا ہون دیہاتون کے مروجہ زبان پر عبور رکھتا ہون اس اعتبار سے تو صرف جامد ہی الفاظ مین فرق پاتا ہون لیکن شہر پٹنہ سے جہان کی زبان یہان کے اور شہرون کے باعتبار نسبتاً زیادہ صاف ہے مجھے برادری کے تعلقات ہین اور وہان برابر آمد و رفت ہے، مگر عام بول چال مین مین کوئی فرق نہین پاتا۔

گذارش یہ ہے، کہ آپ "نور اللغات" مین جسطرح دکن کے مرادفات اور فرق معانی کی تصریح کر دیتے ہین یہان کے مرادفات اور فرق معانی کی بھی تصریح کر دیا کرین، تو آپکی لغت نہایت کامل لغت ہو جائیگی۔

اگر آپ میرے پاس "نور اللغات" کے غیر مطبوعہ اجزا بھی وقتاً فوقتاً بھیجتے رہین تو مین مرادفات اور فرق معانی سے آپکو مطلع کرتا رہونگا۔

اب مین ذیل مین "نور اللغات" کے اشاعت یافتہ اجزا کے ان الفاظ کی ایک فہرست لکھتا ہون جنکے مرادفات یہان الگ ہین یا معناً کچھ فرق ہے۔ مرادفات اور فرق معانی کو لکھتے ہوے تصریح کر دی ہے کہ وہ کس طبقہ کی زبان ہے۔

باٹی۔ صوبۂ بہار کے اہل ہنود اسکو "لٹی" کہتے ہین اور یہ مخصوص اُن ہی کی چیز ہے عورتین روٹی کے ساتھ ملا کر بطور تابع مہمل "روٹی باٹی" بولتی ہین۔

باجنتر۔ معنے نمبر ۱ مین یہان عوام "بجنیا" کہتے ہین اور خواص "باجے والا"۔

بادِ سُرخ - یہان "سُرخ باد" بھی کہتے ہین -
بادل جھوم جھوم کے برسنا - بجاے اسکے یہان پانی جھوم جھوم کے برسنا" یا" پڑنا" بھی بولتے ہین -
بادل - یہان "بدلی" بھی بولتے ہین -
باوی کا بدن - یہان "بلغمی بدن" بھی کہتے ہین -
باررُوم - یہان عوام "بار لائبریری" کہتے ہین اور انہین سے متاثر ہوکر اب خواص بھی کہنے لگے -

بارا - معنے نمبر ۴ ہین جب ہندون کے یہان ایسا کھانا تقسیم ہوتا ہے تو اسکو یہان "بھوج" اور "بھنڈارا" کہتے ہین اور مسلمانون کے ایسے کھانے کو "بھاجی" کہتے ہین -
باران گیر - یہان "برساتی" بھی بولتے ہین -
بارک - عوام ہندو "برکھا" بھی کہتے ہین -
بارنا - یہان عوام "ترک کرنا" کے معنے مین بھی استعمال کرتے ہین -
بارود گولا - یہان "گولا بارود" بھی کہا جاتا ہے -
بارہ ماسی - معنے نمبر ۱ مین یہان "برہ مسبا" بھی بولتے ہین -
باڑہ دینا - یہان "بڑھا دینا" بھی بولتے ہین -
باڑھی - یہان "بڑھوتری" کہتے ہین -
بازار کی مٹھائی - یہان "بازار کا ستّو" بھی کہتے ہین -
بازار کی مٹھائی جسنے چاہی اُسنے کھائی اسکے بجائے یہان یہ ضرب المثل ہے کہ بازار کا ستّو باپ بھی کھا اور بیٹا بھی کھائے
بافتہ - صوبہ بہار کے شہر بھاگل پور مین ٹسری پارچے تیار ہوتے ہین اسکو یہان "بافتہ" کہتے ہین -
باکند - یہان اسکو "اِین" کہتے ہین جو احتمال ہے کہ لفظ "آئین" سے تصرف ہوکر بنا ہو
بال بجورنا - یہان عوام ہندو "بال بروزنا" بھی کہتے ہین -
بال توڑ - یہان "بلتوڑ" بولتے ہین -
بال چکٹ جانا - یہان عورتین "بال لٹا ہو جانا" بولتے ہین -

بال رکھا۔ یہان "مچان" بولتے ہین، اور معنے نمبر ۲ مین "بدھواری" کہتے ہین۔ عوام کھیت کو "بادہ" کہتے ہین، اس سے بہ سقوط واضافہ چند حروف "بدھوارا" (محافظ کھیت) کی اصطلاح بنی، اور پھر "بدھوارا سے" بہ اضافہ "یا ئے" "بدھواری" کا لفظ بنا۔

بال گوندھنا۔ یہان "سر باندھنا" بھی بولتے ہین۔

بال لینا۔ یہان عوام "موے زہار" کے مونڈنے کے معنے مین "پاکی لینا" بھی بولتے ہین۔

بالٹی۔ یہان "بالٹی اس ڈول کو کہتے ہین جو جست کے ہون۔

بالو۔ یہان آخری معنے مین "موچھ" اور "موچا" بولتے ہین، اور "موچا" بھی "موچھ" سے تصرف ہوکر بنا ہے۔

بالو کی دوات۔ یہان "بالو دانی" بولتے ہین۔

بالی۔ معنے نمبر ۳ مین یہان "بال" بولا جاتا ہے۔

بالی کی سوئیان۔ یہان "سونگ" بولتے ہین۔

بام۔ یہان معنے نمبر ۲ مین "بامی" بولتے ہین۔

بانا۔ معنے نمبر ۹ مین یہان ایک ایسا ڈول ہوتا ہے جسکی شکل بیضاوی ہوتی ہے اور جسے "کنڈی" کہتے ہین، ممکن ہے کہ اسیکو دہلی و لکھنؤ مین "باتا" کہتے ہین

بانج۔ یہان معنے نمبر ۱ مین "بانجھ" کہتے ہین اور معنے نمبر ۲ مین "اوسر" اور "ٹانٹر"

بال صفا۔ یہان "صفا چٹ" بھی بولتے ہین۔

باندھ۔ معنے نمبر ۱ مین "النگ" بولتے ہین لیکن جبکہ ندی وغیرہ کا پانی روکنے کے لئے بند باندھا جائے تو "باندہ" کہتے ہین۔

بانڈا۔ یہان "لنڈھا سانپ" بولتے ہین۔

بانس پھوڑ۔ یہان "بنس پھوڑ" بولتے ہین۔

بانسواڑی۔ یہان "بنسیٹر" بولتے ہین۔

بانسی۔ یہان "سنکٹ" بولتے ہین۔

بانک۔ معنے نمبر ۳ مین یہان "ہنسوا" بولتے ہین، اور معنے نمبر ۶ مین اس

خمیدہ زیور کو بھی کہتے ہین جسے عورتین ہاتھ کی بچلی انگلی مین پہنتی ہین۔

بادنا - یہان "بونا" بولتے ہین اور اسکی مونث "بونی" ہے۔

بابن - یہان عوام "بینا" بولتے ہین اور خواص مین "بنیا پہانی" کا استعمال ہے۔

بائن - "بائن" کے معنے کو ذرا زیادہ واضح کرکے لکھنا چاہئے "طلاق بائن" کا مرتبہ دو طلاقون کے بعد آتا ہے بخلاف "طلاق رجعی" کے اس مین بغیر نکاح کے رجعت صحیح نہین اور نہ اسمین مثل "طلاق مغلظہ" کے "حلالہ" کی ضرورت ہے، لہذا اسکے معنے اسطرح ہونے چاہئین، کہ "وہ طلاق جسکے بعد بغیر نکاح جدید کے رجعت نہ ہوسکے"

بیری - یہان معنے نمبر ۳ مین "باہری" بولتے ہین، نیز عوام انگریزی وضع کے ترشے ہوئے بال کو "باہری" کہتے ہین جو آگے کی جانب بڑے اور پیچھے کی جانب چھوٹے ہوتے ہین۔

بُت - یہان عوام "بُوتا" بولتے ہین "بل" کے ساتھ ملاکر "بل بوتا" البتہ خواص مین مستعمل ہے۔

بتان - یہان "بتھان" بولتے ہین۔

بتانا - یہان ہیرہ تراش چوڑیون کو کہتے ہین جنمین گھونگھرو نہین ہوتے، اور جو زیور کانچ کی چوڑیون کے پیچھے جنمین گھونگھرو ہوتے ہین عورتین پہنتی ہین اسکو "شمس بند" کہتے ہین اور یہ ہر ہاتھ مین تعداد مین ایک ہی ہوتا ہے۔

بُتھرا - یہان "بھُترا" بولتے ہین۔

بتک - یہان "بطخ" اور "بط" بولتے ہین۔

بتورا - یہان "گوٹھور" بولتے ہین، چونکہ یہان اوپلون کو "گوٹھا" بھی کہتے ہین اسی سے "گوٹھور" کی اصطلاح قایم ہوئی۔

بٹورن و بٹولن - یہان بغیر مالش کئے ہوئے فصل ربیع کے پودھون کے انبار کو "پونجوڑ" اور دھان کے ایسے انبار کو "پونج" کہتے ہین اور فصل ربیع کے مالش کئے ہوئے غلہ کی انبار کو جسکی بھس نہ اڑائی گئی ہو "سلی" کہتے ہین۔

بتوری - یہان "بتوڑی" رائے ہندی سے بولتے ہین -
بتوون - یہان ایسے مواقع کے لئے ایک مصدر "بتیانا" بولی جاتی ہے اسی سے اور مشتقات نکال لئے جاتے ہین -
بتیا - یہان ہر کچے پھل کو عموماً اور "لگری" کے کچے پھل کو خصوصاً کہتے ہین -
بٹا - معنی نمبر ۳ مین یہان "لٹو" بھی کہتے ہین -
بڑی - یہان نہایت چھوٹی سے چھوٹی ٹوکری کو کہتے ہین جو بانس یا کسی دوسری چیز سے بنائی جاتی ہے -
بٹنا - یہان "ابٹن" اور "ابٹنا" بولتے ہین اور عورتون کی شرمگاہ (قبل) کو عوام "بٹنا" کہتے ہین -
بٹوا - یہان معنے نمبر ۱ مین "بٹوا" اور "بٹو" دونون بولتے ہین -
بٹھنا - معنے نمبر ۱ مین اس صوبہ کے بعض علاقون مین عوام "بٹھنا" بائے فارسی سے بولتے ہین البتہ "ہلنا" اس معنے مین بولتے ہین -
بٹیا - یہان "بٹوا" بولتے ہین -
بٹیا - یہان "دلہن" کو بھی کہتے ہین -
بٹیا - یہان معنے نمبر ۶ مین "اک بیریا" بولتے ہین اور معنے نمبر ۵ مین "بٹوا" اور معنے نمبر ۷ مین "جڑ کسنا" بولتے ہین -
بجار - یہان خواص "سانڈ" اور عوام "سانڑھ" بولتے ہین -
بجر - یہان عوام "بجڑ" بولتے ہین
بجری - معنے نمبر ۳ مین یہان "گابس" بولتے ہین -
بجلی بچاؤ - یہان "ترسول" بھی بولتے ہین -
بجنا - معنے نمبر ۳ مین "دانت کڑکڑانا" بھی بولتے ہین -
بجنا - یہان عوام عورت کی شرمگاہ کو کہتے ہین -
بجوڑنا - یہان معنے نمبر ۲ مین "جوڈنا" بولتے ہین -
بجھایا پانی - یہان "مارا پانی" بولتے ہین -
بجھنا - یہان معنے نمبر ۷ مین "گل جانا" اور "پک جانا" بولتے ہین -

پیدا ہوگئے۔ مقدونیہ اُس زمانہ مین اُس ملک کی ایک چھوٹی سی ریاست تھی جسکے بادشاہ کا نام فیلقوس تھا۔ خدا نے اُسے ایک فرزند عطا کیا جس کا نام سکندر رکھا گیا۔ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ ابتدا ہی سے اس شاہزادہ کی پیشانی پر ہمت، شجاعت اور تدبر کے آثار نمایان تھے جب کبھی اپنے باپ فیلقوس کی تازہ فتح کی خبر سنتا۔ تو اسے افسوس ہوتا اور کہتا۔ اگر میرے باپ نے تمام عالم کو اسی طرح فتح کر لیا۔ تو میری کشور کشائی کے لئے کیا رہجائیگا۔ آخر باپ کی وفات پر مقدونیہ کے تخت پر جلوہ افروز ہوا۔ پہلے تو یونان کی چھوٹی چھوٹی ریاستون کو اپنا حلقہ بگوش کر کے ایک شیرازہ مین منتظم کیا۔ پھر ۳۳۴ء قبل مسیح مین ایشیا کی تسخیر کا ارادہ کر کے اپنے دارالحکومت سے قدم نکالا۔ مگر ایسی بری ساعت مین کہ جیتے جی دوبارہ مقدونیہ کی واپسی اس اولوالعزم بادشاہ کو نصیب نہ ہوئی۔

جیسا کہ ہم لکھ چکے ہین۔ اُسوقت ایشیا مین ایران کی سلطنت نہایت وسیع اور مستحکم خیال کی جاتی تھی۔ افغانستان۔ پنجاب۔ سندھ۔ وسط ایشیا کی تمام ریاستین ایشیائی روم۔ ایشیائے کوچک شام۔ عرب۔ اور بحیرہ روم کے اکثر جزائر۔ اس عظیم الشان سلطنت کے باجگذار تھے۔ جب ایران کے تاجدار کسی ملک پر چڑھائی کرتے۔ تو ان سب باجگذار ممالک کی فوج شاہی فوج کے جھنڈے کے نیچے ایران کے دشمنون کے خلاف جنگ مین حصہ لیتی۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ ہند کے دگلہ پوش سپاہی بھی یونان پر حملہ کے وقت جوہر شجاعت دکھانے مین کسی سے پیچھے نہ تھے۔ سکندر کی سب سے پہلے ایرانیون ہی سے ٹربھیڑ ہوئی۔ اور پانچ سال کے قلیل عرصہ مین اُس نے اس عظیم الشان سلطنت کے قصر رفعت کو پارہ پارہ کر دیا اور اس طرح اسکی عظمت اور شوکت کا چراغ گل ہوگیا۔

سکندر کی یورش ہندوستان پر

ایران کی فتح کے بعد سکندر کو ہندوستان کی تسخیر کا خیال پیدا ہوا۔ ہندوستان کی علم و فضل۔ مال و دولت اور جاہ و حشم کی داستانین چھٹی صدی قبل مسیح ہی سے یونانیون کی حرص کی آگ پر تیل کا کام دے رہی تھین۔ اس کے علاوہ سکندر

فاتح ایران کی حیثیت سے بھی ہندوستان پر۔ جو سلطنت ایران کا ایک زرخیز صوبہ رہچکا تھا۔ اپنے قبضہ کا حق جائز خیال کرتا تھا۔ اسلئے ۳۲۷ء قبل عیسوی مین اس جنگجو بادشاہ نے ہندوستان کا رخ کیا۔ دو ہزار تین سو سال کے بعد اس بات کا پتہ چلانا نہایت مشکل ہے۔ کہ سکندر کس راستہ سے ہندوستان مین داخل ہوا۔ اس مین کوئی شک نہین کہ یونانی مؤرخون نے جو اُسوقت سکندر کے ہمراہ تھے اس مہم کے تمام مدارج کا پورا حال لکھا ہے۔ اور راستہ مین سکندر کی لڑائیون اور مصیبتون کی مفصل کیفیت قلمبند کی ہے۔ لیکن مرور زمانہ سے یا تو وہ شہر جن کا یونانیون کی کتابون مین ذکر آتا ہے صفحۂ ہستی سے مٹ گئے ہین۔ یا اُن کے نام تبدیل ہوگئے ہین۔ اس لئے ہم وثوق سے نہین کہہ سکتے کہ راستہ مین سکندر نے کہان کہان قیام کیا۔ کون کون سے مقامات فتح کئے۔ لیکن اس مین ذرا بھی شک نہین کہ آجکل کی طرح اس زمانہ مین بھی کابل اور دریائے سندھ کے درمیانی علاقہ مین بہت سی جنگجو قومین آباد تھین۔ جنھون نے بڑی جوانمردی سے چپہ چپہ زمین پر سکندر کا مقابلہ کیا۔ اور اکثر معرکون مین اُس کی فوج کی دانت کھٹے کر دئے۔ آخر سکندر نے خدا خدا کر کے ان پہاڑی قومون سے اپنا پیچھا چھڑایا۔ اور اوائل ۳۲۶ء قبل مسیح مین کشتیون کا پل بنا کر۔ بلا مزاحمت دریائے سندھ کے اس پار اُتر آیا۔ وہ مقام جہان سکندر اور اس کی فوج نے سندھ کو عبور کر کے قدم رکھا۔ شہر اٹک سے سولہ میل بجانب شمال واقع ہے اور اب اُس جگہ شہر اد ہند (وے ہند) آباد ہے۔ جو مسلمانون کے عروج کے زمانہ مین نہایت اہم سرحدی چھاؤنی کا کام دیتا تھا۔

اُن دنون یہ سب علاقہ ٹکسلا کی سلطنت مین شامل تھا جس کے راجہ کا نام یونانی مورخ انبھی بتاتے ہین۔ یہ راجہ بہت بزدل اور نامرد معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس نے سکندر کے حملہ کی خبر سنتے ہی اطاعت قبول کرلی اور نہایت عزت و احترام کے ساتھ یونانی حملہ آور کو اپنے دارالحکومت مین لے آیا۔ ٹکسلا قدیم ہندوستان کی تاریخ مین ایک نہایت مشہور مقام گنا جاتا ہے۔ یہ شہر گندھارا (قندھار) کی سلطنت کا صدر مقام تھا۔ مہاتما بدھ کے زمانہ مین

یہان ایک بہت بڑی یونیورسٹی قایم تھی۔ جہان علم کے پیاسے اپنی پیاس بجھانے کے لئے دور دور از مقامات سے کھنچے چلے آتے تھے۔ بعد مین زمانہ کی دست بُرد سے یہ شہر بالکل اجڑ گیا۔ اور کئی صدیون تک کسی کو بھی اس کے محل وقوع کا علم نہ ہوا۔ حال ہی مین حسن ابدال کے قریب شاہ ڈیری کے مقام پر جو مغل بادشاہ کا جائے قیام (ڈیرا) رہا ہے۔ اس شہر کے کھنڈر دریافت ہوئے ہین جنکو دیکھکر اس شہر کی عظمت کا ایک دھندلا سا نقشہ آنکھون کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔

القصہ جب سکندر پنجاب مین داخل ہوا۔ تو یہان کوئی ایک سلطنت نہ تھی۔ بلکہ بہت سے خود مختار راجون نے اپنی اپنی حکومتین قایم کر رکھین تھین یونان کی چھوٹی چھوٹی ریاستین تو خطرہ کے وقت آپس مین مل جاتی تھین لیکن پنجاب کے راجاؤن مین یہ بات نہین پائی جاتی تھی۔ وہ ہمیشہ ایک دوسرے کی تخریب کے درپے رہتے۔ اور ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے جہلم اور چناب کے درمیانی علاقہ کے راجہ۔ پورس نامی نے جو ساڑھے چھ فٹ کا دیو ہیکل جوان تھا۔ البتہ سکندر کی مزاحمت کی اور اپنے ملک اور قوم کی حفاظت کے لئے جان توڑ کر لڑا۔ لیکن بچارے کی بساط ہی کیا تھی۔ جو سکندر جیسے اولعزم اور جانباز جرنیل کا۔ جس نے ایران کی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے تھے۔ مقابلہ کرتا۔ آخر جہلم کے میدان پر منہ کی کھائی۔ مجروح ہوا۔ اور قید ہو کر سکندر کے روبرو لایا گیا یونانی فاتح نے راجہ کو مخاطب کر کے کہا۔ راجہ۔ تو مجھ سے کس قسم کے سلوک کی توقع رکھتا ہے۔" پورس نے فوراً جواب دیا۔ "مین اسی سلوک کی توقع رکھتا ہون۔ جو بادشاہون کے شایان شان ہوتا ہے۔" سکندر کے دل پر راجہ اور اُس کی فوج کی بہادری کا سکہ تو پہلے ہی جم چکا تھا۔ اس برجستہ جواب سے فاتح کا دل موم ہو گیا۔ اور پورس کا علاقہ واپس دیدیا۔ اس دریا دلی کا راجہ کے دل پر ایسا گہرا اثر ہوا۔ کہ جب تک زندہ رہا۔ سکندر کی حمایت کا دم بھرتا رہا۔ اور اس واقعہ کے بعد اُسے سکندر کی اطاعت کے جوئے کو اپنی گردن سے

اتار پھینکنے کا کبھی خیال بھی نہ آیا۔ ہندوستان کے لوگ اب تک پورس کا نام عزت اور فخر سے لیتے ہین۔ دوسرے راجہ تو سکندر کے لاؤلشکر کو دیکھکر مرعوب ہوگئے لیکن بہادر اور غیور پورس نے سکندر کو دکھا دیا۔ کہ پنجاب مین بھی ملک اور قوم کی آن پر جان دینے والے موجود ہین ؎

شکست و فتح نصیبون سے ہی ولے اے میر ؛ مقابلہ تو دل ناتوان نے خوب کیا

سکندر نے اس فتح کی یادگار مین دو شہر بسا کے۔ ایک تو دریائے جہلم کے مغربی کنارے پر جس کا نام اس نے اپنے پیارے گھوڑے کے نام پر۔ جو جنگ مین مارا گیا تھا۔ بوسی پھالا رکھا۔ اس شہر کے کھنڈر جلال پور جٹان کے قریب اب تک ملتے ہین۔ دوسرا شہر دریا کے شرقی کنارے پر آباد کیا۔ اور اس کا نام نکایا رکھا۔ اس شہر کو آج کل۔ منگ منگلا کہتے ہین یہان سے سکندر پنجاب کے باقی دریاؤن کو عبور کرتا ہوا۔ بیاس کے کنارے سوبراؤن کے میدان کے قریب آنکلا۔ لیکن اس کے سپاہیون نے۔ جو ہندی سپاہیون کی تلوار کا لوہا مان چکے تھے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا۔ بچارے یونانی بھی حق بجانب تھے۔ سکندر انہین فتح اور بقیا اس مال غنیمت کا لالچ دیکر گھر سے ہزارون میل دور لے آیا تھا۔ پنجاب کے چھوٹے چھوٹے راجاؤن کا مقابلہ کرتے کرتے ان کے دلون مین افسردگی اور مایوسی کی کیفیت پیدا ہوگئی تھی۔ انہون نے سوچا۔ کہ جب پنجاب کی منتشر قوت کا یہ حال ہے۔ تو معلوم نہین ہندوستان کے قلب مین کن کن سورماؤن سے سابقہ پڑیگا۔ اسلئے انہین پنجاب سے آگے بڑھنے کی ہمت نہ پڑی۔ آخر سکندر جس کے سر مین ہندوستان کی فتح کا خمار سمایا ہوا تھا۔ بے نیل و مرام ہندوستان سے واپس پھرا۔ اس کے افسرون نے دو ہزار کشتیان تیار کر رکھی تھین کچھ فوج ان مین سوار ہوکر دریا کے راستہ اور باقی خشکی کے راستہ سے لڑتی بھڑتی۔ دریائے سندھ کے دہانہ تک پہنچ گئی۔ یہان سے اس نے فوج کا ایک حصہ اپنے امیر البحر تیارکن کے ماتحت خلیج فارس کے راستہ۔ ایران بھیج دیا۔ اور خود باقی فوج کے ہمراہ بلوچستان اور ایران ہوتا ہوا ۳۲۵ سنہ قبل مسیح مین سوسا پہنچ گیا۔ اس کے دو سال بعد شہر بابل مین بخار مین مبتلا ہوا۔ اور ۳۲ سال کی عمر مین اس دنیائے فانی سے

کوچ کرگیا دنیا مین کسی اور شخص نے اتنی چھوٹی عمر اور اتنے تھوڑے عرصہ مین اس قدر فتوحات حاصل نہین کین - قدرت نے سکندر کی فطرت مین سپاہ گری کے اوصاف ودیعت کر رکھے تھے - وہ جس جنگ مین شامل ہوا فتحیاب ہوا - جس دشمن کے پیچھے پڑا - اسے زیر کرکے چھوڑا - دنیا کا کوئی متمدن ملک ایسا نہین جہان سکندر کا نام بچے بچے کی زبان پر نہ ہو - مورخ اس کی فتوحات اور کارنامون کی بدولت اسے سکندر اعظم کہتے ہین -

سکندر نے مفتوحہ علاقون کو اپنی وسیع سلطنت مین شامل نہ کیا - بلکہ ہندوستان چھوڑنے سے پہلے اس نے جہلم اور بیاس کا درمیانی علاقہ پورس کو جہلم اور سندھ کا درمیانی ملک ٹیکسلا کے راجہ انبھی کو سندھ سے اُس طرف کا ملک فلپاس نامی ایک یونانی کو اور دریائے سندھ کے دہانے کے آس پاس کا ملک (یعنی ملک سندھ) پائتھن کے سپرد کردیا اس کا ارادہ تھا - کہ کچھ عرصہ بعد اس سب علاقہ کو اپنی مملکت مین شامل کرلے - لیکن اس کے قبل از وقت موت نے سب منصوبے خاک مین ملادئے - اس کے جانشینون مین کوئی شخص ایسا نہ تھا جو اس کی سلطنت کے شیرازے کو منتظم رکھتا - اس لئے اُس کے جرنیلون نے اسکی وسیع سلطنت کے حصے بخرے کرلئے - اور جو علاقہ جس کے ہاتھ لگا - دبا بیٹھا ایسی حالت مین ہندوستان کا کسے خیال رہتا - پنجاب کے لوگ جو ابھی دو سال پہلے سکندر کے سامنے سر اطاعت خم کرچکے تھے - پھر آزاد ہوگئے اور تین یا چار سال کے اندر ہندوستان مین یونانیون کا رہا سہا اثر بھی زائل ہوگیا -

ہندوستان پر سکندر کے حملہ کے اثرات

ہندوستان مین یونانی حکومت کا زمانہ بہت قلیل تھا - لیکن پھر بھی اس سے بہت سے نتائج مترتب ہوئے (۱) سکندر محض حملہ آور ہی نہ تھا - بلکہ بڑے بڑے علما اور حکما ہمیشہ اسکے ہمراہ رہتے تھے - وہ خود بھی علم دوست تھا اور اپنی معلومات مین اضافہ کرنے کی ہمیشہ کوشش کرتا رہتا تھا - چنانچہ جب وہ ہندوستان مین تھا تو اس نے تمام مفتوحہ علاقہ کی پیمائش کرائی

اور نہایت کوشش سے بہت سی معلومات بہم پہنچائین جن کی بدولت یورپ اور ہندوستان کے درمیانی آمدورفت اور تجارت کا سلسلہ قایم ہوگیا۔ (۲) سکندر نے تھوڑی سی فوج کے ساتھ بہت سی ہندوستانی سپاہ کو شکست دی۔ اس سے ہندوستانیون کی آنکھین کھل گئین۔ اور وہ ہندوستانی طریق جنگ پر یورپ کے طریق جنگ کو ترجیح دینے لگے (۳) سکندر نے میدان جنگ مین پنجاب کے راجاؤن کی فوجی طاقت کو توڑ کر انہین بہت کمزور کردیا۔ بظاہر تو یہ نقصان کی بات تھی لیکن حقیقت مین فایدہ سے خالی نہ تھی۔ اس سے ایک اولوالعزم شخص کو دوسرے راجاؤن کو مغلوب کرکے ایک متحدہ سلطنت قایم کرنے کا موقع مل گیا۔ چنانچہ چندرگپت نے جسکا اسوقت کوئی یار و مددگار نہ تھا پہلے تو پنجاب مین اور پھر مگدھ مین اپنی حکومت قایم کرلی اور رفتہ رفتہ سارے ہندوستان کا راجہ ہوگیا۔ اس کے علاوہ سکندر کے ناگہانی حملہ کی وجہ سے لوگ اتحاد کی بلا تامل ضرورت محسوس کرنے لگے۔ اسی لئے انہون نے مگدھ کے راجا کو مہاراجہ ادھیراج تسلیم کرلیا۔ (۴) اس کے علاوہ سکندر کی فوج کے بہت سے لوگون نے ہندوستان اور سکندر کی فتوحات کے متعلق کئی کتابین لکھین۔ جن سے ہمین سکندر کے حملہ کے پوری حالت معلوم ہوتی ہین گو ہندوؤن نے اپنی کتابون مین اس حملہ کا ذکر تک نہین کیا۔ (۵) یونانی بہت بڑے صناع تھے تصویر کھینچنے۔ پتھر کے بُت بنانے اور اسی قسم کے دوسرے فنون مین ید طولےٰ رکھتے تھے۔ گو ہندو بھی مصوری اور سنگ تراشی مین ماہر تھے۔ لیکن مورخونکا خیال ہے۔ کہ پھر بھی انہون نے یونانیون سے میل جول پیدا کرکے ان سے بہت کچھ سیکھا ہوگا۔ اور علیٰ ہذا القیاس انہین بہت کچھ سکھایا بھی ہوگا لیکن بعض لوگونکا خیال ہے۔ کہ سکندر ہندوستان مین زیادہ عرصہ تک نہ رہا۔ ہندوستان کے لوگ حملہ آورون کو سخت نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ اور اُنکے ساتھ تعلقات پیدا کرنے سے احتراز کرتے تھے۔ اسلیے یہ بات قرین قیاس معلوم نہین ہوتی کہ انہون نے یونانیون سے کچھ سیکھا یا انہین کچھ سکھایا ہوگا۔ سید عبدالقادر ایم۔ اے

اُمورِ مشورہ طلب

از مولف نور اللغات

۱- گھوڑے کا زمین پر چیڑھنا۔ (رشک)

بچپن ہے اسپ ناز و ادا تازہ عشق ہین — اے چرخ ابھی زمین پہ گھوڑی چیڑھے نہین

۲- کھوئیان سنانا۔ (رشک)

داغ اوٹھائے کھوئیان سنتے رہے — ذلت اے دنیا تری دولت ہوئی

۳- مول کی باتین۔ (رشک)

خدا کے حکم سے جائز ہی نفع سود حرام — معاملات مین کیا کیا ہین مول کی باتین

۴- کوے کی مٹھائی۔ (رشک)

جب کچھ آیا لب شیرین تبان کا جھوٹھا — ہم بھی سمجھے کہ کوے کی مٹھائی آئی

۵- تکان۔ کس زبان کا لفظ ہے۔ کیا معنی ہین۔ اشعار مندرجۂ ذیل مین کن معنون مین استعمال ہوا ہے۔ (نفیس)۔

تھین طعنون پہ طعنین تو تکانون پہ تکانین — ہر بند پہ لڑ جاتی تھین جانبازون کی جانین

کس قہر کا تھا وار کس آفت کی تکان تھی — نے ہاتھ مین برچھا تھا نہ برچھی مین سنان تھی

ہمارا اصول ایک نہایت آسان دوکان۔ ایک خاص
کمیشن کرتے ہو
آنکھون کا خون ؟
آپ آنکھون کی طرف سے بیپرواہ ہو رہے ہو۔ یاد رکھو بچھائے سے ہندوستان مین
شروع سے سرمہ کا استعمال چلا آتا ہے جس کی ضرورت ہمیشہ ہوتی
نظر فریب رہتی ہے اور عینک کی ضرورت نہین ہوتی بلکہ آنکھون کو
اسی طرح کا مشہور عالم۔ پینکرہ طبی نہایت دلچسپی کا
رائی سرمہ
قصہ مختصر یہ سرمہ بینائی بڑھانے کا بہترین نسخہ ہے۔ آنکھون کی تمام امراض مثلاً کمزوری۔ خشکی۔ جالا
آنکھ کی بیماری آنا۔ کمزوری کے لیے مفید ہے اور دیکھنے کی طاقت
کا خزینہ ہے۔ ہر جگہ علاج ہوتا ہے مگر یہ سرمہ سب سے بہتر و مفید ہے۔ آنکھ
ثابت ہین ہوا۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۲ آنہ۔ محصول ڈاک ۱ آنہ
نمونہ کا پیکٹ پانچ آنہ۔ محصول ڈاک ۱ آنہ
الشہیر حکیم رائی محمد خان اسمٰعیل خان ڈیرہ

انتخاب اودھ پنچ

خیالی پُلاؤ

۲۷- مارچ ۱۸۷۶ء

جناب اودھ پنچ صاحب- آداب- تسلیمات- کورنشات- بندگی- سلام وغیرہ وغیرہ حضت ٹھیک پانچ بجے ہونگے اور اگر ٹھیک نہین تو خیر اسکے قریب ہی سہی اور اگر قریب مین بھی مین میکھ ہو تو بہتر جو آپ تصور فرمائین ایک پاکیزہ خیال چیل کی طرح منڈلاتا ہوا گدِ کے مانند کُندے جوڑتا ہوا اور شست باندھتا ہوا میرے دماغ کیطرف رجوع ہوا- اللہ- اللہ خیال کیا تھا ایک چیز تھا عجیب غریب نہایت ہی عمدہ بہت نفیس مدتون سے اس کے واسطے جھینک رہے تھے دربدر سر ٹکراتے پھرتے تھے- گلی کوچون کی خاک چھانتے تھے انتہا یہ کہ میری آیندہ بھبودی کا اسی پر دارمدار تھا- کنوون مین اسی کے لئے بانس ڈالے گئے تھے- بارے حضرت کی زیارت آج نصیب ہوئی (بلی کی بھاگون چھیکا ٹوٹا) صورت دیکھتے ہی مارے خوشی کے پلنگ سے اوچھل پڑا اور فرط ابتہاج سے بے تحاشا چیخ اوٹھا- اہا ہا ہا-

شکر صد شکر ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

لیکن اسیوقت سے اس کتر بیونت مین پڑا کہ خیر اندھے کے ہاتھ بٹیر تو لگی یعنی خیال تو آیا مگر اسکو ظاہر کیونکر کیجے- گھنٹون اسی ادھیڑبن مین پڑا رہا بات نہ سلجھتی تھی اور الجھن اور بڑھتی تھی کہ معاً ایک چشم زدن مین کل چیزین جو اُس خیال سے تعلق رکھتی تھین آنکھونمین پھر گئین- پھر کیا پوچھنا تھا کمرہ مین ادھر اودھر ٹہلنے لگا- کھڑکی کے باہر سر نکالکر تاک جھانک کرنے لگا مگر پیٹ مین کھلبلی تھی دل کو ایک مقام پر قرار نہ تھا- جی ڈانوا ڈول تھا- ادھر سے آیا حقہ کا ایک پیش لے لیا- اُدھر سے آیا حقہ کا ایک کش لے لیا کبھی خاکدان سے گلوری نکالکر

کھالی کبھی صراحی سے ایک گلاس ٹھنڈے پانی کا اونڈیل کر پی لیا۔ یہ سب باتین تو تھین ہین ساتھی اس کے یہ فکر بھی دامنگیر تھی کہ یہ پاکیزہ خیال کیونکر ادا کیا جائے بعد بڑے غور و تامل کے یہ بات سوجھی کہ بھئی واللہ تم بھی کیسے عقلمند ہو۔ قلم بھی ہے۔ کاغذ بھی ہے۔ سیاہی بھی ہے۔ اور لکھنے والے بھی تم پھر کتابت پر اس خیال کو ٹانک کیون نہین لیتے۔ اب ذرا تشفی ہوئی اور دلکی دھڑکن بھی موقوف ہوئی پھر کیا دیر تھی ایک بڑا لمبا کاغذ الماری سے گھسیٹ لیا۔ قلم بھی لیس۔ طیار۔ دوات بھی منہ کھولے موجود۔ اور مین بھی دو زانو۔ اتنے مین مین نے قلم اٹھایا پھر تھوڑی دیر تک ناخون پر اوسکا شگاف اور قط آزمایا۔ ایک شوب لیا تھا کہ قلم کو کان پر رکھ کے سوچنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد ٹول ٹال کے ایک لفظ لکھا لیکن وہ لفظ دلمین نہ کھپا اور خیال آیا کہ ایسے پاکیزہ اور متبرک خیال کی تمہید ایسے پوچ و پلچ لفظ سے کیجائے۔ استغفر اللہ۔ وہین اس لفظ کو کاٹ کر برابر کر دیا پھر نصف ساعت تک چپکا بیٹھا رہا۔ آخر کبتک بیٹھا رہتا۔ دل مین تصمیم کر لیا کہ بھئی یہ خیال کسیطور سے جانے نپائے کسی نہ کسی ڈھنگ سے یادداشت پر چڑھ جائے تو بہتر ہے۔ (نہایت تنگ آکر) یا الٰہی مجھے آج کیا ہو گیا۔ کیا میرا قلم نظر بند جھپیٹ مین آگیا۔ کیا اس خیال نے کاغذ پر آنے کی قسم کھائی ہے۔ کیا یوں ہی تمام عمر خلجان رہے گا۔ آخر بڑے ردّ و بدل کے بعد مین نے زبردستی ایک لفظ اور لکھا مگر وہ لفظ بھی نظرون مین نہ جچا۔ اوس دفعہ تو عقل نے کوتاہی کی اس بار قلم نے بے اعتنائی ظاہر کی آخر یہ ماجرا کیا ہے۔ دماغ نہایت تر و تازہ طبیعت کی گرفت بھی ماشاء اللہ طبیعت بھی جوع۔ خیال بھی نادر۔ پھر کس لئے مین اپنا مافی الضمیر ادا نہین کر سکتا۔ افسوس یہ نعمت غیر مترقبہ جیسی آئی تھی مفت چلی جائیگی۔ یہان تو یہ سمجھے تھا کہ لاکھون کے وارے نیارے ہونگے وہان ایک پھوٹی کوڑی قسمت مین نہ تھی۔ ملتا کیا خاک۔ خیر جیسا باوا دیکھا مین تھوڑی دیر تک گم سم رہا۔ اور اوٹکر لیس خیال دوڑاتا رہا۔ دو گھنٹہ کامل مین خستہ نہین ٹسکے لگائے۔ ٹسکے نہین تو ڈیڑھ جمہی سہی۔ اگر اسمین بھی آپکو شک ہے تو لعنت بھیج مٹی کا مدار یہ تو کہین نہین گیا تھا۔ اس عقدۂ مالاینحل کے کھولنے کے واسطے

غلطان پیچان رہا۔ کبھی اپنے دل سے مخاطب ہوکر باتین کرتا تھا کبھی دیوار سے ہمکلام ہوتا تھا۔ اوس خیال کو معرض تحریر مین لانے کے واسطے سو سو طرح سے جوڑ مارتا تھا۔ مگر کوئی تدبیر کارگر نہوتی تھی۔ لیجئے یک نشد دو شد۔ اور چھوٹے چھوٹے خیالات آنے لگے۔ اونہون نے آتے ہی میرے خیال کے چارونطرف مثل مکھیون کے بھنبھنانا شروع کیا۔ اس بھنبھناہٹ کی سریلی اور رسیلی آواز نے مجھے افیون کا کام دیا۔ یعنے ایک لمحہ بھر کو میری آنکھ جھپک گئی (مگر للہ اوسے پینک نہ تصور فرمائیے گا) اتنے مین جب مین ہوشیار ہوا طبیعت کو نامورون پایا اور دماغ کو بھی منتشر دیکھا۔ اس لئے اب یہ عزم بالجزم کیا کہ جلدی کیا ہے علی الصباح انشاءاللہ دیکھا جائیگا۔

دوسرا دن ہوا۔ مین اپنے کمرے مین جو آیا تو صندوق پر مینے ایک بڑا لمبا چوڑا کاغذ پڑا دیکھا اور اوسمین کچھ مغلق الفاظ بھی لکھے دیکھے مجھے خط طغرا کا شبہہ معلوم ہوا مگر جب بخوبی غور کیا تو معلوم ہوا کہ پہلے کسینے کچھ لکھا تھا مگر بعد ازان اوسی کاٹ ڈالا ہے۔ لیکن اوس کے آگے خیال عظیم بقید تاریخ اور گھنٹہ لکھا دیکھا فوراً میرا ماتھا ٹھنکا۔ کہ ہو نہو یہ کسی شخص نے یادداشت کی پروازا وٹھائی ہے۔ گھنٹون مین اسی کو سوچا کیا کہ آیا یہ تھا کیا۔ انداز سے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی بڑا خیال ہوگا لیکن بخوبی ظاہر نہین ہوتا کہ یہ تھا کیا شاید علم موسیقی کے بارے مین یہ خیال تھا۔ نہین سیاست مدن۔ نہین شادی۔ بیاہ۔ نکاح۔ قانون۔ طب۔ انکے بارہ مین۔ نہین۔ پھر آخر کیسا خیال تھا۔ عام طور پر تو میری یاد یہ کہتی ہے کہ یہ کوئی بڑا عمدہ خیال تھا۔ مگر افسوس یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس بات پر مجھے یہ خیال آیا تھا۔ اور کیا مین سوچ رہا تھا کہ یہ مین نے لکھا۔

یادداشت مین تو عمدہ ہی چیز لکھی جاتی ہے۔ نہین معلوم وہ خیال کیا تھا۔ کیونکر آیا۔ اسکا پتہ تک نہین ملتا۔ اگر کوئی صاحب اسوقت میری مدد کرین تو مین بدل وجان اونکا مشکور ہونگا۔ مین اپنی کل کیفیت تحریر کئے دیتا ہون۔ کہ کس دھج سے بیٹھا تھا اور کیا اشغال تھے۔ جب وہ خیال نادر میرے دماغ مین آیا تھا اگر اس اشارے اور پتہ سے کوئی صاحب اوس خیال کو ڈھونڈھ نکالین اور

مجھے بتادین کہ وہ کیا تھا اور کیونکر آیا تھا تو مین نہایت ممنون احسان ہونگا۔

(کیفیت)

کمرہ اپنا خس کی ٹٹیان لگی ہوئین حقہ کی محفال منہ مین۔ شربتی کا انگرکھہ۔ گتّی کا پائجامہ۔ نبد کھولے ہوے سر پر ٹوپی ندارد۔ بیڑہا تہہ مین۔ آئینہ روبرو۔ جانب جنوب بجھلے آغامک کا دم لگا رہے تھے۔ شمال کیطرف اچھے مرزا اور میر چھٹن چانڈو کے چھینٹے اوڑا رہے تھے۔ انکے بن کی پیالی میرے سامنے۔ غنودگی غالب۔ آنکھین آدہی مچی ہوئین۔ پینک نہین۔ چارون طرف سنّاٹا۔ گرد وھوان گھٹا ہوا۔ باہر آفتاب شاید غروب ہوگیا تھا۔ (باہر اسواسطے کہ گھر سے نکلنے کی مین نے قسم کہائی ہے) فقط یہ شکل اور قطع میری اوسوقت تھی اور ایسی حالت مین وہ خیال مجھکو دکھائی دیا تھا۔ اگر کوئی صاحب آپ کے ناظرین اخبار سے بندہ کو اوس خیال کی ماہیت سے آگاہ فرمائین تو بندہ تمام عمر اونکا مدح خوان رہے گا۔ بالکل مشرح نہ بتائین چیستان کی طرح ایک ذرا پتہ ہی دیدین۔ مین نے ایک کہوے ہوے خیالون کا کارخانہ جاری کیا ہے۔ اسواسطے اور بہی تلاش ہے۔ جو صاحب عقل لڑائین گے اونہین ۱۲½ فیصدی سود دیا جائیگا اور جو کچھ مجھے نفع ہوگا اوسکا ایک ثلث۔ سب صاحب اس کے دریافت کرنیکی فکر کرین۔

اطلاع۔ اس بات کا لحاظ رہے کہ اگر یہ خیال جو بہت بڑی تحقیقات کے معلوم ہوا ہے نہ ملا تو دنیا کا بڑا نقصان ہوگا اور انجام کار پچھتانا پڑے گا۔

تنبیہ۔ جو سب کے واسطے مفید ہے اگر کوئی شخص دوسرے مہینے کی آخر تک کیسا ہی عمدہ خیال سوچے گا اوسکو معلوم رہے کہ وہ میرا تصور کیا جائیگا۔

شخص خیال کنندہ کو ضرور ہوگا کہ اوس خیال کو گڈی دار لفافہ مین ملفوف کرکے پنچ صاحب کے دفتر مین ارسال کرے ورنہ قباحت ہوگی۔ رسید خیال مذکور خیالی پلاؤ کی قاب مین چن دیجائے گی۔

یاد حشت

جانبر نہوا تھا اک مصیبت سے دل ✣ تقدیر نے دوسری یہ افتاد پٹری
ضعف سے تھی خفیف سبکی عزت ✣ اب ٹکس نے اور آکے اک دھول جڑی

ارے میان کچھ اور سنا۔ کیا کیا۔ کہو تو۔ ذرا ٹھہرو دل قابو مین آئے کلیجہ دو دو ہاتھہ اوچھلتا ہے کیون خیر تو ہے کیا دشمنون پر مصیبت پڑی۔ دست پاچہ نہو عقل کے ناخن لو زیادہ جی گھبرائے شملہ کی ہو لکھاؤ۔ واہ واحضت آپتو کچھ ساون کے اندھے معلوم ہوتے ہین۔ آپ کو شاید روٹی سے بیفکری حاصل ہے بیگمصاحبہ کے ذریعہ سے وثیقہ پاتے ہین۔ ہماری گھبراہٹ بیجا نہین ہے بھئی مین نے تو کچھ کہا نہین فقط تمہاری گھبراہٹ پر ہنسا تھا ہان جسپر گذرتی ہے وہی جانتا ہے۔ ارے میان لکھنؤ تو الہ آباد مین مل گیا ہان اتنی امید ہے کہ ہمارے لارڈ لٹن صاحب بہادر منصف مزاج عدل گستر اور چیف کمشنر اودہ جناب کوپر صاحب بہادر رحم فرما کے نقطۂ الہ آباد کو لکھنؤ مین قایم کرین گے اگر یہ شہر قسمت کا ذہنی ہے تو۔ حلوا خورون کو لارڈ سے بار۔ پرچۂ اودہ اخبار مطبوعۂ ۶۔ اپریل اور مضمون اسپیچ جناب لارڈ صاحب محتشم الیہ تو دیکھئے کہ جس سے صاف ظاہر ہے کہ لکھنؤ ایک ضمیمہ الہ آباد کا ہے اور رہے گا۔ اب قطع امید ہوگئی۔ بس بس۔ یہ کلمہ زبا پر نہ لانا مغز پیدا کرو سمجھنے کی لیاقت نہین ہی بھلا تم خاک مطلب اسپیچ کا سمجھ گئے۔ ارے میان اسمین بڑے نفعے ہین عجب پہلو اور طرفہ اشارے ہر لفظ مضمون خیز ہے۔ پھر کسیوقت غور کروگے تو خوش ہوگے آپ اسپیچ نہین کو رکھ دہندا ہی۔ اچھا صاحب ماکہ مین بیوقوف سہی بھلا یہ تبلائی کہ یہ ٹیکس ممالک مغربی و شمالی مین کس غرض سے جاری ہوا۔ ابتو قسمت کو روئی سر کو پیٹی کیا یہ بھی جولا ہے کا جیسا کہ خدا جھوٹ کرے کیون چپ ہو رہی بھئی بھیجا نہ چاٹا کرو (آستین اولٹ کر) کیا تم بھی تکلیف کے کتے ہو کہ مغز کھائے جاتے ہو بات سننے نہین پائے کہ کاٹ دوڑے (سر جھکا کر) اچھا مین کیا ٹیکس جاری ہوگا۔ ہمارا اودہ تو بچا ہے (آنکھون مین آنسو بھر کر) افسوس اگر ایک ہندوستان کو کچھ بھی قومی پاسداری کا خیال ہوتا تو ایسے نتیجے ابتری کے کیون ہوتے ہمدردی ایک ایسا درخت ہے کہ جسکا پھل بھبودی اور عزت ہے اور تفرقہ دعناد وہ آلہ ہے کہ نخل ربط و عشرت کو کاٹ ڈالتا ہی۔ احمق ہو یہ سب کچھ سہی جب مصیبت ہوگی دیکھ لینگے۔ اچھا ترکیب تو کہ جس سے یہ آرام گذریگی وہ کیا ہین بھی تبلاؤ ہا اچھا خاطر ہی لو سنو۔ کچھ مناقب یاد کرو مشکل عزیز و حق تعالے کریما ہے یا سب طرفے ابتو ہون لاچار یا مشکل کشا۔ یہ تو ایک بڑی بیعزتی کی بات بھیک کا مانگنا (تیوری چڑھا کر) کیا اپنی خوشی سے تقدیر نے غیب سے بھی سامان کیا ہے۔ آج نہ سہی کل سہی۔

ہر کوئی درماندگی مین نالے سے ناچار ہے،

موجودہ تعلیم کے نقائص مین بڑا نقص اپنی ذات سے منحرف ولاپرواہ ہوجانا شمار کیا جاتا ہے۔ اس تعلیم کی چھری ہماری زبان کے گلے پر بھی پھری ہے۔ جو زبان خلیج فارس سے بے آف بنگال تک اور پھر ہمالہ سے کیپ آف کومرن تک قبضہ کئے ہوئے اور اس جزیرہ نما کو چار طرف سے گھیرے ہوئے ہو جس زبان کی قلمرو سے یہان کا کوئی چپہ باہر نہو اور یہانکے مختلف سکون پر بھی جسکی ضرب پڑی ہوئی ہو اس سے بے پرواہ ہوجانا۔ بدنصیبی اور خود اپنی شامت ہے۔ ایک بزرگوار مرض دق کے متعلق اپنے تجربات اور ہدایات شایع کرتے ہین مگر کس زبان مین؟ فطرت نے جو زبان انھین بخشی ہے اسمین نہین بلکہ ایک بیسی زبان مین کیا اس سے یہ یقین کرلیا جائے کہ انگریزی دانون کے سوا یہ منحوس مرض اور کہین عام نہین ہے؟ ہمارے ایک دوسرے بزرگوار ایک عربی مدرسہ کے معائنہ و ملاحظہ کو تشریف لے جاتے ہین اور خوش ہوکر اُسکے متعلق اپنی رائے تحریر فرماتے ہین مگر کس قلم مین؟ جو سیدھا نہین بلکہ الٹا چلتا ہے ایسی رفتار پر کیا باور کرلیا جائے کہ اس رائے کے پڑھنے والے رحیم و رام کے سوا کوئی ٹامسن اور مسٹر ڈکروز ہونگے۔

یہ امر مسلمہ ہے کہ ہر قوم کے بہترین خیالات و اصول اسکی اپنی زبان کے ادب مین نہایت عمدہ طریقے سے ظہور پذیر ہوتے ہین۔ ہر قوم۔ ہر جماعت اور ہر نسل بعض جداگانہ ذاتی اصول اور خیالات رکھتی ہے اور تمام اقوام عالم کے خیالات یکجا ہوکر تصورات اور اصول انسانی کے مجموعہ بنجاتے ہین۔ اس طرح یہ ظاہر ہے کہ اس مجموعہ مین ہر قوم کا کچھ حصہ ہوتا ہے اور یہ حصہ وہ اُسی وقت لے سکتی ہے جب وہ اپنی مادری زبان پر قادر ہو اور اس مین اپنے خیالات کا اظہار کرے اس لئے مادری زبان کو ترقی دینا اور اُس مین اصلاح کرنا ہندوستان کے ہر فرد و بشر کا فرض ہے۔

زبان کا مسئلہ ہر ملک و قوم مین جملہ مسائل پر مقدم سمجھا گیا ہے۔ لیکن افسوس ہماری قوم مین اپنی مادری زبان سے غفلت و لاپرواہی برتنا اور دوسری زبان کا استعمال کرنا مایۂ فخر و ناز سمجھا جاتا ہے۔

اسی غفلت و لاپرواہی کا نتیجہ ہے کہ زبان اردو کا کوئی مکمل اور جامع لغت آج تک طیار نہوسکا

کارکنان ادیب اُردو نے زبان اُردو کی اس کمی کو محسوس کیا اور جنوری ۱۹۲۱ء سے ادیب اردو کے ہمراہ ایک مبسوط اور جامع لغت شایع کرنا شروع کر دیا ہے اہل علم حضرات جانتے ہین کہ ادیب نے ابتک کس خوش اسلوبی سے اس اہم خدمت کو انجام دیا ہے۔

نور اللغات کے ۲۲۴ صفحے ملک کے سامنے پیش کئے جا چکے جسکے مطالعہ کرنے سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ ترتیب اور تکمیل اُردو لغت کی بڑی عرق ریزی اور جانکاہی کا کام ہے۔ الفاظ و محاورات کے تارے آسمان اردو کی زمین پر ایسے چھٹکے ہوئے ہین کہ فلک نیلگون کی اختر شماری تنہا ممکن ہے لیکن انکو جمع کرنا۔ بغیر فضل الہیزدی اور امدادِ قوم اَن ہونی بات ہے۔

تعجب ہے کہ آپجناب نے ابتک ادیب اردو کی توسیع اشاعت مین کوشش نہین کی حالانکہ آپکے ادنیٰ اشارے پر پانچ خریدار مہیا ہو جانا کچھ مشکل نہین۔ اگر آپ اسطرف متوجہ ہو جائین تو ادیب اردو کے پانچسو خریدار بہت جلد مہیا ہو سکتے ہین اور اُسوقت ہم نور اللغات کی اشاعت بجائے ایک جز کے دو جز ماہوار کر دین گے تاکہ یہ نایاب لغت جلد ختم ہو جائے جس سے ادب اردو مین ایک ایسی بیش بہا تالیف کا اضافہ ہو جانے کی امید ہے جسکی زبان کو اشد ضرورت ہے۔

قدر دانان ادیب اردو سے ہمکو قوی امید ہے کہ اسطرف جلد متوجہ ہو جائینگے تاکہ ہم مارچ یا اپریل نمبر سے نور اللغات کی اشاعت دو جز کر سکین ؎

بھر دے بھر دے مرے پیمانے کو ساقی بھر دے
دل سے رندون کے بڑا تیرا جگر ہے کہ نہین

(منیجر)

روح سخن

جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر حضرت جلیل

جو تڑپا نیکی باتین تھین وہ ہین سب انکی چوٹین — اثر آئے تو اب آئے کہانسے میرے شیون مین
کھڑے تربت پہ کس حسرت بھری دلسی وہ کہتے ہین — مرے بیچین کیونکر نیند آئی تجکو مدفن مین
چمن مین پھول چنا پھول والونکو مبارک ہو — یہان بھی آئے جنون پر زری گریبانکی ہین دامن مین
تمہین جانو کہان چھپ چھپکے تم راتونکو جاتے ہو — تمہارے نقش پا کچھ کھو رہے ہین کوئے دشمن مین
کبھی روتا ہوا گزرا تھا شاید کوئی دیوانہ ✣ — ہزارون چاک آتے ہین نظر صحرا کے دامن مین
گل و بلبل سنہین بولین صبا سی بھی ہو سرگوشی — ہمین سے سب کھٹکتے ہین ہمیں ہین خار گلشن مین
پروتے ہو جو تم زنار مین تسبیح کے دانے ✣ — جلیل اچھا ہے رشتہ جوڑ دو شیخ و برہمن مین

حضرت عارج مالیگانوی

تصور گیسوئے جانان کا عارج دلنشین ہوکر — شب فرقت ڈسا کرتا ہے مار آستین ہوکر
تمہین مشہور کر ہی دینگے جو مجنون تمہاری ہین — کہان چھپ سکتے ہو تم لیلئے محمل نشین ہوکر
بہت بیتاب کرتی ہین بہت بے چین رکھتی ہین — نگاہین شرمگین ہوکر ادائین دل نشین ہوکر
نشیمن مین جگہ پائی نہ جب شہباز ناوک نے — اُتر آیا مرے پہلو مین وہ قلب حزین ہوکر
ہین بچپن ہی مین پیشانی سے آثار جفا روشن — تعجب کیا جو ہو داغ دین دامن جبین ہوکر
مرے پہلو سے وہ سیماب وش جانیکو کہتا ہے — تڑپنا لوٹنا جو کچھ بھی ہے اے قلب حزین ہوکر
ستم ہو نگاہ یار مین تاثیر پیکان کی ✣ — غضب ہو کام دے تلوار کا تیر جبین ہوکر
دکھاتے ہو کسیکو جلوہ اپنا برسر محفل — کسی سے خاک چھنواتے ہو تم پردہ نشین ہوکر
نہ جانے آسمان کیون رات دن چکر مین رہتا ہے — جو رہنا تھا تو رہتا تیرے کوچے کی زمین ہوکر
تمہین ہوتی ہے جرأت کسطرح دل چھین لینے کی — جفاکش بنتے ہو کیونکر مری جان نازنین ہوکر
غلط ہے یہ جو کہتے ہین رنگے ہین ہاتھ مہندی نے — حنا خود سرخرو ہے زیب دست نازنین ہوکر

ہمین سے نام روشن ہو گیا جنکا زمانے مین
ہمین کو داغ وہ دینے لگے ہین مہ جبین ہو کر

محبت خوبرویونکی ہی بے لطف اے دل نادان
مزہ تو جب ہی کوئی باوفا بھی ہو حسین ہو کر

جہان سکہ بٹھا دو تم اوٹھائے اوٹھ نہین سکتا
نہین جاتی تمھاری یاد دلسے دل نشین ہو کر

یہ بت ایمان ہر صورت سے عاجز لے ہی لیتے ہین
شکیل و مہ جبین ہو کر حسین و نازنین ہو کر

حضرت رفیق

صبح دم بند نقاب چہرۂ انور کھلا
انقلاب آسمان سے یا در خاور کھلا

ظاہر و باطن کی ہر بدخواہ کے ہی یہ مثال
آستین مین تیغ پنہان ہاتھ مین نشتر کھلا

یاد آتا ہے جو تیرا رنگ روے بے نقاب
دیکھتا ہون خواب مین فردوس کا مین در کھلا

رنگ لائی ہے شباب آتے ہی جوبن کی بہار
حسن ذاتی کا بت مہر وکی اب جوہر کھلا،

مدعا ہے عاشق مضطر کا یارب بس یہی
رکھ ہمیشہ لطف سے اپنے در دلبر کھلا

دی موذن نے اذان جب آئی کانون مین صدا
رحمت رب علا کا غافلو اب در کھلا

رنج و غم سہنے کی قوت دلمین پیدا ہو گئی
جاتے ہی زندان مین اپنے صبر کا جوہر کھلا

ہے ادہر رخسار گلگون پر جو غازہ کی بہار
رنگ وحشت سے ادہر پھیرتا ہے کوئی سر کھلا

مجکو اب حاصل اسیری ہی مین آزادی بھی ہی
دست و پا مین بند زندان کا مگر ہے در کھلا

حضرت فائض کی شاگردی نے اب دکھلایا اثر
اب رفیق زار تیرے علم کا جوہر کھلا ؛

حضرت فرخ

دل لگایا تھا کسی سے چہنے انسان دیکھکر
اب تمکو کے تغافل کو ہین حیران دیکھکر

میری بیتابی سے بجلی کو ہوا ہے اضطراب
رعد بھی نالان ہوا ہی مجھکو نالان دیکھکر

رونی صورت شمع محفل کی ہوئی غم مین مرے
حال میرا رات بھر شبنم ہے گریان دیکھکر

فصل گل مین دامن گل کے بھی پرزے اڑگئے
صحن گلشن مین مرا چاک گریبان دیکھکر

چند لمحون کے لئے ہے یہ بہار گلستان
ہے یقین گلشن مین اسکا گل کو خندان دیکھکر

شیشۂ دل مین نہ شاید ٹھیس قدموں سے لگے
راستہ تمکو ہی چلنا اے مریجان ! دیکھکر

کر لو تم فرخ یقین لاؤ نہ شبہ دل مین کچھ
پاک دامانی پہ انکی چاک دامان دیکھکر

بدگوہر - بدگہر مو (ف) صفت بدسرشت - بداصل -

بدگھوڑا - شریر گھوڑا -

بدلحاظ - (ف) صفت ۱ بے شرم گستاخ - بے تمیز -

بدلگام - (ف) صفت ۱ منہ زور گھوڑا - اس گھوڑے کی نسبت کہتے ہین جو لگام نہ مانے (بحر) رکاب نہ یہ فرس بدلگام عمر دوان - اگرچہ دورہ آفاق بھی دہانہ ہوا ۲ (مجازاً) گستاخ دریدہ دہن - بدزبان منھ پھٹ - (سرور) زبان سنبھالو یہ منہ زوریان غریبون پر - خدا کی سون (قسم) کوئی تم سا بھی بدلگام نہین -

بدلہجہ - (ف) صفت بدآواز بدالحان - بدزبان -

بدمذہب - (ف) صفت - بد مشرب - بدطریق -

بدمزاج - صفت - تند خو - ترشرو غصہ ور - جھلا -

بدمزاجی - مونث - جھلاپن ترشروئی -

بدمزگی - (ف - بفتح حرف چارم) مونث ۱ ذایقے کی خرابی طبیعت کی خرابی - بیماری ۲ رنجش آزردگی - بگاڑ - ناموافقت - بدمزہ ی (داغ) کچھ تو فرمائے اس بدمزگی کا باعث - آپ ہی آپ ہے رنجش خفگی آپ ہی آپ -

بدمزہ - (ف) صفت ۱ خوش مزہ کی ضد - بدذائقہ - سیٹھا - خراب ۲ بیمار علیل - (فقرہ) آجکل مری طبیعت بدمزہ رہتی ہے ۳ عو بیجیدہ ناراض - خفا - (جانصاحب) مصری کو کو سا شیرین نے وہ بدمزا ہوے

بدمست (ف) صفت شرابخوار بدہوش - نشے مین چور - نفس پرست پرشہوت شریر -

بدمستی - مونث - سیرمستی شہوت پرستی - مدہوشی - شرابخواری شرارت -

بدمعاش - (ف) صفت - وہ شخص جسکی بسر اوقات بُرے کامون کی آمدنی سے ہو - بدچلن شریر - لچا - شہدا - فسادی اٹھائی گیرا - اچکا

بدمعاشی - مونث - شرارت بدذاتی -

بدمعاملہ - (ف) صفت - بدعہد بے ایمان - چالاک - وہ شخص جو

معاملت مین قایم نہ رہے - کھوٹا - معاملے کا خراب -

بدمعاملگی - مونث - بدعہدی معاملے مین گنجلک - بے ایمانی -

بدمہری (ف) مونث - سرد مہری ؎ مذکر - ایک قسم کا مرض جو گھوڑون اونٹ اور گدہونکو ہوتا ہے

بدنام (ف) صفت - وہ شخص جسکی نسبت کسی قسم کی خراب شہرت ہو رسوا -

بدنام کنندۂ نکونامے چند - نیک نامون کا بدنام کرنے والا نیک نامون سے مراد گھر کے بزرگ خاندان کے بزرگ ؎ سیکھے سخن و برق سے بندش کے بند - پھر غالب و برق نے بتائے پیوند - مجھسا بھی زمانے مین نہوگا اے قدر - بدنام کنندۂ نکونامے چند -

بدنامی - مونث - رسوائی -

بدنامی کا ٹیکا - رسوائی کا داغ (میر) ہمارے خون دل کے ہوتے قشقہ لال صندل کا - بتون کے ماتھے بدنامی کا ہم ٹیکا سمجھتے ہین

بدنامی کا ٹوکرا - بدنامی کا بوجھ (قدر) کیون عبث پھرتا ہے ہم رندون کے سر پر راتدن - ٹوکرا بدنامیون کا آسمان پر ہو جائیگا -

بدنامی کے دھبے دہونا - ا - لازم رسوائی دور کرنیکی کوشش کرنا (شوق قدوائی) سپیدی آگئی جھوٹا نظر بازی کا عیب - رو کے دھبے اپنی بدنامی کے آنکھین دھوئین گی -

بدنژاد - (ف) نژاد بکسر نون وزاے مہملہ) صفت بد اصل کمینہ

بدنسل - (ف) صفت خراب نسل کا - بدذات کمینہ -

بدنصیب - (ف) صفت بدبخت -

بدنظر - (ف) صفت بری نگاہ سے دیکھنے والا نفسانی خواہش کے ارادے سے گھورنیوالا -

بدنظرا - ا صفت - عو بدنیت بری نگاہ سے دیکھنے والا - برے ارادے سے دیکھنے والا - (جانصاحب) جان سولی پہ رہیگی مری بھیا منصور بدنظر وہ ہین نہ رکھونگی طرحدار اپیل

بدنظر دیکھنا - متعدی - بری نگاہ سے دیکھنا - برا ارادہ کرنا - بری نیت سے تاکنا -

بدنفس - (ف) صفت - بدذات

بدسرشت ۔
بدنفسی ۔(ف) مونث ۔ذاتی بزنگاہ سے دیکھنا ۔متعدی ۔ شہوت کی نظر سے دیکھنا (آتش) کھل جائے پردہ آپ کے حسن و جمال کا ۔عاشق نگاہ بد سے جو دیکھین جمال کو ۔
بدنگر ۔(ف) صفت ۔بدنظر
بدنما ۔ بدنمود ۔(ف) صفت بدزیب ۔بدشکل ۔دیکھنے مین بُرا معلوم ہونے والا ۔(مومن) زلف کے بدلے قد دوتا ہو جائیگا خوشنما چہرہ بدنما ہو جائیگا ۔
بدنہاد ۔(ف) صفت ۔بدگہر
بدسرشت ۔
بدنیت ۔(ف نیّت ۔بکسر اول وتشدید یائے مفتوح وسکون تا عربی مین دل کا ارادہ ۔قصد دلی خواہش فارسی اردو مین بغیر تشدید ہے صفت ۱ اسکی نسبت کہتے ہین جسکا ارادہ خراب ہو ۔ بدارادہ بدباطن ۲ لالچی ۳ ندیدہ ۔
بدنیتی ۔ا ۔مونث ۱ (قانون) کوئی فعل ناجایز بالارادہ بلا عذر جائز کرنا ۲ نیت کی خرابی ۔
بدوضع ۔(ف) صفت ۔بدچلن بداطوار ۔عیاش ۔(قلق) کرینگے نجھ رسوا غیر بدوضع ۔ان اوباشون سے ازخود ترک کر ربط ۲ نامونون نامناسب ۲ بُری قطع کا ۔
بدہضمی ۔(ف) ۱ مونث گرانی غذا کا نہ ہضم ہونا ۔(ہونا کیساتھ)
بدہیات ۔صفت ۔بدشکل مہیب صورت والا ۔
بدیقین ۔صفت ۔عو ۔خراب بات پر یقین رکھنے والا ۔(جانصاحب درگور تیری باتین ایسی نہین ہون مین ۔اوباش جانتا ہے موے بدیقین مجھے ۔
بدیمن ۔(ف) صفت ۔نحوس نامبارک ۔
بدی (ف) ۔مونث ۔نیکی کی ضد برائی ۔بدخواہی ۔غیبت ۔پیٹھ پیچھے بُرا کہنا ۲ صفت ۔دیکھو بدا ۔
بدی پر آنا ۔لازم ۔برائی کرنے پر تیار ہونا ۔دشمنی پر مائل ہونا ۲ (گھوڑے بیل کے لئے) سرکشی کرنا ۔اچھلنا کودنا ۔
بدی چیتنا (چیتنا ۔بکسر اول دیاے معروف ساکن وبسکون سوم)

لازم - عو - کیسکی بُرائی چاہنا -
بدی لانا - لازم - عیب کرنا - شرارت کرنا (فقرے) مجھسے بدی لائے تو خوب ٹھیک بناؤن گا - تھان پر نیا بھی بندھے گھوڑا بدی لانے لگا -
بدی کرنا - متعدی - بُرائی کرنا نقصان پہنچانا - غیبت کرنا - پیٹھ پیچھے بُرا کہنا - چغلی کھانا (میر حسن) کیسکی بدی تو نہ کر عیب ہے کہ اوسکا خدا عالم الغیب ہے -
بِدا - (یہ لفظ سنسکرت وِدائے سے نکلا ہے جو عربی لفظ وداع کا ہم معنی ہے) مونث - رخصت - دلھن کا اپنے گھر سے رخصت ہونا -
بِدا کرنا - متعدی - عو - لڑکی کا گھر سے رخصت کرنا -
بدا ہونا - ا - لازم - عو - دُلھن کا اپنے مائکے سے رخصت ہونا -
بدائگی - (ھ) ا رخصت ہونا جانا ۲ وہ انعام جو مہمان میزبان کے ملازمون کو دیتا ہے -
بَدَا - (س - وَدَا - بولنا) صفت - مقرر - معین - قسمت مین لکھا ہوا طے شدہ (بخر) جو برا ہے ہماری قسمت مین - ہم بجا لائینگے وہ ساری شرط - (طلسم الفت) یہ نہ معلوم تھا مجھے مبہمات - مجھکو بھی دیکھنا بدی ہے یہ رات -
بدی ہوئی بات - یقینی امر (فقرہ) اگر خدا انکو سننے کی قابلیت بھی دیتا تو بھی یہ بدی ہوئی بات ہے کہ یہ لوگ منہ پھیر پھیر کے اُلٹے بھاگتے -
بَدا بَدی - تابع فعل - شرطی حکمی شرطین بد بد کے بجتا بمعنی ہین - ضدم ضدا سے - کینہ وری سے (قلق) وہ رند بادہ کش ہون کہ ہم نے بدا بدی - خالی کئے ہین خُم کے خُم اکثر بھرے ہوے -
بدا رنا - (ھ - س - ودارنا) ا متعدی عم توڑنا - جدا کرنا - تقسیم کرنا -
بَدا ہا - (ھ) مذکر - بدھاوا - مبارکباد کا گیت -
بدا ہنا - (ھ) متعدی ا بیج بونے کے بعد کھیت مین ہل چلانا ۲ کھیت بونیکے بعد فوراً ہل چلانا - اس غرض سے کہ بیج مٹی مین چھپ جائین
بَدا ہستہ - (ع بفتح اول و فتح ہائی ہوز و سکون تا) بجھے بات کہنا - آغاز) ہونا - یقینی ہونا - صریحی ہونا -

بدائت - (ع) بکسر اول - حرف چہارم ہمزہ ہے - آغاز - ابتدا کرنا) مؤنث ۱- شروع کرنا ۲- آغاز -

بدائع (ع) - بدیع کی جمع - نئی چیز) نئی چیزین یا عجائبات -

بدال - (ع) صفت - غلہ بیچنے والا اب اس جگہ اردو مین بقال کہتے ہین

بدایون کے لڈا - بدایون ایک شہر کا نام ہے جہان کے آدمی بھولے بھالے ہوتے ہین - (مجازاً) احمق - بھولا بھالا - سادہ لوح - نادان -

بُدبُد - (ھ) مذکر عم پانی کا بلّا -

اُبدبُدانا - (ھ) ا - لازم - چک چک کرنا - صاف صاف نہ کہنا - گڑگڑانا آہستہ بولنا -

بدخ - (دیوناگری) مذکر - بلخ -

بدخشان - (ع) بفتح اول و دوم صحیح و بضم ثانی غلط) (ف) مذکر - ایک ولایت کا نام - جو ہندوستان و خراسان کے بیچ مین ہے - تلفظ مین بجائے بدخشان کے بدخش بھی کہتے ہین (رشک) جعل تھے ذقن سے موتی لبون سے لعل بدخش - تمھارے عہد مین کون آب و تاب رکھتا ہے -

بدر - (ع) بفتح اول و سکون دوم) مذکر - مدینہ طیبہ کے متصل ایک موضع ہے - ایک کنوین کا نام ۲ - چودھوین رات کا چاند - پورا چاند - بُدُور جمع (محسن) گر بدر کہین ادھر اُدھر ہو کہدو مرے شہر سے بدر ہو -

بدرِ کامل - چودھوین رات کا چاند - پورا - چاند -

بدَر - (ف - بہ + در - دروازہ) صفت - باہر نکلا ہوا - باہر -

بدَر رَو - (ف) مؤنث - پرنالہ موری - پانی باہر جانیکا راستہ وہ نالی جسکے ذریعہ سے پانی باہر نکالتے ہین - جمع - بدر روین -

بدر دنکالنا - ا - متعدی موری بنانا -

بدر کرنا - متعدی - خارج کرنا جلاوطن کرنا - نکالدینا - (داغ) بزم مین اُنکے خطا دار بہت ہین عاشق دیکھین کس کس کو وہ محفل سے بدر کرتے ہین -

بدر نکالنا - ا - متعدی - حساب مین بقایا نکالنا - کسی کے نام رقم لکھنا کسی رقم کا خرچ کی مد مین لگانا

بدر نویس - صفت - لکھنے والا

اُن رقمون کا جو حساب مین قابل اعتراض ہون -

بدر نویسی - صفت - مونث - حساب کی جانچ ۳ (اصطلاح اہل دفتر) مطالبے کے وجوہ جنکے بنیاد پر عمّال سے مواخذہ کرتے ہین -

بَدرا (س) مذکر بادل - گنوار بولتے ہین

بدرانا - متعدی - (دہلی) بتانا -

بُدُر بُدُر (ھ) تابع فعل - آہستہ آہستہ

بُدُر بُدُر کرنا - لازم - عو - چپکے چپکے کچھ کہنا - آہستہ آہستہ برا بھلا کہنا -

بَدرَقہ (ب - بروزن وَغدَغہ یہ بدرہ کا معرب ہے) وہ شخص جو راہ مین مسافر کی حفاظت کرے بَدْ فارسی مین بمعنی صاحب و محافظ کے بھی آتا ہے)

مذکر! اصطلاح طب مین وہ دوا جو کسی دوسری دوا کی معاون ہو ۲ رہنما - قافلے کا نگہبان (غالب) مفت کا کسکو بُرا ہے بدرقہ - رہبری مین پردہ رہبر کھلا ۳ سپاہ محافظ - طلایہ ۴ ہم سفر ۵ وہ ٹکس جو زمانہ سابق مین راستون کی حفاظت کی غرض سے لیا جاتا تھا -

بدرقۂ حساب - وہ حساب جو خزانچی چالان کے ذریعے سے خزانے مین بھیجتا ہے ۲ مال کا بیجک ۳ مال بھیجنے کا محصول -

بَدَرَہ - (ف - بفتح اول و سیوم) مذکر تھیلی - ہمیانی - توڑا - فرہنگ ناصری مین اسکو عربی لکھا ہے - (قدر) وہ سمندر مین جو دھوئے اپنے ہاتھ موج ہمیان اور بدرے ہون بھنور -

بَدْرِی - (ف بروزن ابری) - مونث چھوٹی تھیلی -

بُدْرِی - مونث - جست کے برتنون پر چاندی کا کام بناتے اور اسکو بدری کہتے ہین - چونکہ دکن کے ایک مقام بدر سے اس کام کی ابتدا ہوئی - لہذا اسی نام سے مشہور ہوگیا -

بِدْعَت (ع - نئی چیز پیدا کرنا - دین مین ایسی نئی بات ایجاد کرنا جو پیغمبر صاحب کے زمانے مین نہ ہو وہ نئی چیز جو دین کے معاملے مین ظاہر ہو) مونث ۱ اختراع - ایجاد دین کی باتون مین کوئی نئی بات یا نئی رسم نکالنا - (مومن) وہی مذہب ہے اپنا بھی جو قیس و کوہکن کا تھا نئی راہ افترا ہے کب بھلا مومن نے بدعت کی ۲ ظلم - تشدد - سختی (صبا) جانِ جان ظلم سے خاطر کنی

عاشق کی کعبۂ دل کو جو توڑو گے تو بدعت ہوگی۔ (کرنا پھیلانا ہونا کیساتھ) ۲ جھگڑا۔ لڑائی۔ فساد (انیس) ؎ بین مبین سے کفر کی بدعت جدا ہوتی۔ ایمان کے راستے سے ضلالت جدا ہوئی۔

بِدْعَتی۔ ا۔ مذکر۔ بدعت کرنے والا ۲ وہابی کا مقابل ؎ نام آرزو کا تو دل کو نکال لیں۔ مومن نہوں جو ربط رکھیں بدعتی سے ہم ۳ عو جھگڑالو لڑاکا۔ ظالم۔

بَدَق۔ (دیوناگری)۔ مذکر۔ بط

بِدْکانا۔ (ھ متعدی) ۱ گھوڑے کو ڈرانا۔ چونکانا۔ بھڑکانا۔ چوکنا کر دینا ۲ عم۔ اکھیڑنا۔ اُچاٹ دینا۔

بِدَکنا یا بِدَک جانا۔ لازم ۱ چونکنا۔ جھجھکنا۔ ڈر سے بھڑکنا۔ گلبدن ہو جانا۔ کسی بات پر رنجیدہ ہو کر الگ ہو جانا۔ (داغ) اشعار کچھ سنائے جو فریا د داغ کے۔ سنتے ہی یہ فسانہ مجھسے بدک گئے ۲ جانور کا بھاگ جانا ۳ اچٹنا۔

بَدَّل۔ (ھ) مذکر۔ عم۔ بادل۔

بَدَل۔ (ع) مذکر۔ عوض۔ بدلا تبادلہ۔ معاوضہ۔ توڑ۔ ایک چیز کے عوض دوسری چیز لینا۔

بدل کے بیان کرنا ا متعدی غلط بیانی کرنا۔ پھیر کے بیان کرنا۔

بَدَل ما یَتَحَلَّل۔ (ع) طب کی اصطلاح۔ عوض اس چیز کا جو تحلیل ہو جائے (سودا) میری قسمت کے موافق تو معین کر دے۔ اپنی سرکار سے وان ما یتحلل کا بدل۔

بَدَل جانا۔ لازم ا پھر جانا۔ مکر جانا۔ (امیر) ہو چکا وعدہ کہ کل آئیگا دیکھئے اب نہ بدل جائیگا ۲ دیکھو بدلنا

بَدَل دینا۔ ا۔ متعدی۔ ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ تبادلہ کرنا۔ اول بدل کرنا بدلا کرنا۔ صورت پلٹ دینا۔ تبدیلی کرنا۔ پلٹ دینا۔ ملا دینا۔ گڈمڈ کرنا۔

بدلانا۔ بدلنا کا متعدی۔

بَدَلا۔ (دیوناگری)۔ مذکر۔ عم۔ بدل

بدلنا (بدل سے بقاعدہ اردو مصدر بنایا ہے) ا۔ متعدی۔ پلٹنا۔ پھیرنا۔ (داغ) بدلتا نہیں حال بیمار غم کا ۲ تغیر تبدل ہونا۔ (داغ) بدل کر دو پر دو ڈال رہی ہے ؎ رنگ کا متغیر ہونا ۳ ایک چیز کو دوسری جگہ رکھنا ۵ منتقل کرنا۔

ایک جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ رکھنا۔ (رشک) تونے نہ بدلے قاصد سر جم اے صنم۔ امت کی خاطر دن سے پیمبر بدل گئے ۲ صورت تبدیل کرنا۔ (فقرہ) آج تم نیا بھیس بدل کر آئے ہو۔ ۳ دوسری وضع اختیار کرنا۔ صورت بدلنا ۴ جو کچھ پہلے کہا ہوا سکی خلاف کہنا۔ (فقرہ) تم اب کیون بات بدلتے ہو۔ ۵ لازم انقلاب ہونا ۶ تبدیل ہونا۔ بدلی ہونا اس جگہ بدل جانا بولتے ہین ۷ درہم برہم کرنا۔ للادینا۔ گڈمڈ کرنا۔ (فقرہ) تمنے کرسیونکی ترتیب بدل دی۔

بدلا۔ (ع۔ بَدَل) ۔ا۔ مذکر۔ معاوضہ عوض ۲ اجر ۳ صلہ بخشش۔ انعام ۴ اُجرت۔ مختانہ ۵ مہر جو۔ تاوان ۶ جزا۔ قصاص۔ مکافات۔ انتقام

بدلا اُتارنا۔ا۔ متعدی۔ عوض کرنا۔ (فقرہ) دنیا مین اگر کوئی ہمپر احسان کرتا ہے تو ہم اسکا بدلہ اتار بھی سکتے ہین۔

بدلا اُترنا۔ا۔ لازم۔

بدلا پانا۔ا۔ لازم۔ عوض پانا

بدلا دینا۔ا۔ متعدی۔ معاوضہ دینا۔

بدلا کرنا۔ا۔ متعدی۔ معاوضہ کرنا۔

بدلا لینا۔ا۔ متعدی۔ عوض لینا انتقام لینا۔ بدی کے عوض بدی کرنا قصاص لینا (ذوق) مجھلو ہر شب ہجر کی ہوئے لگی جون روز محشر مجھسے یہ کسر ان کے بدلے آسمان لینے لگا

بدلائی۔ا۔ مونث ۱ بتادلے کی قیمت وہ روپیہ جو معاوضے مین لے۔ معاوضہ جیسے ٹھٹھیرے ٹھٹھیرے بدلائی۔

بدلوانا۔ بدلنا کا متعدی۔

بدلوائی۔ا۔ مونث۔ بدلائی۔

بدلی۔ (ھ) مونث ۱ (ھ) بادل کی تصغیر۔ ابر کا چھوٹا ٹکڑا۔ بدلیان جمع ۲ تبدیلی۔ ایک شخص کے کام پر دوسرے کا جانا۔ (شرف) محبت کی در محبوب پر ہاتین جو کرتا ہون۔ نہین پھیر وعدہ کے عالم مین کرتے ہاسبان بدلی ۳ ایک فوج کا دوسری فوج کی جگہ آنا

بدلی آنا۔ لازم۔ بادل کے ٹکڑے کا آنا۔ دیکھو بادل (ناسخ) کب مری داغ پر یہ پھاہا ہے۔ آگئی آفتاب پر بدلی۔

بدلی پھٹنا یا پھٹ جانا۔ لازم بادل کے ٹکڑون کا جدا جدا ہو جانا

بدلی جھکنا۔ لازم۔ ابر کا نیچا ہوکر گھرنا۔ (سحر) باغ مین آکے جو تمارن پہ جھکی ہے بدلی۔ بارہا نہر دنسے پی لیتے ہین پانی بادل۔

بدلی چھانا یا چھا جانا۔ لازم۔ ابر کا آسمان پر گھر آنا۔

بدلی چھٹنا یا چھٹ جانا۔ لازم ابر کا ہجوم کم ہونا (داغ) چھٹ گئی بدلی فلک پر اڑ گئی باد بہار۔ توبہ کرتے ہی ہمارے یہ نحوست چھا گئی۔

بدلی کھلنا۔ لازم۔ ابر کا آسمان پر منتشر ہونا۔ باقی نہ رہنا۔ آسمان کا بادل سے صاف ہو جانا۔

بدلی کی چھاؤن ۱ بدلی کا سایہ ۲ (مجازاً) ناپائدار۔ بہت جلد ہٹنے والا۔

بدلی کی دھوپ جب نکلے جب تیز مثل۔ بدمزاج آدمی کی نسبت بولتے ہین یعنی وہ جب گفتگو کرتا ہے غصہ ہی سے کرتا ہے۔

بدلی گھر آنا یا گھرنا۔ دیکھو بادل (شرف) نہ بلبل چہچہائینگے نہ یہ گھر گھر کے آئیگی بہار گل نے رخصت جب پایا ہے مہمان بدلی۔

بدلی ہونا۔ لازم ۱ ابر ہونا۔ بادل ہونا ۲ تبدیلی ہونا۔

بدلے۔ (ھ) تابع فعل۔ عوض بالعوض (تسلیم) کسقدر مین ہدف خوش ہون کہ ہر تیر انداز۔ بدلے تو دے کے بٹھاتا ہے مقابل مجھکو۔

بَدَن۔ (عربی مین دھڑ اور عضو کے معانی مین ہے۔ ابدان جمع۔ اور فارسی مین جسم کے معنی مین ہے سنسکرت مین دوکن۔ دہانہ۔ چہرہ) مذکر جسم گوشت و استخوان ۲ اندام نہانی۔ شرمگاہ (آتش) زال دنیا تنگ کرتی ہے نہایت ہی مجھے۔ ہی مگر اس بیسوا کا کیا بدن فولاد کا۔

بدن اُتارنا۔ لازم جسم کا بدقطع ہونا جسم مین نقصان ہونا (داغ) ڈھلا سارا بدن سانچے مین گویا۔ ذرا اُترا نہین ظالم کہین سے۔

بدن اُتوکرنا۔ ا۔ متعدی مارتے مارتے بدن پر نیل پڑنا دینا کی جگہ (فقرہ) منھ نہ کھولوگی تو مارتے مارتے بدن پر اُتو کردونگا۔

بدن اُتو ہونا۔ ا۔ لازم۔

بدن اندر سے چور ہونا۔ ا۔ لازم۔ عو۔ رگ رگ مین درد ہونا (جانصاحب) ہے ایسی بیکلی سارا بدن

اندر سے پھوڑا ہے۔

بدن بگڑنا یا بگڑ جانا - ا - لازم کوڑہ یا جذام کا مرض ہو جانا - (آتش) اثر بشیر کا مین قدم سے تیرے پایا ہے جذامی خاک رہ لیکر بناتے ہین بدن بگڑا

بدن پر بوٹی چڑھنا - ا - لازم موٹا تازہ ہونا -

بدن پر بوٹی نہ ہونا - ا - لازم دبلا ہونا - (توبتہ النصوح) مین یہ نہین کہتی کہ خدانخواستہ تم کو کھانیکی تکلیف ہے مگر صورت تمھاری یہ ہے کہ بدن پر بوٹی نہین ہاتھ پاؤن مین جان نہین

بدن پر رونگٹے کھڑے ہونا - لازم دیکھو بدن کے رونگٹے کھڑے ہونا

بدن پر کپڑا نہونا - لازم عریان ہونا کی جگہہ (ناسخ) مجھکو ننگا دیکھکر احسان قاتل نے کیا - گر نہین کپڑے بدن پر زخم دامندار ہین -

بدن پر نہین لتا پان کھائین البتہ - مثل مفلسی مین امیرونکی برابری -

بدن پھلنا یا پھل جانا - لازم پھنسیون یا چھوٹے چھوٹے دانون کا کثرت سے جسم پر نکل آنا - (سحر البیان) موسم بارورہی ہے یہ تضا کے دن ہین - پیٹر کیا پھلتے ہین ان روز دن مین پھلتے ہین بدن -

بدن پھوٹ جانا - لازم - بدن مین زخم پڑ جانا (فقرہ) چاہے اپنی لونڈی ہو چاہے غیر آپ نے مارا کیون اور پھر اسطرح کہ لہو لہان ہو گئی سارا بدن پھوٹ گیا -

بدن پاک کرنا - متعدی - بدن سے نجاست دھو ڈالنا -

بدن پھیکا ہونا - لازم - عو - (دہلی) بدن گرم ہونا - خفیف حرارت ہونا (حرارت) سخت بدحال اسکے ہے جی کا - مفت تو کڑوا ہے اور بدن پھیکا - اس جگہ لکھنؤ مین پنڈا پھیکا ہونا کہتے ہین -

بدن تختہ ہو جانا - لازم بدن اکڑ جانا - کپکپی سے سخت ہو جانا -

بدن توڑنا - متعدی - انگڑائی لینا - سستی پھیلانا - درزش کرنا

بدن ٹوٹنا - ا - لازم - اعضا شکستہ ہونا - جوڑ جوڑ مین درد ہونا - ہڈیون مین درد محسوس ہونا - (ناسخ) ساتھ شیشہ ان کے بدن ٹوٹنے لگتا ہے مرا ساقیا مجھکو کبھی توبہ سے راس نہین آتی جسم مین ریاضت سے لوچ پیدا ہونا

بدن جلنا- لازم- گرمی کی تیزی ظاہر ہونیکی جگہ (ناسخ) رکھا ہے قدم کوچۂ جانان مین جو ہم نے- جلتا ہی بدن تپ سے مگر ہے کف پا سرد

بدن جھٹکنا- لازم- جسم کا دبلا ہونا ؎ بتا ڈر رند ہمکو دلپہ کیا صدمہ گزرتا ہے- کئی دن سے ہے منھ اُترا تمھارا اور بدن جھٹکا-

بدن چُرانا- متعدی شرم سے بدن سمیٹنا- شرم یا لحاظ سے جسم کو چھپانا (اسیر) مری نظر سے وہ غائب ہوے نظر کی طرح- بدن تمام چرانے لگے کمر کیطرح-

بدن چور چور ہونا- لازم- رگ رگ مین خستگی کا اثر ہونا-

بدن خشک ہونا- لازم- لاغری اور ناتوانائی ظاہر ہونیکی جگہ کہتے ہین- (ناسخ) خشک غم سے ہوگیا میرا بدن مثل قلم- خطا کے جوار سال مین اُس بیوفا نے دیر کی-

بدن دکھانا- متعدی- برہنگی ظاہر کرنا- (آتش) تا سحر مین نے شب وصل او سے عریان دیکھا- آسمان کو بھی نہ جس سے نے

بدن دکھلانا-

بدن دُھرا ہونا- لازم- جسم کا بہت خمیدہ ہونا بدن کا موٹا ہونا بدن کا دُگنا ہونا (شاد) زور چاہون جوتن مین دُبلا ہو- قد دوتا ہو بدن یہ دُہرا ہو-

بدن ڈھانچا ہونا-ا- لازم دُبلا ہونا- لاغر ہونا- صرف پوست واستخوان رہ جانا- (فسانہ عجائب جانعالم کا روز کی کوفت سے یہ عالم ہوا کہ سوکھ کے کانٹا ہوگیا بدن ڈھانچا ہوگیا-

بدن ڈھیلا کرنا- متعدی جسم کا سُست کرنا- یا چست نہ رکھنا (فقرہ) میری کوچ مین لوہے کی کمانیان لگی ہین جو بیٹھنے سے بجاتی اور ذرا بدن ڈھیلا کرکے لیٹنے سے آدمیکو اُچھالتی ہین-

بدن ڈھیلا ہونا-ا- لازم- بدن مین کساؤ نہونا-

بدن زرد ہونا- لازم- بدن پیلا پڑجانا ضعف یا شدت غم ظاہر کرنیکی جگہ (ناسخ) دل خون مرا برنگ لالہ گیندے کے سے ہے بدن زرد-

بدن سانچے مین ڈھالنا ۔۱۔ متعدی ۔ اعضائے بدن کے مناسب اور موزون بنانیکی جگہہ (راسخ) بدن سانچے مین ڈھالا ہے جہان صناع قدرت نے تری باتین بھی ڈھالی ہین ترے فقرے بھی ڈھالے ہین ۔

بدن سانچے مین ڈھلنا ۔ لازم

بدن سنسنانا ۔ لازم ۔ خوف یا ضعف کیوجہہ سے جسم مین سنسنی پیدا ہونا ۔ (عالم) کوئی پتا بھی گر کہین کھڑکا سنسنایا بدن تو دل دھڑکا

بدن سوکھکر کانٹا ہوجانا ۔ لازم بہت دبلے ہونیکی جگہہ بولتے ہین ۔

بدن قیمہ ہونا ۔ لازم ۔ کسی ہتھیار والے آلے سے بدن ٹکڑے ٹکڑے ہونا ۔

بدن کا کپڑا ۔ پہننے کا کپڑا ۔ پہنا ہوا کپڑا ۔ (مصحفی) تم سفر سے جو نہ آؤ تو نکلی کومری ۔ بھیجدو جلد کوئی اپنے بدن کا کپڑا ۔

بدن کو غذا نہ لگنا ۔ لازم جب کھانے پینے سے کسیکے بدن پر تازگی اور توانائی نہین معلوم ہوتی ہے تو کہتے ہین کہ بدن کو غذا نہین لگتی ؎ بڑھتی گئی فراق مین اے بحر لاغری کھایا بھی لیا جو کچھ نہ بدن کو غذا لگی ۔

بدن کے رونگٹے کھڑے ہونا لازم سردی یا خوف کی سبب سے جسم کے رونگٹون کا کھڑا ہونا ۔ (مجازاً) خوف کھانا ۔ ہیبت چھانا ۔ (مراۃ العروس) محمد کامل کی بان اکبری کے ڈھنگ دیکھکر اتنا ڈر گئی تھی کہ اکبری کے تصور سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے تھے ۔

بدن گھل جانا ۔ لازم ۔ بہت لاغر ہوجانا ۔ (ناسخ) جسم ایسا گھل گیا ہے مجھ مریض عشق کا ۔ دیکھکر کہتی ہین سب تعویذ ہے بازو نہین ۔

بدن گدرانا ۔۱۔ لازم جسم کا تر و تازہ ہونا ۔ (میر) خالی نہین کہین سے اب آغوش آرزو گدرا کے کیا سڈول تمھارا بدن ہوا ۔

بدن مٹی ہونا ۔ لازم جسم پر حرارت خفیف ظاہر ہونیکی جگہہ ۔ (آتش) ہوائے تند سے رہتا ہے بیم بربادی ۔ تپ درون نے کیا ہے زیس بدن مٹی ۔

بدن ملنا ۔ متعدی ۔ بدن کی مالش کرنا ۔

بدن ملوانا ۔ متعدی ۔ بدن کی

مالش کرانا (ناسخ) میل سب چھٹ جائیگا تجھسے بدن ملوائے - ہاتھ میرے ہین زیادہ کیسہ دلاک سے -

بدن موم ہونا - لازم - بدن بہت نرم ہونا - (امیر) جمع کیا ضدین کو تجھ نے سختی ایسی نرمی ایسی - موم بدن ہے دل ہے آہن ماشاالله ماشاالله -

بدن میلا ہونا - لازم جسم پر میل ہونا - کثافت ہونا - (ناسخ) بام پر ننگے نہ آدم شب مہتاب مین چاندنی پڑ جائیگی میلا بدن ہو جائیگا

بدن مین آگ لگنا - یا آگ سی لگنا - لازم - نہایت غصہ آنیکی جگہ برافروختگی کی جگہ ۔ فرقت مین دل جلاتا ہے شوق وصال یار - اک آگ سی لگی ہوئی آتش بدن مین ہے -

بدن مین جان نہونا - لازم کمال ضعف اور کمزوری کی جگہ بولتے ہین ۔ صبا یہ حال ہوا ہے غم محبت مین - بدن مین جان نہین پیرہن مین حال نہین -

بدن مین دم نہین نام زور آور - مثل - جو شخص صفت کے خلاف مشہور ہو اسکی نسبت بولتے ہین برعکس نہند نام زنگی کافور -

بدن مین مرچین لگنا - لازم غصے کی شدت سے بیتاب ہونا - حد سے زیادہ غصہ ہونا - جھنجلانا

بدن مین حال نہ باقی رہنا - لازم بدن مین سکت نہ ہونا (رند) تپ فراق سے باقی بدن مین حال نہین - فراق ہی سے ہی اُس سے اگر وصال نہین -

بدن مین لہو نہ ہونا - لازم جب بدن کی رنگت سفید پڑ جاتی ہے اور سرخی نہین رہتی ہے اسوقت بولتے ہین ۔ ناسخ فراق یار مین آئی جو بر شکال جُز اشک مثل ابر بدن مین لہو نہین -

بدن نیلا ہونا - لازم - بدن مین زہر کا اثر پھیل جانے اور چوٹ کا نشان پڑ جانے سے ایسا ہو جاتا ہے (ذوق) مرا آنسو ہے وہ زہراب نیلا ہو بدن سارا - خدا ہے جو کہین لگ جائے اسی غمخوار دامن سے - (آتش) آج تک کہ کے کوڑون سے بدن نیلا ہے - آسمان کو نہ مجھے رسوائے جہان کر دے

بدن ہرا ہونا - لازم جسم کا تر و تازہ ہونا ۔ بوسۂ خط سے پھر ہرا ہو بدن - زہر کو بھی اشرد اکے لے

۲ کسی زہریلے مادے یا زہر سے بدن کا سبزی مائل ہوجانا۔
بدنا۔ (ھ۔ سنسکرت کے لفظ بدو سے مشتق ہے جسکے معنی بولنا ہے) متعدی پیشین گوئی کرنا۔ اس معنی مین بجز لفظ بدا کے اور کوئی صیغہ اردو مین مستعمل نہین ہے۔ دیکھو بدا ۲ عہد مقرر کرنا۔ نامزد کرنا۔ (فقرہ) رام سہاے نے اپنے مقدمے مین پندرہ گواہ بدے ہین ۳ بازی لگانا عہد کرنا۔ شرط لگانا۔ قول وقرار کرنا۔ (منیر) ابرو کا بوسہ بد کے سر وہی لگائی ۴ عم۔ خیال مین لانا۔ شمار کرنا سمجھنا۔ ماننا۔ تسلیم کرنا۔ (فقرہ) وہ مجھے کچھ نہین بدتا۔

بدنی۔ (ف بفتح اول ودوم صفت) بدن کے متعلق جسمانی

بدنی۔ (ھ بفتح اول وسکون دوم وکسر سوم) مونث۔ وہ معاہدہ جو کسی پیداوار کے خریدنیکے بابت فصل کے پہلے قرار پائے یا کٹنے سے پیشتر نرخ ٹھیرالیا جائے ۲ سائی۔ دادنی

بدو۔ (ف بفتح اول وسکون ثانی۔ آغاز ابتدا۔ ان معنون مین یہ لفظ عربی مین بدء تھا فارسیون نے ہمزہ کو واو سے بدل دیا۔

بدو۔ (ع) بفتح اول وسکون ثانی ونیز بضمتین وتشدید واو بہر دو موقع ۱ ظاہر ہونا۔ نمودار ہونا ۲ بفتح اول وسکون دال۔ ظاہر ہونا ابتدا کرنا۔ جنگل بیابان۔

بدوی۔ صحرانشین۔

بدو۔ بفتح اول وتشدید دال مضموم زبانون پر ہے ۱ عرب کا دیہاتی (سحر) بکپڑ کے قید کیا ڈاکوؤن کے افسر کو۔ وہ بددون مین تھا لاکھون کو اُسنے مارا تھا ۲ صفت۔ بدچلن۔ بدنام

بدو کرنا۔ متعدی۔ عو۔ بدنام کرنا۔ رسوا کرنا۔ انگشت نما کرنا۔ نکو بنانا۔ (فقرہ) گھر والون نے خانم صاحب کا نام بدو کر رکھا ہے۔

بدو ہونا۔ لازم۔ عو۔ (جانصاحب سوت کی بات کا معلوم جو پہلو ہوجاے مین وہ رسوا کرون سب لوگون مین بدو ہوجاے

بدوگر۔ (ع) بدر کی جمع۔

بدورنا۔ (ھ بکسر اول وضم دوم وسکون واو مجہول) لازم۔ عم۔ منھ بنانا۔ منھ چڑانا۔ یہ لفظ

ہندی سے بھی انھی معنی مین ہے -
بدھ - (دھ) مذکر - عم - قتل -
بدھ ڈنڈ - عم سخت سزا -
بدھ - (دھ بکسر اول) مونث - جوڑ میزان ۲ اچھے ستارون کا ملنا ۳ طرح ڈھب وضع - طور -
بدھ کھانا - ۱ - لازم ۱ (دکانداروں کی اصطلاح) میزان پٹنا ۲ موافقت ہونا - اتفاق رائے ہونا -
بدھ ملانا - متعدی ۱ زائچہ مطابق کرنا - دودھا دولھن کی جنم پتریان ملانا ۲ میزان کا مقابلہ کرنا - حساب کا جانچنا ۳ موافقت کرنا ۴ قیمت لگانا
بدھ ملنا - لازم ۱ موافقت ہونا (اختر) غیر نے یہ شگوفہ چھوڑا ہے میری انکی جوبدہ نہین ملتی ۲ حساب کا ٹھیک ہوتا - زائچہ کا مطابق ہونا ۳ سلسلہ سمجھ مین آنا - مطلب صاحب ہونا - (ابن الوقت) دریا گنج کی سڑک پر جو لکھڑی باتین انھون نے کین تھین انکی بھی بدھ ملگئی -
بدھ - بروزن سدہ (دھ) مذکر ۱ چارشنبہ ۲ (اصطلاح علم نجوم) عطارد و بیر فلک ۲ عقل - تمیز سمجھ ۳ عارف خداشناس ۴ لقب گوتم کا -
بدھ بار - بدھ وار (س) مذکر (ہندو) بدھ کا دن -
بدھا - ۱ - صفت - جادو کیا ہوا - جادو کی اثر مین مبتلا -
بدھاوا - دھ بفتح اول و دوم مخلوط الہا مذکر (مسلمان) - شادی بیاہ یا ولادت کی تقریبون مین اعزہ و اقربا جو جوڑے صاحب تقریب کے گھر بھیجتے ہین اسکو بدھاوا کہتے ہین ۲ مبارکباد کا گیت - مبارکباد ۳ بچہ پیدا ہونیکی مبارکباد ۴ بیاہ کا انعام -
بدھائی - (دھ بفتح اول و دوم مخلوط الہا) بڑھوتری - بالیدگی - نسل کی ترقی - اولاد اولاد کی تمنا - اولاد ہونیکی مبارکباد خوشی مبارکباد - انعام جو بچہ پیدا ہونیکی تقریب مین ملازمون کو دیتے ہین - بدھاوا) نوٹ غو ۱ انعام جو بچہ پیدا ہونے کی تقریب مین اہل حرفہ کو دیتے ہین - (دنیا کے ساتھ ۲ خوشی کے گیت ۳ بچہ پیدا ہونیکی مبارک باد
بدھائی گانا - ۱ - لازم - مبارکباد کے گیت گانا -

بدھنا - لازم ۱ پھنسنا - (بحر) بدھا ہوا ہون ازل سے مین ترک عشیمو تمین کسی پر اتکا چلا تیر مین نشانہ ہوا ۲ پیوست ہوجانا - رگ رگ مین اثر ہوجانا - (صبا) شور جسکا ہے وہ ہے عشق جنون زادل مین - بدھ گیا ہی تمکین حسن کا سودا دلمین -

بدھنا - (ھ) مذکر - پانی پینے کا مٹی کا ظرف جسمین ٹوٹی ہوتی ہے -

بدھنی - (ھ) مونث - ٹونٹی دار چھوٹا لوٹا -

بدھو - (ھ - نفی معنی عقلمند) ا - مذکر (طنزاً) بیوقوف - کم عقل -

بدھو بدھو - اس جنس کو کہتے ہین جو تولنے والے دغابازی سے لیتے ہین -

بدھوا - (ھ - دو ھوا - دے - بغیر دھوا شوہر) مونث - بیوہ عورت -

بدھوان بدھ بان - (ھ) صفت (ہندو) تیز فہم - ہوشیار - عالم دوراندیش - تمیزدار -

بدھی - (ھ - س - دھو - جاننا) مونث - سمجھ - عقل -

بدھی - ھ مونث - بدھیان جمع ۱ پھولونکا ہار - (بحر) کبھی نہ پھولونکی بدھی مین پائی بوئے وفا - کبھی نہ تا کرم تیرے ہار مین دیکھا ۲ وہ نشان جو کسی لچکنے والی چیز کی چوٹ سے یا کسی وزنی چیز کے بوجھ سے بدن پر پڑجاتا ہے - کوڑے یا نیچی کی مار کا نشان جو بدن پر پڑجاتا ہے - (ڈالنا پڑنا کے ساتھ) (آتش) نازک اندامی مین کیا نسبت کسیکو یار سے - بدھیان پڑتی ہین اُس گل کے بدن پر ہار سے ۳ تلوار کا آرا زخم - (آتش) ہار پھولون کے پہنتے تو ہو میری ناطر - بدھی زخمونکی کرے تیغ تمھاری تیار ۴ ٹپکا جسکو گلے مین ڈالتے ہین ۵ چمڑا جسکے ذریعے سے برما گردش کرتا ہے ۶ چمڑے کا ٹکڑا جسپر حجام اُسترہ صاف کرتے ہین -

بدھی کا ہاتھ - ترچھا دار (منیر) کی میری قدر معرکہ مین تیغ یار نے - بدھی کے ہاتھ دوڑ کے مجھسے لپٹ گئے -

بدھیا - (ھ - س - دھو - زخمی کرنا) مونث ۱ آختہ بیل - وہ چوپایہ جسکے فوطے نکال ڈالے گئے ہون ۲ دو شاخون کا چھوٹا گنا -

بدھیا بیٹھنا - لازم - عم ۱ چلتے ہوئے بیل کا بیٹھ جانا یا بیکار ہوجانا - (مجازاً) عم - نقصان ہونا - دوالا نکلنا

مفلس ہونا۔

بدھیا کرنا۔ متعدی۔ بیل کے خصیے نکال ڈالنا۔ آختہ کرنا ۲۔ نامرد کرنا

بدھیا ہونا۔ لازم۔ آختہ ہونا۔

بدھیا مری تو بلا سے آگرہ تو دیکھ لیا۔ (ایک دھوبی کے نسبت یہ قصہ مشہور ہے کہ وہ آگرے کے شوق مین دو منزلہ راہ طے کرتا ہوا آگرے پہنچا واپسی مین بیل مرگیا جب لوگون نے بیل کا حال پوچھا اسنے یہ فقرہ کہا) امثل نقصان ہوا تو بلا سے دل کی ہوس تو نکل گئی۔

بدیہیات ۔ (ع۔ بدیہہ مین یاے نسبت لگانے کے قاعدے کے مطابق ی کو حذف کیا اور دال کے زیر کو فتح سے بدل دیا۔ جیسے حنیفہ سے حنفی ہوگیا اس جگہ بدیہیات بھی کہتے ہین) منطق کی اصطلاح نظریات کا مقابل۔ وہ چیزین جنکا علم فکر پر موقوف نہو بلکہ فوراً بغیر فکر کے حاصل ہوجائے جیسے کل جزو سے بڑا ہوتا ہے۔

بدی ۔ (س) مونث۔ سُدی کا ضد قمری مہینے کے پندرہ روز جنمین چاند گھٹتا ہے۔ پورن ماشی سے چاند نکلنے تک کا زمانہ۔ اندھیرا پاکھ۔

بدی۔ دیکھو۔ بَد۔ بَدا۔

بُدیا۔ (ھ دِدیا۔ س ودد جاننا زبانون پر بہ تشدید دال ہے) مونث ۱ علم وہنر ۲ فلسفہ ۳ شاستر کا علم ۴ علم بخشنے والی دیبی ۵ چھل۔ فریب جیسے ٹھگ بدیا ۶ گٹکا جسکے منہ مین رکھ لینے سے اُڑنے کی طاقت آجاتی ہے۔

بدیس ۔ (بے۔ دوسرا دیش۔ ملک۔ سنسکرت مین ودیش) مذکر پردیس۔ غیر ملک۔ باہر۔

بدیسی۔ (صفت بکسر اول و دوم و یاے مجہول ساکن و کسر سین و سکون یاے معروف)۔ غیر ملک کا۔ دوسرے ملک کا۔

بدیع ۔ (ع) یاے معروف صفت ۱ انوکھا۔ نادر۔ نیا ۲ بنانے والا موجد۔ نوایجاد شے۔

بدیل (ع) یاے معروف۔ صفت ۱ بدل کسی چیز کا ۲ حکیم خاقانی کا نام

بدیہہ۔ (ع۔ بفتح اول و کسر دوم و سکون سوم و فتح چہارم و سکون ہاے مخفیہ بے سوچے کہنا مظاہر) صفت برجستہ۔ ظاہر۔ ٹھیک۔

بدیہہ گوئی۔ مونث۔ بے غور

فکر کے کہنا۔ برمحل کہنا۔

بدیہی - (ع بفتح اول وکسر دوم وسکون یاے معروف وکسر ہا وسکون یاے معروف ی نسبت کی ہے) صفت لظاہر۔ روشن۔ یقینی الم نشرح۔ وہ بات جو صاف عقل مین آے ۲ منطق کی اصطلاح مین اُس تصور یا تصدیق کو کہتے ہین جسمین غور وفکر کی ضرورت نہ پڑے یعنی محتاج ثبوت نہ ہو۔ جیسے کل اپنے جزو سے بڑا ہوتا ہے۔ (ذوق) جو مسائل نظری تھے وہ بدیہی تھے تمام عقل کو تجربے کی اتنی ہوئی تھی کثرت

بدیہی الانتاج - (ع بہ تشدید یاے مضموم) منطق کی پہلی شکل جسکے نتیجہ نکالنے مین فکر کی ضرورت نہین ہوتی

بدیہیات - (ع) جمع بدیہی کی۔ دیکھو بدہیات۔

بُڈھا - (ع) صفت۔ کہن سال پیر۔ معمر۔ تسلیم آج تک ہی وہی ہے معرد شاعری۔ بڈھے ہوئے مگر نہ تمھاری زلف گئی۔ بڈھا کے جگہ بڑھا بھی کہتے ہین۔ دیکھو بوڑھا۔

بڈھار - مونث (ہندو) برات کے دوسرے دن ٹھہرا لینے کو بڈھار کہتے ہین۔ ڈال کا تلفظ راے ہندی کا ہے

بُڈھا ٹھڈا - صفت۔ بہت بوڑھا۔

بُڈھی - مونث کی صفت۔ دیکھو بڈھا

بڈھی گھوڑی لال لگام مثل جو شخص بڑھاپے مین جوانی کی حالت رکھے اسکی نسبت بولتے ہین۔

بُڈھیرا بڈھری - (ھ) ایک قسم کی خوشبودار گھاس۔ دال ہندی کو راے ہندی کیطرح بولتے ہین۔

بُڈھیا۔ بُڈّی (ھ) پیر زال۔ بہت بوڑھی عورت۔

بذاتہ (ع۔ ب + ذات + ہ) دیکھو ب۔

بذل - (ع بفتح اول وسکون دوم) مذکر۔ داد ودہش۔ بخشش۔

بذلہ (ع۔ بروزن طبلہ بمعنی لطیفہ چٹکلا) - دیکھو بزلہ (ف)

بذلہ باز۔ بذلہ سنج۔ بذلہ گو (ف) صفت۔ لطیفہ گو۔ خوش طبع۔ ظریف

بُر - (ھ) مؤنث۔ عورت کا مقام مخصوص۔

بَر - (ھ۔ س در۔ انتخاب کرنا) مذکر عو۔ اجوڑا شوہر۔ منگیتر۔ (جانصاحب) جنگلو کے خصم سا ہے نہین جانور اپنا

مہتاب ہوا چاند کا ٹکڑا ہے برانیا ۲ دہلی برگد- لکھنؤ مین "دبر" اور برگد کہتے ہین ۳ (لکھنو) بھڑ ۴ کپڑے کا عرض- چوڑائی (فقرہ) پرانی وضع کے لوگ چوگوشیہ ٹوپی نیچی چولی کا انگرکھا ایک برکے پائنچے کا پائجامہ پہنتے ہین ۵ تلوار کی چوڑائی (رشک) ہر کسی سے تیز ملتا اپنے لاشے کو کفن حیف چوڑا برنہین سفاک کی تلوار کا ۶ دعا ۷ بہت اچھا

بر پانا- ا- لازم منگیتر کا ہاتھ آنا (لذت عشق) علاوہ برین اور اے خوش سیر نصیبون سے ملکہ نے پایا یہ بر

بر جوگ- (ھ) صفت- عورت شادی کے قابل- جوان سیانی لڑکی-

بر جیک- (ہندو) صفت- وہ لڑکا یا لڑکی جسکی منگنی میسر نہو اور خالی رہجاے-

بر دکھوا- بر دکھائی- ایک رسم جو شہرون مین قبل نسبت پکی ہونیکے ادا کیجاتی ہے جسمین منگیتر رونمائی کی غرض سے سسرال جاتا ہے-

بر دینا- متعدی ۱ شادی کردینا (قلق) وہ بھی جب راضی ہو تو کردینا حسب خواہش اسے بھی بر دینا-

بر دان- ھ- مذکر ۱ شادی کا عطیہ جو عروس کو شوہر کیطرف سے بھیجا جاتا ہے ۲ دعا کا جواب جو خدا کیطرف سے یا کسی مقدس بزرگ سے ملے-

بر مانگنا- لازم- عورت خاوند کی طلب کرنا- بیاہ مانگنا ۲ منگنی ہونیکے بعد بیٹی والونکا بیاہ کا تقاضہ کرنا-

بر (ع) نیکی- احسان-

بر- (ع)- مذکر بحر کی ضد- جنگل بیابان- خشکی- زمین (جمع براری) اردو مین بہ سکون دوم بغیر تشدید کے اس معنی مین مستعمل ہے ۲ خدا تعالی کا نام ۳ بڑا نیک- احسان کرنیوالا مہربان- فرمانبردار مان باپ کا- ابرار جمع-

برا اعظم- (ع- بر جاے خشکی) ا- مذکر خشکی کا وہ بہت بڑا قطعہ جو پانی سے علیحدہ ہے اور جسمین بہت سے ملک شامل ہین-

بر و بحر- (ف خشکی و تری یعنی خشک زمین و دریا

بری- صفت- بحری کا ضد جنگلی خشکی کا-

بر- (ف) مذکر- مثل بائے موحدہ کے الصاق و اتصال کیواسطے دو

فارسی لفظون کے بیچ مین آتا ہے جیسے
دوش بر دوش ۲ اوپر - بلند - جیسے
برتر ۳ کلمات کے اول زائد بھی آتا
ہے - جیسے - برعکس - برحق ۴ پھل
جیسے - برخوردار ۵ باہر - بیرون ۶ جسم
تن - بدن - سینہ (مونس) لپٹی ہوئی
تھی چست زرہ برسے دیو کے ۷ بغل
کنار آغوش (محسن) اسرار نہ آسمان
نظر بین - دبے ہوئے ہفت بحر بر
بین ۸ پہلو (مومن) کہان تک سوز
شوق ہمکناری - کرے یون گرم جابر
بین ہماری ۹ چوڑاپن ۱۰ جوان عورت
۱۱ فارسی ترکیبون مین - نزدیک ۱۲
(از کے ساتھ) یاد - حفظ (فقرہ) سبق
ازبر کرلو -

برآشفتہ - (ف) صفت غصے
مین بھرا ہوا -

برافتادہ - (ف) صفت
مغلوب - ناتوان -

برافروختہ - (ف) صفت
۱ آگ پر رکھا ہوا - جلتا ہوا ۲ غصے
مین بھرا ہوا -

برآمد - (ف) مونث ۱ خرچ
آمدنی مصارف (فقرہ) درآمد سے
برآمد زیادہ ہے یعنی آمدنی سے خرچ
زیادہ ہے ۲ وہ زمین جو دریا کے
ہٹ جانے سے نکل آتی ہے ۳ روپے
نکاسی مال کی ۴ اظہار ۵ ظہور طلوع
خروج - نکلنا - باہر نکلنا - (فقرہ) آفتاب
برآمد ہوا ۶ (صفی) جس سے ملتا ہی
نہین راہ برآمد کا پتا - گرد کھینچا ہی فلک
نے کیا خط پر کار کو ۷ اصلی - بغیر بناوٹ
کے (فقرہ) یہ مری برآمد غلط ہے بناکر
نہین لکھا - نمایش - ظاہرداری (فقرہ)
راست گو کب مجھے وہ سرو سہی قد سمجھا
عجز کو طنز خوشامد کو برآمد سمجھا -

برآمد آفتاب ہمراہ چھوٹ - مقولہ
گنجفہ کھیلنے والے کھیل کی ابتدا کرنیمین
جب سُرخ بازی کا میر کسی دوسرے
پتے کے ساتھ ڈالتے ہین تو یہ فقرہ بولتے
ہین -

برآمد کرنا - ا - متعدی - کھوج
لگانا - نکالنا - ظاہر کرنا - (فقرہ) پولس
نے اس مکان سے چوری کا مال برآمد
کیا -

برآمد ہونا - لازم ۱ نکلنا - باہر آنا
(دبیر) یہ کہکے برآمد ہوے گھر سے
شہ ابرار کے یا یا جانا - نکلنا - چوری
کا مال نکلنا - سراغ لگنا - (ف) زید کے
گھر مین مال مسروقہ برآمد ہوا -

برآمدہ ۔(ف ۔ دہلیز و پیشگاہ (ایوان) ا۔ مذکر۔ بالاخانہ کا اوپر کا باہر نکلا ہوا کمرہ ۲۔ سائبان ۳۔ غلام گردش

برآنا ۔ا۔ لازم ۔ کامیاب ہونا پورا ہونا ۔ حاصل ہونا ۵۔ مراد بر آئین تمھارا حوصلا نکلے ۔ مگر یہ تو کہو تمکو کیا مجھے تھے کیا نکلے ۔

برانداز ۔(ف) ۔صفت ۔ برباد کرنے والا ۔صرف فارسی ترکیبون مین استعمال مین ہے ۔

برانگیختہ (ف) صفت غصہ مین ۔اشتعال مین ۔آمادہ (کرنا ہونا کے ساتھ) ہفتے مین دو خط لکھا کرو تاکہ مجھکو جواب دینے پر برانگیختہ کرتے رہو ۔

برآور ۔(ف) پھل لانیوالا درخت ۔میوہ دار درخت ۔

برآوردہ ۔(ف ۔بفتح واو) مونث ۔ تخمینے کی فرد ۔تکدمہ ۔ بکیٹ ۔گوشوارہ ۔بل ۔تنخواہ کا کاغذ وہ کاغذ جسپر مصارف کا حساب لکھا ہو ۔

برآورد بنانا ۔ا۔متعدی ۔تخمینے کی فرد بنانا ۔تخمینہ بنانا ۔

برآور د کرنا ۔ا۔ متعدی ۔نکالنا برآمد کرنا ۔کسی رقم کا ایک مد سے نکال کر دوسری مد مین داخل کرنا ۔ منہا کرنا ۔تفریق کرنا ۔گھٹانا ۔

برآوردہ ۔صفت ۔ وہ رقم جو ایک مد سے نکال کے دوسری مد مین ڈالی جائے ۔

برباد ۔(ف بر+اوپر ۔باد ۔ ہوا) صفت ۔اُجاڑ تباہ ۔ ویران خراب نیست ۔نابود ۔

برباد کرنا (فارسی مین بباد دادن و برباد دادن اس معنی مین ہے) متعدی ویران کرنا ۔ناس کرنا ۔خراب کرنا تباہ کرنا ۔نیست نابود کرنا ۔اُڑانا ۔ضایع کرنا ۔مفلس بنانا ۔فقیر کردینا ۔(ناسخ) نکہت گل کی روش اے فلک ناہنجار تو نے اُس گل سے چھڑا کر مجھے برباد کیا ۔

برباد ہونا ۔ا۔لازم ۔

بربادی ۔مونث ۔تباہی ۔خرابی

برپا ۔(ف) صفت ۔قایم ایستادہ (انیس) برپا کہان ہو خیمہ اقدس حضور کا ۲۔ ٹھہرا ہوا ۔

برپا کرنا ۔(ف برپا داشتن) متعدی ۱۔قایم کرنا ۔مچانا ۔اُٹھانا ۔ پھیلانا ۔کھڑا کرنا ۔جیسے قیامت

بر پا کرنا - محشر برپا کرنا ۲ آباد کرنا - (محسن) محشر برپا ہے تو بھی برپا کر۔

برپا ہونا یا رہنا - لازم ۱ اٹھنا پیدا ہونا - مچنا - (محسن) حشر برپا ہو جو کنعانی مقابل آئین - چرخ پر سورۂ یوسف کو ملک لیجائین ۲ پھلنا پھولنا (تسلیم) آبرو تشو و نما کی نہین غربت مین نصیب طفل اشک آنکھ سے گر کر کبھی برپا نہوا۔

برتر - (ف) صفت ۱ زیادہ بزرگ - زیادہ بلند - اعلےٰ - جیسے خدائے برتر ۲ غالب ترجیح رکھنے والا - بڑھکر (رشک) رنگ گل سے کہین برتر ہے تمھاری رنگت

برتری - مؤنث - بزرگی غلبہ بلندی - بڑائی فضیلت - (فقرہ) اجی تم کیا باتین کرتے ہو انکو برابری بلکہ برتری کا دعوےٰ ہے۔

برتقدیر (ف) تابع فعل یا لفظ

برجا - (ف) - بر - اوپر - جا جگہ) صفت - بجا - ثابت - برقرار ٹھیک

برجستہ - (ف برزائد ہے) صفت بے ساختہ - بغیر بناوٹ کے - فی البدیہہ بے سوچے - بے فکر کئے بلند - پسندیدہ عالی - موقع کے مناسب ٹھیک تحفہ - موزون - چست - بروقت -

برمحل (قدر) اک مصرع برجستہ ہے ہر موج مئے ناب - دیوان ہے جامی کامرا جام نہین ہے - (فقرہ) مین نے بھی مجبوری نام لے لیکر چند امیرونکی ایسی برجستہ مثالین بیان کین کہ سب لگے بغلین جھانکنے -

برحال خود اشک ریز - اپنے حال پر افسوس کرنیوالا - (محسن) ہر اک موج چلتی ہوئی تیغ تیز ہر اک قطرہ برحال خود اشک ریز -

برحسب دلخواہ - (ف) مطابق دلی خواہش کے -

برحق - (ف برزائد ہے) - اصفت ۱ صحیح - ٹھیک - درست بجا بیشک (فقرہ) جادو برحق کرنیوالا کافر ۲ ناگزیر - واقعی - شدنی - لازمی - (فقرہ) مرنا تو برحق ہے لیکن مجھکو اس سے بڑی تسلی ہوگی کہ پہلے اپنے دشمن کو ڈوبا ہوا دیکھ لون ۳ سچا - حق پر - راستی پر جیسے نبی برحق - آپ کا فرمانا برحق ہے -

برخاست - (ف - خاستن اٹھنا) ۱ صفت - بند - ختم - ملاقات

سے علیحدہ - برطرف - موقوف کرنا
ہونا کے ساتھ (امیر) محفل برخاست
ہے پتنگے - رخصت شمعون سے
ہو رہے ہین ۔ سمجھے کہ عرض حال
کریگا ضرور امیر - دربار اس کے آتی
ہے برخاست کر دیا (فقرہ) بادرچی
کو برخاست کر دیا -

برخاستہ خاطر - (ف) صفت
برخاستہ دل - (فسانہ عجائب) یہ
رنڈیان بد سلیقہ ہین انہین نشست
برخاست کا قرینہ نہین آتا اُنسے تو
اور برخاستہ خاطر ہو گا -

برخاستہ خاطری برخاستہ
دلی - (ف) مونث - دلکی رنجش آزردہ
دلی -

برخاستہ دل صفت - کبیدہ -
رنجیدہ - آزردہ دل - (شرف) اسلئے
برخاستہ دل بزم دنیا سے ہوئے -
جسکے پروانے تھے ہم وہ رونق محفل نہ
تھا -

برخاستہ طبیعت - برخاستہ دل
برخاستگی - مونث - موقوفی برطرفی
رخصت -

برخلاف - (ف - برزائد ہے)
صفت - ضد - اُلٹا - برعکس - ناموافق
نقیض - مخالف (شمشاد) زمانہ ہے
برخلاف مجھسے ہین جب سے اُنکے
عتاب مین ہون (کرنا ہونا کے ساتھ)
برخلاف آئین - (ف) قانون عدالت
کے خلاف دستور کے خلاف -

برخوردار - (ف تلفظ برُخُردار ہے)
اس لفظ کی ترکیب مین مختلف اقوال
ہین ۱ برخورد بمعنی مصدری نفع پانا
آر کلمہ نسبت جیسے خریدار مین ہے ۲
برخورد معنی مصدری مین مرکب اسم اور
امر سے مثل پاپوش کے دار بمعنی
درخت یعنی متمتع ہونے والا ۳ برصیغہ
امر بمعنی ببر (لے) خور بمعنی بخور
(کھا) دار بمعنی بدار (رکھ) - اس
لفظ کا استعمال مذکر - مونث دونون
کیواسطے صحیح ہے ۱ بیٹا - بیٹی - نورچشم
۲ صفت - اقبالمند - بختاور ۳ (دعا)
عمر دراز ہو - جیتے رہو -

برخورداری - مونث - عو - اولاد
کی کثرت - (فقرہ) نیستی مین برخورداری
- برخوردار کی جگہ مونث کیواسطے اسکا
استعمال صحیح نہین ہے -

برداشت - (ف - برداشتن کا امر)
۱ اسمائے عربی - فارسی کے آخر مین
لگانے سے فاعلیت کے معنی دیتا ہے

جیسے علم بردار ۲ ہندی اسماء کے آخر
مین بھی لگاتے ہین- جیسے بلم بردار ۳
بلند آواز- (میر) طلسم سحر ہے بردار
پاٹ دار آواز- کسی پری کا نہ اُڑنے مین
پھیلے یون دامن ۴ چوڑا کپڑا-

برداشت- (ف) مونث ۱
صبر تحمل- تاب (کرنا لانا ہونا کے ساتھ)
(ناسخ) برداشت ساقیا نہین مجھکو
خمار کی (شرف) آنکھو نے حسن یار کا
دیکھا نہ جائیگا برداشت لا سکینگے نہ
اُسکے جمال کی ۲ جانور ونکی خبرگیری
نگرانی- (کرنا ہونا کیساتھ) ۳ اُجائیت
قرض پر سود لینا- سود اسلف اُدھار
دینا لینا- روپیہ صرف کرنا-

برداشت خانہ- مذکر- وہ
مکان جسمین مال اسباب رکھین- گودام

برداشتہ خاطر- برداشتہ دل
صفت گھبرایا ہوا- اُداس- اُچاٹ
بیدل- رنجیدہ- آزردہ دل (ہونا
کرنا کے ساتھ)

برروُ- (فارسی محاورے پر
روئے کسے چیزے کردن سے لیا ہے)
تابع فعل- سامنے- رو برو (بحر)
آجتک منھ پہ ترے مین نے نہ رکھی
کوئی بات- ہوے کیا کیا نہین فتنے
مرے برروُ پیدا-

برزبان تسبیح و در دل گاؤ خر
(ف) ظاہر مین نیک باطن مین
بد کی نسبت بولتے ہین- رام رام
جپنا پرایا مال اپنا-

برزبان کرنا- ا- متعدی- خوب
یاد کر لینا- حفظ کر لینا-

برزبان ہونا- ا- لازم- خوب
یاد ہونا حفظ ہونا-

برسر بازار- (ف) بہت شہرت
کرنے اور شہرت دینے کا کنایہ ہے

برسر خود- برسر خویش- (ف)
کنایتہً- خود رائے- خود سر- خود مختار

برسر خطا- تابع فعل- خطاوار
ملزم غلطی پر- (عالم) بے سبب مجھ سے
جو خفا ہین آپ- بخدا برسر خطا ہین
آپ-

برسر حساب سختی کرنے پر
آمادہ (صبا) خوشی وہ کون سی دی
جسکے بعد غم نہ دیا- ہمیشہ سر پہ فلک
برسر حساب رہا-

برسر فرزند آدم ہر چہ آید
بگذرد (ف) مقولہ- آدمی پر کیسی
ہی سخت مصیبت پڑے جھیل
لیجاتا ہے- (بحر) برسر فرزند آدم

ہر چہ آید بگزرد - غم نہین آفت پر آفت ہو یہان بالائے سر -

برسرکار - (ف) تابع فعل بیکار کی ضد - کام مین - ملازمت مین - مشغلے مین (مراۃ العروس) وہ دن بھول گئے کہ امیدواری بھی نصیب نہ تھی ؛ اب برسرکار ہو تو قدر نہین کرتے -

برسرکین - برسرکینہ - تابع فعل کینہ پر آمادہ - فساد پر مستعد (مومن) ہائے بس مرگ بھی دفن کرین مجھکو غیر - خاک مین ملجائے چرخ برسرکین ہے ہنوز -

برسرمطلب آنا - لازم اصل مقصود پر آنا -

برسروچشم (ف) تابع فعل بسروچشم - سر آنکھون سے - بخوشی منظور ہے - (رشک) کنگھی سرمے کی جو فرمائشین لکھن مول لیا - برسروچشم یہ شوخی یہ عنایت تیری -

برشاخ آہو - دیکھو براست عاشقان برشاخ آہو -

برضد - ا صفت - عو - مخالف ضدی -

برضدی - ا - مؤنث - عو - ضد - تکرار - آڑ - (فقرہ) بات بات مین برضدی کچھ اچھی تھوڑی ہے -

برطبق - (ف) تابع فعل - مطابق - موافق - بموجب -

برطرف - (ف برطرف شدن دور ہونا - کنارے پر گرنا) ا صفت ۱ برخاست - موقوف - (کرنا ہونا کا ساتھ) (آتش) دل مین اُس بت کے الٰہی ہو مرا گھر ایسا - برطرف اُسکو کرے مجھکو جو دربان رد کے ۲ دور - علیحدہ - بے تعلق (صبا) برطرف غم کر دیا دکھلا کے اُسنے صاف چشم - چہرۂ عشاق کو حکم بحالی ہو گیا ۳ بالائے طاق - ذکر نہ کیجئے - نام نہ لو - کیا ذکر ہے (مصحفی) یہ اُسکے حُسن کی نیرنگیان ہین - تکلف برطرف کیا حُسن کیا عشق -

برطرفی - ا - مؤنث - بفتح فا و بسکون را سے دوم - موقوفی علیحدگی معزولی - (داغ) خرابی مین ہین کیا کیا اسکے عاشق - کہ برطرفی بحالی روز کی ہے (دبیر) چہرہ نہ رہا دفتر انجم مین کسی کا - پروانہ چراغونکو ملا برطرفی کا -

برعکس ۔ (ف) صفت ۱۔الٹا (آتش) کسی کو کیا کوئی گھر اپنے دلمین برعکس کرنے دے ۔ نگین سے دیکھ لے برعکس نام ہوتا ہے ۲ برخلاف دستور کے خلاف (طلسم الفت) یہ تو برعکس کارخانہ ہے ۳ مخالف (امانت) غیر رکھدیتا ہے سراسیہ صفائی سے صنم ۔ مجھسے برعکس نہ آئینہ زانو ہو جائے ۔

برعکس نہند نام زنگی کافور (ف) مثل ۔ اسکی نسبت کہتے ہین جو ایسی صفت سے مشہور ہو جو اوس مین نہ پائی جائے ۔

برعکسی ۔ ا۔ مونث ۔ عداوت ضد ۔ مخالفت ۔ (رشک) مجھ پہ احسان بھی کرتے ہین تو برعکسی سے روٹھتا ہون تو خفا ہو کے منا لیتے ہین ۔

برقرار ۔ (ف) صفت ۔ بحال مستقل ۔ قائم ۔ ثابت ۔ باقی موجود زندہ ۔ صحیح و سالم (رکھنا ۔ رہنا ۔ کے ساتھ) (فقرہ) بھائیون کی جوڑی برقرار رہے ۔

برگزیدہ ۔ (ف ۔ بفتح گاف برگزیدگان جمع) صفت منتخب مقبول پسندیدہ ۔ (فسانہ عجائب) مولوی عبدالرحمن برگزیدۂ یزدان عالم باعمل ہین ۔

برگشتگی ۔ بغاوت ۔ انحراف پھرنا ۔

برگشتہ ۔ (ف) صفت ۔ پھرا ہوا ۔ مخالف ۔ باغی ۔ سرکش برگشتہ ایام ۔ برگشتہ اختر برگشتہ بخت ۔ برگشتہ دولت ۔ برگشتہ سر ۔ برگشتہ طالع (ف) صفت بدنصیب ۔ بدقسمت ۔

برلانا ۔ متعدی (آرزو تمنا کے ساتھ) پورا کرنا ۔ حاصل کرنا ۔ تکمیل کو پہنچانا ۔

برماضی صلوات ۔ ا۔ جو ہونا تھا ہو چکا ۔ گزری ہوئی بات کا کیا ذکر ۔ پچھلی باتون کو جانے دو ۔

برمحنت سلاح جنگ چہ سود (ف) مثل ۔ کام کام والے سے ہوتا ہے جو اوس کام کا نہین اوس سے کام کی امید رکھنا فضول ہے ۔

برمحل ۔ (ف) تابع فعل ۱۔ ٹھیک وقت پر ۔ عین وقت پر ٹھیک موقع پر (رشک) برمحل

آنے لگے ابتو جواب خط شوق ۲
مناسب - موزون - برجستہ
موقع کے مناسب (قدر) شوق
دلوا کے سبکو القصہ - اب سناتا ہون
برمحل قصہ -

بَرْمَلا - (ف - بفتح اول
وسوم - بر اوپر - ملا ع گردہ) تابع
فعل - کھلم کھلا - دن دہاڑے -
کھلے خزانے - علانیہ - آشکارا
ظاہر - ہویدا - روبرو - منہ پر سامنے
(منیر) بالائے بام وہ جو عیان برملا
ہوا -

برملا سنانا - ا - متعدی
علانیہ گالیان دینا صاف صاف
کہنا - روبرو کہنا -

برملا ہونا - ا - لازم - علانیہ
لڑائی ہونا تکرار ہونا - حجت ہونا -
(داغ) بے دد بدو ہوے نہ نکلتا
مراغبارہ آج اُنسے صاف صاف
مری برملا ہوئی -

برموقت - (ف) تابع فعل
عین موقع پر - برمحل - (ذوق)
موذن مرحبا بروقت بولا - تری آواز
مکے اور مدینے -

بَرّا (ھ) - جوار چنا یا جوار مٹر
ملے ہوے -

بَرا - (س) مذکر - چنے یا ماش مونگ
کی ٹکیان جو تل کر بنائی جاتی ہین -

بَرّا ۱ - (ھ) مذکر - ایک قسم کا رسّا
جو دیہاتی کنوار کے مہینے مین سدی
چودہ کو کھیل کیغرض سے بناتے ہین

بُرّا ۱ - (ھ) مذکر ۱ کسی چیز کا اندر
کا خول ۲ ڈھول کا پیٹ ۳ مہاسہ
۴ کسنم کا بیج -

بُرا - (ھ) صفت ۱ اچھا کی ضد
خراب ۲ ناگوار (غالب) کہون
کس سے مین کہ کیا ہے شب غم بری
بلا ہے - مجھے کیا بُرا تھا مرنا اگر ایک
بار ہوتا ۳ بھونڈا - بدشکل - (فقرہ)
کیا بُری صورت ہے ۴ بیوفا -
خود غرض - (فقرہ) کیا بُرا زمانہ
ہے نفسی نفسی پڑی ہے ۵ خوفناک
خطرناک - مہیب - ڈراؤنا -
بھیانک (فقرہ) کیا بُرا مکان ہے
اسمین کوئی بستا ہی نہین ۶ کند
ذہنی (فقرہ) کیا بُرا ذہن ہے ۷ بدمزہ
(فقرہ) بُرا سیب ہے منہ بگڑ گیا
۸ مضرت رسان (فقرہ) دیکھو
یہ بُرا کھیل ہے ۹ معیوب (شمشاد)
الفت مین بدگمان رہے یہ بُرا

نہین - لیکن کسیکو میری طرح درد سر نہو ۱۱ زہر ہلا - (فقرہ) بچہ بڑا کیڑا ہے ۱۱ شریر - بدنیت (فقرہ) زید بڑے لڑکون کی صحبت مین خراب ہوا ۱۲ بد خلق - ناشایستہ - خراب ۱۳ بے شرم - بے حیا ۱۴ کمینہ ۱۵ لالچی ۱۶ سخت دل - بیرحم ۱۷ بدقسمت کم بخت ۱۸ چڑچڑا - (فقرہ) حاکم کا بڑا بڑا مزاج ہے بات بات پر الجھنے لگتا ہے ۱۹ نکما - بیکار فضول ۲۰ کمبخت - جیسے بڑی گھڑی ۲۱ مذکر (بڑون - جمع) شریر آدمی (مثل) بڑے بھلے ڈرتے یا تیری برائی سے ۲۲ مذکر - دشمن رقیب مخالف ۵ اب کیا رہا ہے جس سے رقیبون کا ڈر کرین - ہم تو بڑون کی جان کو پہلے ہی رو چکے -

بڑا آزار - عو - دق کا مرض سل کا مرض - (جانصاحب) ترشی ہو وین وہ تو ہون کہ منع اُن کو تو ہے بڑا آزار نرگس کو شدیون فالسے

بڑا احوال کرنا - متعدی - عو - بڑا حال کرنا -

بڑا بنانا - متعدی - مخالف بنانا - ملزم ٹھہرانا - رسوا کرنا - بدنام کرنا کسیکی نظر مین حقیر کرنا - ذلیل کرنا بلا کرنا - کسیکی غیبت کرنا - بدگوئی کرنا -

بڑا بننا - لازم - الزام لینا - برائی لینا - بدنام ہونا - (داغ) کیون بگڑ کر بڑا بنون اُن سے -

بڑا بھلا ۱ مذکر - گالی گلوچ بدزبانی - سخت سست ۲ صفت اچھا بڑا نیک و بد ۵ ابھی امیر کو صاحب بڑا بھلا نہ کہو - بڑے بھلے کا تو صحبت سے حال کھلتا ہے ۳ ایسا ویسا - (فقرہ) نواب صاحب کے یہان کوئی روک ٹوک نہین بڑا بھلا جو چاہے چلا آئے -

بڑا بھلا آنا - متعدی اچھا بڑا جاننا - سلیقہ ہونا - (نبات النعش) جیسا کچھ بڑا بھلا مجھکو آتا ہے مجھے کسی سے دریغ نہین -

بڑا بھلا سنانا - متعدی گالیان دینا - لعنت ملامت کرنا -

بڑا بھلا سُننا - لازم - ملامت سُننا ۵ داغ کو چین بھی نہین آتا - اُسے جب تک بڑا بھلا نہ سُنے -

بڑا بھلا کہنا - متعدی - لعنت

ملامت کرنا - جھڑکنا - آئے ہاتھون لینا سخت سست کہنا گالیان دینا - غصہ کرنا (جرات) نبلا تو دے کہ مین نے کہا تجھکو کیا بھلا کہتا پھرے ہے مجھکو جو تو یون برا بھلا -

بُرا بیٹا کھوٹا پیسا ایک وقت پر کام آتا ہے - مثل - ضرورت کے وقت بُری چیز بھی کام آجاتی ہے

بُرا پیر - صفت - عو - منحوس سبز قدم (شاد) بلبل ہون وہ منحوس نصیب ایسا ہے مجھ سبز قدم کا یہ بُرا پیر ہے - وہ خار گلستان ہون جہان پاؤن رکھون سائے سے مرے بوم بھی رم کرتا ہے -

بُرا جاننا - متعدی - خراب جاننا ہے تو بھلا ہے تو بُرا ہو نہین سکتا لے ذوق - ہے بُرا وہ ہی کہ جو تجھکو بُرا جانتا ہے -

بُرا حال کرنا - متعدی - خراب حال کرنا - خوب مارنا - اکت بنانا - تبلا حال کرنا - بدروپ کرنا - بدرنگ کرنا - بگاڑنا - تباہ کرنا - (فقرے) اگر بیگم صاحبہ صاحبزادے کی شرارتون کا حال سن لین گی تو پٹتے پٹتے اپنا بُرا حال کرینگی - مار مار کے بُرا حال کر دیا -

بُرا حال ہونا - لازم - حالت خراب ہونا - گت بننا - منحوس ہونا - حال ابتر ہونا - قریب مرگ ہونا (آتش) یہی زنجیر کے ہلنے کی صدا آتی ہے - قید خانہ مین بُرا حال ہے سودائی کا -

برا حکیم خدا کا غضب - مثل اگر حکیم بُرا ہو تو بس بیمار کی موت ہے

برا حوال - عم - بُری حالت سے - افلاس سے - تکلیف مین - مصیبت مین (مثل) ٹکٹا جیئے بُرے احوال -

بُرا چاہنا - لازم - کسیکی برائی کی خواہش کرنا (منتخب الحکایات) چونکہ آدمی کو غیب کا علم نہین کبھی آپ اپنا بُرا چاہنے لگتا ہے - حسد کرنا -

بُرا چاہنے والا - عو - دشمن - بیماری یا اور کسی بُری بات کے تذکرے مین وہ تم کی جگہ محبت سے میرے بُرا چاہنے والے - تمہارے بُرا چاہنے والے اُنکے

بُرا چاہنے والے کہتی ہین - (فقرہ)
امان جان بچاری ہم دونون بہار یکن
کی اُلٹ پلیٹ رکھ رکھاؤ دوادرمن
آگے تاگے مین ایسی پھنسین کہ اُنکی
عادتون مین فرق آگیا آخر کو ایذا نہ
سہ سکین اُنلے بُرا چاہنے والے بھی
پٹ گئے -

بُرا چیتنا - (چیتنا - ح مکسور
ی معروف ساکن - ت ساکن) لازم
عو - بُرا چاہنا - بُرائی چاہنا - کسیکے نقصان
کا خواہان ہونا (زنگین) دین دنیا مین
اسکا ہوئے بُرا جو کسی کا کوئی بُرا چیتے

بُرا خواب نظر آنا - خواب مین
مہیب صورتین نظر آنا - (شعور) دیکھی
نہ شکل دولت بیدار ایک شب -
بدبخت کو بڑے نظر آتے ہین خواب
بھی -

بُرا درجہ کرنا - متعدی - عو -
بُری گت بنانا - سخت سست کہنا
بگاڑنا -

بُرا درجہ ہونا - لازم - عو - بُرا
حال ہونا -

بُرا دل کرنا - متعدی - عو - نفرت
دلانا - (میر) ہمارے منہ پہ طفل
اشک دوڑا - کیا ہے اس ہی لڑکے
نے بُرا دل -

بُرا دل ہونا - لازم - عو -
بُرا حال ہونا - نفرت ہونا - دل
پھٹ جانا -

بُرا دن - منحوس زمانہ - مصیبت
کا وقت (محسن) جو دن کو یہی سوز
باطن رہا - تو دن بھر مرا کیا بُرا دن
رہا -

بُرا دن کرنا - متعدی - عو - بُرا
درجہ کرنا -

بُرا دن کرنا بُری رات کرنا - ا -
لازم - عو - دنیات تکلیف مین بسر
کرنا - (فقرہ) جان نے بُرا دن کیا بُری
رات کی آپ گیلے مین سوئی تمھین
سوکھے مین سُلایا اسکا یہ پھل ملا کہ
تم اُسکے دشمن -

بُرا دہاڑا کرنا - متعدی - عو -
بُرا درجہ کرنا - بُری گت بنانا بُرا
بھلا کہنا -

بُرا مزاج - بدانتظامی - کی جگہ
بُرا زمانہ - مذکر - بُرا شوب وقت
مصیبت کا وقت افلاس یا پریشانی
کے دن (لگنا کے ساتھ) -

بُرا سمیا - خراب موسم خشکی
کا زمانہ - قحط - کال -

بُرا سا مُنھ بنانا - لازم - چہرہ ایسا بنانا جس سے ظاہر ہو کہ کوئی بات ناگوار ہوئی ہے - (شوق قدوائی) طرز نفرت نہین اختلاے محبت ہی کہ وہ منھ بُرا سا مری صورت سے بنا لیتے ہین -

بُرا سمجھنا - ا - متعدی - بُرا جاننا (ذوق) بُرائی مین ہماری وہ اگر اپنا بھلا سمجھے - بُرا سمجھے بُرا سمجھے بُرا سمجھے بُرا سمجھے -

بُرا سُننا - لازم - سخت سُست سُننا - دیکھو بُرا کہنا -

بُرا کام - مذکر - بدفعلی - زنا وہ فعل جسکو مذہب یا قانون یا رسم و رواج نے روکا ہو (کرنا ہونا کے ساتھ) (راسخ) بحمد اللہ بچا یا شغل مے نے سب گناہون سے - بُرے کامون سے واعظ یہ بُری بات ہوگئی مانع -

بُرا کام کرنا - لازم ۱ بدفعلی کرنا ۲ نامناسب فعل کرنا ۳ عو - کنایتہً باقے کرنا - استفراغ کرنا -

بُرا کرنا - متعدی ۱ نقصان پہنچانا نامناسب فعل کرنا ۲ بدنام کرنا - رسوا کرنا - (داغ) معشوق زمانے مین کیا کام نہین کرتے - یہ کام تمہارا ہے اچھون کو بُرا کرنا ۳ کسیکو کسی سے ناخوش کرنا - (غالب) نہ سنو گر بُرا کہے کوئی - نہ کہو گر بُرا کرے کوئی

بُرا کہنا - متعدی غیبت کرنا شکایت کرنا - بدنام کرنا - رسوا کرنا - (جانصاحب) بُرا نہ کہتی کسی کو تو کیون بُرا سنتی -

بُرا کہنے والے پر تین حرف مقولہ - تین حرف سے مراد - ل - ع - ن - (لعن کے معنی پھٹکار)

بُرا لکھا - مذکر - عو ۱ بُرا درجہ بُرا حال (کرنا ہونا کیساتھ) ۵ (جانصاحب رانکو پھوہڑ پنے سے اوڑھ کر - کیا بُرا لکھا کیا کمتنے ہماری شال کا - (فقرہ) تم میرے یہان چلی آؤ دل بہل جائے نہین تو اس غم مین تمہارا بُرا لکھا ہو جائیگا ۲ بدنصیبی بدقسمتی (نگہت) کب اُس بُت نے خط کو خط مین نے بھلا لکھا - بوجہ بُرا لکھا اپنا یہ بُرا لکھا -

بُرا لگنا - لازم ۱ ناگوار ہونا - بدنما معلوم ہونا - ناموزون ہونا - گران گزرنا - (ذوق) دل کہان سیر و تماشے پہ مرا لگتا ہے - جی کے لگجانے

سے جینا بھی بُرا لگتا ہے ۲ (زمانے کے ساتھ) بُرا وقت آنا ۔ (فقرہ) زمانہ بُرا لگا ہے دوست برائیاں کرتے ہین ۔

بُرا ماننا ۔ لازم ۱ ناخوش ہونا ۔ رنجیدہ ہونا ۔ خفا ہونا بگڑ جانا (راسخ) اپنی تعریف پہ کیون اتنا بُرا مانتے ہو ۔ مین سہی تم نہ سہی یوسف ثانی نہ سہی ۲ پروا کرنا ۔ عموماً سلب کے ساتھ بولا جاتا ہے (فقرہ) آپ بُرا نہ مانئے تو مین بھی کچھ عرض کرون ۔

بُرا منہ بنانا ۔ متعدی چہرہ ایسا بنانا جیسے کوئی امر ناگوار خاطر ہو ۔

بُرا نہو ۔ عورتین بجائے دعائے بد کے کہتی ہین اور مطلب یہ ہوتا ہے کہ تیرا بُرا ہو ۔ تجھپر آفت آئے ۔

بُرا وقت ۔ نازک وقت مصیبت اور تکلیف کا زمانہ ۔ تنگی اور افلاس کے دن (حرات) نہ ہمدم ہے کوئی نہ اب ہمنشین ہے ۔ بُرے وقت کا کوئی ساتھی نہین ہے ۔ (داغ) آپ کے منتظر تھے ہم دم نزع ۔ تھا بُرا وقت آئے اچھے وقت ۔

بُرا وقت آلگا ہے ۔ عو ۔ بُرا زمانہ ہے (فقرہ) اے ہے کیا بُرا وقت آلگا ہے بھائی بھائی کا دشمن ہوا جاتا ہے

بُرا وقت ٹالنا ۔ متعدی مصیبت کا زمانہ صبر کے ساتھ بسر کرنا (شعور) انھین کے واسطے ۔ سر فضائے جنت ہے ۔ جو صبر کر کے بُرا وقت ٹال دیتے ہین ۔

بُرا ہڈرا ۔ عو ۔ خراب ڈھنگ (فقرہ) گھر والی بی بی نے سہیلی کے بچون کو میلے کچیلے بدحال چیتھڑے لگائے دیکھکر کہا اوئی بُوا بچون کا کیا بُرا ہڈرا کر رکھا ہے ۔

بُرا ہو ۔ بد دعا ۔ خانہ خراب ہو ۔ آگ لگے ۔ ناس ہو مصیبت پڑے (مومن) بدنام کیا ترا بُرا ہو اے دل ۔ ناکام کیا ترا بُرا ہو ایدل ۔

بُرا ہونا ۔ لازم ۱ بدنام ہونا (داغ) ذبح کیجئے نہ مجھے مین تو یونہی مرتا ہون ۔ آپ کیون لیکے یہ الزام بُرے ہوتے ہین ۲ ہوشیار ہونا ۔ چالاک ہونا ۔ (داغ) راہ پر حضرت زاہد کو لگا ہی لائے ۔ سچ تو یہ ہے کہ مے آشام بُرے

نوٹ کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی کانفوری جنتری سنہ ۱۹۲۲ء کی نہایت خوبصورت اعلیٰ درجہ کے چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور باقیمت محصول ڈاک قدردانوں کے پاس بھیجی جاتی ہے اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر دس متفرق جگہ کی شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھکر بھیجدیجئے جنتری بواپسی ڈاک آپکی خدمت میں روانہ کردیجائیگی

سینی لائن

خونی بواسیر اور خون بند کرنے کی دوا۔ یہ خوشبودار بے ذائقہ دوا چند بوٹیوں سے بنی ہے اور خون بند کرنے میں بیمثل ہے ناک سے خون جاتا ہو تو تھوڑا سا یہ عرق سونگھ لینے سے اسیوقت بند ہوجاتا ہے مسوڑھوں سے اگر خون جاری ہو تو سادی مقدار سے گرم پانی میں عرق ملاکر روز کلی کرنے سے مسوڑے سخت ہوجاتے ہیں اور خون بند ہوجاتا ہے منہ کے راستہ یا بلغم کیساتھ خون جاتا ہو تو اس دوا کے استعمال کرنے سے فوراً ہی آرام ہوجاتا ہے

قیمت فی شیشہ پچکاری ۱۰ محصول ہر دو ۱۲

پرانے ملریا بخار کی گولیاں

چار پانچ ہی خوراک میں بخار بند ہوجاتا ہے۔ لرزہ۔ بخار پرانا ہوجانے پر باری سے نہ آکر دن رات تھوڑا بہت چڑھا رہتا ہے جسم کا خون پانی سا ہوجاتا ہے اور آدمی کا رنگ پھیکا میلا ہوجاتا ہے تھوڑی محنت سے کلیجہ کانپتا ہے سانس پھولتی ہے کھانیکی خواہش و قوت بہت ہی گھٹ جاتی ہے تلی کلیجہ کے بڑھنے سے پیٹ نکل آتا ہے کبھی منھ اور ہاتھ پیروں میں ورم آجاتا ہے اور زندگی وبال ہوجاتی ہے ایسی حالت میں یہ گولیاں فائدہ کرتی ہیں قیمت چوبیس گولیوں کی ڈبیہ ۱۰ محصول وغیرہ ۶

دوائیوں کے تیل

مذکورہ ذیل دوائیوں کی تیل کے دو تین بوند پانی یا دودھ میں دوا کے فائدہ دیتے ہیں اور کونین پینے کی تکلیف سے بھی بچاتے ہیں اور آسانی سے پی سکتے ہیں

(۱) روغن صندل۔ سوزاک کے لیے نہایت مفید ہے قیمت ۴ محصول ایک سے ۴ شیشی تک ۶ (۲) اجوائن کا تیل۔ قے بدہضمی کے لیے ایک ہی دوا ہے قیمت ۸ محصول ۶ (۳) روغن سونٹھ یہ بھوک بڑھاتا ہے اور ریاح کو خارج کرتا ہے ۱۲ محصول ۶ (۴) روغن سولف پیٹ پھولنا اور دست وغیرہ کے لیے مفید ثابت ہوا ہے قیمت ۶ محصول ۶ (۵) روغن دال چینی۔ یہ دال چینی کو ملائم پھلکوں سے بنا ہے اور یہ نہایت خوشبودار ہے قیمت ۶ (۶) روغن لونگ۔ تلی اور ریاح کو دفع کرتی ہے اور درد شکم و بدہضمی کو مفید ہے قیمت ۶ محصول ایک سے ۴ تک ۶ (۷) روغن لیمون ہر گویا ابھی درخت سے توڑے ہوئے لیمون کا خوشبو دیتا ہے ۶ محصول ۶ (۸) روغن پیپرمنٹ پیٹ کے درد بدہضمی اور ریاح کے خارج کرنے میں یہ بہت مشہور دوا ہے ۱۲ محصول ۶ (۹) روغن الائچی۔ تلی اور ہچکی کو بند کرتی اور بھوک بڑھاتی ہے قیمت ۱۲ محصول وغیرہ ۶

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند اسٹریٹ کلکتہ

علمی خزانہ

آفتاب داغ

مرزا داغ اُستاد دکن کا یہ لاجواب دیوان حال مین ۳۸ سال بعد طبع ہوا ہے اور اسمین ان کی سوانحعمری اضافہ کیگئی ہے اس دیوان کا ایک ایک شعر داغ کے رنگ خاص مین ڈوبا ہوا ہی قیمت عہ

شرح دیوان غالب

مرزا غالب کا اردو کلام سہل ممتنع کی بہترین مثال ہے جسکی بنا پر متعدد شرح لکھی گئی ہین مگر حضرت نظم طباطبائی کی یہ مبسوط شرح سب مین افضل مانی جاتی ہے قیمت عہ

موازنہ انیس و دبیر

مولانا شبلی مرحوم کی لاجواب تصنیف جو عرصہ سے نایاب تھی اور اب خاص اہتمام سے دوبارہ چھاپی گئی ہے شائقین جلد منگائین قیمت ہے دسہ

اردوے معلّٰے

کے دونون حصص نہایت جانفشانی اور محنت سے ابھی حال مین شایع ہوے ہین قیمت فی جلد سے

دیوان حالی مع مقدمہ شعر و شاعری

مولانا حالی کا دیوان اور اُس کا مقدمہ ۲۵ سال سے زاید عرصہ گزرا جب چھپا تھا الحمد للہ کہ اب پھر بڑی کوشش اور محنت سے یہ نایاب دیوان مع مقدمہ شایع کیا گیا ہے دیوان جسقدر قدر و قیمت کا مستحق ہے ارباب ذوق سے پوشیدہ نہین مقدمہ جسمین شعر و شاعری کی حقیقت پر فاضلانہ تبصرہ کیا گیا ہے اُردو زبان مین ایک نادر الوجود اور نہایت قیمتی چیز ہے قیمت قسم اعلےٰ مجلد ۲ رغیر مجلد ۱ عہ

مینائے سخن

امیر مینائی مرحوم کا مجموعہ دلسوخت

یہ مفتی امیر مینائی کے اُس کلام کا مجموعہ ہی جو عرصہ دراز سے نایاب تھا۔ معنوی محاسن کے ساتھ ظاہری خوبیان بھی حتے الامکان جمع کر دی گئی ہین قیمت ایکروپیہ

المشتہر

منیجر ادیب بک ایجنسی پاٹانالکھنؤ

رجسٹرڈ نمبر ۷۸۶

آشوبِ زمانہ دلربائے سخن ست غارتگرِ ہوش ماجرائے سخن ست

آزادہ دلان اسیرِ دام دگرند بیگانۂ خلق آشنائے سخن ست

ادیبِ اُردو

مرتبۂ

خاکسار نور الحسن نیّر بی اے ال ال بی

مقام اشاعت دفتر نور اللغات پاٹانالہ لکھنؤ

باہتمام

حامد حسن علوی منیجر

قیمت سالانہ قسم اوّل ۱۰۰۶ء

قیمت سالانہ قسم دوم ۱۰۰۶ء

نیّر پریس پاٹانالہ لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر ۳ یکم مارچ سنہ ۱۹۲۲ عیسوی جلد ۲

(۱) تقطیع (۴) بیض

نشتر ۱ "نشتر" ۲۷

(۲) پورب کے مردم خیز قصبات (۵) امور مشورہ طلب

جناب مظفر حسین صاحب سلیمانی ۵ از مؤلف نور اللغات ۲۴

(۳) جوابات امور مشورہ طلب (۶) روح سخن

حضرت ثریا ۲۵ جناب حافظ سلامت اللہ و حضرت رضا وغیرہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادیب اُردو

نمبر ۳ جلد ۲ — یکم مارچ ۱۹۲۲ء

تقطیع

(اصطلاح علم عروض)

کسی شعر کے اجزا کو بحر کے ارکان پر وزن کرنا اسطرح کہ شعر کے کلمات ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ارکان بحر کے مطابق ہو جائین خواہ الفاظ کلمات کے ثابت رہین یا ایک جز ایک کلمہ کا دوسرے کے کل یا جز کے ساتھ ملکر رکن کے ہموزن ہو تقطیع کہلاتا ہے۔

وزن کرنے کے وقت حرکات وسکون کی گنتی اور ترتیب ایک سی ہونی چاہیئے خصوصیت کسی حرف یا حرکت کی نہین جیسے گلشن اور دلبر کا وزن ایک ہے یعنی دونون فعلن کے وزن پر ہین۔ گو حرکات وحروف مین اختلاف ہے۔ تقطیع مین حرف ملفوظ کا لحاظ نہین ہوتا ہے۔ یعنی جو حرف لکھنے مین آئین اور پڑھنے مین نہ آئین انکا تقطیع مین کچھ لحاظ نہین ہوتا ہے جیسے (ع) بولی وہ بکاؤلی گل اندام اس مصرع مین "وہ" کی "ہ" اور "اندام" کا پہلا الف دونون پڑھنے مین نہین آتے اسلیئے وہ تقطیع کے وقت شمار مین نہین آئینگے۔

حروف مندرجہ ذیل رسم الخط مین مکتوب اور تلفظ نہونے سے تقطیع مین غیر محسوب ہوتے ہین۔

الف

الف ۔ حرف اگر ملفوظ نہ ہوگا تو مضر درگر جائیگا۔

الف [illegible] ۔ جو الفاظ کے آخر اور مصرعے کے درمیان واقع ہوتا ہے۔ اس الف کے ماقبل ہمیشہ [illegible] الف گر جاتا ہے تو فتحہ بحال رہتا ہے (ع) طمع ہے انصاف دوستان سے کہ آسا [illegible] ان سے۔ اس مصرع میں اتنا کا دوسرا الف گر گیا کہ اتن فعول فرما افعلن یہ حرف [illegible] میں نہیں گرتا ہے۔

[illegible] الف حالی عربی ۔ صرف زبان عربی میں صیغ جمع کے بعد جنکے آخر واو ہوتا ہے یہ الف [illegible] جاتا ہے جیسے (ع) صدا ہر طرف طرفوا ۔ طرفوا ہے۔

الف [illegible] ماقبل حروف قمری ۔ حروف قمری کے ساتھ لام کے ماقبل جو الف آتا ہے وہ تلفظ میں [illegible] ماقبل الف کے ماقبل کا حرف لام سے مل جاتا ہے جیسے (ع) اے خداوند واحد القہار۔ اے [illegible] واحدل مفاعلن۔

حروف شمسی کے ماقبل جو الف اور لام ہوتا ہے پڑھا نہیں جاتا اور تقطیع میں محسوب نہیں ہوتا جیسے (ع) عزیزا زجہان ضیاء الدین احمد عزیز از جہان مفاعیلن ضیاء ددی مفاعلن الف ولام جو شمسی قمری ورسی کے پہچانتے ہیں عربی کے لیے مخصوص ہیں۔

الف تنوین ۔ جیسے فقطا ۔ فالتباک الف اسکی جگہ تقطیع میں نون تنوین پڑھا جاتا ہے۔

و ا و

۱ واو عاطفہ ۔ دو عربی یا فارسی کلموں کے درمیان آتا ہے اور اسکے ماقبل ہمیشہ ضمہ ہوتا ہے جب یہ [illegible] کھینچا نہیں جاتا واو ملفوظ نہیں ہوتا جیسے (ع) [illegible] واو اور رقبہ از کی لیکن ہمیں [illegible] ارسطا فعلاتن۔ جب ضمے کا اشباع ہوتا ہے تو واو ملفوظ ہوتا ہے اور تقطیع میں محسوب ہوتا ہے جیسے (ع) [illegible] متفاعلن۔

۲ واو [illegible] ضمہ ۔ لفظ کے آخر میں ہوتا ہے اور اسکے پیشتر ہمیشہ ضمہ ہوتا ہے جب اسکے ماقبل کا ضمہ کھینچا جاوے تو سمجھو کہ واو ساقط ہو گیا جیسے [illegible] ۔ تم کو ہم سے فاعلاتن محبت فعلاتن تو دیا فعلاتن رہ چلو فعلن ۔ اور جب ماقبل کا ضمہ کھینچا جاوے تو سمجھو کہ واو ساقط نہیں ہوا جیسے (ع) قلب میں درد ہا ہے آنکھ میں آنسو نہیں۔

۳ واو مصرح ضمہ ۔ واو اشباع کرتا کہ اسکے ماقبل ضمہ ہے ۔ یہ لفظ کے بیچ میں آتا ہے جیسے (ع)

آخر کو کبھی پوچھنے والا کوئی ہوگا۔ یا۔ آج بھی کل کیطرح برق نہ آیا کوئی ہے پہلے مصرع مین کہ نی کا واو تقطیع مین نہین لکھا جائیگا اور دوسرے مین لکھا جائیگا۔

۴ واو مخلوطی۔ الفاظ ہندیہ کے واسطے مخصوص ہے۔ یہ واو حرف مضموم کے بعد آتا ہے اور بعد واو کے ہمیشہ الف ہوتا ہے۔ یہ واو ضمے اور پیش کو چھوتا ہوا مفتوح زبان سے ادا ہوتا ہے اور ملفوظ نہین ہوتا۔

اک سوانگ ہے جو کاٹھ کی چڑی منگوا کر ۔ مغز ۔ معشوق کیا ہے گا بناوٹ سے خشک

اسکے ماقبل کا حرف مضموم اور مابعد کا الف ساکن تقطیع مین لکھا جائیگا اور واو سوانگ کا غیر ملفوظ ہوگا

اک سرا گ ۔ مفعول۔

۵ واو اشباع ضمہ۔ یہ واو صرف زبان فارسی مین خاے مفتوح یا مکسور کے بعد آتا ہے اور بہرحال اسمین ضمے کی بو آتی ہے جیسے رع خوش بود خواب دخور خواجہ خویش تقطیع مین یہ واو مکتوب و محسوب نہین ہوتے خوش بو دخوا فاعلاتن ب خرے خا فعلاتن جہ خویش فعلاتن

۶ واو لین۔ اس واو کے ماقبل ہمیشہ فتحہ ہوتا ہے اور درمیان لفظ اور آخر لفظ مین آتا ہے۔ اور درمیان لفظ یہ واو آتا ہے تو اکثر ملفوظ رہکر ساقط نہین ہوتا لیکن کبھی اس واو کو بغیر ملفوظ کیے ہوئے بھی کہنا جائز ہے (غالب)

تجھکو دیکھو تو ہون لقمہ حیات ۔ اور چھ ماہی ہو سال مین دو بار ۔

(چھ ماہی) ۔ (فعلاتن) جب لفظ کے آخر مین یہ واو آتا ہے تو اردو مین ملفوظ ہی ہوتا ہے جیسے (سہ) آٹھ نو دس ہوے بس (نشا بس (آٹھ نو دس فاعلاتن)

۷ واو ماقبل الف و لام عربی۔ اس واو کے بعد الف و لام ہوتا ہے اور ان دونون کے بعد حرف قمری واقع ہو (دبیر) پس ذوالجناح صاف دھوین سے نکل گیا (سعدی) شنیدم کہ ذوالنون بحرین گریخت۔ یہ واو تلفظ مین نہین آتا۔

۸ واو معروف ماقبل نون غنہ ہندی۔ یہ واو نون غنہ سے پیشتر آتا ہے۔ اس واو کو ہندی الفاظ مین جائز ہے جب ساقط ہوتا ہے تو اسکے ماقبل کا حرف مضموم ساکن کے حرف متحرک کے مقابل بحال رہجاتا ہے اور یہ واو تقطیع مین نہین لکھا جاتا (صبا) تو ن طبع کو کرتا ہون مین کو تو کیا (توسنے طب فاعلاتن ۔ ع ک کرتا فعلاتن ہ م کو ڑ افعلاتن) یعنی ہون کا واو تقطیع مین نہین لکھا گیا اور جب ملفوظ ہوتا ہے تو ساقط نہین ہوتا (تاریخ) مین ہون غلام شاہ رسل کے اعادہ کا

(مے ہوس غ مفعول) یہ واو الفاظ ہندیہ ہی مین گریگا۔

۹ واو مجہول ماقبل نون غنہ۔ صرف زبان ہندی مین نون غنہ کے ماقبل واو مجہول آتا ہے اور کبھی یہ واو اور نون جمع اسم کی علامت ہوتے ہین جب ملفوظ نہین ہوتے تقطیع مین لکھے نہین جاتے (رند) بھر بھر دیا ہے مونثون سے مخصوصات کا (برہ بر و مفعول یا ہ موت فاعلات می سمہ د مفاعیل) اور کبھی علامات جمع فعل بنکر بھی گرتا ہے (ناسخ)

بدلائل ہوا ہے ثابت یون متقرر ہون آپ غیر بھی ہون

(متقرر رفعلاتن ہ آپ غے مفاعلن)

۱۰ واو لین ماقبل نون غنہ۔ الفاظ ہندیہ کے واسطے مخصوص ہے اس واو کے پیشتر فتحہ ہوتا ہے اور واو کے بعد نون غنہ۔ بعض الفاظ مین یہ واو ملفوظ نہین ہوتا اور اسکے بعد کا نون بھی غیر ملفوظ ہوتا ہے اور واو کے ماقبل کا فتح بحال رہجاتا ہے مع حرف ے یونہی پوچھتے ہی پوچھیگا ہاتھ پونچھیگا (ی ہی ی پیچ مقاعلن ت پہچے فعلاتن ک ہات پہ مفاعلن چے تاک فعلن۔ الفاظ عربی و فارسی مین اس واو کے بعد نون غنہ نہین آتا ہے شعر مندرجۂ ذیل مین آتش سے چوک ہوگئی ہے ے خال مشکین دل فرعون یہ بیتا ہے دہ رخ۔

۱۱ واو تمیز۔ یہ واو عربی زبان مین ہمیشہ عمر (ساکن الوسط) کے آخر مین لکھتے ہین تاکہ عُمر (متحرک الوسط) سے فرق رہے۔

۱۲ واو اصلی فارسی مستعمل اردو۔ واو اصلی جو فارسی الفاظ کے آخر مین آتا ہے غیر ملفوظ نہین ہونا چاہیے جیسے واو پہلو کا لیکن اگر اصلی نہو تو اسکا گرا دینا جائز ہے جیسے نیلوفر کا واو۔

یائے تحتانی

۱ یائے تحتانی ساکن۔ اسکا گرانا جائز نہین۔

۲ یائے عربی ماقبل الف و لام جیسے نادعلیاً مظہر العجائب۔ تجدہ عونا لک فی النوائب یہان فی کی تحتانی گر گئی۔

۳ یائے آخر الفاظ ہندی۔ اگر ملفوظ ہوگی ساقط نہوگی جیسے خدا کی گر نہین چوری تو پھر بندے کی کیا چوری۔ ورنہ ساقط ہوگی جیسے (ع) شاہون کا سر خراج ہے پاؤن کی جوتی تاج ہے (کی اور جوتی کی تحتانی ساقط ہوگئی)

۴ یائے لین ہندی۔ یہ الفاظ ہندی کے آخر اردو زبان مین آتی ہے۔ اسکے ماقبل ہمیشہ فتحہ

ہوتا ہے۔ جب تلفظ مین آئے تو تقطیع مین سلامت رہیگی ورنہ غیر مکتوب ہوگی جیسے ذیل کے مصرعون مین ہے شان ارفع ہے تری مرتبہ اعلےٰ تیرا۔ شان ارفع فاعلاتن ہ تری مر مفعلاتن۔ آپ پہنا ہے اگر جلوہ دکھاتی ہے بہار۔ آپ پہنا فاعلاتن ہے اگر جل فاعلاتن وے دکاتی فاعلاتن ہے بہار فاعلات۔

۵ دو یائے ہندی۔ تحتانی بعد تحتانی جب اردو مین آتی ہے تو پہلی متحرک دوسری ساکن ہوجاتی ہے۔ یائے اول ہمیشہ ملفوظ رہتی ہے اور رسم الخط مین کبھی اُسکے عوض ہمزہ لکھا پڑھا جاتا ہے (جیسے کوئی) اور کبھی یائے تحتانی جیسے دوڑے۔ رہی دوسری وہ کبھی کبھی ملفوظ نہین ہوتی۔ کبھی بطور شاذ اس تحتانی دوم کو الفاظ عربیہ مین بھی گرایا ہے جیسے (ع) کھوٹے ہین طلائی رنگ والے۔ یہان طلائی کی تحتانی دوم تقطیع مین غیر مکتوب ہوگی کوٹے ہ مفعول طلا ریہ ن مفاعلن گ والے فعولن رشیدی مین طلا کو ہندی سے معرب لکھا ہے۔ اگر طلائی اردو مان لیا جائے تو یہ تحتانی شاذ مین داخل نہین رہیگی۔

۶ سہ یائے تحتانی ہندی۔ کبھی ہندی مین یکے بعد دیگرے تین تحتانیان آتی ہین اول الف یا واو ساکن کے بعد آتی ہے اور متحرک رہتی ہے اور لہجہ مین ہمزہ بولی جاتی ہے دوسری فقط متحرک تیسری ساکن جیسے سنائیے دکھائیے (بروزن مفاعلن) اول و دوم تحتانی ہمیشہ بحال خود متحرک اور ملفوظ رہتی ہے۔ یائے سوم وہ کبھی ملفوظ ہوتی ہے (جیسے جائیے جائیے خدا حافظ۔ جاے جا فاعلاتن) اور کبھی ملفوظ نہین ہوتی (جیسے روئیے کیون کہوئیے کیون جان کو۔ روی یکو مفتعلن کوی یکو مفتعلن جان کو فاعلن)

نشتر

(باقی آیندہ)

پورب کے مردم خیز قصبات

ملے ہین خاک مین خوبان عالم انکی بالین پر نہین کوئی فقط اگلے فسانے انکو روتے ہین

شاہجہان بادشاہ دہلی کا قول ہے کہ "میری سلطنت کے پورب کا ہر قصبہ باعتبار مردم خیزی کے سفیر از کاہم پلہ ہے" اسمین شک نہین کہ نواح لکھنؤ کی بستیون مین جیسے اہل علم و فضل پیدا ہوے ہندوستان کے بڑے بڑے شہرون مین بھی ایسے نامور جامع کمالات نہین ظہور مین آئے

بلگرام۔ کاکوری۔ نیوتنی۔ سہالی۔ بھانی۔ گوپامئو۔ سندیلہ۔ شاہ آباد۔ اٹیھٹی وغیرہ چند قصبوں کے اہل کمال کا تذکرہ اس جگر کھکر اس امر کا ثبوت دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہ عرصہ دراز کے گزرے ہوئے واقعات جبتک نہ دھرائے جائیں تازہ نہیں ہوتے۔ ہمارے وہ اسلاف جو آسمان قابلیت کے ستارے تھے اور جنکے علوم وفنون سے گلشن ہستی منور اور دماغ دنیا انکی خوشبو سے معطر تھا مگر خاک میں مخفی ہوگئے اور مدت مدید ہوجانے سے پردۂ گمنامی میں پڑگئے ہیں انکے حالات کا ملک میں پیش کرنا گویا از سر نو زندہ کرنا ہے مایۂ ناز بزرگوں کا مجہول جانا اپنی اصلیت کے جوہر کو خود ہی ضایع کرنا ہے سب سے پہلے ادیب اُردو کے لایق اڈیٹر صاحب کے مشہور وطن کاکوری کے چند وحید العصر مشاہیر کا حال تحریر کیا جاتا ہے۔

مُفتی خلیل الدین خان۔ آپ قاضی نجم الدین علیخان بہادر ثاقب قاضی القضاۃ کے خلف ارشد اور مولوی روشن علیصاحب جونپوری شارح خلاصۃ الحساب کے شاگرد رشید تھے منقول ومعقول کے درسیات سے جلد فراغ حاصل کرنیکے بعد آپنے باب التعزیرات درالمختار کی شرح فارسی میں لکھی جو اسی عہد میں نواب گورنر جنرل کے حکم سے چھپوادی گئی۔ پیشتر منجانب گورنمنٹ عہدۂ افتا پر مامور کیے گئے آغاز شباب ہی سے قابلیت کی جوہر مفتی صاحب کی پیشانی پر چمکتے تھے فرائض منصبی بڑی لیاقت اور دیانت سے انجام دیئے۔ جب نواب سعادت علیخان فرمانروا ئے اودھ کو آپکے بھائی قاضی سعید الدین خانصاحب ممتاز العلماء کی زبانی آپکی فن ریاضی کی مہارت کا علم ہوا نواب صاحب موصوف نے بکمال قدردانی آپکو طلب کرکے کئی معاملات میں بحیثیت تقرر سے بادشاہ کو مدد دینے کیلئے مقرر کیا دارالسلطنت لکھنؤ کی تاریخی کوٹھی میں جو آلات ہیئت قائم ہوئے تھے وہ مفتی صاحب ہی کی تجویز واہتمام سے ہوئے تھے۔

عہد نواب آصف الدولہ بہادر میں سرکار انگلشیہ اور نواب اودھ کے مابین عہدۂ سفارت قائم ہوا اُس منصب جلیلہ پر ۳۸ سال کی عمر میں مفتی صاحب مامور ہوئے پانچہزار روپیہ ماہوار تنخواہ قرار پائی منجانب نواب گورنر جنرل اٹھارہ پارچہ کا خلعت معہ فیل واسپ وپالکی باساز وسامان مرصع وسربیچ وجواہر ومالائے مروارید عطا کیا گیا اور اسیطرح منجانب شاہ اودھ بھی اٹھارہ پارچہ کا خلعت معہ جاگیر چھ ہزار روپیہ سالانہ کے آپکو عنایت ہوا۔

اکثر امور سلطنت کے تصفیہ کے لیے مفتی صاحب لکھنؤ سے کلکتہ بڑے حشم وخدم کے ساتھ جاتے پردانۂ راہداری میں صرف تین سو ۳۰۰ ہاتھیوں کی تعداد درج ہے غازی الدین حیدر والی لکھنؤ کو جو خطاب

بادشاہی مرحمت ہوا اور مین مفتی صاحب ہی کی تحریک شامل ہے کتاب مرأۃ الاقالیم جو فن تاریخ مین ایک قابل قدر کتاب ہے وہ جناب مفتی صاحب ہی کی تصنیف سے ہے۔

لارڈ ہارڈنگ گورنر جنرل کے ہمراہ بسلسلہ دورۂ ملکی جب مفتی صاحب دہلی تشریف لیگئے تو اکبر بادشاہ ثانی تخت نشین تھے بادشاہ ممدوح کی حضوری حاصل ہوئی حضرت ظل الٰہی نوازش شاہانہ سے پیش آئے تا زمانہ قیام بادشاہی مہمانی کا شرف آپ کو حاصل رہا۔

نواب معتمد الدولہ صفدر المہام جس زمانہ مین معتوب ہوے اور کئی کروڑ روپیہ کا دعوی عدالت پارلیمنٹ مین دایر کرکے نصیر الدین حیدر بادشاہ نے ان کو نظر بند کیا چونکہ مفتی صاحب کو یہ امر بالتحقیق معلوم تھا کہ اہل سازش نے اکثر غیر واقعی مطالبات بھی اُنکے ذمہ قائم کر دیئے ہیں کہ جسکے وہ بلا قصور ماخوذ کیے گئے ہین اور مفتی صاحب سے اپنی مظلومیت کو نواب معتمد الدولہ نے رجوع بھی کیا مفتی صاحب کو اُنکے حال زار پر نہایت افسوس ہوا اور از راہ ہمدردی گورنر جنرل کے ذریعہ سے پارلیمنٹ مین انکے مقدمہ مین پیروی کی چنانچہ آپ کے تحریری مباحثات کی بنا پر جو نہایت مدلل تھے اکثر دعووں سے وہ بری کیے گئے ہیں زیہ حکم ولایت سے صادر آیا ہوا تھا کہ آپ لکھنؤ سے لکھنؤ آئے اور صاحب ریذیڈنٹ مسٹر جان لو سے ملے اور نواب معتمد الدولہ کے قتل کی جو تدبیریں ہو رہی تھین اُن سے اُن کو مطلع کیا اور کہا کہ اگر آپ کے عہد حکومت مین معتمد الدولہ قتل کر دیے گئے تو آپ کی بڑی بدنامی ہوگی اسپر ریذیڈنٹ صاحب معتمد الدولہ کی طرفداری پر آمادہ ہوگئے القصہ نواب معتمد الدولہ کو مفتی صاحب نے خدمت و آبرو سے معہ زر نقد و سامان لکھنؤ سے کانپور پہنچا دیا جسکا احسان مدۃ العمر معتمد الدولہ مانتے رہے اس کے بعد والا میر کے حکم سے صادر ہوا اور معتمد الدولہ کو مقدمہ مین کامیابی ہوئی معتمد الدولہ نے اس کے شکریہ مین تین لاکھ روپیہ کے نوٹ مفتی صاحب کو دلا دیے معتمد الدولہ نے جو اپنے عہد وزارت مین آپ کے ساتھ عمدہ برتاؤ کیا تھا مفتی صاحب نے اس کے بدل مین اپنی شرافت کا جوہر بھی دکھلا دیا۔

مفتی صاحب کے صائب الرائے ہونے کا ایک واقعہ بیان کرنا کافی سمجھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے جب نواب نصیر الدین حیدر بادشاہ کے دربار مین تعلقات شاہی کی نظامت کے واسطے مرزا حسین بیگ اور نواب مدثر الدولہ دونون ارکان دولت کی درخواستین گزریں مفتی صاحب کی رائے پر پورا اعتماد تھا اسلیے بادشاہ نے اس معاملہ مین آپ سے مشورہ کیا کہ آپ کی رائے مین ان دونون درخواستون مین کس کا تقرر قرین مصلحت ہے چونکہ مرزا صاحب سلطنت کے متوسل قدیم تھے اور مدثر الدولہ

بھی مقرب مفتی صاحب نے عرض کیا کہ جہان پناہ سلاطین کی تحفظ ناموس کیلئے جس شخص مین تین صفتین موجود ہون وہ منتخب ہو سکتا ہے اوّل شریف القوم دوسرے سن رسیدہ تیسرے اسی سلطنت کا باشندہ کیونکہ جو شخص قوم کا شریف ہوگا اُس سے ناموس سلطانی مین خیانت ناممکن ہے اور جو ضعیف ہوگا اُس سے بوجہ پیرانہ سالی کوئی فعل معیوب عمل مین نہین آسکتا اور جو ممالک محروسہ کا رہنے والا ہوگا اسکو بربادی جان و خاندان کا خوف غالب ہوگا اُس سے کبھی امر خلاف کی جرأت ظہور مین نہین آسکتی۔ اِس تقریر سے بادشاہ بہت خوش ہوئے اور میرزا صاحب موصوف جوان صفات سے متصف تھے محلات شاہی کی ڈیوڑھیون پر مامور فرمائے گئے۔ اِسصورت مین مرزا حسین بیگ اور نواب روشن الدولہ دونون صاحبون سے مفتی صاحب کے مراسم تھے ایسی رائے دی کہ کسی کو آپ سے شکایت نہ ہوئی۔

محمد علیشاہ کے عہد حکمرانی مین مفتی صاحب عہدۂ صدر عدالت پر سرفراز فرمائے گئے اِس خدمت کو بھی آپنے بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیا مفتی صاحب اور میرزا محمد علی صاحب جو شاہی طبیب تھے نہایت لطف تھا۔ کاکوری مین آپنے ایک کوٹھی بڑی شاندار تعمیر کرائی تھی اور اپنے صاحبزادہ مولوی رشید الدین خانصاحب کی شادی اس دھوم سے کی جسمین تعلقہ داران اودھ و ارکان دولت کی صرف دعوت مین بیس ہزار روپیہ سے زاید خرچ ہوے اسی مدسے اور جملہ مصارف کا اندازہ کرنا چاہیے۔ مولوی رشید الدین خان کی تعلیم و تربیت کیلئے حضرت شاہ تراب علیصاحب نور اللہ مرقدہ نے مطالب رشیدی تصنیف کی تھی اِسی فیضان صحبت کا یہ اثر تھا کہ مولوی رشید الدین خان صاحب اپنی رشادت و فضیلت مین بڑے پایہ کے امیر ہوے فاضل اجل ہونے کے ساتھ باخدا بھی تھے باعتبار دنیاوی وجاہت کے دار السلطنت لکھنؤ مین بعہدۂ افسری اخبار ملکی ممتاز خدمت پر سرفراز رہے غرضکہ دینی و دنیاوی دونون برکتین شامل حال ہوئین۔

مفتی صاحب آخر عمر مین خانہ نشین ہوکر علمی مشاغل و عبادت الٰہی مین مشغول رہے بالآخر ۸۰ برس کی عمر مین سنہ ۱۲۸۱ ہجری کو اِس دار فانی سے عالم جاودانی کیطرف رحلت فرمائی مفتی صاحب موصوف کے مزاج مین امارت کے باوجود مذاق علم غالب تھا طبیعت نہایت نفاست پسند تھی حکیمانہ اصول و فلسفی علوم سے دلچسپی رکھتے اکثر شب کو دوربین سے حرکات کواکب کی سیر ملاحظہ کرتے اور ان مصنوعات عالم سے خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھکر اُس کی یاد مین ڈوب جاتے۔

ابتدائے سن مین مفتی صاحب حضرت شاہ محمد میر صاحب جو شاہ کاظم قلندر قدس سرہ العزیز کے برادر خرد اور عارف کامل تھے مرید ہوے تھے

مولوی مسیح الدین خان بہادر میر منشی گورنر جنرل و غیر شاہ اودھ

مولوی صاحب ممدوح اپنی دانشمندی و قابلیت و کریم النفسی مین شہرۂ آفاق ہوے ہین آپکے ذاتی و صفاتی محامد و محاسن سے جسقدر آپکے وطن کاکوری کو فخر و ناز ہو زیبا ہے۔ دراصل آپ ایسے عالی مرتبت خاندان کے رکن ہین کہ جسکے اکثر ممبر پشتہا پشت سے معزز عہدون پر سرفراز رہے ہے ناظرین کی آگاہی کے لیئے مختصر طور پر آپکے چند معزز بزرگون کے اسماء و مناصب جلیلہ کی صراحت اسجگہ مناسب سمجھی جاتی ہے۔

مولوی صاحب کے پردادا مولوی حمید الدین صاحب قاضی القضاۃ جنگے فرزند مولانا نجم الدین علیخانصاحب جو جناب کے جدامجد تھے سرکار کمپنی کے ممالک محروسہ کے قاضی القضاۃ رہے۔ انکے فرزند مولوی علیم الدین خانصاحب صدر الصدور اٹاوہ جو پیشتر محکمہ دایر و سایر کے قاضی بھی ہوے ہین آپکے والد بزرگوار تھے اُس عہد مین قضاوت کا عہدہ اِس زمانہ کی ششن ججی کا ہمدرجہ سمجھا جاتا تھا۔

مفتی خلیل الدین خانصاحب کے آپ بھتیجے ہین قاضی مولوی سعید الدین خانصاحب جنکو ممتاز العلما کا خطاب ایسٹ انڈیا کمپنی اور اکبر بادشاہ دہلی نے عنایت کیا تھا اور وہ بڑے بادشاہ رس تھے آپکے چچا تھے مولوی ریاض الدین خانصاحب مفتی عدالت آگرہ آپکے حقیقی بھائی ہین۔ المختصر مولوی مسیح الدین خان بہادر جس دودمان شرافت نشان کے چشم و چراغ ہین وہ باعتبار علم و اعزاز کے مدت تک لیاقت و امارت کا مخزن رہا۔ آپ کی ولادت ۱۶ شعبان ۱۲۱۹ھ کو ہوئی بیدار بخت تاریخی نام تھا۔ مولوی صاحب کو قدرت نے دل و دماغ بھی اعلیٰ درجہ کا دیا تھا اوسپر علم و عقل کی روشنی نے سونے پر سہاگہ کا کام کردیا۔

عرصہ تک مولوی صاحب نواب گورنر جنرل کے میر منشی رہے اور خداداد قابلیت کیوجہ سے جلا موکہ حاوی ہوگئے تھے کئی ریاستون مین بعض معاملات سے پیچیدگیان پڑگئی تھین اور قریب ضبطی کے نوبت پہونچگئی تھی مگر مولوی صاحب نے اپنی مکرمت و شرافت سے وہ بحال کرادین اور اُن رئیسون نے تاریست آپکا احسان مانا عرصہ تک نواب منصور علیخان والی مرشد آباد کے آپ دیوان ریاست بھی رہے۔

۷ جنوری ۱۸۵۶ء مین جب سلطنت اودھ کے انتزاع کا واقعہ پیش آیا اور سلطان عالم حضرت واجد علیشاہ بادشاہ اودھ کو مقدمہ سلطنت کی پیروی کے لیئے ایک مدبر دانشمند فاضل کی ضرورت ہوئی تو اِس ملک مین ایسے اہم و نازک معاملہ کے لیئے ۱۲۷۲ ہجری مین آپ ہی منتخب کیے گئے اور مولوی صاحب نے اِس دیانت و قابلیت سے کام کیا کہ مدبران یورپ نے آپ کی لیاقت کی تعریف کی۔ دار العدالت پارلیمنٹ مین جب الحاق اودھ کا مقدمہ پیش ہوا اور بعض شرایط عہدنامے پر مباحثہ چھیڑا گیا تو

آپنے بڑی متانت و سنجیدگی سے ہر سوال کا جواب شافی دیا جسکو ممبران کونسل نے تسلیم کیا۔ مقدمہ سلطنت پر غور ہو رہا تھا اور امید کامیابی بھی کہ نیرنگی روزگار سے ۱۸۵۷ء کے غدر کا ہنگامہ ہندوستان مین برپا ہوگیا اور صاحبان انگریز اس شعلۂ جانسوز کے بجھانے مین مصروف ہوگئے اور اس مقدمہ سے توجہ ہٹگئی افسوس کہ گردش تقدیر نے وہ اسباب پیدا کر دیے کہ مولوی صاحب کی ساری جانکاہی و دماغ سوزی بیکار گئی۔

ملکۂ کشور جنکا خطاب جناب عالیہ تھا مادر واجد علیشاہ اور میرزا حامد علی بہادر ولیعہد اور شاہزادہ سکندر حشمت محمد جواد علی بہادر برادر شاہ اودھ جسوقت ملکۂ وکٹوریہ سے ملنے گئے اُسوقت بھی آپ ہمراہ تھے۔ شاہزادگان والا تبار کا جو فوٹو لیا گیا اوسمین بھی آپ کی تصویر امتیازی طور پر موجود ہے چنانچہ لندن کا ایک اخبار اسٹرٹیٹر نیوز مورخہ ۱۰ جولائی ۱۸۵۶ء اس گروپ کے متعلق رقمطراز ہے کہ شاہزادہ سکندر حشمت برادر شاہ اودھ کے سیدھے جانب جو تصویر ہے وہ بادشاہ کے وزیر اعظم مولوی مسیح الدین خان بہادر کی ہے۔

اُس عہد مین لندن و پیرس کے اخبارات نے مقدمہ اودھ کے متعلق جو مضامین چھاپکر شایع کیے اوسمین آپکے نام نامی کے ساتھ ہز اکسلنسی کا خطاب استعمال کیا ہے اور آپ کی اعلیٰ دماغی و خوش اخلاقی کی تعریف کی ہے۔ فرانس کے دار السلطنت پیرس مین ایک اخبار نے جو مضمون مولوی صاحب کے بابت لکھا اوسکا ترجمہ ذیل مین کیا جاتا ہے "مولوی مسیح الدین خان بہادر اپنے اخلاق و عادات مین نہایت منکسر المزاج پائے جاتے ہین اگر وہ کشمیر کی قیمتی پوشاک نہ پہنے ہون اور اُن کی پیٹی مین شاہی نشانات نہ ہون تو کوئی شخص اُنکو دیکھکر ایسا بڑا آدمی جیسے کہ وہ ہین خیال نہین کر سکتا جس نے جناب عالیہ کے جنازہ کو پیرس مین دیکھا ہوگا اُس نے اسکے ساتھ مولوی صاحب موصوف کو ضرور دیکھا ہوگا وہ سر پر عمامہ باندھے ہوے نظر آئے ہونگے آپ کی تصویر جو نہایت متین اور صحیح طبع کیگئی وہ ایک لیڈی نے جبکہ وہ جا رہے تھے کھینچ لی تھی۔ آپ کی ایک اعلیٰ تصنیف جسکا نام (شاہان اودھ اور گورنمنٹ) قابل دید ہے۔ ہز اکسلنسی مولوی صاحب موصوف شاہزادہ سکندر حشمت کی خاص مجالست کے لیے مو زون کیے گئے ہین۔

مولوی صاحب کی تصنیفات سے تاریخ انگلستان سفرنامہ یورپ و حجاز سوانحعمری صفحہ دنیا پر موجود ہے مولوی صاحب کے ہاتھون سے لاکھون روپیے خرچ مین آئے اگرچہ آپکے ساتھ خزانہ نقد اور جواہرات کافی گئے تھے اور اسکے بعد بھی چار لاکھ روپیہ حضرت سلطان عالم نے کلکتہ سے اور بھجوائے تھے

مگر جب لندن کے قیام نے طول کھینچا اور مقدرہ عظیم الشان مین مصارف کثیر پڑے تو آپنے یہ کیفیت حضرت بادشاہ کو تحریر کی چنانچہ ایک لاکھ روپیہ سے زیادہ واجد علیشاہ نے پھر آپ کو بھیجدیا تھا۔
مولویصاحب کو حاجی الحرمین ہونے کا شرف بھی حاصل تھا۔
لندن کی واپسی کے بعد کئی سال تک زندہ رہے۔ صدحیف کہ بتاریخ ۷ محرم ۱۳۰۸ھ مطابق ۳۰ نومبر ۱۸۹۰ء آپنے اس سرائے فنا سے ملک بقا کی مسافرت اختیار فرمائی آپکی تصویر جو آپکے فرزند نے عنایت کی ہے راقم کے پاس موجود ہے۔
مولویصاحب کی اولاد مین دو صاحبزادے تھے بڑے مولانا حاجی فریدالدین خانصاحب جنبر عالمانہ اور درویشانہ رنگ غالب تھا مزاج بے تصنع طبیعت قناعت پسند تھی انکو اپنے والد ماجد کے زمانہ ملازمت ۱۲۵۹ھ ہجری مین امجد علیشاہ بادشاہ نے خطاب خانی اور سات سو روپیہ ماہوار کا فرمان عنایت کیا تھا واجد علیشاہ کے عہد سلطنت تک ماہوار مذکور برابر ملتا رہا۔ پانچ موضعات مثل کس مہرہ۔ سکرہ۔ شاہ پور وغیرہ آپ کی جاگیر وقبضہ مین رہے۔ اور خود حضرت سلطان العالم واجد علیشاہ بادشاہ اودھ نے اپنے دست مبارک سے ملبوس خاص مرحمت فرمایا تھا اور قیصر باغ مین نہر پر طیب وہمکلامی سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔ مولوی فریدالدین خانصاحب کی کنیت ابومسلم تھی اور اپنے نام کے ساتھ علوی حنفی ماتریدی قادری چار نسبتین لکھا کرتے حضرت مولانا شاہ تراب علیصاحب سے بیعت تھی بیشتر اپنے عم نامدار مولوی ریاض الدین خانصاحب مفتی عدالت آگرہ کے شاگرد ہوے اس کے بعد مفتی سعداللہ صاحب مصنف نوادر الفصول وغیرہ سے جو لکھنؤ اور ریاست رامپور مین مفتی رہچکے ہین درسیات عربی کی تحصیل شروع کی جب اپنے وطن کاکوری مین رامپور سے واپس آئے تو جملہ علوم کی تکمیل حضرت مولانا شاہ تقی علیصاحب سے کرکے دستار فضیلت پائی۔
۱۲۸۹ھ ہجری مین نواب کلب علیخان بہادر فرمانروائے رامپور جب حرمین گئے اور آپکے عم نامدار مولوی ریاض الدین خانصاحب کو ہمراہ لیگئے تو آپ بھی ساتھ گئے تھے آپ کی تصنیف مین فلاح المسلمین فی شرح اربعین نظم اللدر فی مسانید الفرید الاحقر دلچسپ کتابین ہین۔ راقم کو آپ کی خدمت مین نیاز حاصل ہے بلکہ آپنے احقر کی ایک ناچیز تصنیف موسومہ بہ (حیات نصرت) کی تقریظ بھی زیب قلم فرمائی تھی۔
کئی سال ہوے کہ مولوی فریدالدین خانصاحب نے رحلت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
مولوی مسیح الدین خان بہادر کے دوسرے صاحبزادے مولوی اکرام الدین خانصاحب تھے جو نہایت ذی اخلاق بالیاقت انسان تھے آپ کی ذات مین بھی آپکے نامور بزرگون کے صفات جو موروثی طور

آپ کو پہونچے تھے موجود تھے حیدرآباد دکن مین جناب موصوف ڈپٹی کمشنر ہے اور اپنی ملازمت کا زمانہ پورا کرکے پنشن پائی۔ وہ کاغذات و فوٹو جو سلطنت اودھ کے متعلق آپ کے والد بزرگوار یورپ سے لائے تھے آپ ہی نے اس خاکسار کو دکھلائے تھے محبت و مدارات کا مادہ آپ مین بھی تھا برسون آپ سے خط و کتابت رہی بہت سے نوازشنامے آپ کے لکھے ہوئے ہین۔ افسوس کہ چند برس ہوئے آپ نے بھی انتقال کیا

اس باغ مین جس سرو کو دیکھو وہ رواں ہے جس گل پہ بہار آج ہے کل اُس پہ خزان ہے

حضرت مولانا شاہ تراب علی قلندر قدس سرہ

اولاد بو تراب مین شاہ تراب تھے عرفان و علم و فیض کے وہ آفتاب تھے

شاہ صاحب کو خداوند کریم نے دولت عرفان کے ساتھ علوم ظاہری مین بھی کمال بخشا تھا اپنے وقت کے معروف عالم و فاضل بلکہ علامہ عصر تھے تقوے و توکل مین شان عالی تھی نظم و نثر اُردو فارسی دونون مین دستگاہ کامل رکھتے تھے سلسلۂ فقراء کملہ مین یگتائے روزگار رہے۔

تصنیف کے فن مین جو خاص بات آپ مین تھی وہ یہ ہے کہ مضامین کی ترتیب اس خوبی سے تحریر مین لاتے کہ کوئی پیرہ حذف نہین معلوم ہوتا اصول المقصود جو آپ کی تصنیف سے قابل دید کتاب ہے اُسکے دیکھنے سے یہ امر منکشف ہو جائیگا۔ انشاء پردازی مین آپ قدرت اللہ بلگرامی کا طرز اختیار کیا تھا۔

اُردو غزل مین تصوف کی روح شاہ صاحب نے پھونکی اور اُسمین سوز و گداز کی کیفیت پیدا کر دی جس مجلس مین آپ کی عاشقانہ غزلین گائی جاتی ہین طالبان حق بیقرار ہو جاتے ہین اگر کسی شعر مین حقایق و معارف کا فتوے دیا تو بعض بہت مین سلوک کی واردات تحریر فرمائی۔ اُردو غزل کا میدان جو اب تک عشق مجازی کے ہجر و وصل کے اسوا معرفت کی چاشنی سے خالی تھا اُس کو آپ نے معشوق حقیقی کے راز و نیاز سے معمور کر دیا۔ اور خیابان غزلیات کو گلہائے مضامین سے رشک چمن بنا دیا۔

بعض شعرا نے آپ کے رنگ کی تقلید کی مگر چونکہ علم باطن نہ تھا قوت خیالی کی مدد سے تصوف کے جوہر اپنے کلام مین چمکائے مگر وہ عشق حقیقی کے جذبات کا اثر اپنے کلام مین کہان سے لاتے جو دلون کو تڑپا دیتے۔ اسرار حقیقت کے ماسوا طبیعت کی روانی آپ کی فصاحت بیانی نے اشعار مین اور دلربائی پیدا کر دی بعض شعر آپ کے ضرب المثل ہو گئے مثلاً یہ شعر ؎

بُت ظالم نہین سنتا کسی کی غریبون کا خدا فریاد رس ہے

اکثر لوگوں کی زبان پر چڑھ گیا ہے۔

شاہ صاحب نے اُردو غزل کو جس رنگ سے رنگین کیا اُس مذاق کے دو بزرگ ہندوستان میں اور بھی گزرے ہیں ایک خواجہ میر درد دہلوی اور دوسرے شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی اور ہم ہر ایک عارف اپنے عہد کا آفتاب اور آپ کا ہمخیال ولی تھا۔

۱۲۸۰ھ ہجری میں شاہ صاحب کی ولادت ہوئی اپنے والد عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد کاظم قلندر علوی علیہ الرحمہ کی روحانیت کا اثر فطرتاً بھی آپ کی ذات میں تھا اور پچیس سال سے زاید اکمل روزگار باپ کی تعلیم و تلقین اور آپ کے ذاتی مجاہدہ و ریاضت نے آپکو فنا فی اللہ کر دیا تھا۔ اکثر کشف و کرامت کے واقعات آپ سے ظہور میں آئے طالبان حق کی رہنمائی کر کے سلوک کے مقامات طے کرا دیے۔ ظاہری علوم یعنی درسیات عربی کی تحصیل مولانا حمید الدین صاحب اور قاضی نجم الدین علیخان کاکوری سے فرمائی متعدد سلسلوں میں آپ کو اجازت حاصل تھی۔ حاجی مولانا فرید الدین خانصاحب جو عالم باعمل اور رستباز روای تھے انھوں نے شاہ صاحب کی کرامت کے متعلق دو روایتیں راقم سے بیان کیں جو یہاں لکھی جاتی ہیں۔

کاکوری میں ایک شخص جنکا نام شیخ احمد علی تھا وہ ازراہ جہالت شاہ صاحب کی شان میں کلمات گستاخانہ کہا کرتے سیاحت کا انکو بہت ذوق تھا ریل گاڑی اُس زمانہ میں جاری نہیں ہوئی تھی اکثر پیادہ پا سفر کرتے ایکبار جنگل میں اُنکا گذر ہوا ناگاہ دو شیروں نے آگھیرا اُسوقت اُنھوں نے گھبرا کر شاہ صاحب کو یاد کیا آپ سبز لباس میں نمودار ہوئے اور اُن شیروں سے فرمایا کہ تمھارا رزق یہ شخص نہیں مقرر کیا گیا ہے تم اسکو جانے دو وہ شیر یہ سُنکر چلے گئے اور آپ تھوڑی دور شیخ صاحب کے راستہ پر لاکر غائب ہو گئے جب شیخ احمد علی سفر سے کاکوری واپس آئے تو شاہ صاحب کے قدموں پر گر پڑے اور مرید ہونے کی استدعا کی آپنے فرمایا کہ میں وہی ہوں کہ جسکو تم کلمات قبیل استعمال کیا کرتے تھے مگر وہ نہایت نادم ہوئے اور معذرت کرنے لگے اور باصرار تمام مرید ہوئے اس چشم دید واقعہ کو خود اُن مرید نے لوگوں سے بیان کیا۔ دوسری حکایت یہ ہے کہ ایک طوائف چودھری محلہ میں آکر سکونت پذیر ہوئی شاہ صاحب نے بخیال فسق و فجور اسکو سکونت سے ممانعت کی مگر وہ نہ مانی آپنے ارشاد کیا کہ اگر تو میرا کہنا نہیں سنتی تو میں اُس سے عرض کرونگا جسکے قدرت و اختیار میں ہر ایک امر ہے پھر اُس سے فرما کر آپ تکیہ شریف واپس گئے اُس روز تھوڑا دن رہے اُسکے گھر آگ لگ گئی اُسکے قریب تالاب تھا لوگ اُس سے پانی آگ بجھانے کے لیئے لائے مگر وہ

پانی روغن کا کام دیکر شعلے اور بھڑکا تا آخر کار اُسکا گھر جلگیا اور اس طوائف کے بدن مین آبلے پڑگئے وہ شدت تکلیف سے مجبور ہوکر ہزار ندامت آپ کی خدمت مین حاضر ہوئی اور تائب ہوکر چلی گئی مولانا روم مثنوی معنوی مین اسی موقع پر فرماتے ہین ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

درحقیقت مردان خدا کی زبان عین زبان حق ہوجاتی ہے۔ تو ہا جب آگ مین پڑجاتا ہے تو شکل و صفات آگ ہی کے اختیار کرلیتا ہے شاہ صاحب کی تصنیفات سے مطالب رشیدی اصول المقصود کشف المتواری دواوین اردو فارسی مثنوی منظوم ترجمہ اصل المعارف مجمع الفوائد فتح الکنوز شرائط الوسایط ارشاد المنتخب مقالات صوفیہ آپ کی پُرزور قلم کے یادگار ہین ان مین بعض رسایل ہی ہین جو اپنے والد بزرگوار کے مسودات آپنے مرتب فرمائے تھے۔ خاکسار بھی آپ کی تصنیفات کے مطالعہ سے فیضیاب ہوچکا ہے۔

عموی حافظ غلام علیخان جنکی عمر سو برس سے زاید تھی بیان کرتے تھے کہ مجھے شاہ تراب علیصاحب کیخدمت سامی مین بنیاز حاصل تھا صورت آپ کی نورانی اور بزرگی و برکت چہرۂ شریف سے نمایان تھی سفید ریش اور پرسرخ و سفید کھلتا ہوا رنگ خدا کی قدرت کا جلوہ نظر آتا تھا۔ اگرچہ بخیال تشرع تصویر کشی سے آپ کو پرہیز تھا مگر اہل ارادت اپنے اصرار سے کہین باز آتے ہین تصور شیخ کی تصویر جو ہر دم خیالی آنکھون کے سامنے رہتی ہے اُس سے اُنکی سیری نہین ہوتی اور وہ ظاہری صورت کے نظارے حسی نگاہون سے دیکھنا چاہتے ہین اسلیئے پیکر جسمانی کے نقشے کھچوالیتے ہین چنانچہ آپ کی تصویر بھی نواب اکرام اللہ خان یا رجنگ کے والد نقی یار خان صدر الصدور کی ایک منکوحہ عورت نے ایک مصور کامل فن کو مقرر کرکے کھچوائی تھی۔ بزرگانہ وضع درویشانہ لباس اُس مرقع سے نمودار ہے چودھری نصرت علیصاحب نے اُس مرقع سے فوٹو کھچوائے اور ایک کاپی احقر کو بھی عنایت کی۔ ۵ جمادی الاول ۱۲۷۵ھ ہجری مین شاہ تراب علیصاحب نے ۹۴ برس کے سن مین وفات پائی قطعات فارسی ملفوظات مین متعدد ہین اُردو تاریخی قطعہ لکھکر خود پیش کرتا مگر عدیم الفرصتی سے قاصر ہا ذات قدسی ہادۂ تاریخ رحلت ہے روض الازہر فی مآثر القلندر کے صفحہ ۶۵۴ مین مرقوم ہے کہ مولوی عبدالباسط جو آپکے مرید و عاشق صادق تھے وہ آپ کی رحلت کے بعد فراق سے بیقرار ہوے ایک روز عالم اضطرار مین انھون نے قبر کھول ڈالی اور دیکھا کہ شاہ صاحب کا بدستور چہرہ روشن ہے اور گویا آپ کا جو وجود زمین کے

سپرد کیا گیا وہ اُس نے امانتاً بدستور رکھ چھوڑا ہے۔ جملہ حاضرین نے آپ کی زیارت کی اور اولیاء اللہ لا یموتون کے معنے آپ کے مشاہدہ جنازہ سے ظاہر ہوئے۔ قاضی احمد علی نصاحب نے آپ کا مقبرہ شاندار تعمیر کرایا۔

شاہ صاحب کی اولاد امجاد مین دو صاحبزادگان والاشان تھے ایک حضرت شاہ حیدر علیصاحب اور دوسرے مولانا شاہ تقی علیصاحب۔ ہر ایک علوم ظاہری و باطنی سے بہرہ ور اور عبادت و ریاضت و فقر و خدا پرستی سے متصف ہر صاحبزادہ نے آپ کی مسند ارشاد پر جانشینی سے زینت بخشی اور طالبان حق کو فیض پہونچایا انکے بعد آپ کے پروتے مولانا حافظ شاہ علی انور صاحب قلندر سجادہ نشین ہوے دو بار منشی ارتضا علیصاحب نے جو آپ کے حقیقی ماموں زاد بھائی تھے حافظ صاحب مبرور سے خاکسار کو شرف نیاز حاصل کرایا تھا اور جناب ممدوح اخلاق بزرگانہ سے پیش آئے تھے تشرع و تورع تقدس آپ کے چہرہ سے نمایان تھا آپ بھی شریعت با طریقت اور اپنے بزرگون کے علوم و اسرار کے حامل تھے۔ صد حیف کہ حافظ صاحب مرحوم نے ۲۰ محرم ۱۳۲۶ھ ہجری مین دار البقا کیطرف کوچ فرمایا اور جنت الفردوس مین درجات بلند پائے بعض آپ کے مریدین کی فرمایش سے چند قطعے تاریخی احقر نے لکھے بخوف طوالت صرف مادہ ہاے تاریخی پر قناعت کیجاتی ہے۔

(شیخ کامل جلیس بزم صفا) ہجری اور (حافظ شاہ علی انور مرد) عیسوی تاریخی مادہ ہے۔

آپ کی تصنیفات مین کتب کثیر التعداد ہین شہادت نامہ جو سید الشہدا امام حسین علیہ السلام کے مصائب مین تحریر فرمایا نہایت مقبول و مستند کتاب ہے فی الواقع بڑی تحقیق سے لکھا گیا ہے مسائل میلاد شریف کے مرتب فرمائے کتاب منزل الحبیب حافظ صاحب ممدوح نے از راہ مکرمت بزرگانہ شیخ سعید الدین صاحب نائب نواب امانت فاطمہ بیگم صاحبہ تعلقہ دار باسط نگر کے ذریعہ خاکسار کو بھیجی تھی نہایت پُر معز و دلچسپ مضامین ہین۔

باقی تصنیفات مین انتصاح عن ذکر اہل الصلاح۔ تحریر الانور فی تفسیر القلندر گلدستہ شریفین۔ درالمنظم فی مناقب غوث الاعظم۔ ہدیۃ المقبول فی تحقیق صداق بضعۃ الرسول مفید کتابین ہین۔ نواب محمد عبد الکریم خانصاحب تعلقہ دار رئیس اعظم شاہ آباد نے آپ کا مقبرہ نہایت عالیشان بنوایا ہے۔

حافظ صاحب کے بعد حافظ صاحب کے فرزند مولانا حبیب حیدر صاحب سجادہ نشین ہوے جو نہایت ذی علم صاحب نسبت باخدا ہین۔

حضرت مولانا مولوی محمد محسن

آپ مولوی حسن بخش علوی مصنف تفریح الاذکیا فی احوال الانبیا ئیس کاکوری کے فرزند ارجمند اور رسول خدا کے مداح ہیں ۱۲۴۳ھ ہجری میں پیدا ہوئے مولوی ہادیعلیصاحب اشک و دیگر نامور اساتذہ سے تعلیم پائی علوم منقول و معقول میں بحر مواج تھے نعت گوئی میں جو آپ کا پایہ بلند تھا اور خداداد مقبولیت حاصل تھی وہ کسی کو نصیب نہوئی۔ آپ کے کلام میں صنائع و بدائع لفظی و معنوی اسقدر پائے جاتے ہیں جنسے نہایت بساطی قوت متحرک ہو جاتی ہے اور دل وجد میں آجاتا ہے امیر خسرو دہلوی فارسی شاعری میں اگر صاحب اختراع ہیں تو حضرت محسن کاکوروی مضمون آفرینی و رعایت سخن میں مجدد وقت۔ بندش کی پاکیزگی زبان کی فصاحت الفاظ کی شوکت جو آپکے اشعار میں پائی جاتی ہے وہ دوسری جگہ نہیں ملتی۔ علمی قابلیت فعالی دماغی کے ماوراقادر مطلق نے حضور سید المرسلین کے عشق کا جوش و خروش آپکے سینہ میں بھر دیا تھا اسلیئے جو شعر آپ کی زبان سے نکلتا تھا سامعین کے دل میں فوراً اثر کر جاتا تھا آپ کی تصنیفات مبارک سے قبح تجلی۔ چراغ کعبہ۔ سراپائے رسول اکرم۔ خمس نعتیہ۔ مدیح خیر المرسلین۔ حدیقہ خاتم النبیین انیس آخرت۔ مثنوی شفاعت و نجات زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں قطعات محسن بھی اکثر جوش میں ہیں

سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل

یہ قصیدہ تو ایسا لاجواب لکھا کہ جا بجا سمت عالم میں اسکی دھوم مچگئی ہندوستان کی اکثر مجالس میں جانا ہوا اور وہاں اس قصیدہ کے متعلق جب قابل روشن خیال اشخاص میں تذکرہ آیا تو سب نے بالاتفاق اسکی توصیف کے ساتھ داد دی اور یہ کہا کہ یہ خاص حضرت محسن کا حصہ ہے تشبیب مخلص مدح ہر ایک چیز بے مثل ہے تمہیدی اشعار کے بعد ایک شعر میں تشبیہ دیکھئے

جسطرف دیکھیے بیلے کی کھلی ہیں کلیاں — لوگ کہتے ہیں کہ کرتے ہیں فرنگی کونسل

تمثیل ملاحظہ ہو ؎

شب دیجور اندھیرے میں ہے بادل کے نہان — لیلے محمل میں ہے ڈالے ہوئے منہ پر آنچل

حسن بیان پر غور کیجیے ؎

قمریاں کہتی ہیں طوبے سے مزاج عالی — لالۂ باغ سے ہندوے فلک کھیم کسل

نعت ؎

گل خوشرنگ رسولِ مدنی عربی — زیب دامان ابد طرۂ دستار ازل
مرجع روح امین زیب دہ عرش برین — حامی دین متین ناسخ ادیان و ملل

دعایہ خاتمہ

صف محشر مین ترے ساتھ ہو تیرا مداح — ہاتھ مین ہو یہی مستانہ قصیدہ یہ غزل
کہین جبریل اشارے سے کہ ہان بسم اللہ — سمت کاشی سے چلا جانب متھرا بادل

تمام قصیدہ مرصع ہے کس کس شعر کی خوبی بیان کیجائے اختصار مدنظر ہے

صبح تجلی نہایت دلکش مثنوی ہے چھوٹی بحر شگفتہ قافیہ ردیف بظاہر اردو سلیس ہے مگر بعض شعر نہایت دقیق لکھا ہے اس بیت پر توجہ فرمائیے ؎

پابند زکوٰۃ نامیہ ہے — کانٹا زرگل کو تولتا ہے

اس مین درحقیقت فقہ کا مسئلہ درج کیا ہے چند شعر بطور نمونہ کے نقل کیے جاتے ہین ؎

منظور ہے حسن کا تماشا — ہر دیدہ ہے دیدۂ زلیخا
ہے فکر سپھر رات بھر کی ؛ — کیا بات ہے مطلع سحر کی
سبزہ ہے کنار آب جو پر — یا خضر ہے مستعد وضو پر
سالک ہے چمن مین نہر موزون — مجذوب ہے شاخ بید مجنون
شبنم کو دم فلک آبلے — مٹی کو کمال پوتر اے

سراپائے رسول اکرم آجتک ایسا رنگین و پرنور سراپا نظر سے نہین گذرا اس سراپے کے بابت روایت ہے کہ یہ دربار جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم مین شرف مقبولیت کا پا چکا ہے راقم کے لڑکپن مین سید شمشیر علی صاحب جو ایک روشن ضمیر عارف تھے اور کشف کے واقعات مین ایسے بزرگ اقم کے دیکھنے مین نہین آئے انکی خدمت مین سید حبیب اللہ صاحب متارک حاضر ہوئے اور مولانا محسن کے سراپائے رسول اکرم کا تذکرہ آیا کہنے لگے کہ مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ یہ سراپا حضور سرور عالم صلعم کی جناب مین مقبول ہو گیا بعض اسکے اشعار درج ذیل ہین

کیسی تصویر کہ ہے صبح بہار امکان — کیسی تصویر کہ ہے آئینہ پرداز جہان
کیسی تصویر کہ ہے لوح و قلم نور فشان — کیسی تصویر کہ ہے کلک مصور نازان
کیسی تصویر کہ سب صلّ علیٰ کہتے ہین
کیسی تصویر کہ سب جلّ و علیٰ کہتے ہین

جسم محبوب خدا نور کا اک پتلا ہے — سایۂ حق وہ شہ منزلت طٰہٰ ہے
اُس کے قامت کو بھلا سایہ مناسب کیا ہو — سچ ہے محبوب جو لاثانی ہے وہ یکتا ہے

لاکھ عاشق ہوں مگر لطف دو محبوب نہیں
ظلّ حق ہو تو ہو پر ظلّ نبی خوب نہیں

رُخ پر نور کا ہے کاکل شبگوں سے ظہور — دیکھ لو دامن موسےٰ کے تلے شعلۂ طور
سنبلے میں ہے عیاں حلوۂ ماہ پُر نور — ابر رحمت میں ہے خورشید قیامت مستور

شب معراج میں ہے شمع تجلی روشن
لیلۃ القدر میں ہے نور الٰہی روشن

دیکھو ہم پہلوے پیشانی انور ابرو — ہیں اسی آئینہ صاف کے جوہر ابرو
آبروے دم خنجر ہیں مقرر ابرو — موج دریائے شجاعت ہیں سراسر ابرو

مہ کامل میں مہ نو کی یہ تصویریں ہیں
یا کھنچی معرکۂ بدر میں شمشیریں ہیں

گوش پر نور پہ زلف شب آسا مستور — کہیں دیکھے سے بھی دیکھے تو سحر ہو کافور
رنگ کا اس کے صبا سنکے چمن میں مذکور — کہے گل سے کہ ہوا ہو نہ ٹھہر میرے حضور

گوہر وصف سے گر دامن دریا پر ہو
یوں صدف سے کہے موتی کہ ادھر آ پر ہو

بینی اقدس شاہنشہ عالی منظر — آب آئینۂ رخسار کی موج انور
خوبروئی کا بلندی پہ ہمایوں اختر — یوسف حسن کا معراج ہے یا پیش نظر

صفحۂ خد مبارک پہ الف بینی ہے
دیکھنا عارض انور کا خدا بینی ہے

روبرو آئے جو آئینہ تو اک سکتا ہو — شمع کے بھی دھوئیں اڑ جائیں جو کچھ دعویٰ ہو
شامت آجائے جو خورشید کو یہ سودا ہو — صبح ہو جائے قمر حسن پہ گر بھولا ہو

حشر برپا ہو جو کنعانی مقابل آئین
چرخ پر سورۂ یوسف کو ملک لے جائیں

مثنوی شفاعت و نجات میں اسرار معانی و درد عشق کا جوش تحریر میں لایا گیا ہے چند

اشعار بطور نمونہ درج کیے جاتے ہین ؎

ذرا عشق ادھر دیکھے بھالے ہوئے — قدم اے ستمگر سنبھالے ہوئے
نہ چلنا کہین وہ قیامت کی چال — کہ لاشے شہیدون کے ہون پائمال
صفین صاف برباد لشکر ہوے — کبھی تیرے میلے نہ تیور ہوئے
نمک تیرا زخمون مین ایوب کے — کھٹک تیری دیدون مین یعقوب کے
ترا نخل اچھے بنون کا بگاڑ ؛ ؛ — ترا بیستون بگڑے دلکو پہاڑ
نہ شیخ و برہمن کے ٹھہرے قدم — کشاکش مین ہین تجھ سے دیر و حرم
پڑا سایہ جس پر فنا ہوگیا — پری بن کے تو اک بلا ہوگیا
تپش مہر محشر کی بڑہتی ہوئی — ترے حسن کی دھوپ چڑہتی ہوئی
جو سیدھی بھی ہو تیری ترچھی نظر — تو ہو اک زمانہ ادھر کا ادھر

چراغ کعبہ کی یہ بیت ؎

دیکھا خدا نے اپنا عالم — آئینہ بنا کے قد آدم

کتنے وسیع حقایق و رموز اس مین پنہان ہین اگر شرح کیجائے تو دفتر ہوجائے مگر خوف طوالت ہے

قصیدۂ نعتیہ جس کا مطلع ؎

مٹانا لوح دل سے نقش ناموزون بے جد کا — دبستان محبت مین سبق تھا مجھکو ابجد کا

اسکے منشی مفتی امیر احمد صاحب مینائی رحمۃ اللہ علیہ جو آپ کے ہم مذاق و دوست تھے حسب منشا آپ کے دولتخانہ پر قیام فرما کر مخمس کیا ہے اس کے اشعار نازکخیالی کے دیباچہ سمجھے جاتے ہین حاجی محمد امین خان صاحب رئیس شاہ آباد جو عہد شاہی مین لکھنؤ کے استاد مثل انیس و دبیر ناسخ آتش خواجہ وزیر صبا امانت کے مشاعرے دیکھے ہوے تھے اور خود بھی سخن سنج شاعر تھے جب حرمین شریفین تشریف لائے تو ایک روز سید ہینڈ و شاہ کی خدمت مین سلیمانی حاضر ہوے راقم کے روبرو مخمس مذکور کی اس بند کو

مدینہ کی طرف جائین کہ ہم کعبہ کا لین رستا — نظر آتا ہے ان دونون کا ہر دو مین ایک ہی رستا
کہان اب جبہ سائی کیجیے کچھ بن نہین پڑتا — احد کو کیجیے یا احمد بے میم کو سجدا
عجب مشکل ہے مضمون میرے مفہوم مردد کا

بار بار پڑہتے اور حالت وجد مین تعریف کرتے جاتے تھے ۔

مثنوی فغانِ محسن - اپنے دوست مولوی وجیہ اللہ خانصاحب کی مصیبت کے وقت لکھی تھی جبین یہ بیمار ہوگئے تھے دو چار شعر اس کے بھی نذرِ ناظرین کیے جاتے ہین ؎

نیا رنگ لائی مری بیکسی — چھٹا دیس جنگلے کی دُھن ہوگئی
طبیب آئین بالین پہ تو دم گھٹین — مری نبض دیکھین تو نبضین چھٹین
عجب طرح کا ہے یہ دیوانہ پن — نہ شوقِ خموشی نہ ذوقِ سخن
سُبکر وحی یاردن کو دکھلائینین — کہ بو ہو کے غنچے سے اڑجاؤن مین
نہ شمع لحد کا بھی آنسو ہے — فقط بیکسی مجھکو روتی رہے
خفا کر کے محسن نہ پھیرین مجھے — فرشتون سے گہدو نہ گھیرین مجھے
سمجھتا نہین مین حساب و کتاب — یہ رکھتا ہون اک مختصر سا جواب
نہ مین نے کیا کچھ نہ جانا کبھی ؛ — مگر سجدۂ آستانِ نبی ؛
خطابش بہ دیوان گہ کبریا — حبیب خدا اشرفِ انبیا
ز اسمائے او روز امید و بیم — شفیعُ متاعُ نبیُ کریم

مولانا محسن رحمتہ اللہ مولانا شاہ کرامت علیصاحب قدس سرہٗ کے مرید تھے جن کی طرف مثنوی شفاعت و نجات مین یہ شعر لکھا ہے ؎

کمر مین کرامت کے پٹکے کا بل — ملائک ہلاتے ہوے مورچھل

ہم آئندہ اُن کے کلام کی خوبیان دکھائین گے۔

ایک مدت تک حضرت مولانا ممدوح عاشقان رسالت پناہ کے کانون کو کلام نور آگین سے معمور کرتے رہے بالاخر ۱۸ صفر المظفر سنہ ۱۳۲۳ ہجری روز دوشنبہ مطابق ۲۴ اپریل سنہ ۱۹۰۵ عیسوی مین اس جہان المند نے خاکدان دنیا کو چھوڑ کر گلشن فردوس کی راہ لی صد حیف کہ جو آپ کی ذات عالی صفات سے علم سخن کی جو غیر معمولی شمع روشن تھی وہ بجھ گئی ہندوستان ایک باکمال سے خالی ہوگیا۔

بصفر کردہ سفر عابد و عالم محسن
۱۳ ۲۳ ھ

مادہ تاریخی سال وفات کا ہے۔

منشی محمد ارتضا علیصاحب کاکوروی نے جو ایک ذہین وطباع انسان تھے اور تاریخگوئی مین انھین مہارت تامہ حاصل تھی آٹھ دس قطعات تاریخ رحلت کہے تھے جنمین سے بعض لکھے جاتے ہین ؎

مزار پاک ہے محسن کا فاتحہ پڑھ لو ؛ گئے ہین عالم فانی سے سوے جنت آج
امیر تھے وہ بظاہر فقیر باطن مین ؛ ادیب عالم و فاضل خلیق نیک مزاج
لکھے تھے چوٹی کے مضمون نعت سرور مین ہوئی تھی عرش معانی پر آپ کو معراج
قبول عام کا خلعت عطا ہوا تھا انھین ملا تھا حضرت ممدوح سے سخن کا تاج
حیات ہی مین تصانیف ہوگئین مشہور نہین تھی ناموری کچھ ممات کی محتاج
عیان ہے صبح تجلی سے نور پیدائش چراغ کعبہ مین ہے جلوہ شب معراج
شرر رہے مخبر سال وفات یہ مصرع چراغ کعبہ سے پرنور یہ بجھ ہے آج

ایضاً

جنان مین کر رہا ہے سیر محسن فدائے صاحب لولاک ہے یہ
شرر کہتی ہین یون جنت کی حورین ثناخوان نبی پاک ہے یہ

ایضاً

از وفات حضرت محسن جہان تاریک گشت آفتاب عزت دشمگین نہان شد زیر خاک
گفت ہاتف از پئے سال وفاتش ای شرر مولوی محسن وکیل و شاعر دربار پاک

مولانا نے تازیست مین پوری مین وکالت کی اور آپ کی قابلیت سے وکالت کو افتخار رہا تصویر آپ کی

لہ ارتضا علیصاحب شرر مولوی حماعت علیصاحب جو اور ذادولی اور شاہ محمد کاظم صاحب کے فرزند تھے اولاً ابجاد تخلص سے شاعری کرتے تھے انکو طبعی مناسبت تھی آپ کی متعدد نظمین طبع ہوگئی ہین جنکے نام یہ ہین شہید جفا تصویر عبرت صبح وصل خیابان یادگار شرر باسی ہار سہانی شام سیر ہمالیہ شبیہ عبرت پیاری برسات تصویر حسرت خوب خوب دلکش اشعار لکھے ہین ۔
صد حیف کہ اسی سال چند ماہ ہوے کہ دفعتہ آپ نے برعرض ہیضہ انتقال کیا آپ کی جوانمرگی داچاکے نے احباب کے دلون کو زخمی کر دیا آپ کی خوش اخلاقی قابلیت تیز فہمی کی تصویر اس خستہ جگر مخلص کے اکثر اوقات پیش نظر رہتی ہے راقم الحروف نے آپ کا مادہ رحلت ؎ شرر بے تامل بہشتی ہوے نکالا ہے ۔ آپ آٹھ سال شاہ آباد مین نائب تحصیلدار اور قائم مقام تحصیلدار رہے اپ نین سو ماہوار کے گریڈ کے انسپکٹر تھے قبل از پنشن پاؤ جنت مین درجہ بلند حاصل کیا این ماتم سخت ست کہ گویند جوانمرد آپ کے استاد نواب فصیح الملک داغ دہلوی نے بمقام حیدرآباد دکن آپکا عمدہ الفاظ مین راقم سے تذکرہ تھا ۔

لہ یہ تمام کتابین منیجر ادیب بک ایجنسی پاٹا نالہ لکھنؤ کے پتہ سے ملسکتی ہین ۔

رسالہ مخزن لاہور مین جو شایع ہو چکی ہے وہ راقم کے پاس بھی موجود ہے آپ کا کلام مع مختصر حال کے "کلیات محسن رحمۃ اللہ علیہ" کے نام سے عرصہ ہوا شایع ہو کر مقبولیت عام حاصل کر چکا ہے اور منیجر صاحب ادیب بک ایجنسی پانا نالہ لکھنؤ سے درخواست کرنے پر بقیمت ایک روپیہ چار آنے علاوہ محصول ڈاک مل سکتا ہے آپ کے خلف اکبر حاجی مولوی نور الحسن صاحب نیر ال ال بی وکیل اور خلف اصغر حاجی مولوی انور الحسن صاحب ال ال بی وکیل دونون صاحبزادے عربی مین منشی و مولوی اور انگریزی مین گریجوٹ وکیل ہین اگر ایشیائی مذاق مین تکمیل تو انگریزی تہذیب مین انتہائی استعداد رکھتے ہین۔

حضرت نیر نے اپنے علمی مشاغل کیوجہ سے وکالت ترک کر دی اور نور اللغات کی تصنیف و اشاعت کی ضرورت سے رسالہ ادیب جاری کیا جس کی بدولت آج ناظرین باتمکین کو ان حالات کے ملاحظہ کا موقع ملا۔ حضرت نیر کے کلام مین اپنے والد بزرگوار کا رنگ پایا جاتا ہے اور الولد للاکبر کے مصداق ہین آپ کا رسالہ خورشید بدر جو غزوہ بدر کے واقعات کو آپ نے نظم کیا ہے۔ اور مدینہ منورہ مین حضور سرور عالم صلعم کے روضۂ اقدس کے روبرو پڑھا بھی ہے نہایت پر لطف اشعار ہین۔

منشی سید امتیاز علیخان وزیر بھوپال

اس آخری دور مین منشی صاحب موصوف نے جو شہرت و مقدرت پائی وہ اُن کے بعد اہل وطن کو حاصل ہوئی لیاقت و ذہانت فیاضی و مروت کا مادہ آپ کی ذات مین بحد تھا ابتدا مین بصیغۂ پولیس ملازم ہوئے اس کے بعد لکھنؤ مین وکالت شروع کی اور اپنی خوش بیانی و طراری و عالی فہمی سے اول درجہ کے وکیل ہو گئے اسی زمانہ مین انجمن تعلقدارا ن اودھ نے وضع قانون کی۔ جلیل القدر خدمت آپ کے سپرد کی اور آپ نے اس عالی دماغی و قابلیت سے کام کیا کہ تمام ملک مین آپکی باریک بینی و خوش فہمی کی تعریف ہوئی، ۲ دسمبر سنہ ۱۸۸۸ء کو ریاست بھوپال مین آپ طلب کیے گیے اور وہان مدار المہامی کا منصب جلیلہ عطا فرمایا گیا۔

منشی صاحب نے ریاست مین بڑی خوش تدبیری سے کام لیا اور جو کوئی اُن کے پاس گیا اُس سے نہایت اخلاق و سلوک سے پیش آئے اکثر اشخاص کو بھوپال مین ملازم رکھا دیا سر سید احمد خان نے سنہ ۱۸۹۱ء مین جب علیگڈھ کالج کی امداد کے لیے حیدرآباد و بھوپال کا سفر کیا تو اثنار راہ مین پہلے

بھوپال اترے منشی صاحب بکمال قدر و منزلت پیش آئے اور سرسید کو سرکار عالیہ فرمانروای بھوپال کی خدمت مین لیکر حاضر ہوئے سرسید نے مدرسۃ العلوم کی کیفیت اور مسلمانوں کی تنزل یافتہ حالت اور بمقتضائے زمانہ تعلیم دینے کی ضرورت بیان کی اسوقت نواب شاہجہان بیگم صاحبہ والی ملک بھوپال نے بارہ ہزار روپیہ عنایت کیے بعد ازان سرسید نے ایک نظم فارسی ہز ہائنس ممدوحہ کی شان مین لکھکر بھیجدی جس کا ایک شعر یہ ہے ؎

تو شاہجہان باشی و خورشید شریعت ۔۔۔ پیوستہ درخشان بود از گوشۂ نامت

انسٹیٹیوٹ گزٹ مین یہ حالات شائع ہو چکے ہین ۔

احمد علیصاحب شوق قدوائی نے وہ قصیدہ جس کا مطلع یہ ہے

چمکا ہو نچکے پیش رخ دلبر آئینہ ۔۔۔ چہرے کے عکس سے ہے پری پیکر آئینہ

لکھکر منشی صاحب کو سنایا جب منشی صاحب نے یہ شعر ؎

نام اسقدر بلند کہ پاس اُس سے ہر بلند ۔۔۔ کام اسقدر درست کہ ہر دفتر آئینہ

سنا تو اپنی دریا دلی سے صلہ عمدہ عنایت کیا تھا ۔

منشی صاحب کی داد دہش سے نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کے محلسرا مین اندر سے باہر تک تہلکہ مچ گیا عورت منشی صاحب کا دم بھرتے تھے قریب آٹھ سال کے بھوپال کی وزارت آپ نے بڑی شان شوکت سے کی آخر مین استسقا کے مرض مین مبتلا ہو کر ۱۰ جمادی الاول ۱۳۱۴ھ ہجری مطابق ۱۶ نومبر ۱۸۹۶ء کو آپ نے انتقال کیا باغ مقبرہ عرف بڑے باغ مین مدفون ہوے ۔

ایک ماہ کا عرصہ ہوا کہ خاکسار کا بھوپال جانا ہوا تھا نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ تاج الہند فرمانروای بھوپال نے اپنی کتاب اختر اقبال مین حضور سرور عالم صلعم کے قدم مبارک جو انھون نے سلطان المعظم کے زیارتخانہ استنبول مین جاکر زیارت کی تھی تحریر فرمایا ہے چونکہ اس خاکسار نے ایک کتاب مین اس معجزہ کے بابت مبسوط بحث کی اور مہاجرین سے جو خط و کتابت کی وہ بھی درج کی ہے اس لیے بیگم صاحبہ ممدوحہ کی زبانی اس قدم رسول کی حالت دریافت کرنا تھی اسلیے ہز ہائنس بیگم صاحبہ کی خدمت مین حاضر ہوا تھا اور مفصل کیفیت جناب ممدوحہ سے تصدیق کرکے اطمینان حاصل کیا ہے

اسی سلسلہ مین منشی صاحب کے مزار پر بھی حاضری کا اتفاق ہوا آپکے مدفن پر مختصر حالات نثر مین اور ایک قطعہ تاریخ منشی مفتی امیر احمد صاحب مینائی کا سنگ مرمر پر کندہ ہے جس سے واقعات زندگی پر

بوجھنی پڑتی ہے اس جگہ اس کا لکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے ؎

وزیر صاحبِ توقیر امتیاز علے — کہ امتیاز زنامش بدھر شد اکمل
فراغ حوصلہ مرد جواد نیک نہاد — بحسن خلق در امثال خویش ضرب مثل
وزیر اعظم بھوپال شد بآخر عمر — وکیل نامور بود در اودھ اول
جمادی الآخرہ آغاز عشرۂ دوئین — ہزار حیف کہ گشتہ حیات او منحل
شب شنبہ پس از انقضائے ساعت ہفت — متاع نازش فوتش ربود بیک اجل
بزم مائمش از جوش گریۂ خونین — بدیدۂ تر احباب راہ یافت سبل
دلش کمال مصیبت رسید گان میسوخت — کنون ز نار غمش سینہ شد منقل
دعائے مغفرت او بہر زبان جاری ست — کہ بود صاحب جود و کرم از اہل دول
خدائے رحم بحالش کند کہ بود رحیم — نداشتے بترحم نظیر خویش و بدل
شمیم خلق بگرش چنان نمود اثر — کہ خاک عطر فشان شد چو عنبر و صندل
اثیر ہر سحر قبرش سرود کہ نقش کند — محل رحمت رب کریم عز و جل

خاکسار محمد مظفر حسین سلیمانی شاہ آبادی

ہمارا اصول ایک قیمت ایک وزن ایک نمبر
سنگھون کا خون ؟
آپ سنگھون کا طرف سے بے پروا ہو رہے ہو اور دیکھو نہیں کہ
ہندوستان میں شروع سے سرمہ کا استعمال جاری ہے
جس سے نظر تیز ہوتی ہے اور عینک کی ضرورت نہیں ہوتی
اس بیطرح کا مشہور عالم سرمہ کرودھی نہایت کی ضرورت ہی کا
سرمہ
منصفہ سر ڈاکٹر جے۔ سی۔ بوس کلکتہ۔ آنکھوں کی تمام امراض
خاص کر دور نظری۔ سستی۔ جالا۔ خارش۔ پانی آنا بکثرت دی
کیلئے مفید ہے اور سکروں کا تجربہ علاج ہے اس سے بہتر
مفید ہے آج تک شکایت نہیں ہوئی ہے قیمت فی ڈبیہ معہ محصول
منیجر کمپنی ہذا کے پتہ پر بھیجو ڈاک خرچ خریدار
المشتہر منیجر ایلی سمر فارمیسی ڈبیہ ۵ امین خان

جوابات امور مشورہ طلب

مندرجۂ رسالۂ ادیب اُردو بابتہ یکم نومبر ۱۹۲۱ء

سوالات

۱- تیر تکّی پر گزران ۲- ٹاٹ اولٹ دینا ۳- ترقی جانا کھوپری کا- کس زبان کا لفظ ہے ۴- چپر غنٹو ۵- چپر قناتیا- کس زبان کی الفاظ ہین ۶ چلچلاتی دھوپ ۷- جھیجھا لیدر ۸ چھلی چھلیا ۹ چپڑ چپڑ بلائین لینا- ادرچپٹ چپٹ بلائین لین- دونون فصحا بولتے ہین یا نہین- ۱- جاردن مال ہپ کرجانا ۱۱- خالصی لگ جانا ۱۲- دم بخت ۱۳- خشکے کا کھیت ۱۴- ردی- خدوی ۱۵- وھتا بتانا ۱۶- دھڑ دھڑی کرکے لٹوا لینا ۱۷- ڈھئی دینا- صحیح ڈھیٹھی ہے یا ڈہئی بروزن کئی اور بول چالین کیا ہے

جواب

ان الفاظ کا کوئی معیار نہین ہے نہ آجتک انکی طرف کسی نے توجہ کی جبکہ اُنکا کوئی معیار نہین ہے تو ذہنی قیاسی جواب دیا جاتا ہے ممکن ہے کہین پر ذہن نے غلطی کی ہو-

۱- تیر تکّی پر گزران یہ لفظ قیاساً تکی بضم تا نہین ہے بالکسر تا ہے تکی جمع تکہ کی جیسے تکہ بوٹی کہتے ہین اُردو مین بوٹی کا جثہ بڑا ہوتا ہے اور تکہ نہایت قلیل جیسے نکتیان موٹا قیمہ اور فارسی مین تکہ پارہ گوشت کو کہتے ہین اور عربی مین وزرۃ تیر جس لحم پر لگایا جائے تو اُس تیر کی پیکان یعنی پھل بھر گوشت خارج ہوگا ذرہ ذرہ ہوکے کہ وہ نہایت قلیل ہوا اور تیر ہر وقت سر نہین کیا جاتا گاہ گاہ شکار ہوتا ہے- پس مراد سالم تعالی کے یہ ہوئی کہ جہان کہین سے کسیوقت قدر قلیل ملگیا اُسی پر اکتفا کیا یعنی تیر محنت و مشقت و جانفشانی سے شکار کیا اعنی کسیکو پھانسا اوسمین جسقدر ملگیا اوسی پر قناعت کی آج یہان کل وہان تیر تکی پر گزران-

دوسری صورت ذہنی تیر تکّی- تکی جمع تکّا کی تکّا کو فارسی مین تکمانہ اور عربی مین السہم المقدم النصل تیر گرد پیکان کہتے ہین از منتخب اللغائس اور تکّا سیدھے کو کہتے ہین جسمین کجی مطلق نہو حاصل مطلب بظاہر یہ ہے- خالدنی سیدھا نشانی پر تیر مارا یعنی کسی سے اپنی حاجت بیان کی یا کچھ بنظر انتفاع فروخت کیا یا کوئی خدمت بجالایا بالعوض اوسکے یا اسکی تیز ارنالی پر جو ملگیا اُسی پر گزران کی نہ ملا تو نشانہ نے خطا کی-

تیسری قیاسی شکل تیر تکی پر گزران- تک سے تکّا تکلا اور تکّا کی جمع تکی یعنی زید نے اپنے نفس پر دی کیلئے جھوٹ سچ حلال حرام چال فریب مکر دھوکہ کا حق ناحق خوشامد درآمد منت سماجت ارنالی

کسی قسم کا تیر خالد نے زید پر سر کیا جیسا موقع اور جیسا تاک ملا اگر پر لگ گیا نفس پر وری ہو گئی اگر وار خالی گیا فاقہ ہے مگر تاک تو لگ گیا یعنی جوڑ بند تو ٹھیک ہو گئے آئندہ دیکھا جائیگا فی المثل لگا تو تیر نہین تکا جسکی اصل ہے تاک کا جمع اسکے تاک کی یعنی تیر بے تکی نہین تک کی۔ حاصل ان سب کا یہ ہے نفس پروری کیلیے جس صورت سے ہو اچھا کہین سے کچھ کہین سے جو ہتے چڑھ گیا اُسی پر اکتفا کی نہ ملا بے نیل مرام رہ گئے۔

۲۔ ٹاٹ اولٹ دینا۔ محاورہ مہاجنون کا ہے ٹاٹ وہ کہ جس گدی پر سیٹھ جی بیٹھے ہوے بالمرہ لین دین گرھوین گانٹھ کرتے ہین دفعتاً دوالا نکلا یا نکالا لوگون کا ہزار دن لاکھون روپیہ رہگیا سیٹھ جی محتاج ہو گئے اب اُس گدی یا ٹاٹ پر کیا بیٹھین وہ الٹا پڑا ہے دیا جل رہا ہے جو دیکھتا ہے جان جاتا ہے سیٹھ جی دوالے گئے پس ٹاٹ اولٹ دینا مہاجنون کی اصطلاح مین دیوالیا ہو جانے کو کہتے ہین۔

۳۔ ترقی جانا کھوپڑی کا یہ مرکب اللسان ہے۔ ترقی فارسی ترقیدن سے کھوپری ہندی یہ لفظ کئی طرح بولی جاتی ہے کھوپری ترق گئی دھوپ سے یا فرب سے یا دوائے حارہ سے یا کھوپری ترقی جاتی ہے یا ترق جائیگی مثلاً ٹھیک دوپہر موسم گرما کی وہ دھوپ ہے کہ کھوپری ترقی جاتی ہے یا ایسی کڑکڑاتی دھوپ مین کھوپری ترق جائیگی یا اس جلچلاتی دھوپ مین چندیا ترق گئی یا چیخ گئی یا یہ دھوپ چٹخائے دیتی ہے بیشتر عورات کے محاورے ہین۔ بجاے چٹک کے جسکے معنی کھلنے کے ہین چیخ اور ترق اردو مین استعمال ہے

۴۔ چیر غنڈو اور ٹچر غنڈو عوام بازاریون کا محاورہ ہے یعنی پھانس لینا اپنے پھندے مین لے آنا اپنا شیفتہ کر لینا بظاہر اُردو ہے اور وجہ تسمیہ ذہن مین نہین آتی۔

۵۔ چیر قنا تیا اسکی پوری تشریح مین طوالت ہے مختصر یہ کہ ایک شخص مسمی کوکا پنڈت کسی راجہ کا وزیر تھا بڑا عیاش بلکہ یہ کہنا چاہیے موجد عیاشی اوس نے چار قسم کی عورتین اور چار قسم کے مرد افعال مکروہ کے اختیار کیے اور ڈیل ڈول اور کچھ تخاسبات پر قرار دیے ہین یعنی پدمنی عورت اسکا جوڑ مکھ چوما اور چترنی عورت اُسکا جوڑ گرد گھما مرد اور ہستنی عورت اُسکا جوڑ بل ہو سیا مرد اور سنکھنی یا ڈنکھنی عورت اُسکا جوڑ چیر قنا تیا مرد یہ عورت اور مرد سب سے بدتر اور قبیح افعال کردار اطوار چال چلن خصائل حرکات ڈیل ڈول صورت شکل رکھتے ہین اور خلاف مرد و عورات مذکورہ کے تو اصل مین سیکڑون قسمین ہو گئین۔ پس چیر قنا تیا قبیح افعال والے مرد کو چاہیے اُسمین پورے پورے شرائط قبح نہون مثالاً کہہ بیٹھتے ہین۔

(باقی آئندہ) ثریا

بیض

ملاحظہ ہو ادیب اُردو بابتہ جولائی ۱۹۲۱ء و جنوری ۱۹۲۲ء

جولائی کے ادیب مین سوال یہ تھا "رشک کے شعر مین بیض ہوتا کے کیا معنی ہین ؎

دکھایا جب کلام مدحت چشم دید بیضا کسی پر بیض ہوتا ہے کسی پر صاد ہوتا ہے

جنوری ۱۹۲۲ء کے ادیب اُردو مین جو مضمون جناب لمعہ کا شایع ہوا ہے اوس کا خلاصہ یہ ہے بیض ۱ وہ علامت ہے جو مدات کے ختم ہونے پر باین شکل (ص) بنائی جاتی ہے تاکہ دوسرا شخص اُسمین کچھ اضافہ نہ کر سکے ۲ فرد مین عبارت کے ختم پر بھی یہ علامت بنا دیتے ہین جس سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اب آگے کوئی عبارت نہین ہے — ان معنون سے شعر کا مطلب واضح نہین ہوتا۔ جناب لمعہ غور فرمائین۔

نشتر

امور مشورہ طلب

از مؤلف نور اللغات

۱ تان پلٹا (گویون کی اصطلاح) کسکو کہتے ہین۔ (فتوی عالم)

کس قیامت کا تان پلٹا ہے جسپہ آداگون کا دھوکا ہے

۲ نام لوٹ۔ کس زبان کا لفظ ہے۔

۳ بلچک۔ کس زبان کا لفظ ہے۔ ہندی لغات مین نہین پایا گیا۔

۴ تتے پڑنا۔ کے کیا معنے اور محل استعمال ہے۔ (فقرہ) گھر مین چھپے بیٹھے ہین باہر قرضخواہون کے تتے پڑے آبرو پر پانی پھر گیا۔

زمانہ

ملک مین اسوقت تک بلا مبالغہ سیکڑون رسالے شایع ہوے لیکن کسی رسالے نے اتنی عمر نہین پائی جتنی ہمعصر زمانہ کانپور نے۔

زمانہ کانپور ۱۹۰۳ء سے برابر ملک کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ منشی دیانرائن صاحب نگم یقینی شکریہ کے مستحق ہین جنکی اڈیٹری مین ہمعصر مذکور زبان اردو کی سچی خدمت انجام دے رہا ہے ہماری دلی دعا ہے کہ ؎

تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہون دن پچاس برس

مضامین دلچسپ لکھائی چھپائی معقول۔ دوسرے تیسرے مہینے رنگین تصاویر با وجود ان خوبیون کے قیمت پانچ روپیہ و آٹھ روپیہ سالانہ۔

شایقین ادب منیجر صاحب رسالہ زمانہ کانپور کے پتے سے درخواست خریداری ارسال فرمائین۔

ادیب ناگپور

یہ ماہوار رسالہ ناگپور سے مولوی محمود علینا صاحب فاضل ندوی کی اڈیٹری مین نہایت آب و تاب سے شایع ہوتا ہے۔ مضامین دلچسپ اور زیادہ تر تاریخی ہوتے ہین اس پر آشوب زمانے مین ملک کو اس رسالے کی اشد ضرورت ہے۔ قیمت رسالے پر درج نہین شایقین منیجر صاحب ادیب ناگپور سے خریداری کی درخواست کرین۔

نقاش

یہ رسالہ حضرت عزیز بدایونی کی اڈیٹری مین جنوری ۱۹۲۲ء سے نکلنا شروع ہوا مضامین گو مختصر ہین لیکن نہایت دلچسپ ہین۔ خصوصاً اڈیٹوریل مضمون نہایت قابلیت سے لکھا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی بھی معقول ہے۔

ہم نقاش کا دل سے خیر مقدم کرتے ہین اور دعا کرتے ہین کہ خدا اسکو پروان چڑھائے اور صرصر حوادث سے محفوظ رکھے۔ قیمت چار روپیہ سالانہ ہے مولوی غلام سعید صاحب تجلی منتظم اعزازی دفتر نقاش بدایون کے پتے سے خریداری کی درخواست کیجئے

رُوحِ سخن

تضمین بر غزل امیر مینائی

نثار صحبتِ اہلِ دیار کھو بیٹھے — سرورِ بزم مے و میگسار کھو بیٹھے
غرضکہ زندگی مستعار کھو بیٹھے — بتوں کے عشق میں ہم جانِ زار کھو بیٹھے
عجب امانت پروردگار کھو بیٹھے

ہے کمسنی۔ ابھی سیکھو۔ ہوئے ہو کس قابل — حضور ہے فن تیر افگنی بہت مشکل
بھلا کب ایسی جگر چوکتا کوئی کامل — سرِ خدنگ تکے آچکا تھا طائرِ دل
تم آنکھ پھیر کے اپنا شکار کھو بیٹھے

بڑے ریاض سے اتنا جما تھا رنگ اپنا — انیس صحبتِ تنہائی ہر گھڑی رہنا
کہیں کا بیخودیِ شوق نے ہمیں نہ رکھا — لیا جو خواب میں بوسہ تو یار جاگ پڑا
تمام عمر کا ہم اعتبار کھو بیٹھے

غمِ فراق کی ہوتی کبھی تو طے منزل — نشانہ ہوتے نہ سفا کیوں کے یہ بیدل
امید ہیں خاک میں اہلِ وفا کی سب گئیں مل — سوالِ وصل کا کرنے سے یہ ہوا حاصل
کہ آسرا ترے امیدوار کھو بیٹھے

خرامِ نازِ حسینانِ شوخ چشم و شریر — شکستِ شیشۂ دل کی صدائے پُر تاثیر
کہ طرزِ نالہ کشی سلیمِ غمِ تصویر — ارادہ کون تھی جس پر ہوئے امیر فقیر
ذرا سی بات میں صبر و قرار کھو بیٹھے

(جناب حافظ سلامت اللہ صاحب)

حضرت رضا فرنگی محلی

چبھ چبھ گئے ہیں کانٹے جب سیر کی ہے بن کی — رہ رہ کے یاد آئی راحت مجھے وطن کی
ہم کیوں کہیں نہ کو سو کیا تم نہیں سمجھتے — میٹے گی اک برائی سو خوبیاں دہن کی

ہنس ہنس کے آج باتین کرتا ہی کون کس سے
جل جل کے بجھ رہی ہین کیون شمعین انجمن کی

دریاے خون رواں ہی آنکھون سے اُس گلی مین
زخمون کے ٹانکے ٹوٹے کھا کر ہوا چمن کی

اُس ترک کی گلی مین توڑا ہے دم تڑپ کر
چھٹنے نہ پائے مٹی عنبال میرے تن کی

اُس بُت کے دست نازک ہوتے مری نظر مین
اے کاش مجھکو ملتی تقدیر برہمن کی

غربت مین کون دیکھے تیشہ کی تیز دستی
کھنچنے لگین رگین تک اعضاے کوہکن کی

ہم اپنے دل کا قصہ محفل مین کہہ سُنائین
تم سمجھو ہے کہانی اُجڑے ہوے چمن کی

آئے ہین بیغرض کب مرقد مین یہ فرشتے
دولت سے کم نہین ہین دو چادرین کفن کی

زور جنون کے ہاتھون وہ آج بیڑیان ہین
کل تک جو دھجیان تھین اپنے ہی پیرہن کی

تھا ایک ہاتھ میرے سینہ پر اک گلے پر
تصویر کھینچنی تھی ایسے مین تیغزن کی

تربت پہ کس ادا سے روتی ہے آج لیلےٰ
مُنھ پر نقاب ڈالے مجنون کے پیرہن کی

کیا ڈوب ہی کے مرنا قسمت مین اے رضا ہی
تعریف کر رہے ہو کیون تم چہ ذقن کی

حضرت عاجز مالیگانوی

وہ دیر مین چھپین کہ چھپین خانقاہ مین
جلوے عیان ہین اُنکے ہماری نگاہ مین

دل بیقرار ہے کسی ظالم کی چاہ مین
بسمل تڑپ رہا ہے مگر قتل گاہ مین

جس سے ملائی آنکھ اُسے تسخیر کر لیا
جادو بھرا ہوا ہے بتون کی نگاہ مین

نقشہ کھنچا ہے آنکھون مین سب سے علیحدہ
جچتا نہین حسین کوئی اپنی نگاہ مین

شوخی ہے غمزہ بھی ہے مروت مگر نہین
اتنی فقط کمی ہے تمھاری نگاہ مین

اوس نے نہین کے لہجے مین ہان کا دیا ثبوت
اقرار بھی ہوا تو رہا اشتباہ مین

عشاق پھونک پھونک کے رکھا کرین قدم
کانٹے بچھے ہوے ہین محبت کی راہ مین

دل لے گیا مرا مجھے بسمل بنا گیا
دو کام کر گیا ہے کوئی اک نگاہ مین

پُر داغ دل مرا جو نہین ہے نہین سہی
روشن ہے کیا یہ آپ کی زلف سیاہ مین

مشتاق دید حُسن کو سیری کہان نصیب
آنکھین بچھی ہوئی ہین حسینون کی راہ مین

غیرون کو اپنی بزم مین تو نے دیا فروغ
ذرّے ہین آفتاب تری جلوہ گاہ مین

نازو ادا و غمزہ و عشوہ ہے جانستان — بانکا ہر اک ہے حسنِ بتان کی سپاہ مین
اللہ رے ہجرِ یار مین یہ بے لحاظیاں — نالے مین ہے اثر نہ ہے تاثیر آہ مین
شوخی بھی ہے ادا بھی نزاکت بھی ناز بھی — کس بات کی کمی ہے تری جلوہ گاہ مین

کیا اعتبار حضرت عاجز کے زہد کا
ہین آج میکدہ مین تو کل خانقاہ مین

حضرت ہادی مچھلی شہری

اک عجب ہستی محبت مین ہمارا دل بھی ہے — موجِ طوفان خیز بھی ہے دامنِ ساحل بھی ہے
رو رہا ہے خون کے قطرے بجائے اشکِ غم — سوگوار اون مین ہمارے خنجرِ قاتل بھی ہے
ختم ہوتا ہی نہین افسانۂ مرگ و حیات — سخت جانی سے پریشان مین بھی ہون قاتل بھی ہے
دیکھ لیلےٰ کا نہ ہو بدنام اے مجنون حجاب — خانۂ دل مین ترے گنجائشِ محمل بھی ہے
رہ نہین سکتی ہمیشہ ایک حالت پر خوشی — حاصلِ امید سچ پوچھو تو بے حاصل بھی ہے
خود مری حالت ہے تیری کج ادائی کی معین — باعثِ محرومیِ دل اضطراب دل بھی ہے
بیخودی بھی ہے وفورِ مدعا کے ساتھ ساتھ — فائزِ منزل ترا گم کردۂ منزل بھی ہے
مختلف انداز ہین میرے وفورِ شوق کے — راہبر بھی قاطعِ راہ سرِ منزل بھی ہے
کرتولون مین وعدۂ فردا کا تیرے اعتبار — تیرے پہلو مین مگر ناآشنا اک دل بھی ہے
وصل مین بھی بیقرارِ شوق ہے مجنون کا دل — کیا حریمِ مدعا مین پردۂ محمل بھی ہے
انتہائے ناتوانی کا تماشا دیکھئے — دورِ منزل سے بھی ہون اور منزل بھی ہے
کس سے نفرت کیجیے کس سے محبت کیجیے — دل بھی ہے سینہ مین نوکِ خنجرِ قاتل بھی ہے
مجھکو گرداب مصیبت کا ذرا بھی غم نہین — کشتیِ امید کے ہمراہ اک ساحل بھی ہے
مین نے یہ مانا کہ ہو جائے تصدق آپ پر — دل مرا لیکن ادائے فرض کے قابل بھی ہے

عالمِ امید مین ہادی مرا کیفِ حیات
ہے مدا ابھی درد سے اور درد مین شامل بھی ہے

حضرت عزیز بلگرامی

ہر دم خیال رکھتا ہے مجھ پُر قصور کا
کِسطرح شُکر مجھ سے ہو رب غفور کا

اترائیے نہ حُسن دو روزہ پہ اِسقدر
رہتا نہین غرور کسی پُر غُرور کا

اُٹھے تو نگاہ اپنی کریمی پہ اے خدا
ہرگز نہ کر خیال ہمارے قصور کا

سر چڑھ کے بولتا ہے لہو بے گناہ کا
چھپتا نہین ہے خون کبھی بے قصور کا

روز ازل سے بھڑکی ہے وحدت کی دل مین آگ
پروانہ مدتون سے ہون مین شمع طور کا

لپٹون گا جا کے حشر مین قدمون سے یا رسول
یا جاؤنگا پتا جو کہین بھی حضور کا

دل دیکے اپنے آپ کو برباد کر دیا
پھل ہمکو مل گیا ہے خود اپنے قصور کا

کیجئے الٹ دون لفرۂ توحید زین
دکھلا دون لطف آپ کو شورِ نشور کا

کیون خون بہائین آپ کسی بے گناہ کا
کیون آپ دل دکھائین کسی بے قصور کا

تیری ہی دید کی ہے ہوس مجھکو یا خدا
خواہان نہ ہون بہشت کا طالب حور کا

کس نے سکھائی تمکو صدا حبا و اطاؤکی
کس نے پڑھایا تمکو سبق دور دور کا

ہو حشر تو کرو مین گلہ اُنکا اے عزیز
مدت سے انتظار ہے آواز صور کا

حضرت اخگر از بمبئی

ڈوبی آرزو سے اشک حسرت بے روان ہوکر
رہا آخر کرز الفت پنہان عیان ہوکر

تڑپتا پون رہون کب تک مین قاتل نیمجان ہوکر
لگا دے ہاتھ اک تیغ ادا کا مہربان ہوکر

رہے کب تک ہوا فرقت مین تیری ناتوان ہوکر
ارے اتنا تو سوچ آنکھون سے گرا اُسکی گران ہوکر

تمھین انصاف کے کہدو تمھین پر منصفی تیری
ستم کرتا ہے کوئی بھی کسی پہ مہربان ہوکر

اگر ایسا ہی پردہ ہے مری آنکھون مین آجاؤ
نظر کیدل کی پتلی مین رہو سب سے نہان ہوکر

ابھی سے عالم طفلی مین ہین یہ شوخیان تیری
قیامت اور بھی ڈھائیگا ظالم نوجوان ہوکر

نہ پایا خانہ پایا آجتک تیرا نشان مین نے
رہا آوارہ مین برسون غبار کارواں ہوکر

مدد اے ضبط الفت امد دے بیخودی اب تو
کہ نکلا جاتا ہے یہ راز غم مُنھ سے فغان ہوکر

یہ اخگر فیض ساقی ہے کہ اک ساغر کے پینے سے
کھلے رازِ دو عالم دل پہ میرے سب عیان ہوکر

آشوبِ زمانہ دلربائے سخن ست غارتگرِ ہوش ماجرائے سخن ست
آزادہ دلان اسیرِ دام دگرند بیگانۂ خلق آشنائے سخن ست

ادیب اردو

مرتبہ

خاکسار نور الحسن نیر بی اے ال ال بی

مقام اشاعت دفتر نور اللغات پاٹانالہ لکھنؤ

باہتمام

حامد حسن علوی منیجر

منیجر سالانہ قسم اردو
منیجر سالانہ قسم اردو

نیر پریس پاٹانالہ لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر ۵	یکم مئی سنہ ۲۲ء ۱۹ عیسوی	جلد ۲

(۱) یورپ کے مردم خیز قصبات
جناب مظفر حسین صاحب سلیمانی ۱

(۲) جوابات امور مشورہ طلب
حضرت شادان بلگرامی ۱۳

(۳) بلبل
ترجمہ ۱۸

(۴) پچھلے پچاس سال الخ
جناب منشی عبدالرفیع صاحب ۲۱

(۵) بول چال محاورہ الخ
جناب طاہر محسن ۲۲

(۶) اقوال نادرہ
جناب سید وزارت علی صاحب ۲۳

(۷) انتخاب اودھ پنچ
ماخوذ ۲۵

(۸) روح سخن
سلطان الملک حضرت ریاض وغیرہ ۲۹

نور اللغات ۲۵۷ / ۲۷۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادیب اردو

نمبر ۵ جلد ۲ ——— مئی سنہ ۱۹۲۲ء

پورب کے مردم خیز قصبات

نمبر ۲

میر غلام علی آزاد بلگرامی

سلاطین اسلام کی آمد سے ہندوستان کے جن جن مقامات میں علم کی شعاعیں پہلیں اونمیں اولیت کا فخر بلگرام کو بھی حاصل ہے۔ بارھوین صدی تک بلگرام علما شعرا تاریخ کا معدن اور تصنیف و تالیف کا مخزن رہا۔ علم و فضل سے جو شہرت بلگرام کے حصہ میں آئی وہ دوسرے قصبہ کو میسر نہوئی۔ بلگرام کے کسی شاعر شیرین زبان نے بلبل شیراز کی خوشنوائی یاد دلادی اور کسی فاضل خوش بیان نے کوس لمن الملکی بجا کر اپنی قابلیت کا سکہ عالم میں بٹھا دیا۔ میر عبد الجلیل علامہ اسی فضیلت کو اپنے وطن بلگرام کی طرف منسوب کرتے ہیں ؎

گو از شرف چہ بلگرامی کو ثرمد آفتاب جامی آب گل من کہ فیض عالم است از خطۂ پاک بلگرام است

جن نفوس سے بلگرام کو فخر و ناز حاصل ہوا ان مین ایک مولوی سید غلام علی آزاد کی بھی ذات ہے میر آزاد بلگرامی باعتبار قابلیت و تصنیفات کے وہ شخص ہین جو ہندوستان مین اپنی نظیر نہین رکھتے جو مقبولیت ان کی تصنیف کو حاصل ہوئی وہ کسی ہمچشم کو نصیب نہ ہوئی۔ فارسی تو اُن کی زبان ہی تھی اس مین کمال تھا لیکن باوجود ہندی نژاد ہونے کے عربی مین وہ قصائد لکھے کہ اہل عرب نے جو مدارس کے لئے کورس مرتب کیا اس مین میر آزاد کے عربی قصائد داخل کئے مکہ معظمہ اور مصر مین آزاد کی بعض تصنیفات پڑھائی جاتی ہین۔

فارسی دیوان کے علاوہ عربی دو دواوین مین تین ہزار اشعار موجود ہین۔ بیشمار قصائد حضور سرور عالم صلعم کی نعت مین لکھے اور حسان الھند کے لقب سے ممتاز ہوئے ذی علم اور بھی گزرے مگر میر آزاد کے دماغ کو علم سے بالطبع مناسبت تھی ہر فن کو بغور دیکھا اور اس کی تہ کو پہونچے۔ تصنیفات تعداد مین کثیر اور سیر نہایت نفیس اور حشو و زوائد سے پاک اگر نظم مین فصاحت تو نثر مین بلاغت ہے۔

اس مین کوئی شک نہین کہ حضرت امیر خسرو دہلوی اور مولانا میر آزاد بلگرامی کی جدت اور ہمہ دانی پر ہند ہمیشہ ناز کرتا رہیگا۔ اور یہ خداداد حصہ ہے۔ استغنا اور آزادمنشی کا یہ عالم تھا باوجودیکہ ناصر جنگ شہید فرمان روائے دکن میر آزاد کے شاگرد تھے تکلف اور علوم و فنون کے معتقد مگر تارک دنیا آزاد نے اپنی ذات کے لیے اُن سے منفعت حاصل نہین کی ورنہ زر و جاگیر و منصب جو چاہتے حاصل کر سکتے تھے۔ تاریخی مادہ نکالنے مین بھی میر آزاد کو جو ملکہ تھا وہ عدیم المثل سمجھا جاتا ہے درحقیقت آپ نے وطن بلگرام کا نام روشن کر دیا۔

میر آزاد کے مورث اعلی سید محمد صغرے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے مرید اور سلطان شمس الدین التمش بادشاہ دہلی کے امرا سے تھے سید موصوف نے سلطان ممدوح کی حکم سے بلگرام کو ایک سرکش راجہ سے جسکا نام سہری تھا چھین کر اپنے قبضہ مین کیا اور معہ اپنی جماعت کے سکونت اختیار کی اس واقعہ کی تاریخ لفظ خداداد سے نکلتی ہے سید محمد صغرے سادات واسطی سے تھے انہون نے بلگرام مین قلعہ بھی تعمیر کیا تھا اور ۳۱ برس بلگرام کی حکومت کر کے ۶۴۰ ہجری مین رحلت کی۔

بلگرام کے سادات واسطی آپ ہی کی اولاد مین ہین۔ میر آزاد بھی انہین سید محمد صغرے

کی نسل سے عالم ظہور مین آئے - ۲۵ صفر المظفر سنہ ۱۱۱۸ ہجری روز یکشنبہ کو میر آزاد بلگرام کے محلہ سیدان پورہ مین پیدا ہوے اُن کے والد ماجد کا نام سید نوح ہے وہ سید دید شہید کی اولاد امجاد مین ہین آزاد کے نانا سید عبد الجلیل علامہ استاد دیکتائے روزگار گزرے - درسیات کی تحصیل میر آزاد نے بلگرام کے مشہور فاضل میر طفیل محمد سے کی اور عروض و آداب کو اپنے ماموں میر سید محمد سے حاصل کیا باقی لغت و حدیث جملہ علوم میر آزاد نے اپنے نانا سید عبد الجلیل علامہ سے بلگرام و دلی مین ساتھ رہکر ختم کئے نامور نانا اپنے ہونہار نواسہ کی غیر معمولی استعداد و طباعی دیکھکر خوش ہوتے اور اکثر کہتے تم ہی میری یادگار ہوگے فارغ التحصیل ہونے کے بعد میر آزاد واپس آئے اور عرصہ تک بلگرام مین رہے -

آزاد کے ماموں میر سید محمد بادشاہ دہلی کے میر بخشی و وقایع نگار رہتے اور اندنون صوبہ سندھ کے مشہور شہر سیوستان کی وقایع نگاری پر متعین تھے - میر آزاد اُن سے ملنے گئے جب یہ وہان پہونچے تو ماموں نے اپنے وطن بلگرام کا رخ کیا اور آزاد کو وہان اپنا قائم مقام چھوڑا چار برس تک میر آزاد وہان رہے واپسی کے بعد بلا اطلاع والدین حجاز کا سفر کردیا نہ زاد راہ نہ کوئی رفیق ہمراہ ولولہ شوق سے بادیہ پیمای پر آمادہ ہوگئے اور صحرا نوردی نے بیرون مین آبلے ڈالدے - میر آزاد کے چھوٹے بھائی سید غلام حسین ڈھونڈھنے لگے مگر انکا پتہ نہ چلا یہ جنگل طے کرتے ہوے سرونج پہونچے یہان نواب آصفجاہ نظام الملک والی دکن لشکر ڈالے ہوئے مرہٹون سے جنگ کر رہے تھے آپ کو دربار آصفجاہی مین رسائی حاصل ہوئی اور نواب آصفجاہ نے زاد راہ کا انتظام کردیا -

۱۳ محرم سنہ ۱۱۵۱ ہجری کو مکہ معظمہ پہونچ گئے چند روز یہان رہکر مدینہ منورہ کا راستہ لیا میر آزاد نے لڑکپن مین سید المرسلین کو خواب مین دیکھا تھا اور جب سے مدینہ منورہ کی حاضری اور روضۂ اقدس کی زیارت کا ذوق دلکو بیچین کر رہا تھا - القصہ ۳۶ برس کی عمر مین مدینہ طیبہ پہونچ گئے - شیخ حیات سندھی مہاجر سے علم حدیث کی سند حاصل کی - مسجد نبوی مین شب بیداری کرتے اور بخاری شریف کے مطالعہ مین مشغول رہتے -

اسی حالت مین یہ غزل لکھی ؎

نمود جلوۂ اعجاز شمع مطلبی نماند شوخی چشم غزالہ بولہبی فدا بخاصیت ادی عقیق شوم کہ کرد ریگ دانش علاج تشنہ لبی
زیارت تو کند آفتاب شب زندہ رود صباح جلوہ زیر جانب غربی زبسکہ دہن شکست تو داشت اسلاف گرفت رنگ نزاکت ز شیشۂ جلبی

خوش است حسن نظر باغبان کریم ضعیف الاقدام کن عمارت ما
بآفتاب بنوے رسانده ایم نسب تو ازین زنده ما دید نور محمدی نسبی
بملک ہند چو من نیست اولی آزاد کہ کرده تربیت من شکر لب عربی

آٹھ ماہ مدینہ منورہ مین حاضر رہے اسی مدت مین حج کا زمانہ آگیا اور میر آزاد خانہ کعبہ کیطرف روانہ ہوے بعد ادائے فرض حج شیخ عبد الوہاب مصری محدث سے حدیث شریف پڑھتے رہے انہین ایام مین طائف گئے اور وہان حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کے مزار پر حاضر ہو کر حسب حال یہ اشعار لکھے ؎

ای صبا روضہ مزار پسر عم نبی ۔ خاکبان رہ منہ کہ از عنبر نشناسی اکرده ام خوبتر شاہین طائف را ۔ نرسد بیچ گل او بہ گل عباسی

میرزا آزاد نے اسفر کی تاریخ (سفر خیر) اور واپسی کی سفر بخیر سے نکالی ۔ اس کے بعد مجاز ہو کر سورت وغیرہ ہوتے ہوئے آزاد اورنگ آباد دکن مین آئے اور وہان باباشاہ مسافر نقشبندی کی خانقاہ مین مقیم ہوے ۔ ایک مدت تک گوشہ نشینی اختیار کی ۔ میر آزاد کو سفر سے طبعی شوق تھا اکثر دکن کے شہرون کی سیر کرتے ۔ خانقاہ مذکور مین سات برس تک قیام کیا ۔

تصنیفات مین سرو آزاد ۔ ید بیضا ۔ مآثر الکرام ۔ خزانۂ عامرہ ۔ روضۃ الاولیا ۔ سید السعادات ۔ شرح بخاری شریف ۔ مثنوی طلسم اعظم ۔ سبحۃ المرجان ۔ غزلان الہند ۔ دیوان عربی و فارسی ۔ نثر و نظم مین نایاب روزگار کتابین لکھین ۔ حضرت آزاد کی تصنیف مین چند باتین قابل غور ہین جو اور مصنفین کے یہان نہین ملتین اول اختصار نویسی کے فن مین خاص مہارت حاصل تھی طول نہ دیتے دوسرے ہندوستان مین واقع نگاری کا جو چاہیئے بالکل نہ تھا سب سے پہلے انہون نے علما شعرا صلحا کے حالات لکھے جنسے وہ اشخاص تا بقاے روزگار زندگی پا گئے ورنہ بہت سے علما فضلا جنکے تذکرے مرتب ہوے وہ گمنامی مین پڑ گئے ، آج اُن کو کوئی جانتا بھی نہین ۔ شعرا کے حالات اس پیرایہ مین لکھے جن کے اندر نقادی کے واقعات پنہان ہین میر آزاد فارسی ، عربی کے ساتھ ہندی بھاشا زبان کے بھی محقق و ماہر ہین سبحۃ المرجان مین انہون نے اپنے انتقال ذہنی سے بھاشا کے خیالات اور صنایع عربی زبان مین منتقل کئے اور ۲۳ صنعتین مثل تشبیہ البرہان وغیرہ قائم کی ہین ۔ یہ بھی میر آزاد ہی نے لکھا ہے کہ یہ صنعتین بجز ہندی زبان کے عربی فارسی مین نہین

پائی جاتین - ہندی بحرون کا عربی بحرون سے مقابلہ کرکے یہ بتلایا کہ ہندی بحرین اکثر عربی فارسی سے مختلف ہین لیکن بحر تقارب بحر سریع ہندی مین بھی ہے لیکن یہ فرق ہے کہ ہندی مین بعض بحرین ایسی ہین جنکا قافیہ مصرع کے آخر کے بجائے وسط مین آتا ہے اور باوجود اس کے پھر بھی مطبوع اور دل پسند ہے - آزاد عربی کے بہت بڑے ادیب تھے -

خزانہ عامرہ میر آزاد نے جب ان کی عمر ۶۱ سال کی تھی سنہ ۱۱۷۶ ہجری مین تصنیف کیا تھا -

صمصام الدولہ شہنواز خان مدار المہام سلطنت آصفیہ نے جب تاریخ ماثر الامرا لکھنا شروع کی تو میر آزاد کے لئے بلگرام سے اورنگ آباد تک کہارون کی ڈاک کا انتظام کیا صمصام الدولہ جب ایک جنگ مین شہید ہوگئے اور کتاب کے اکثر اوراق پراگندہ ہوکر ضایع ہوگئے تھے آزاد نے اس کتاب کی تکمیل و ترتیب دی علامی ابوالفضل نواب سعد اللہ خان وزیر اعظم قطب الملک عبد اللہ خان امیر الامرا حسین علیخا وغیرہ کے حالات شامل کئے میر آزاد ہی کی قابلیت و تحقیق و دماغ سوزی کا یہ نتیجہ ہے کہ اسلامی تاریخ مین ایسی عزیز الوجود اور نادر کتاب دیکھنے مین آتی ہے جس کی نظیر عربی زبان مین بھی نہین ملتی - بابر بادشاہ کے عہد سے تا زوال سلطنت تیموریہ جتنے نامور عہدہ دار اور اہل منصب گزرے ہین سب کے حالات قلمبند کیگئے ہین -

میر آزاد کے دوستون مین شیخ علی حزین بھی ہین جو اس زمانہ کے بڑے عالی دماغ و مشہور شاعر تھے انہون نے اپنے قلم کی لکھی ہوئی غزلین میر آزاد کو تحفتہً دین - خان آرزو والہ داغستانی ملا نظام الدین - محب اللہ بہاری ان کے ہم جلیس و ہمعصر ہین ان مین ہر ایک فاضل نکتہ سنج یکتاے روزگار ہے - میر آزاد مین کریم النفسی و ہمدردی کا مادہ بھی بہت تھا - چنانچہ نور العین واقف جو ان کے یار تھے انہون نے اورنگ آباد سے ہندوستان کا سفر کیا اثناے راہ مین ڈاکہ پڑا جو اسباب زر و نقد تھا لٹ گیا واقف نے اپنے تاراجی کا خط لکھکر قاصد بھیجا آزاد جب اس واقعہ سے واقف ہوے تو اپنے دوست واقف کو ہنڈوی کے ذریعہ سے روپیہ بھیجدئے -

کلام میر آزاد

دل ویرانہ آزاد در آباد کن یا ۔ بیا و ایں چمن آزاد آخر رنگ دیگر کن
چو از حلقہ احباب میری بیرون ۔ مکن بر آشنا بیگانہ داغ محفل را
آخر شود کمند غزال رمیدہ ۔ آزاد رشتہ نگہ انتظار را
دلے کہ آئینہ مہر احمد عربی است ۔ درون خانہ چراغے و شیشہ جلی است

سید نور الحسین ۔ میر آزاد کے صاحبزادہ تھے ان مین بھی اپنے لائق باپ سے موروثی طور پر موزون طبعی کا مادہ پہونچا تھا یہ انہین کا شعر ہے ؎

بے انیسے آمدیم از خانہ دنیا برون ۔ چون شرر تنہا سفر کردیم از خار ابرون

امیر حیدر ۔ سید نور الحسین کے فرزند میر آزاد کے پوتے بھی بالطبع شاعری سے دلچسپی رکھتے تھے صرف ایک شعر انکا بیان نقل کیا جاتا ہے ؎

رد و دولت ز ارباب غنا آہستہ آہستہ ۔ کہ زائل میشود از مس طلا آہستہ آہستہ

میر آزاد کے شاگرد بھی بہت لائق تھے شفیق منشی لچھمی نرائن اورنگ آبادی بھی انہین مین داخل ہین ان کی تصنیفات سے دو تذکرے شعرا کے ہین ایک کا نام گل رعنا اور دوسرے کا شام غریبان ہے یہ شعر انہین کا ہے ؎

عاشقان خدمت معشوق سعادت دانند ۔ بال بلبل بچمن مروحہ جنبان گل ست

سید عبد الجلیل علامہ بلگرامی ۔ آپ حسینی واسطی سید ہین سنہ ۱۱۷۱ ہجری مین پیدا ہوے اور جملہ علوم عقلی و نقلی مین کمال حاصل کیا سید مبارک اور شیخ نور الحق ابن شیخ عبد الحق محدث دہلوی کے شاگرد تھے تفسیر فقہ لغت تاریخ موسیقی شاعری ہر فن مین دستگاہ کامل تھی قاموس جو لغت کی نامی کتاب ہے علامہ موصوف کو اول سے آخر تک حفظ تھی شیخ غلام نقشبندی لکھنوی نے جو آپکے استاد تھے آپکی خداداد قابلیت و ذہانت کی تعریف کی سید علی معصوم مصنف انوار الربیع سے بھی اورنگ آباد دکن مین آپکی ملاقات ہوئی انہون نے یہ کہا کہ مدۃ العمر میر عبد الجلیل سا جامع کمالات انسان میری نظر سے نہین گزرا علامہ موصوف علاوہ علمی تبحر کے متقی اور خدا ترس بھی تھے ارکان سلطنت اور نامی امرا آپکی قدر و منزلت کرتے ۔ عربی ۔ فارسی

ترکی ہندی ہر ایک زبان مین شعر کہتے اور جملہ اقسام مین قادر الکلام تھے طرازی واسطی - عبد الجلیل - میر عبد الجلیل مختلف تخلص اختیار کئے نواب امین الدولہ بہادر انصاری سنبھلی وقایع خوان محمد شاہ نواب صمصام الدولہ میر بخشی محمد شاہ بادشاہ وغیرہ بیحد انکی تعظیم کرتے - علامہ ممدوح نے کبھی شعر کا صلہ نہین پایا مگر ایکبار اورنگ زیب عالمگیر شاہنشاہ دہلی کی شان مین یہ رباعی لکھی ؎

کسیکہ کہ بعدل بود عالم پرور بے جرم آیخت پای زنجیر زر داشت زکمال عدل تجویز کرد آیکنون سلسلہ ہم در کشور

جب یہ رباعی بادشاہ موصوف کی نظر سے گذری تو چار توڑے طلائی ہن کے بادشاہ اورنگ زیب نے شاہزادہ کام بخش کو دئے اور شاہزادہ مذکور نے مخلص خان میر بخشی کے ہاتھ علامہ ممدوح کو بھیجے - اورنگ زیب ابن شاہجہان بادشاہ نے قلعہ ستارہ جو نہایت عظیم الشان و سخت قلعہ تھا فتح کیا علامہ ممدوح نے ایک رات مین گیارہ قطعے عربی - فارسی ترکی ہندی لکھکر بادشاہ کے حضور مین گذرانے جو بادشاہ عالمگیر کو نہایت پسند ہوے اور تحسین فرمائی - فرخ میر بادشاہ کے عقد کی مثنوی بھی بڑے آب و تاب سے لکھی جسکے دو شعر لکھنے پر قناعت کیجاتی ہے ؎

شہنشاہ سریر سرفرازی خدیو عصر فرخ شاہ غازی رخ شہ مصحف آیات نور است دلش آئینہ رویہ سرور است

امیر الامرا سید حسین علی خان کی شہادت کا مرثیہ بھی بڑے زوردار الفاظ مین لکھا جسکے صرف دو شعر بخیال اختصار درج کئے جاتے ہین ؎

غدر نا تم حسین علی تازہ و جانکاہ سادات گشتہ اند مصیبت نصیب شہ رستم نشان حسین علیخان شہید شد از خنجرے کہ بود نہان در کمین شہ

اس مرثیہ کے آخر مصرع سے تاریخ واقعہ کی لاجواب نکالی ہے ؎

قتل حسین کرد یزید لعین ہنوز ۱۱۳۲ھ

نظام الملک آصفجاہ کی مدح مین ایک قصیدہ بھی لکھا جس کے چند شعر تحریر کئے جاتے ہین ؎

صفائی آئینہ را آبرو چندان بود کہ می نماید او آنچہ رو بدو فرو آید کرم ز دست گہربار او بود ممنون نظر بہ تیغ چمن کار او بود مشید

جواند یدہ اخیر مہذب الاخلاق بطیبک آوہرین سپہر پشت دوتا

سلطان نکوسیر کی محبوسی و معزولی تخت کا واقعہ بھی بڑی خوش اسلوبی سے نظم کیا جسکا ایک شعر بطور نمونہ کے لکھا جاتا ہے ؎

بود در حصن آگرہ محبوس ہمچو مفہوم ممتنع بعدم

انتخاب اشعار

غرہ مشو کہ ابق ایام است سست، در روز سوار شب کند پیاغ پاسد بانتظار تو ای سرو لالہ در گلشن استاد و فتہ بکف در پیالہ یاقوت شام غم اور سواد نامہ پیمان کرایم صبح نشر سید ہاز صفحہ مکتوب ما بجز مژگان نداد چشم بیمار تو غمخواری بلا گردانی برگشتہ مژگان جماعہ کن تا حن تراشعل انوار بدست است مہ را ہر شب کاسہ گدا و بدست است از سینہ پر سوز من احوال چہ پرسی برآمد من سوختہ طو ما بدست است بیہوش کند غمزات از جنبش بروز انرو کہ کلید خمار بدست است یکدہ در بجام دل عاشق نرنجم ساقی فلک جام نگونسا بدست است زان بیر جلیل این غزل ہمچو گہر سفت کو راگ از ابر گہر بار بدست است

ہندی کلام بھی علامہ ممدوح کا بہت اعلیٰ درجہ کا ہے ہندی بہاشا آپنے ہری نبشن مصر بلگرامی سے پڑھی ہے کیا خوب فرماتے ہین

سورٹھا - کہون کہان لو بھید پیارے تیرے چرن کی جہانوان چاتی چیہ چن بھرت جا کے پرے

اے پیارے مین کہان تک تیرے قدمون کے اوصاف بیان کرون - پل بھر جدا ہوتے ہی جہانوے سے سینے مین غم سے سوراخ سوراخ ہو گئے -

برو ا - تنک دبا کے چتے موز بچاؤ ہ چل اوپر چیونٹی کو تنکو ہی ناؤ (ترجمہ) نظر ترحم سے ذرا سا بھی دیکھ لیجئے تو میرا بیڑا پار ہو - پانی پر چیونٹی کو ایک تنکا ہی سہارا ہے پھر علامہ صاحب فرماتے ہین ؎

بہر کٹ لکھ من تھا کیو نہین اپاؤ برہمن کاہ نہ بور ے اُلٹی ناؤ

ترجمہ دل بے دست و پا ابرو کو دیکھکر تھک گیا اور کچھ زور نہین چلتا عاشق کیونکر نہ ڈوبے ناؤ الٹ گئی ہے (ابرو کی تشبیہ الٹی ہوئی کشتی سے زیادہ بہتر ہے)

سو برس کی عمر پاکر علامہ عبد الجلیل نے ۲۳ ربیع الآخر سنہ ۱۱۱۳ ہجری شب شنبہ کو دہلی مین انتقال کیا شاہجہان آباد دہلی سے نعش بلگرام لائی گئی اور آپ کے خمود باغ مین دفن کی گئی -

میر سید محمد - علامہ ممدوح کے صاحبزادہ فضائل و کمالات مین اپنے

والد بزرگوار کی یادگار تھے باعتبار عربیت ولغت دانی اُس عہد مین اُنکا کوئی نظیر نہ تھا اِن کی پیدائش ۴ ربیع الثانی سنہ ۱۱۰۱ ہجری مین بمقام بلگرام ہوئی تھی بعد تکمیل علوم وقایع نگاری کے منصب جلیلہ پر منجانب بادشاہ دہلی سرفراز ہوئے تھے مدت دراز تک مخلوق کو درس دیتے رہے اور اطراف عالم کے طالبعلم آپ کے علوم وفنون سے فیضیاب ہوا کئے شاعر تخلص بتھا ۱۸ شعبان المعظم سنہ ۱۱۸۵ ہجری مین رحلت کی اور اپنے باغ محمودین مدفون ہوے ؎

عیسےٰ زفیض عشق مقام بلند یافت ہموارہ سیر چرخ کند شہسوار عشق ؛

بخیال اختصار ایک ہی شعر آپ کا لکھا گیا صاحب دیوان ہین۔

اصل یہ ہے کہ علامہ میرور کا جملہ خاندان علم وفضل سے معمور رہتا طوالت کا اندیشہ دامنگیر نہوتا اور فارسی مذاق سے فی زمانہ دلچسپی کم نہوجاتی تو تفصیلی حالات ہر ایک شخص کے لکھے جاتے مختصر طور پر چند حضرات کے حالات حوالہ قلم کئے جاتے ہین۔ سید قریش علامہ مرحوم کے خالہ زاد بھائی تھے بڑے خوش اخلاق قابل ظریف عجیب تخلص اختیار کیا تھا نواب بہادر الملک سربلند خان کے ہمراہ گجرات گئے اور سنہ ۱۱۴۰ ہجری مین ساٹھ برس کی عمر تھی معہ گھوڑے کے غائب ہوگئے پتہ نہ چلا ایک سید کی مدح مین لکھتے ہین ؎

گل ہمان بہ کہ زگلزار پیمبر باشد مُل ہمان بہ کہ زنیاکہ حیدر باشد چشم بد دور زسیما کحسینی نسبی حبذا آدمی حبذا این گل احمر باشد

میر یوسف علی علامہ صاحب کمال نواسہ ہین عالم فاضل صاحب تقویٰ کتب تفسیر وتصوف حدیث کے مطالعہ مین مشغول رہتے میرزا مظہر جانجانان سے نہایت مراسم تھے دہلی مین اکثر ان کی مصاحبت مین رہا کرتے سراج الدین علی خان آرزو سے بھی دوستانہ تھا جب بلگرام مین بیماری سے صحت نہوئی تو علاج کے لئے لکھنؤ تشریف لے گئے مگر وہان بھی جانبری نہ ہوئی ۱۶ جمادی الثانی سنہ ۱۱۷۲ ہجری مین جنت المادی کی راہ لی کتاب الفرع النابت من اصل الثابت مسائل توحید مین خوب کتاب لکھی ہے یہ اشعار آپ کے ہین ؎

ممنون خود کنید بہشت عبادمن ناشد رقم زنید بلوح عبادمن قمری بسرو تربت من گرم فغان ست بسمل شدہ قدیم ترانوحہ گری ہست

دلم زعرض تجمل ملول شد یوسف عبار آئینہ گردید خود پرستی ما

بلگرام مین بہت سے علماے کرام اور صوفیاے عظام گزرے ہین اگر سب کا حال تحریر کیا جاے تو ایک دفتر ہو جائے ناچار بطور ثبوت چند حضرات کا تذکرہ مذر قرطاس کیا جاتا ہے۔

بیخبر میر عظمت اللہ صاحب ابن میر لطیف اللہ صاحب کا تخلص تھا یہ بھی سادات حسینی واسطی سے ہین صوفی صاف باطن لذتِ درد سے آشنا اور دنیا کے بکھیڑون سے بیخبر تھے آپ کے کلام سے عشق حقیقی کے اسرار نمایان ہین ایک تذکرہ موسومہ بہ سفینۂ بے خبر آپ نے مرتب کر کے میرزا عبد القادر بیدل دہلوی کے حالات مین اپنا حال بھی لکھا ہے آپ کی کلیات مین قریب سات آٹھ ہزار کے اشعار درج ہین میر آزاد کے ایک سفر مین آپ کا بھی ساتھ ہوا تھا ۱۱۴۲ھ ہجری مین بمقام دہلی انتقال کیا اور سلطا المشائخ نظام الدین محبوب الٰہی کے جوار مزار مین مدفون ہوے چند شعر آپ کے یہہ ہین ؎

سخت زندانی ست ہستی اے زخود غافل برآ — میشوی پابند آخر پیشتر زین گل برآ
عشرت درین زمانہ ہمین غفلت ست و لیس — می نیست گر بیکام تو بشنو فانہ را

آپ کے فرزند نورمحمد علی نے فقیر تخلص اختیار کیا تھا فقر و شاعری دونون اپنے باپ سے میراث مین پائی تھین۔ رباعی قصیدہ غزل ہر ایک چیز آپ کے کلام مین موجود ہے ۱۱۶۷ھ ہجری مین رحلت کی اور میر لطیف اللہ صاحب کے ہم پہلو بلگرام مین دفن ہوے ؎

خاک گردیدیم دازما آہ سردے برنخاست — خانۂ ہستی زپا افتاد و گردے برنخاست
فقیر آنکس زاستغنا نماید آبرو حاصل — کہ ازدریا برون بادست خالی چون حباب آید
جہد کن باد دولت فقرا ے پسر حاصل کنی — نیست این میراث کز مرگ پدر آید بدست

ضمیری شیخ نظام نام اور وطن بلگرام تھا شیرین بیانی کے ساتھ صنایع بدایع ان کے کلام مین بہت پائے جاتے ہین پندرہ ہزار کے قریب اشعار ان کے دیوان مین موجود ہین ۱۱۳۰ھ ہجری مین وفات ہوئی صرف ایک شعر لکھا جاتا ہے ؎

صد تیغ کشیدند زہر سو بضمیری — پیوند ہوا ے تو بدیدن کہ توانند

طفیل احمد بلگرامی میر آزاد کے استاد اور اپنے وقت کے مشہور فاضل ہین گجرات

کشمیر وغیرہ کی سیر و سیاحت بھی کی تھی ستر سال تک مسند درس کی رونق آپ سے قائم رہی
سنہ ۱۱۵۱ ہجری مین رحلت فرمائی یہ شعر آپ ہی کا ہے ؎

چون صورت پروانہ فانوس خیال گرد ہر شمع گشت و یک ذرہ نسوخت

عارف ملگرامی عنفوان شباب سے شعر و سخن کے ساتھ شوق تھا فارسی ہندی دونون
مین کمال پیدا کیا تھا نمونہ کے طور پر ایک بیت حاضر کی جاتی ہے ؎

مشو برائے کبابے بآتشے محتاج چو سنگ از جگر خویشتن شرار طلب

سیّد غلام نبی ملگرامی کا ہندی مین تخلص رس لین تھا اور فارسی مین غلام تخلص فرماتے
سید محمد باقر کے فرزند اور علامہ عبدالجلیل کے بہانجہ تھے میرزا مظہر جانجانان دہلوی نے
فن ہندی آپ سے سیکھا موسیقی مین کمال حاصل تھا نواب منصور علی خان صفدر جنگ
کی رفاقت مین جو جنگ افاغنہ ہوئی ان مین آپ مقصود الخبر ہو گئے سنہ ۱۱۶۳ھ
ہین یہ واقعہ پیش آیا فارسی مین صرف ایک شعر آپ کا لکھا جاتا ہے ؎

دوزخ عشاق باشد بیرخ جانان بہشت باغ نے گل میشود ماتم سرائے عندلیب

علوم عربیہ و فارسیہ مین تو عالم تھے ہی مگر ہندی مین بھی یکتائے روزگار ہوے
آپ کی تصنیف سے رس پرلوہ النکار (بدیع) مین نہایت بہتر کتاب ہے آپکے
کتبخانہ مین صرف ہندی کے فن بلاغت پر پانسو جلد کتابین تھین سید صاحب کا کلام
ہندی بھا شاجہان تک نظر پڑا ہے نہایت بہتر فرماتے ہین ؎

لولا مری بیٹھتی چھتے یہ من ہوت بچار کومل مگہ سکھی نا سکت بیا چتون کو بہار

(ترجمہ) نئی معشوقہ جھک کر بیٹھ جاتی ہے دل مین یہ خیال آتا ہے کہ نازک چہرہ عاشق
کے چتون کا بوجھ اٹھا نہین سکتا یہ تخیل ہندی اور فارسی مین مشترک ہے ؎

بیتم چلے کمان موکو گوسا سونپ کے مین کری ہون قربان ایک تیر جب پاؤن ہون

(ترجمہ) پیارے مجھکو ایک گوشہ کمان کا پروکر کے چلیے مین اپنی جان قربان کرونگا
اگر ایک تیر بھی مجھکو لگا۔ نہایت کلام شستہ ہے مگر فارسی کا رنگ غالب پایا جاتا ہے
سیّد طالب علی ملگرامی نے تخلص رس نایک پسند فرمایا تھا بیشتر آپکا کلام شرنگار رس
(تغزل) مین نہایت بہتر ہے آپ کے کبت بہت خوب ہین۔

جل کی نہ گھٹ بھرین مگ کی نہ پگ دہرین گھر کی نہ کچھ کرین سانسوری ایکے

سنین لوٹ گئین ایکے لوٹ پوٹ بہن ایکن کے درگ تے نکہین آے آلنسورے
کہے رس نایک سو برج بنی تنی بدھی بدھک کہان ہائے ہوئی کل بالنسوری کرے
اپائے بانس ڈارے کٹائے ناہین اوبچین گے بانس ناہین باجی پھر بالنسوری
(ترجمہ) بہت صاف ہے سید صاحب نے مشہور مثل نہ رہے بانس نہ بجے بانسلی
کی تضمین کی۔

سید مبارک علی بلگرامی۔ کبت اور دوہے آپ کے لاجواب ہین ہندی زبان مین
آپ کا کلام نہایت پر لطف ہے رنجیت سنگھ تعلقدار ضلع اناؤ نے اپنی کتاب شیو سنگھ
سروج مین لکھا ہے کہ سید صاحب کے سیکڑون کبت ہمارے کتبخانہ مین موجود ہین
(کبت) کنک برن بال نگن مست مال موتن کے مال اور سوہین بھلی بھانت ہے
چندن چڑھاے چار دچند لکھی سوہنی سی پرات ہی رہناے بگو دہا رے مکات ہے
چوندری دچتر شام سجی کے مبارک جوڑ ہانکے نکہ سکھ نے پنڈ سکوجات ہی چندرمین
لپیٹے کے لپیٹ کے نکہت ہانو دن کو پرنام کے راتری چلی جات ہے (ترجمہ)
سونے کے رنگ کا جسم موتی کا مالا گلے مین زیب دے رہا ہے جسم مین وہ جھلک
رہا ہے چندن چڑھاے چاند سے مکھڑے والی دلفریب صبح کو نہانے کے لیے
قدم رکھتی ہوئی مسکراتی ہے عجیب چندری شیام سجکر مبارک سر سے پیر تک ہک کر
سوچ رہی ہے بقیہ صاف ہے۔ اب اس جگہ پند لائق فارسی شعرا کے نام
و تخلص لکھکر اسبات کا ثبوت دیا جاتا ہے کہ بلگرام مین اشخاص قابل گزرے ہین
اگر کل حضرات کے مفصل حالات و کلام کو لکھا جاے تو ایک کتاب ہو جائے
لہذا اسی پر کفایت کیگئی۔

ارشاد میر دربان علی بلگرامی احسان میر احسان علی بلگرامی غریب سید کرم اللہ
بلگرامی صوفی برادر میر نوازش علی فقیر متوفی سنہ ۱۱۶۹ھ غلام مصطفےٰ ابن سید
عبداللہ بلگرامی شہید جنگ احمد آباد ہمراہی نواب مبارز الملک سربلند خان
فرو سید اسد اللہ بلگرامی نثار و ناظم متوفی سنہ ۱۱۴۹ھ غضنفر حسین واسطی بلگرامی
شاگرد صابر لغ متوفی سنہ ۱۲۲۳ھ قابل سید عبداللہ بلگرامی فاضل اجل شاعر اکمل
متوفی سنہ ۱۱۳۲ ہجری۔ (باقی دارد)

(مظفر حسین سلیمانی)

جوابات امور مشورہ طلب

مطبوعہ ستمبر سنہ ۱۹۲۲ء

آبدست خاندان میر انیس مرحوم و خاندان اجتہاد و قرب و جوار چوک لکھنؤ مین اس لفظ کو مونث بولتے ہین اور کشامرہ لکھنؤ و بعض اہل امین آباد مذکر بولتے ہین - محلات مین مذکر و مونث دونون بولتے ہین مگر مگر تانیث کو غلبہ ہے کرنا اور لینا دونون مصدرون کے ساتھ مستعمل ہے. جناب جلال مرحوم نے مونث لکھا ہے -

کچھ عرصہ ہوا کہ اس لفظ کی تذکیر و تانیث کے بارہ مین رامپور مین بحث تھی - جناب جلال مرحوم کے صاحبزادہ کمال مرحوم اُس زمانہ مین حیات تھے اور رامپور مین انکا قیام تھا - مین نے اُن سے اس لفظ کے بارہ مین پوچھا بلا تامل ارشاد فرمایا مذکر ہے - اور دلیل یہ پیش کی کہ جب اُس کے دونون اجزا آب اور دست مذکر ہین تو یہ مونث کیون ہو - مین نے عرض کیا کہ آپ کے والد تو مونث لکھتے ہین - فوراً کہنے لگے تو پھر مونث ہی ہوگا - مرکب الفاظ کی تذکیر و تانیث ان کے اجزاے ترکیبی کی تذکیر و تانیث پر منحصر نہین چنانچہ آبرو کے دونون جزو مذکر ہین مگر مرکب بلا اختلاف مونث ہے

آنی سے بانی نہ چھوڑی - جب کوئی شخص باوجود ملامت و فہمائش و تادیب و پند و سرزنش اپنے عادات و افعال قبیحہ سے باز نہ آے تو اس محاورہ کو بولتے ہین -

بلوانا - بلانا - مصادر متعدیہ اردو مین تین طرح کے ہوتے ہین (۱) وہ جو اصلاً از روے وضع متعدی ہون جیسے کھانا پینا - لکھنا - پڑھنا - اس قسم کے مصادر متعدی بنفسہ کہلاتے ہین (۲) جو مصادر لازم سے متعدی بنائے گئے ہون جیسے ملنا سے ملانا - رونا سے رولانا - یہ متعدی بلا واسطہ کہلاتے ہین (۳) جو مصادر متعدی سے پھر متعدی کرلئے گئے ہون اس کی دو قسمین ہین - (اول) یہ کہ وہ متعدی ایک مفعول چاہتا تھا متعدی المتعدی بنانے سے دو مفعول کو چاہنے لگا جیسے کھانا سے کھلانا -

پینا سے پلانا - اس قسم کے مصدرین وقوع فعل کے لیے کسی دوسرے شخص کا ذریعہ درمیان مین نہین ہوتا - (دوسرے) یہ کہ وہ متعدی ایک مفعول چاہتا ہو یا دو مگر متعدی المتعدی بنے کی حالت مین وقوع فعل کے لئے کسی اور شخص کا ذریعہ درمیان مین واقع ہو جیسے لکھنا سے لکھانا - اوٹھانا سے اوٹھوانا بلانا سے بلوانا ان ہر دو اقسام مین سے قسم اول کو متعدی المتعدی اور قسم ثانی کو متعدی بالواسطہ کہنا انسب ہے - پس بلانا متعدی بلاواسطہ اور بلوانا متعدی بالواسطہ ہے -

پاخانہ - پائے خانہ - پیخانہ - اول و سوم بمعنی بیت الخلا و اجابت کثیر الاستعمال ہین اور ثانی صرف بمعنی بیت الخلا ہے اور اُن دو سے قلیل الاستعمال - ان تینون لفظون کی صورت فارسی ہے مگر فارسی نہین ہین -

سید احمد صاحب دہلوی مولف فرہنگ آصفیہ نے اُن کو بصورت فارسی ہونیکی وجہ سے فارسی لکھدیا ہے -

اَہَر - تہَر - جب کوئی شخص قریب الموت ہو - اور دوست احباب دیکھنے آتے ہون کوئی معالج کو بلانے جاتا ہو - کوئی دوا بناتا ہو کوئی اس مریض کی تیمارداری مین منہمک ہو غرضکہ ایک ہنگامہ برپا ہو تو کہتے ہین کہ فلان کی اَہَر تہَر ہو رہی ہے -

مجھے دونون طرح سمجھانا آتا ہے بید سے بھی لبید سے بھی - یعنی تادیب و سزای قلیل و کثیر دونون سے سمجھا سکتا ہون - بید فارسی زبان کا لفظ ہے جسکو اردو زبان مین بینت اور فارسی و عربی مین خیزران اور انگریزی مین (Cane) کین کہتے ہین اور لبید اردو مین از روے اصل لبید اتھا (ایک موٹا ڈنڈا) مگر بمقارنت و مجانست و تقفی لفظ بید لبید حذف لبید کر دیا گیا ہے -

پچھوانا (دریافت کرانا) کہلوانا (پیام دینا) لکھنؤ مین فصحا بولتے ہین -

(الف) بھگت مان - زیادہ تر - بھگت وان بھی فصحا کی زبان ہے (ب) بھرتی بھرنا بھی بولا جاتا ہے - مگر ادنیٰ طبقہ والون اور نساء کی زبان ہے - کسی رقم مین اگر کمی واقع ہو جائے لیکن اس کمی پورا کرنے والے کے نزدیک اس کے پورا کرنیکا استحقاق اُسکو نہ ہو یا کمی ہی تسلیم نہ ہو اور پھر بھی وہ کمی پورا کرنا اسپر لازم ہو جائے تو کہتا ہے کہ بھرتی بھرنا پڑی یا بھرتی بھرتے ہین -

جب سے کہ ادیب اردو شایع ہوا ہے مین اکثر امور مشورہ طلب کے جوابات لکھا کرتا تھا۔ مگر اکتوبر سے اپریل تک مجھے امتحانات علوم مشرقی منجانب یونیورسٹی مین انہماک رہتا ہے اس لئے کئی ماہ سے ان جوابات کی طرف متوجہ نہو سکا گو۔ جناب اڈیٹر دنیچر کے خطوط بطلب مضامین آئے۔ اب گونہ فرصت ہوئی ہے اس لیے تلافی ماقات کرتا ہون یہ جوابات امور مشورہ طلب مطبوعہ ماہ ستمبر کے تھے۔

مطبوعہ ماہ نومبر سنہ ۱۹۲۱ء

تیر تکے پر گذران ہونا۔ مستقل آمدنی جائداد یا ملازمت سے نہونا۔ خوشامد۔ سوال۔ غیر مستقل کام سے کچھ حاصل کرکے زندگی بسر کرنا۔ تکا۔ اُس تیر کو کہتے ہین جسمین پیکان کی جگہ گھنڈی ہوتی ہے۔ فارسی مین اس تیر کو تکمار اور تخمار کہتے ہین۔ اردو مین اس لفظ سے ایک محاورہ یہ بھی ہے۔ (لگ گیا تو تیر نہین تکا تو ہے) یعنی تدبیر حصول معاش اگر کارگر ہوگئی تو قوت یومیہ حاصل ہوجاتا ہے ورنہ نہین۔

ٹاٹ اولٹ دینا۔ دوالیہ ہوجانا۔ جب کاروبار مین نقصان ہوجائے تو مہاجن اپنے بیٹھنے کی گدی جو اکثر ٹاٹ کی ہوتی ہے اولٹ دیتے ہین اور سرخ لالٹین جلا دیتے ہین جو علامت دوالیہ ہوجانے کی ہے۔

تڑتی جانا کھوپڑی کا۔ کھوپڑی کا تڑخنے جانا۔ اصل مین ترکیدن فارسی کا مصدر ہے جسکے معنے چٹخنے کے ہین۔ اردو مین مصدر رجعلی تڑقنا اُس فارسی مصدر سے بنا لیا ہے بعض مشتقات مصدر کے ساتھ اس محاورہ کو بولتے ہین۔ مثلاً کھوپری تڑتی جاتی ہے۔ بصورت مصدر جس طرح سوال کیا گیا ہے نہین بولتے۔

چپر غنٹو ہوجانا۔ گتھ پتھ جانا۔ عاشق ہوجانا۔ سنہک ہوجانا۔ حرف ثالث کی جگہ راے ہندی بھی بولتے ہین اُسکی ترکیبی حالت کی تحقیق نہین۔ اردو مین بولا ضرور جاتا ہے چپر قناتیا۔ خوشامدی شخص۔ زمانہ ساز۔ اگرچہ حقیقت کی تحقیق نہین مگر قیاساً کچھ لکھا جاتا ہے گو لغات مین قیاس درست نہین۔ چپر فارسی مین چھپر کو کہتے ہین اور وہ ادنیٰ درجہ کی چیز مساکن مین ہے۔ اور قنات و قناط اُس کپڑے کی دیوار کو کہتی ہین جو خیمہ مین آڑ کرنے کے واسطے کھینچ دیتے ہین اور یہ شے اعلیٰ ہے جو امرا و ملوک کے پاس ہوتی ہے۔ پس یہ دو داخل بے جوڑ چیزین ہوئین۔ جو شخص کسی امیر کی ہان مین

ہان ملانے کے لئے اِدھر اُدھر کی باتین خوشامد مین بناتا ہوا اور اس طرح اپنا مطلب حاصل کرتا ہو اُسے چپڑقناتیا کہتے ہین۔

چلچلاتی دھوپ۔ گرمیون کے زمانہ مین چیونٹیون کی مستی کا زمانہ ہوتا ہے اس لئے چیختی اور چلاتی ہین لوگ سمجھتے ہین کہ گرمی کی شدت کیوجہ سے متاثر ہوکر چلاتی ہین۔ اصل مین چیل چلاتی دھوپ ہے یعنی ایسی تیز اور شدید دھوپ جس کی وجہ سے چیل چلائے۔

چھچھالیدر۔ کیچڑ وغیرہ مین لتھڑ جانے کو کہتے ہین۔ باہم دو متقابل جب ایکدوسرے کو مغلظات گالیان دین یا سخت و سست کہین تو بھی بولتے ہین کہ ان مین وہ چھچھالیدر بھی یا ہوئی کہ جس کا بیان نہین ہوسکتا

چھوتی چھولیا۔ ایک کھیل ہے کہ چور پارٹی کے دوسرے اشخاص کے چھونے کی کوشش کرتا ہے اور وہ لوگ ڈھائی چھو لینے مین سعی کرتے ہین۔ چور جس کسی کو ڈھائی چھو لینے سے پہلے چھولے تو یہ چھوا ہوا شخص چور ہوجاتا ہے۔

چٹر چٹر بلائین لینا۔ چٹ چٹ بلائین لینا۔ ثانی افصح ہے۔ اول بھی بولتے ہین۔ اور دونون الفاظ چٹر چٹر اور چٹ چٹ حکایۃ الصوت ہین۔ یعنی بلائین لینے مین انگلیون کے توڑنے سے جو آواز نکلتی ہے اُس صدا کی نقل صوت ہے۔

چارون مال ہپ کرجانا (۱) کل مال ہضم کرجانا۔ غصب کرلینا۔ بلا استحقاق قابض ہوجانا کیا عجب ہے کہ چاردن مال سے مراد۔ مکان۔ گاؤن۔ دکان اور نقد ہو۔ (۲) سب کھانا ہڑپ کرجانا۔ یعنی روٹی سالن۔ پلاؤ۔ زردہ سب کھاجانا۔ اور کچھ نہ چھوڑنا۔ مال بمعنے طعام اردو مین مستعمل ہے۔ جیسے دعوت مین آج خوب مال اڑائے

چھکے چھڑا دینا۔ نہایت پریشان اور مضطرب کردینا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چھکے سے مراد ستہ ضروریہ نوم و یقظہ۔ اکل و شراب اور بول و براز ہے۔ یعنی ایسا پریشان کیا ہے کہ ان ضروریات ستہ مین خلل پڑگیا۔

خالصے لگ جانا۔ مٹ جانا۔ برباد و تباہ ہوجانا۔ الفاظ و محاورات اردو کی اصل اور وجہ ایجاد بتانا بہت مشکل ہے کچھ قیاس سے کام لیا جاتا ہے۔ خالصہ اردو مین اُس جائداد کو کہتے ہین جو حکومت یا ریاست کی خاص ہو اور اُس کا انتظام بصورت

بصورت خاص کیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر حکام کے ظلم سے کسی شخص کی جائداد خالصہ مین شامل ہوجائے پھر اُسے کون نکال سکتا ہے۔ وہ اس بیچارہ کے ہاتھ سے گئی۔ ان معنون سے تعلق معنے مصطلح ظاہر ہے کسی ناظر ادیب کو اگر اس کی تحقیق ہوگئی تو وہ تحقیقی معنے بتائیگا۔

دم پخت۔ شب دیگ اور پلاؤ وغیرہ کی دیگ پر ڈھکنا ڈھک کے آٹے کا کڑا لگا دیتے ہین اور جب پک کے تیار ہوجاتا ہے تب کھولتے ہین۔ اس طرح سے پکانے کو دم پخت کہتے ہین

خشکے کا کھیت۔ جب سلطنت لکھنؤ کا شباب تھا اور قلعہ جلال آباد سے لیکر جنون کی مسجد تک ایسی گنجان آبادی تھی کہ آصف الدولہ کے امام باڑہ کے سامنے کی سڑک کے سوا شہر بھر مین کوئی سڑک نہ تھی۔ اور خوشحالی و فراغ بالی کیوجہ سے کمتر لوگ سفر کیا کرتے تھے۔ ایسی حالت مین شہر کے اندر کھیتی کا کیا ذکر۔ اس زمانہ کے اکثر باشندگان لکھنؤ۔ دہان اور اُس سے چانول نکالنے کو نہین جانتے تھے سیدھے سادھے بات اُن کے خیال مین نہ آتی تھی کہ خشکے کا بھی کھیت ہوتا ہوگا۔ یون تمسخر اور مزاح مین خشکے کا کھیت مشہور ہوگیا ہے۔

ردوے خدوے۔ گرے پڑے۔ حقیر ذلیل۔ (تحقیق لفظ نہین معلوم)

دھتا بتانا۔ کسی سے کسی کام مین سعی کرانا اور اُس کے صلہ مین کسی نفع کا امیدوار کرنا۔ مگر جب کام انجام پاجائے تو پھر اُسے کچھ نہ دینا۔

دھڑی دھڑی کرکے لٹوا دینا۔ اب یہ محاورہ لکھنؤ مین نہین بولا جاتا ہے۔ یا یون کہئے کہ میرا گوش زد نہین تھوڑا تھوڑا کرکے سب برباد کر دینا۔ بعض مقامات پر دو نپسیری کو دھڑی کہتے ہین۔

ڈھئی دینا۔ کسی کے یہان اتنی مدت تک بطور مہمان قیام کرنا کہ آخر میزبان اکتا جائے یا کسی کے یہان جاکے خلاف خواہش صاحب خانہ ایک طویل وقت تک بیٹھے رہنا۔

ڈھئی بروزن مئی اور کئی ہے بلکہ مئی مین ہمزہ کا تلفظ حسبقد سیر ہے ڈھئی مین اُتنا سیر نہین ہے۔ ڈھئی غلط ہے۔

سید اولاد حسین شادان بلگرامی سینیر پروفیسر اورینٹل کالج رامپور

بلبل

میرے دل مین درد اٹھا ہے اور ایک مست کردینوالی غفلت میرے حواس پر غالب آگئی ہے گویا مینے بادۂ ارغوانی کا ایک ساغر پی لیا ہی یا کسی خواب آور شربت کا جام مکمل سمیت پیکر ملک خود فراموشی مین پہنچ گیا ہون اے بلبل تو یہ خیال نہ کرنا کہ تیری خوش قسمتی پر مجھے رشک آتا ہی بلکہ تیری آزادی اور خوش وقتی نے میرے دلپر ایک مسرت بخش اثر پیدا کردیا ہے کیونکہ اے درختون پر اڑنے والے ہلکے پرون والے فرشتے تو کسی خوشگوار سبزہ زار مین بیشمار درختون کے گھنے سایہ مین بہت ہی بے تکلفی کے ساتھ اپنے گلوے خوش آہنگ سے موسم بہار کے مضمون پر نغمہ سنجی کررہا ہے۔

آہ اسوقت مجھے کوئی اُس بادۂ گلگون کا ایک گھونٹ پلادے جو ایک عرصہ تک زمین مین دفن رہنے سے سرد ہوگیا ہو جسمین گلہاے معطر خوش رنگ سبزہ گرمی خورشید سے جوش مسرت مین آئی ہوئی صحرائی نازک اندام لڑکیون کے ناچ گانے کا مزہ آتا ہو آہ میرے آگے کوئی شراب پرتگالی کی ایک صراحی رکھدے جسمین صاف و سرخ شراب بھری ہو اُس کے ساتھ ہی ایک ساغر بھی ہو جس کا مُنھ مواد ارغوانی کے اثر سے سُرخ ہوگیا ہو اور جسکے کنارے پر حباب چشمک زنی کررہے ہون اگر ایسی شراب مجھے ملجائے تو اُس کا ایک ہی جام پیکر دنیا کی تمام تفکرات کو بھول جاؤن اور اے پیارے بلبل تیرے ساتھ سیر صحرا مین محو ہوجاؤن۔

اسقدر محویت مجھپر طاری ہو کہ اپنی ذات سے بیخبر ہوجاؤن اور وہ تکالیف و مصائب و آفات جنکے صدمہ سے ہم انسان اس دنیا مین ایک دوسرے کو کراہتے دیکھتے اور سنتے ہین جہان زمانہ کی کانٹ چھانٹ سے بچے ہوئے غم کا نشان دینے والے تھوڑے سے سفید بال ہجوم آلام سے کانپتے ہین جہان سرخی شباب فق ہوکر موہوم سی ہوجاتی ہے اور آخر رفتہ رفتہ غائب ہوجاتی ہے جہان خوشی کا محض خیال بھی اتنا بڑا گناہ ہے کہ فوراً اس قسم کے خیال پر غم کی فوج کشی ہوتی ہے اور مایوسی ان آنکھون کو بند کردیتی ہے جو ایک زمانہ کے بعد کسی موہوم خوشی کی جستجو سنکر غایت شوق سے ابھی نیم وا ہی ہونے پائی تھین جہان حسینون کی چشم مست کی برق اندازی کو بھی قیام نہین اور جہان خود محبت

کی دیبی کی زندگی یک روزہ ہے اِن سب باتون کو تیری ذات مین محو ہوکر بھول جاؤنگا اسلئے کہ اے خوش نصیب بلبل مجھتک ان انکار و آلام اور نقص و عدم ثبات کی رسائی نہین اے دنیا دی انکار تم مجھ سے دور ہوجاؤ اے پیارے بلبل مجھے اب ان سے کوئی تعلق نہین کیونکہ مین اب تیرے ساتھ اڑنے کے لئے تیار ہون مگر کیا سست رفتار نشۂ شراب کی مدد سے مین تیرے ساتھ ہم پروازی کی تاب لاسکونگا نہین نہین - مین برق سیر نظم کے خیالی پرون پر سوار ہوکر تیرا ساتھ دونگا گو اسمین بھی میری قوت متخیلہ ضعف کی مقر ہے اور ابھی سے تیری تیز روی اسے پیچھے ڈال رہی ہے آہ کیسی پیاری رات ہے خوش قسمتی سے ملکۂ قمر اپنے زمردین تخت پر جلوہ افروز ہے اور زر لباس نجوم کمر زرین باندھے ہوے اس کے گرد پرا باندھے ہین لیکن جہان مین بیٹھا ہوا ہون اُس سراپا حسن ملکہ کا جلوۂ جہان آرا نظر نہین آتا صرف اُس کے حسن کی تھوڑی سی شعاع خوشگوار ہوا کے جھونکے اپنے ساتھ اڑا لاتے ہین - اور وہ گنجان درختون کے ہلتے ڈلتے پتون کی جالی اور جھومتی ہوئی سبز شاخون کی آڑ سے جھانک لیتی ہین -

تاریکی شب اور اپنی از خود رفتگی کے باعث مین ان پھولون کو دیکھ نہین سکتا جو میرے پیش پا افتادہ ہین اور نہ مجھے یہ خبر ہے کہ میرے سر پر شاخ ہائے زمردین کن نرم اور مشک بیز پھولونکو اپنے دامن مین لئے ہوئے ہین - مگر اس تاریکی مین بھی نسیم معنبر کے ہلکے جھونکے میرے مشام کو معطر کرتے ہوے دماغ مین پہونچتے ہین اور میری آنکھون کے آگے ان تمام چیزون کی خیالی تصویر کھنچ جاتی ہے جنہین اس خوشگوار موسم کی برکتین فطرت نے ودیعت کردی ہین

سرسبز پودے جھاڑیان جنگلی میوہ دار درخت سفید صحرائی پھول - پردۂ برگ مین چھپا ہوا سادہ مگر خوشرنگ بنفشہ موسم بہار کے شباب پر آئے ہوئے گلہاے رنگین بادۂ شبنم سے بھرے معطر غنچے غرضکہ موسم بہار کی دلچسپ غمام کا پورا آسمان آنکھون مین پھر جاتا ہے -

اس تاریکی مین خاموشی کے ساتھ مین تیرا نغمۂ دلکش سنتا ہون اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ آسان موت کو مین نے محبت کی نظر سے دیکھا ہے - اے بہت پیاری موت کہا ہے تاکہ حالت اطمینان مین میرے پاس آکر میرا دم نکال لے مگر آہ اس پیارے وقت مین تو

میری خوش قسمتی ایسے اعلیٰ درجہ کے کمال کو پہونچ گئی ہے کہ ہر کمالے را زوالے کا خیال میرے دل مین بری طرح کھٹک رہا ہے۔ اب یہ ڈر معلوم ہوتا ہے کہ کہین اس زمانۂ سعادت کے گذرنے کے بعد پھر انھین دنیوی مصائب کا سامنا ہو اس لئے اب بھی آرزو ہے کہ اسی وقت میری جان نکلجاے۔ ہم فانیون کو آخر مرنا تو ہے ہی پھر اس سے بہتر اور کونسا وقت ہو سکتا ہے کہ آدھی رات کے سہانے وقت مین جب تو اپنی شیرین آواز اور نغمۂ دلکش کے ذریعہ سے اس لطف اور مزے کے ساتھ فراے باد مین اپنی روح پھونک رہا ہے۔ عالم محویت مین بغیر کسی تکلیف کے میری روح پرواز کر جاے۔ اے پیارے بلبل تو تو ہمیشہ گاتا رہیگا مگر یہ فانی کان تیرے نغمۂ شیرین کو پھر نہ سن سکینگے اے غیر فانی پرندے! تو مرنے کے لیے نہین پیدا ہوا ہے۔ بیرحم زمانہ تجھے پائمال نہین کر سکتا ہے یہی شیرین آواز جو مین آج اس بے ثبات رات مین سن رہا ہون اگلے زمانہ مین شاہ و گدا امیر و فقیر سن چکے ہین شاید یہ وہی نغمۂ دلربا ہے جس نے زمانہ کی ستائی ہوئی ناز آفرین محبوبہ رتھ کے پر الم دل مین چٹکیان لی تھین جب وہ الفت وطن کی بیمار چشم پرنم کے ساتھ اجنبی زمین پر کھڑی تھی یہ وہی پیارا راگ ہے جو خوفناک و جرار دریا سے گھرے ہوے قلعہ جادو مین ناز پرور گرفتار شہزادی کے غم آشنا کانون مین پہنچا جس سے متاثر ہو کر اس کے دل مین امید کی ایک ہلکی سی جھلک پیدا ہوئی۔ اس نے قلعہ کی کھڑکی کھولدی اور اپنے دل کے مالک و در افتادہ عاشق کے شور و دید مین متلاطم دریا پر نظر دوڑائی۔ جسے ایک ظالم ساحر نے اس سے چھڑا دیا تھا۔

ہاے چھڑا دیا تھا اس لفظ کی یاد نے میرے زخم دل کو تازہ کر دیا اور سارے بدن مین سنسنی پیدا کر دی یہ ایسا لفظ ہے کہ میرے کانون مین گونجکر تجھ سے مجھے جدا کر رہا ہے اور اپنی فانی ذات کی طرف مجھے بلا رہا ہے۔ خدا حافظ اے پیارے بلبل! مشہور ہے کہ قوت متخیلہ آدمی کو بہت دھوکا دیسکتی ہے مگر میرے حق مین تو اب اس مین دھوکا دینے کی بھی طاقت نہین رہی اب میری آنکھ کھل گئی یہ ظاہر ہو گیا کہ خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا۔ الوداع! الوداع!! اب میری دلفریب آواز نہین سنی جاتی ہے لو وہ اس میدان سے نکلکر چشمے کو طے کر چکی اور پہاڑی کی چوٹی پر پہنچگئی ہاے اب تو وہ دھندلی سی بھی نہین سنائی دیتی۔ اے لو بلک بھی چھپ گئے ہی وہ پہاڑ سے بھی اتر کر اس طرف کی وادی مین دفن ہو گئی اے خدا میری آنکھین

مجھے دھوکا تو نہین دیتین یا کہین عالم بیداری ہی مین خواب تو نہین دیکھ رہا ہون ہاے وہ شیرین آواز اور دلکش نغمہ کہان غائب ہو گیا۔

(ترجمہ)

پچھلے پچاس سال مین اردو زبان نے کیا ترقیان کین

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم ۔ ادیب اردو نے جو علمی خدمت ایک سال مین کی ہے اُس کا اثر یہ ہے کہ اہل علم ہر مہینے کی پہلی تاریخ سے اُس کے انتظار مین گھڑیان گنتے ہین اور جب یہ رسالہ ملتا ہے حرف بحرف پڑھتے اور علمی مضامین سے مستفید ہوتے ہین۔ مین چاہتا ہون کہ اہل قلم نثر نگاری کی طرف خاص توجہ فرمائین اور عنوان مندرجہ بالا پر مضامین تحریر فرما کر اڈیٹر صاحب کی خدمت مین یکم اگست سنہ ۱۹۲۲ء تک روانہ فرمائین مضمون نگار کو ادیب کا خریدار ہونا ضروری ہے مضمون کی نسبت یہ قید بھی ہے کہ ادیب اردو کے کم سے کم بیس صفحون پر آسکے مضمون کا نستعلیق خط مین ہونا اور معمولی اغلاط سے پاک ہونا ضروری ہے اڈیٹر صاحب جملہ مضامین سے بہترین مضمون کا انتخاب فرما کر خاکسار کیطرف سے ایک سادرن (روپیہ) مضمون نگار کو نذر کرین۔

رفیع ۔ از بلرام پور

ہم شکر گزار ہین کہ منشی عبد الرفیع صاحب نے نہایت عمدہ تجویز پیش کی ہے یہ فی الحقیقت زبان کی خدمت ہے ۔ کیا عجب ہے کہ دیگر عالی حوصلہ حضرات بھی اس کی تقلید فرمائین منشی صاحب نے ایک سادرن ہمارے پاس بھیجدیا ہے ستمبر سنہ ۱۹۲۲ء کے ادیب مین وہ مضمون شایع کیا جائے گا جو جملہ مضامین مین منتخب ہوگا۔

اڈیٹر

بول چال۔ محاورہ۔ مثل۔ مقولہ کا فرق

ملاحظہ ہو ادیب اردو جنوری سنہ ۱۹۲۲ء

(۱) بول چال۔ ایک خاص قسم کی ترتیب الفاظ جو اہل زبان کی زبان پر ہو اور جس کے خلاف بولنا فصاحت کے خلاف ہو۔ (الف) اس مین الفاظ اپنے حقیقی معنی دیتے ہین۔ مثلاً پانچ چھ مرتبہ ہم تمھارے یہان گئے اگر پانچ چھ پر قیاس کرکے کوئی کہے کہ تین پانچ مرتبہ ہم تمھارے یہان گئے تو غلط ہوگا کیونکہ اہل زبان تین چار پانچ چھ بولتے ہین۔ (ب) جو جملہ کی ترتیب یا الفاظ کا طریقہ زبان اردو مین مقرر ہے روزمرہ مین اُسکی مطابقت لازم ہے نسیم دہلوی ؎

محبت ہو کسی سے یا عداوت مزہ دے جائے گی جب دل سے ہوگی

(فقرہ) کیا کہون سال بھر مین ایک بار بھی لکھنؤ جانے کا موقع نہین ملا اگر کوئی شخص کہے سال بھر مین ایک بار بھی لکھنؤ جانے کا موقع نہ ملا تو روزمرہ کے خلاف ہوگا۔ (ج) جسطرح خاص موقع پر اہل زبان بے ساختہ الفاظ یا فقرے کہہ جاتے ہین اُنکو اسیطرح استعمال کرنا چاہئے آتش ؎ کیون محبت بڑھائی تھی تم سے ہم گنہگار بیگناہ ہو تم گنہگار کا فعل حذف کرنا روزمرہ کے مطابق ہے۔

(۲) محاورہ جب ایک یا کئی لفظ مصدر سے ملکر حقیقی معنی سے متجاوز ہوکر کچھ اور معانی دین اُسکو محاورہ کہتے ہین مثلاً آگ پانی مین لگانا یعنی متحمل مزاج کو بھڑکا دینا جہان لڑائی ہوتی ہو وہان لڑائی کرا دینا شرارت کرنا فتنہ اٹھانا۔ محاورہ مین مصدر کے مشتقات استعمال ہوتے ہین۔ لیکن اصل محاورہ مین کسی قسم کا تصرف کرنیکا اختیار نہین ہے۔ مثلاً بجائے سر سہرا رہنا کے "سر پر سہرا رہنا" نہین کہین گے لیکن اہل زبان نے اگر کچھ تصرف کرلیا ہو تو جائز ہے

(۳) مثل۔ ایک یا چند جملے جو عرصہ دراز سے کسی خاص موقع پر بطور مثال بولے جاتے ہون اور اپنے لفظی معنے سے متجاوز ہوکر کچھ اور مضمون ادا کرتے ہون مثلاً کوئی شخص ایسی شے پر ناز یا فخر کرے جو اُسکو ہاتھ آنا دشوار تھی تو اس کی نسبت بولتے ہین "نو کھے گاؤن مین اونٹ آیا لوگون نے جانا پریشر آیا"، مثل مین الفاظ کی تقدیم اور تاخیر جائز ہے لیکن مصدر کے تمام مشتقات کے ساتھ استعمال جائز نہین ہے۔ مثلاً ناچ نہ آئے آنگن ٹیڑھا کی جگہ ناچ نہین آیا

آنگن ٹیڑھا بنانے لگے،، کہنا تصرف بیجا ہوگا۔
(۴) مقولہ۔ وہ فقرہ یا جملہ جو بوجہ عام کلیہ یا عمدہ نصیحت ہونے کے عام پسند ہوگیا ہو اس مین الفاظ حقیقی معانی سے متجاوز نہین ہوتے اور نہ قدامت کی شرط ہے مثلاً بزرگی بعقل ست نہ بسال با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب۔

طاہر از کاکوری

اقوال نادرہ

اس قبیل کے چند اقوال ناظرین کی نظر سے ماہ دسمبر کے رسالۂ الناظر لکھنؤ مین گذرے ہون گے یہ مین نے رسالۂ مذکور کے لئے بھیجے تھے لیکن غلطی سے میرے محترم دوست جناب مولوی محمد ظفر صاحب ایم اے کے نام سے شایع ہوگئے۔ میرا ارادہ اس سلسلہ کو رسالۂ مذکور مین جاری رکھنے کا تھا لیکن افسوس ہے کہ مولوی محمد حسن صاحب آنریری جنرل منیجر نے بعض نامساعد حالات کیوجہ سے رسالہ کی التوا کا اعلان کردیا۔ یہ سلسلہ اب انشاء اللہ ادیب کے کالمون مین جاری رہیگا۔ امید کہ ناظرین دلچسپی کے ساتھ پڑہین گے

در اصل یہ اقوال و تخیلات ابتداً فارسی زبان مین ضبط تحریر مین آئے۔ اتفاق حسنہ سے اصل مسودہ کتاب ایک کتب فروش کی دوکان پر ردی کے انبار مین جناب مولوی صلاح الدین خدا بخش صاحب لکچرار کلکتہ یونیورسٹی کے ہاتھ لگ گیا آپ نے اسکو خرید کر انگریزی زبان مین اس کا ترجمہ شایع کیا اب مین نے اسے اردو کا جامہ پہنا دیا ہے لائق ایرانی مصنف یورپ مین جاکر عرصۂ سات سال تک تحصیل علوم مغربی مین منہمک رہے اپنی مختصر سوانح عمری مین لکھتے ہین کہ انہون نے خون جگر پیکر یہ مجموعۂ اقوال و تخیلات تیار کیا ہے۔ لہذا دلچسپی معلوم۔

سچائی دائم رہنے والی شے ہے اس کی تازگی کبھی نہین جاتی خواہ کتنا ہی اعادہ کیا جائے۔

احساس حق بھی زندگی کے درماندہ راستہ مین تازگی بخش چیز ہے۔

مین اکثر عالم تحیر مین رہتا ہون کہ آخر میری تخلیق کا منشا کیا تھا، میرے مقدر مین کیا کیا کرنا لکھا تھا؟ کیون مین عالم وجود مین آیا؟ مین نے جنم لیکر بجز گناہون کے کچھ نہ بویا اور کاٹا تو کیا کاٹا۔ رنج وغم کی کھیتی۔ مین نے کسی کی خوشی مین مدد نہ کی گو کہ بہت سون کو رنج پہنچایا۔ میری زندگی قطعاً بیکار گذری نہ اس کا کچھ عندیہ رہا اور نہ کچھ مطلب مقدر انسانی زندگی کے ساتھ ویسے ہی کھیل کھیلتا ہے جیسے بچے کھلونون سے کھیلا کرتے ہین۔

حسد روح کے لئے مثل زہر کے ہے۔

ہم خفیف معاملات مین قیل وقال کرتے ہین۔ غور وخوض کرتے ہین۔ لیکن جب زندگی کے اہم مسائل سے ہمارا سابقہ پڑتا ہے تو غافل اور بے پروا رہتے ہین تب ہی ہمین اتنی مصیبت جھیلنی پڑتی ہے۔ تب ہی تو رنج وغم اوٹھانے پڑتے ہین مگر دیکھو کیسی جلدی ہم اپنے گناہ اور حماقت کے نتائج کو خدا تعالےٰ سے منسوب کرنے لگتے ہین۔ واہ رے انسان ع فعل بد تو خود کرین لعنت کرین شیطان پر

سید وزارت علے

ہمارا اصول ایک قیمت ایک وزن ایک جنس
آنکھون کا نور
آپ کی آنکھون کو بے پروا ہو رہے ہو یاد رکھیئے
ہندوستان مین شروع سے سرمہ کا استعمال چلا آتا ہے جب
نظر تیز رہتی ہے اور عینک کی ضرورت نہین ہوتی اسی طرح کا
مشہور عالم سرمہ
راسی سرمہ
مقصد سرمہ ڈاکٹر جے۔ سی بوس۔ کلکتہ کا تجویز
تمام اراضی خلاف کمزوری۔ سرخی۔ جالا۔ خارش
بیماری آنا۔ شکوری کے لئے مفید ہے اور کمزور کا
بہت طبیعت علاج ہے۔ اس سے معتبر و مفید سرمہ آج تک
نہیں بنا۔ قیمت فی ڈبیہ معہ محصول ڈاک نو آنہ خریدار
نمونہ کا پیکٹ پانچ پیسہ معہ محصول ڈاک نو آنہ خریدار
المشتہر بجز راسی سرمہ فارمیسی۔ ڈبیرہ اسمٰعیل خان

انتخاب اودھ پنچ

بشر خراب ہے بیکار فکر دنیا مین سُنا تہین کہ مقدر خراب

گذشتہ سے پیوستہ

یہ منزل پنزل تو آپ اپنے گھر والون کو کھلائیے ہمارے واسطے تو سہری ستھری چیزین کہانے پینے کی لیتے آئے اونگتے کو ٹھیلنے کا بہانہ اسوقت سے جو روانہ ہوے تو بارہ پر ۲ بجے گھر آے جزاک اللہ تم تو بہت جلد تشریف لائے ہین تو تمہاری زندگی کے لالے تھے - ہُوا تقصیر خطا تو ہوئی لیکن چارسو کے حوض کے دان ایسے گمت (یعنے ناچ رنگ) ہو رہے تھے کہ او ہو جی بڑی اچھی کنچنان (طوائف) ہین یہان خود بولائے چلو دیکھین -

کیونکہ کوچہ گردی کا مرض - الغرض اُس کے ساتھ چلے کہ چل کے گمت بھی دیکھین کہ یہ کس جانور کا نام ہے وہان عجب سیر دیکھی - اک دس پندرہ نیلی پیلی صدقے کی سی گڑیان بے سری گنگڑیان لگا رہی ہین اور ایک ساتھ تہپڑ تہپڑ تالیان بجا کے اپنی محفل سے الوا ڈرا ہی ہین - لاحول ولا قوۃ یہ کیا واللہ - دیکھنے سے دم گھبرا گیا شاید تگنی کا ناچ یہی کہلاتا ہوگا - آٹھ دس دن مین جب دو تین جوڑے کپڑے میلے ہوئے تو دہوبی صاحب کو بلایا وہ بڑے غمزون سے آیا اور پورے ایک مہینہ کے بعد کپڑون کے لئے کر لایا - نین سکھ پر تو بہلاؤن کے داغ بنا کے چھیٹ بنا دی اور تنزیب شربتی تو ژفتو نکے مارے ڈوریا ہو گئی - ہر چند غصہ آیا لیکن غم کھایا بلکہ تعریف کی کہ ژفتے ڈالنے مین تو اُستاد ہے واہ رے دہوبی دہوبی نے جھککر سلام کیا کہ تقصیر اگر ہم انعام پائین تو اکبر آبادی دری مین ژفتے ڈالدین - قبلہ بندہ زیادہ سمع خراشی پھر کبھی فرصت کے وقت ہوگی -

حاصل یہ کہ روزگار کی تلاش مین برسون خاک اوڑائی لیکن نوکری چاکری کی شکل خواب مین بھی نظر نہ آئی جہان گئے اپنا منھ لے کے پلٹے - طرہ یہ کہ جواب صاف

بھی نہ دیا آج کل کے وعدون پر ٹالا۔
خدا خیر کرے جس کے بدولت پیٹ پالا۔ بارے ایک ولی اللہ کے مل گئے
جنھون نے خضر و مسیحا کا کام کیا شہر کے باہر (سیر جملہ) کے تالاب پر یہ فقرہ ارشاد کیا
اور ایک بڑا بھاری نکتہ امیدوارون کا دکھا دیا کہ بندہ نواز خدا خدا کیجئے اپنی جان
بچا کے گھر کی راہ لیجئے یہان بہتیرے تباہی کے مارے دوزخ کی فکر مین سیدھے
جنت کو سدھارے یہان امیدواری کی میعاد قیامت سے تین دن اودھر تک ختم
نہین ہوتی۔ ابتو گھبرائے۔ قرضداری کے خوف سے چلتے پھرتے نظر آئے بقول
شخصے شعر۔ قسمت بری دکن بھی گئے ہم تو کیا گئے۔ جیسے گئے تھے ویسے ہی چل پھر کے آگئے

لوکل

اے لکھنؤ کے بدمعاشو۔ لچو۔ جیب کترو۔ اے اپنے ورثا کی ستائی ہوئی بیگمو۔
اے بی مشتری شکستہ جگر خوش ہو بغلین بجاؤ۔ گھی کے چراغ جلاؤ۔ اپنا منھ ڈھانکو
اسباب گم شدہ کی فہرست بناؤ۔
دیکھو تمھاری خبر لینے والے تمھارے دل ریش پر مرہم رکھنے والے تمھارے
اسباب کی تلاش مین کوڑن مین بانس ڈالنے والے ہٹن صاحب بہادر سیٹی
سپرنٹنڈنٹ لکھنؤ گونڈہ کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوئے سنا ہے ۵ مئی
تک تشریف لیجائین گے۔ ایسا سب صفات سے متصف حاکم تمکو کم ملیگا بہت دنون
کیا عمر بھر انکا دور دورہ یاد رہے گا۔ جو جو احسانات تمھارے ساتھ صاحب ممدوح
نے کئے ہین تمھارا دل ہی جانتا ہوگا۔
اگر نوکری کرے تو پولیس مین کرے واللہ خوب گلچھرون کے موقعے ہین۔ مگر
ذرا چوٹ بچائے رہے ایسا ہو منشی سیتا رام ڈپٹی انسپکٹر کی طرح صفت مین نہ دھر لیا جائے
آج کل منشی صاحب اور ہزاری لال صاحب ہیڈ کانسٹبل پر رشوت ستانی
کا مقدمہ قائم ہے صاحب مجسٹریٹ نے تحقیقات فرما کر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کو
رپورٹ کیا صاحب موصوف نے منشی سیتا رام صاحب کی نسبت پانچ پانچ سو

روپیے کی دو ضمانتین اور ہزار کا مچلکہ اور بسنت ہزاری لال ڈہائی ہزار کی دو ضمانتین اور پانچ سو کا مچلکہ لینے کا حکم دے کر مقدمہ قائم مقام کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کے سپرد کیا دیکھئے کیا ہو

اگر مجسٹریٹ صاحب ماخوذین کی چال چلن اور بنا رعداوت مابین ماخوذین و رام سنگھ مخبر پر نظر رکھین تو شاید آسانی سے گتھی سلجھ جائے۔

شنبہ گذشتہ کو محلہ علی گنج مین مسٹر الیور صاحب کو جو پہلے سے ڈاکے کی خبر پاکر وہان موجود تھے۔ ڈاکوؤن نے زخمی کیا مگر ان مین سے چار گرفتار ہوگئے۔

لطائف ظرائف

ایک بیوقوف امیر کے احاطہ دولتسرا مین ایک گدھے نے آکر چلانا شروع کیا امیر نے حکم دیا کہ اس کو نکالدو ایک ظریف نے سنکر کہا سچ ہے دو بادشاہ در اقلیمی نگنجند۔

سوال - وہ کون عارضہ ہے جس کا قدرتی نتیجہ موت ہے۔

جواب - زندگی

سوال - تدبیر سے کیا فائدہ

جواب - جسمین کوئی کاہل نہ دیکھے۔

پرمٹ کے مجرر کرامت کب دکھاتے ہین؟ جبکہ ترمیم کرنے مین اونٹ کے بیل اور بیل کے گدھے بنا دیتے ہین۔

کسی مجلس مین ایک ایسے صاحب کی دعوت ہوئی جنکی ناک جاتی رہی تھی صاحب خانہ نے اپنے لڑکے سے جو نہایت شریر تھا کہا کہ خبردار فلان کی ناک کا ذکر نہ کرنا اور احتیاطاً اسے دالان مین آنے دیا جب سب مہمان جمع ہوئے اور کھانا کھاچکے لڑکے نے کھڑکی مین سے سر نکال کر کہا کہ ابا تم تو کہتے تھے انکی ناک کا کچھ ذکر نہ کرنا ناک تو ہئی نہین ذکر کس کا کرتا۔

گانون کے قاضی

یا[redacted] دفعہ جو ہم سرگشتی کرتے ایک گانون مین پہونچے تو دیکھا کہ خدا کا دیدار۔ نہ محمدؐ کی شفاعت سرائے کا پتا نہ ٹھہرنے کا موقع دور دور برابر آرام معشوق کی مکر رہا لاکھ ہاتھ پاؤن مارے مگر پتہ کہان آنکھین پھوٹین جان ملٹن یا میان جرارت ہوجاؤن جو آنکھون مین رات نہ کٹی ہو پاؤن تھکین اور ٹانگین ٹوٹین تیمور لنگ ہوجاؤن۔ جو ذرا سستایا ہون ایک گنوار نے بعد ہزار سماجت ایک چوپال بتائی وہان جو گئے تو دیکھا ایک مقدم جی ماچے پر بیٹھے ہوے حقہ کا دم لگا رہے ہین مجھے دور سے معلوم ہوا کہ جوار کے کھیت مین اگیا بیتال مچان پر بیٹھا ہے یا کتا پیال پر بیٹھا ہڈی چوس رہا ہے خیر جبراً قہراً علیک سلیک کرکے مین بیٹھ گیا مجھے کمبخت عادت ہے کہ جہان جاتا ہون وہان کی مشہور باتین دریافت کرلیتا ہون چنانچہ مقدم صاحب سے بھی حسب عادت دریافت کیا کہ صاحب تمھارے گانون کی کیا بات مشہور ہے انھون نے کہا کہ ہمارے گانون کے قاضی صاحب مشہور ہین جب سے دنیا ہوئی انہین کے گھرانے مین یہان کی قضیایت چلی آتی ہے۔

یہ بھی سنتے ہین کہ بابا آدم کا نکاح انہین کے باپ دادا نے پڑہایا تھا۔ بلکہ انکا نکاح نامہ بھی قضیائن کے صندوقچہ مین اب تک موجود ہے، ان کی زبان پر وہ مسئلے ہین جو کتابون مین بھی نہین نکلتے۔ اُن کے یہان تو سینہ در سینہ یہ باتین چلی آتی ہین۔ مجھے ان کے دیکھنے کا بڑا اشتوق ہوا مین نے کہا کہ بھئی رستہ کی گرد و غبار سے ہؤنق بن رہے ہو ذرا حجامت بنوا کر نہا ڈالو پھر قاضی صاحب سے جاکر نیاز حاصل کرو یہ سوچ مین نے مقدم جی سے کہا آپکا بڑا اچھا سبھاؤ ہے آپ ذرا نائی کو بلوا دیجئے انھون نے اسیوقت خاکروب کو بلوایا اور کہا ارے چوڑھے کے دینا نائی کو بلا لا غرض کہ حجام آیا۔ دیکھتا کیا ہون کہ حجام بھی حضرت آدم کی اصلاح بنانیوالا اپنی قسمت کی طرح ٹوٹی پھوٹی کسبت بھی مٹیا بھوس گراسکٹ کی طرح سوکھا تو بڑا لٹکا تنگ آلودہ ڈیڑھ ڈیڑھ بالشت کے استرے اُس مین رکھے ہوے میری چارپائی پر آ بیٹھا اور کہنے لگا میان مونڈتو دونگا مگر مزدوری ٹھہرا لو۔ (باقی آئندہ)

روح سخن

لسان الملک حضرت ریاض

گلچین یہ اہتمام کسی ایک بار کا ؛ لوٹا ہے دونون ہاتھ سے جوبن بہار کا
موتی بنیگا خاک یہ اشک اُن کے ہار کا ؛ دامن کے تار کا نہ گریبان کے تار کا
اٹھون تو آسمان جو بیٹھون تو خاک کا ؛ ظالم غبار ہون مین ترے رہگزار کا
بے نور بے فروغ نہ رونق نہ رنگ و پ ؛ دیکھے تو منھ کوئی مری شمع مزار کا
اب مین تو کیا قفس بھی چلا تیری ہاتھ سے ؛ صیاد آرہا ہے زمانہ بہار کا
محشر کی باز پرس سے ہو بھی نجات جلد ؛ قسمت سے دن ملا ہے حسینون کے پیار کا
جب تک ملیگی قرض ہے جائین گی ضرور ؛ ہم جانتے ہین مفت ہی سودا ادھار کا
بجلی بنی ہوئی ہے کسی کی نگاہ شوخ ؛ دامن مین اُس کے دل ہے کسی بیقرار کا
مینا کا منھ ہے بند یہ ہے احترام صوم ؛ ساغر کا لب ہے ہونٹھ کسی روزہ دار کا

دھبّا نہ آئے ریش حنائی پر اے ریاض
گو سن نہین مگر ہے زمانہ بہار کا

جناب ثاقب پروفیسر گوالیار کالج

فراغ خاطر دلخستگان نہین معلوم ؛ نہین نہین تجھے اے آسمان نہین معلوم
نگاہ نازمین شوخی ہے آج حد سے سوا ؛ گری گی کسپہ یہ برق تپان نہین معلوم
نہ ہنس تو رونے پہ میرے کہ اے جفا پرور ؛ ہنوز مجکو طریق فغان نہین معلوم
جفا سے کام ہے اُنکو وفا سے کیا مطلب ؛ دوائے درد مصیبت کشان نہین معلوم
فلک بتا کہ زمانے کو تونے دیکھا ہے ؛ ہین تو اک بھی دل شادمان نہین معلوم
ہزار جان گرامی فدائے شوخی یار ؛ کہ ہر کہین ہے پھر اُس کا نشان نہین معلوم
زہر گیا نہ سر انر از شان رسوائی ؛ کسی کو حالت پیر مغان نہین معلوم

رواں ہے قافلہ غفلت کا راہ ہے باریک — کہاں تمام ہو عمر رواں نہیں معلوم
نہ نقش پائے عزیزاں نہ بانگ کوس رحیل — یہ کب کدھر کو گیا کارواں نہیں معلوم
کسی کی مرگ غریبی ہے پوچھتی پھرتی — کدھر ہے خاک وطن کچھ نشاں نہیں معلوم
شہید ہوتے ہیں مردان راہ حق پیاسے — ق کچھ اور حال جگر تفتگاں نہیں معلوم
یہ کیا ستم ہے بتا اے زمین کرب وبلا — تجھے وقار امام زماں نہیں معلوم
مگر ہو دار بقا دار امن اے ثاقب
کہ اہل ارض کو دار الامان نہیں معلوم

جناب رضا لکھنوی

یہ سُنکے غیر انکی نظر سے اتر گئے — تھے جتنے زخم میرے کلیجے کے بھر گئے
فتویٰ جواز کے کا لکھیں گے جناب شیخ — دو گھونٹ بھی جو حلق کے نیچے اتر گئے
عشاق بیخطا ہیں خفا ہو نہ اسقدر — بھوکے تھے دید کے تمہیں دیکھا ٹھہر گئے
دشمن کے بعد موت ہوئی مجکو سازگار — اُس شوخ کے کھلے ہوئے گیسو سنور گئے
غیروں کے ساتھ میرے جنازے پہ بار بار — کیوں تم بھی کہہ رہے ہو کہ موت آئی مر گئے
جانے دو ایک تیر جو ہمنے چھپا لیا — تم بھی تو دل ہزاروں کے لیکر مکر گئے
باسی ہی کچرے ڈالدو میرے مزار پر — تم جانا کہ ہاتھوں کے صدقے اتر گئے
توڑا گلے کا ہار مرے دست شوق نے — روٹھا ہوا ہے کوئی کہ موتی بکھر گئے
نام خدا شباب ہے کہہ لیں ابھی حضور — کس کام کے وہ پھول جو سن سے اتر گئے
یہ در یہ کوچہ اور یہ عالم سکوت کا — خود کہہ رہا ہے آپکے شوریدہ سر گئے
ہم سے بھی رسم وراہ کبھی تھی اگر کہا — ہنسکر دیا جواب کہ وہ دن گذر گئے
اب منتیں بڑھائے غیر دنیں بیٹھکر — ہم ایسے جتنے چاہنے والے تھے مر گئے
دل کھوکے اُس گلی سے رضا آج آئے ہو
دینا پڑے گی جان جو ہار دگر گئے

جناب فصاحت لکھنوی

ہجر کی شب میرا گھر تاریک ایسا ہوگیا
چاندنی دم بھر جو آئی رنگ میلا ہوگیا

حسن روئے یار خط سے اور دونا ہوگیا
آئینہ وہ ہے یہ جوہر آئینہ کا ہوگیا

ہاتھ رکھکر میرے سینے پر وہ بولے طعن سے
بیقراری کیا ہوئی وہ درد دل کیا ہوگیا

لیگئے ساتھ اپنے وہ صبر و قرار و ہوش و فہم
چھٹ گئے ہمدرد اتنے مین اکیلا ہوگیا

ہائے بے معشوق دنیا مین جئے تو کیا جئے
خاک ایسی زندگی پر دل تو مردا ہوگیا

جیسے یوسف کو زلیخا نے کیا زندانمین قید
سچ تو یہ ہے عاشقی کا نام رسوا ہوگیا

ہجر کیا وہ ہجر جسکو وصل ہوجائے نصیب
کیا ہے وہ بیمار جو بیمار اچھا ہوگیا

الامان اے ظلمتِ شبہائے مدفن الامان
کیا سیاہی ہے کفن کا رنگ میلا ہوگیا

سچ اگر پوچھو تو معشوقِ حقیقی ہے خدا
جسکو دیکھا بھی نہین مین نے پہ شیدا ہوگیا

آتے ہی پیری فصاحت دلولے دل کے گئے
طبیعت کیا ہوئی وہ دل مرا کیا ہوگیا

تضمین بر غزل جناب صفی لکھنوی

فسانۂ دلِ پُرغم زبان پہ لا نہ سکے
کسی کو داغ جگر کے کبھی دکھا نہ سکے

شب غم اشکون سے دلکی لگی بجھا نہ سکے
ستم کش آپ کے اس ڈر سے زہر کھا نہ سکے

یہی کہے گا زمانہ کہ ناز اُٹھا نہ سکے

ہمیشہ سب رہے مشتاق اُسکے وارون کے
بچالے تیغ نے ارمان کبھی نہ یارون کے

کبھی ہوے بھی اگر وار تو اشارون کے
کھلے حسام کے جوہر نہ جان نثارون کے

وہ تیغ فرطِ نزاکت سے آزما نہ سکے

خوشی سے جھیل تجھے پہونچین لاکھ رنج و الم
کسی پہ کر کبھی بھولے سے بھی نہ ظلم و ستم

رہ انکسار و تحمل سے مطمئن ہر دم
خموش بیٹھ جہان بیٹھ مثل نقشِ قدم

کہ تجھکو تیری جگہ سے کوئی اُٹھا نہ سکے

ستم سے اہل جہان کے ہوا ہے گو کہ یہ حال
کہ ہوگئی ہین دم بھر بھی زیست اپنی نحال

مگر رہے گا ہمیشہ نہ رنج و اضمحلال
نکل ہی جائے گا خاطر سے رفتہ رفتہ ملال

ترا خیال نہین ہے جو دل سے جا نہ سکے

پکار جرم و خطا کی ہے سارے عالم مین — تری نمود خدایا نہین ہے کچھ ہم مین
عجب نہین ترے قہر و غضب سے اک دم مین — گنا ہگار جلین آتش جہنم مین
اگرچہ دامن رحمت پہ آنچ آ نہ سکے

منکتے ہی نہین تم انتہا کی نیندین ہین — اجل کے جھونکون کی ٹھنڈی ہوا کی نیندین ہین
کبھی تو چونکتے کیسی قضا کی نیندین ہین — یہ خفتگان لحد کس بلا کی نیندین ہین
تمھین پکار کے ہم تھک گئے جگا نہ سکے

نہ باز آیا تو اپنی ستم شعاری سے — نہ نکلا کام کچھ آنکھون کی اشکباری سے
نہ کچھ ہوا ہے نہ ہوگا اس آہ و زاری سے — یقین ہے ترے کشتون کی بیقراری سے
زمین بھی تہ دامن انھین چھپا نہ سکے

نہین وہ سنتے کسی کی یہی بڑا ہے ستم — ہنسی مذاق سے فرصت انہین نہین کسی دم
ہے حسن و عشق کی جانب کچھ توجہ کم — ہنسی مین بات اڑا دین گے سب یہ سوچے ہم
فسانہ گل و بلبل انھین سنا نہ سکے

کسی رقیب کے کہنے مین آپ آئے کیون — کسی پہ تیغ جفا اپنی آزمائے کیون
کسی غریب کو بیفائدہ ستائے کیون — ستم کشان حوادث کا دل دکھائے کیون
ستائین آپ اگر آسمان ستا نہ سکے

مرے گھر آنے سے تم اسقدر ہوئے جو نفور — گناہ کون سا ایسا ہے کون سا ہے قصور
کرو نہ سنگ مظالم سے شیشۂ دل چور — اگرچہ میرا مٹانا ہی تم کو ہے منظور
تو یون مٹاؤ کہ پھر آسمان مٹا نہ سکے

تمام ہجر کی شب تڑپا اے بت بد خو — کھٹکتی دل مین رہی یاد جنبش ابرو
نہ چین آیا کسی طرح جب کسی پہلو — اُبل پڑے مری آنکھون سے بنکے گرم آنسو
وہ آبلے جو دل تنگ مین سما نہ سکے

عزیز ملتے ہین ہم اُن سے اور وہ لڑتے ہین — ہر ایک بات پر ابتو زبان پکڑتے ہین
خفا وہ ہوتے ہین ہم اُنکے پانون پڑتے ہین — صفی وہ ابتو خوشامد سے بھی بگڑتے ہین
غرض یہ ہے کہ جو روٹھین کوئی منا نہ سکے

ناچیز عزیز احمد عزیز بلگرامی

برچھی لگنا - لازم -

برچھی مارنا - دیکھو برچھی لگانا

برچھیت - (ھ) - مذکر -

نیزے باز - بھالے بردار -

برچھیتی - مونث - نیزہ بازی

(منیر) برچھیتیان قلم سے لکھین گے حضور کی - کاتب نکالینگے صفت

نیزہ دار ہاتھ -

برحق - برخاست - برخاستہ

برخلاف - برخوردار - دیکھو "بر"

بَرُخ - (ف) تھوڑا - چند ٹکڑا پارہ -

بُرد - (ف بضم اول وسکون دوم فارسی مین صرف معنی نمبر ۳ مین مستعمل ہے) ا - مونث ۱ آمدنی منافع مفت کی رقم - (فقرہ) بیعنامہ مین فرضی رقم لکھائی تھی شفیع کے دعوے مین سب رقم دلائی گئی خریدار کو بُرد ہاتھ آئی ۲ - رشوت بالائی آمد ۳ شطرنج مین ایک طرف کے سب مہرے اور پیادے کٹ جانیکو "بُرد" کہتے ہین -

بُرد و بار - (لغات فارسی مین اس لفظ کی ترکیب نہین لکھی ہے مولف کی رائے مین بُرد عربی مین اک قسم کی چار گوشے کی کملی ہوتی ہے - بار اٹھانیوالا جو شخص اس کملی کو لپیٹے ہوتا ہے بوجھل ہوتا ہے لہذا اس مرکب کے معانی متحمل کے ہو گئے

بُرد باری - (ف) مونث برداشت - صبر - تحمل - اہلیت (میر) عشق مین جون کو ہگن کچھ بردباری کیجئے -

بُرد دینا - متعدی ۱ آدھا مات کرنا ۲ ہارنا - کھونا - تباہ کرنا - (جانصاحب) وہ چال تم چلے کہ دیا بُرد سارا گھر - اب باقی مین ہون داؤن پہ مجھکو لگائے -

بُرد لینا ا - لازم - آدھا مات قبول کرنا - (داغ) غیر سے کھیلتے تھے ہم شطرنج - اسطرف وہ تھی بُردی ہم نے -

بُرد مارنا - لازم ۱ بازی جیتنا - کامیابی حاصل کرنا - رشوت لینا - مال مارنا - فائدہ حاصل کرنا (محصنات) ناظر نے اس مقدمہ مین اچھی بُرد ماری ہزار روپیہ تو چپکے سے اس نے وہ اگلوائے جو خاتون کتنی غیرت بیگم کو بہکا

پھسلا کر لے اڑی تھی اور رقعے کی بدلے مبتلا سے اسکے حصے کی دکانون کا بیعنامہ اپنے نام کا لکھوالیا۔

بُرد ملنا۔ لازم۔ مفت کی رقم ملنا۔ (داغ) چُرا لیا ہے مرے دل کو اور کہتے ہین۔ یہ مفت مال ملا خوب بُرد ہاتھ لگی

بُرد۔ (ع بضم اول وسکون دوم) مونث ۱ خط دار چادر ۲ سیاہ کملی جسمین چار گوشے ہوتے ہین

بُردِ یمانی یمن کی ایک خاص قسم کی خط دار چادر

بَرداشت۔ دیکھو "بر"

بَرد۔ (ع بفتح اول وسکون دوم) مذکر ۱ جاڑے کا موسم۔ سردی ۲ صفت۔ سرد۔

بُردِ اطراف۔ (ع۔ برد۔ سردی۔ اطراف طرف کی جمع معنی کنارہ) مذکر۔ (طب) موت کی سردی جسمین بیمار کے ہاتھ پاؤن سرد ہو جاتے ہین۔ (میر) سوز دل مین نفس سرد جو کھینچا ہم نے۔ برد اطراف ہوا نار جہنم کو بھی۔

بردِ عجوز۔ (ف۔ برد جاڑا عجوز بڈھیا عورت) جاڑے کے آخری سات دن یعنی تین دن پھاگن کے آخر کے اور چار دن ماہ چیت کے اوائل کے۔ ان دونون مین سردی کا موسم قریب الاختتام ہوتا ہے اسواسطے یہ دن برد عجوز کہلاتے ہین۔

بَردَہ۔ (ت) مذکر و مونث۔ بندہ۔ غلام۔ کنیز (داغ) خسرو سے ہو چاکر ہین تو محمود سے بَردی ایاز سے اللہ نے اللہ سے سرکار محبت ۲ لڑائی کا قیدی۔

بردہ فروش۔ (ف) صفت لونڈی غلام بیچنے والا۔

بردہ فروشی۔ لونڈی غلامون کی بکری۔

بَردھا (س) مذکر۔ بیل۔ سانڈ۔ بَردھائی۔ بَردھوئی۔ (ھ) مونث۔ وہ بازار جسمین صرف گائے بیل فروخت کے لیے جمع ہون۔

بردھانا۔ (ھ)۔ عم۔ متعدی گائے پر بیل کا چھوڑنا۔

بردھنا۔ لازم۔ عم۔

بردیانتا۔ ا۔ صفت۔ عم۔ بدنیت بے دیانت۔ بددیانت کا بگاڑا ہوا ہے۔

برڈا - بر ڈی (ھ) (تیلی کنکر ملی زمین
بر رسولان بلاغ باشد وبس
دیکھو "بر" -
بر رُ نا - لازم ا کسی چیز کا زیادہ خشک
ہونے یا بوجھ کے نیچے دب جانے سے
کج ہو جانا - ا اینٹھنا - لکھنؤ کی زبان ہے
دلی مین اس جگہ اینٹھنا کہتے ہین
(بحر) لڑتے ہی آنکھ اپنی طبیعت
الجھ گئی تار نگہ سے تار رگ جان بر رگیا
۲ عزور کرنا - (منیر) وصل ہونے
نہ دیا قبر کے تختون کو بھی - واہ اے
تفرقہ پرداز بر رُنے والے
بر رد - بر زبان - دیکھو "بر"
بر زخ، (ع بفتح اول وسوم وسکون
دوم وچہارم لفظی معنی - آڑ - پردہ
روک - اُس حالت کو برزخ کہتے
ہین جو موت سے لیکر قیامت تک
رہیگی گویا اس دنیا کی زندگی اور قیامت
کے بیچ مین ایک حد فاصل ہے
۲ وہ چیز جو دو مخالف چیزون کے
بیچ مین ہو - (دو چیزون کے بین بین
ایک ملتی ہوئی چیز جیسے اعراف
جو بہشت اور دوزخ کے بیچ مین
ہے - یا بوزنہ جو بہایم اور انسان
کے بیچ مین ہے - یا مونگا جو حیوانات
و نباتات کے بیچ مین ہے - جمع
برازخ) ا - مونث ا مرنیکے بعد سے
قیامت برپا ہونے تک روحین
جس حالت مین رہینگی اس کا نام
برزخ ہے - مرنے سے قیامت
تک کا زمانہ ۲ وضع - مہیب انوکھی
صورت - عجیب شکل (مسرور)
دیکھکر رندبوتے جاتے ہین - کیا ہی
برزخ ہے شیخ صاحب کی - (بنانا
کے ساتھ) ۳ خیالی صورت (فقرہ)
پریشانی مین پیر کی برزخ میرے سامنے
ہو جاتی ہے -
بَرزَن - (ف بفتح اول وسوم وسکون
دوم وچہارم) مذکر - سڑک - کوچہ - گلی
محلہ -
بَرَس - (ھ بفتح اول ودوم س
بریس) مذکر ا بارہ مہینے کا زمانہ
سال - برسون جمع - عورتین مونث
بولتی ہین (فقرہ) پانچ چھ برسین
ہوئی ہونگی جب لاٹ صاحب لکھنؤ
آئے تھے -

برسا برس - عم - سالہا سال
برس بھر - عو - سال بھر -
برس برس کا دن - عو - وہ
خوشی یا جشن کا دن جو سال بھر کے

بعد آتا ہے - سالانہ تہوار کا دن -
(معروف) آنے پہ ہے یار بدشگونی
مت کر - اے ابر نہ رو برس برس کا
دن ہے -

برس بھر مین سنجی اور سوم برابر
ہو جاتے ہین - مقولہ جب بخیل کو
کوئی نقصان مالی ہوتا ہے اُسوقت
کہتے ہین -

برس بیاور - مونث - عو ۱
وہ جانور جو سال کے سال بچہ دے
۲ وہ عورت جو برسوین دن یا
جلد جلد بچہ جنے -

برس دن - مذکر - عو سال
بھر (عالم) روز وعدے کے آج
سے گن تو - ہمکو مہلت دے اک برس
دن تو -

برس کا برس دن برس کے

برس دن - عو - برس برس کا دن
(فقرہ) اگر عید کے دن تک انگر کھا
تیار ہو کر نہ آئیگا تو تمھارا بھانجا
برس کے برس دن لوٹا لوٹا پھریگا -

برس گانٹھ - (ہ - لفظی معنی
سالگرہ) مونث - ہندوستان مین
یہ رسم ہے کہ بچہ کی ابتدائی عمر مین
بطور منت کے جب لڑکا پورے
ایک سال کا ہوتا ہے تو ایک ناڑی
پر گرہ دیتے ہین اور اسی ناڑے مین
ہر سال دس گیارہ برس کی عمر
ہونے تک ایک ایک گرہ بڑھاتے
ہین -

برسوان (س) - صفت سالانہ
ہر سال کا فاتحہ - برسی -

برسوڑی - (ہ) ا - صفت - عم
سالانہ محصول - سالانہ لگان -

برسون - سالہا سال -

برسون جھلانا - متعدی - عرصہ
تک امیدوار رکھنا -

برسون جھولنا - لازم - مدتون
کسی امید مین رہنا - مدتون کسی
کوشش یا تلاش مین رہنا (سخ)
امید وصل مین ہم جھولتے ہین برسون
سے - وہان رقیبون مین تیار یان
ہین جھولون کی -

برسون کا بیمار - مدت کا بیمار
زیادہ دنون کا بیمار - (بہار عشق)
ہو گئی دلکی ایسی حالت زار جیسے
برسون کا ہو کوئی بیمار -

برسون کی راہ - راہ جو برسون
مین طے ہو - مبالغے سے کہتے ہین
(آتش) برسون کی راہ آگے

عزیزان نکل گئے - افسوس کاروان سے مین اپنے بچھڑ گیا -

برسون کا مرض - پُرانا مرض

برسوین دن - تابع فعل ہر سال

سال مین ایک بار (رشک) اُمین برسوین دن تو یہان راتدن طواف کعبہ کچھ اور ہے درسفاک اور ہی -

برسی - مونث - وہ فاتحہ جو کسی شخص کے مرنے سے سال بھر بعد کیا جاتا ہے مُردے کی سالانہ رسم

برسی کا دن سد یکھو "برسی"

(ذوق) ایک حسرت تو برستی ہی کبھی برسی کے دن - ورنہ روتا ابر بھی اپنے سر تربت نہین -

برسا - (س) عم - مونث - برسات کی رُت -

برسات - (ہ) مونث - بارش کا موسم - پانی برسنے کا زمانہ جو ہندوستان مین پندرہوین اساڑھ سے بھادون کی پندرھوین تک رہتا ہے -

برسات برسا تھ - مقولہ - برسات کا لطف شوہر کے ساتھ ہے -

برسات کھانا - لازم برسات کا موسم بسر کرنا - برساتی سیل کا اثر قبول کرنا -

برسات کی اُمس - برسات کے موسم مین ہوا کا بند ہونا (قلق) ضبط آہ سرد و گریہ سے نہ کیون دم پر بنے - سچ ہے کیا تکلیف دیتی ہی اُمس برسات کی -

برسات کی چاندنی - (مجازاً) ناپائدار چیز - (شعور) فروغ زاہد مکار و تر دامن ہے لایعنی - سمجھے چاندنی برسات کی زُہد ریائی کو -

برسات مین کرا ہی گھر گھر مثل - آسودہ حال کے سامان ہی نرالے ہین - دولت مند کی خاطر ہر جگہ ہوتی ہے -

برساتی - مونث ۱ بارانی واٹر پروف ۲ گاڑی کا سائبان ۳ مکان کا سائبان ۴ وہ فصل جو برسات کی موسم مین تیار ہو یا برسات کے موسم مین بوی جائے ۵ چوپایونکی خاص بیماری جو برسات مین ہوتی ہے ۶ برسات والا جیسے برساتی سانپ -

برساتی سانپ - سانپ جو برسات کے موسم مین پایا جاتا ہے زہریلا

نہین ہوتا (راسخ) میرے گھر فرقت مین برساتی ہے سانپ - لمبے لمبے گیسوون والی گھٹا -

برساتی کیڑے - چھوٹے کیڑے مکوڑے جو برسات مین پیدا ہوجاتے ہین ۲ (مجازاً) اولاد کی کثرت ظاہر کرنیکو کہتے ہین -

برساتی فصل ۱ برسات کی رُت ۲ وہ غلہ جو برسات مین بویا جائے وہ غلہ جو برسات کی فصل مین تیار ہو -

برسالیا - (ھ) وہ کاشتکارون کا ملازم جو سال بھر کی خدمت کا معاہدہ کرے -

برسام - (ف) مذکر - سینے کے ایک مرض کا نام -

برسانا (ھ) متعدی بلندی سے غلہ ہوا کے رخ گرانا ۲ پھینکنا چلانا جیسے تیر برسانا - گولے برسانا ۳ برسنا کا متعدی (فقرہ) خدایا پانی برساوے ۴ (روپیہ یا دولت کے ساتھ) لٹانا - کثرت سے کوئی چیز دینا ۵ مذکر - ہندوستان کی ایک شہر کا نام -

برساؤ - مذکر - برسنے والا - (داغ) اُٹھا ہے ابر کعبے کی طرف سے میکشو مژدہ ہمین رہنے کا بے برسے کہ یہ برساؤ بادل ہے -

برسبیل - برسر - دیکھو بر -

برسپت - دیکھو برہسپت -

برسن پڑنا - لازم ۱ منہ کا زور سے گرنا - منہ یکایک گرنا - پانی پڑنا ۲ دیکھو برسنا نمبر ۵ (قلق) لگاوی گالیون کی دیکھکر مجھے بوچھار - برس پڑے مرے آتے ہی ابر تر کیطرح ۳ امر غباز وغیرہ کی اصطلاح) ایک مرغ کا دوسرے مرغ کو لڑائی مین مارنا -

برسنا - (ھ بفتح اول و دوم وسکون سوم) لازم ۱ بارش ہونا پانی پڑنا ۲ ظاہر ہونا - جھلکنا (داغ) ہمارے عمکدۂ دل سے یہ برستا ہے - کسی زمانے مین شادی یہان رچی ہوگی - (فقرہ) اسکی آنکھون سے خون برستا ہے ۳ افراط سے آمد ہونا - کثرت سے ملنا - (فقرہ) آجکل بڑے مقدمے کی پیشیان ہو رہی ہین وکیلون پر روپیہ برستا ہی ۴ بلندی سے غلے کا ہوا کے رخ گرنا دیکھو برسانا نمبر ۱ ۵ متعدی

جھڑکنا - خفا ہونا - آڑے ہاتھون لینا - غصہ اُتارنا - غصے ہونا - (داغ) بے خطا برسے وہ ہم سے ہم نے بھی برداشت کی - غیر کا مذکور کیا آیا قیامت آگئی -

برسنا - (ھ بکسر اول وفتح دوم وسکون سوم) - عم - لازم رہنا - موجود رہنا -

برسی - برسی - (ھ) - عم - مونث انگیٹھی -

برسولہ - (ف - بروزن مرغولہ) ایک سم کا قرص -

برسے نہ برساوے ناحق جی ترساوے - امثل - جب کوئی شخص کسی سے نفع کا سہارا لگا کر مایوس ہوتا ہے یہ کہتا ہے -

برسیگا برساویگا - دمڑی سیر لگاویگا - بنیا سر ٹھٹھاویگا مقولہ - لڑکے زیادہ بارش مین کہتے پھرتے ہین یعنی خوب بارش ہوگی غلہ بہت سستا ہوگا بنیے جو گرانی سے خوش ہوتے ہین بوجہ ارزانی غلے کے اپنا سر پیٹین گے -

برسورام کڑاکے سے - بڑھیا مرگئی فاقے سے - مقولہ - لڑکے برسات مین کہتے پھرتے ہین

برش - (ع بفتح اول ودوم وسکون سوم) مذکر - سفید یا سیاہ داغ جو گھوڑے کے اصلی رنگ سے مختلف ہون -

برُش (انگ Brush) مذکر - موقلم یا وہ بانو کا آلہ جس سے کپڑے یا جوتے کو صاف کرتے یا بالونکو برابر کرتے ہین - انگریزی مین بضم را ہے - اُردو مین بسکون را بولتے ہین -

برش - (ف - بکسر را بغیر تشدید ونیز بہ تشدید دوم) مونث تیزی - کاٹ (داغ) تیغ قاتل کو مگر سنگ فسان ہے سرمہ اور ہی برش شمشیر نظر بڑھتی ہے - (قلق) کرتے ہی ذکر برش کٹ جاتی ہے منھ مین زبان - کیا قیامت کاٹ ہے قاتل تری تلوار کا -

برشتہ (ف بکسر اول ودوم وسکون سوم وفتح چہارم) صفت بریان - بھونا ہوا -

برشکال - (ف بفتح اول وسکون

دوم و سین مہملہ موقوف و فتح کاف عربی سنسکرت مین ورش- بارش کال زمانہ- وقت) مونث- برسات (سلیم) پیالے عیش کے چھلکاتی برشکال آئی- شرابخوار دنکو کرتی ہوئی نہال آئی- مولف بہار عجم کی رائے مین یہ لفظ ہندی ہے لیکن فارسیون نے اسکو استعمال کیا ہے مولف کی رائے مین یہ لفظ مفرس ہے سنسکرت مین ورشا کال تھا-

برص- (ع بفتح اول و دوم) مذکر- ایک مرض کا نام جسمین بدن پر سفید داغ پڑجاتے ہین- کوڑھ

برضہ- برطبق- برطرف- برطرفی دیکھو برطرف-

برف لہ (ف) مونث (ناسخ) ہو کے پانی جو برف بہتی ہے چشمہ و نہر مین وہ جاری ہے ا یا لا ۲ جما ہوا وہ پانی یا شربت ۳ (صفت) بہت سرد- بہت سفید-

برفاب- (ف- بروزن مہتاب اضافت مقلوب ہے جیسے گلاب) وہ سرد پانی جو برف گھلنے سے نکلتا ہے اور اس وجہ سے بہت زیادہ سرد ہوتا ہے-

برفانی- ا- بہت سرد- برف کیطرف منسوب-

برفانی پہاڑ- ا- مذکر- وہ پہاڑ جو برف سے جمے رہتے ہین-

برف پروردہ- صفت- برف مین سرد کیا ہوا-

برف پڑنا- لازم- پالا پڑنا بہت سردی پڑنا- (داغ) کھینچی ہین سرد آہین کس نے شب جدائی- یہ اوس پڑ رہی ہے یا برف پڑ رہی ہے-

برف پینا- لازم برف کا پانی پینا-

برف جمانا- متعدی- کسی رقیق چیز کو برف کیطرح منجمد کرنا- (داغ) تو جمادے برف اے ساقی مئے انگور کی

برف جمنا- لازم (قدر) لاکھ

لہ برف- یخ کا فرق- بخارات جو ہوا مین ملے ہوے ہین سخت سردی کیوجہ سے جب تک سخت جگر چھوٹی چھوٹی سوئیان سی بنکر زمین پر گرتے ہین تو برف کے نام سے موسوم ہوتے ہین اور جب پانی کے قطرے بنکر سردی کی شدت سے جم جائین تو یخ کہتے ہین-

گل بوٹے جائین باغبان - برف جم جائیگی ناندونمین مگر-

برف زدی - (ف) مونث نقصان جو برف گرنے سے زراعت کو پہنچتا ہے-

برف کا ذخیرہ - برف کی کھتی (مصحفی) عالم کی سرد مہری اسمین سماگئی ہے - ہی اندنون یہ سینہ اک برف کا ذخیرہ -

برف کی کھتی - کنوین کی شکل کے گڑھے جسمین آسمانی برف جمع کیجاتی ہے (قدر) پُر کے چرسے ہین پٹارے برف کے - برف کے کھتی کنوین ہین سرسبز -

برف کی قفلی - ٹین یا مٹی کی لانبی نوکدار ڈبیا جسمین دودہ یا سربت کی برف جماتے ہین (فسانہ عجائب) دو پیسے کو برف کی قفلی دو کھائے بدن تھرائے -

برف گرنا - لازم - پالا پڑنا - سردی پڑنا -

برف گلنا - لازم ۱ برف کا پگھلنا ۲ بیحد سردی ہونا جس زمانی مین پہاڑون کی جمی ہوئی برف پگھلنا شروع ہوتی ہے سردی بڑھ جاتی ہے

برف مین لگانا - متعدی - برف مین سرد کرنا - نہایت سرد کرنا - (انشا) لگا کے برف مین ساقی صراحی مے لا -

برف والا - صفت - برف بیچنے والا - شربت یا دودہ وغیرہ کی برف جماکر بیچنے والا -

برف ہونا - لازم نہایت سرد ہونا (فقرہ) حکیم صاحب ذرا دیکھئے تو مریض کے ہاتھ پاؤن کیسے برف ہو (رہے ہین -

برفیا - مذکر - (لکھنؤ) برف بیچنے والا - برف کی قفلی بیچنے والا

برفی - (ف - ایک قسم کا حلوا) ا - مونث - ایک قسم کی دودہ کی مٹھائی

برق[1] - (ع - برُوق جمع) مونث ۱ بجلی - وہ روشنی جو بادلون کی رگڑ سے پیدا ہوتی ہے ۲ صفت - تیز چالاک - ہوشیار - مشّاق (داغ) قاصد یہان سے برق تھا پر نصف راہ سے - بیمار کی ہے چال قدم نون کے ہین ۳ صاف شفاف چمکیلا (امانت واسوخت) چاندنی رات کے دن آئے تو نکھر اوہ قمر - برق پوشاک وہ بدلی کہ تڑپ جائے بشر

[1] برق وصاعقہ کا فرق - وہ چمک جو بادلون کی رگڑ سے پیدا ہو - برق ہی وہ بجلی جو زمین پر گرے - صاعقہ ہی -

برق آہنگ - برق تاز - برق جولان - برق چنگال - برق سوار - برق شتاب - برق عنان - برق نگاہ - (ف) (مجازاً) تیز - شوخ - عموماً معشوق کی صفت مین بولتے ہین -

برق بجلے گرنا - لازم - کسی چیز کو تباہ کر دینے کی جگہ کہتے ہین - (راسخ) اُف رے میری آہ کی دلسوزیان - برق بن بنکر گرین تاثیر پر -

برق توڑنا - لازم - بجلی گرنا - (آتش) جلوۂ یار سے داغ دل بیتاب ہون دور - کشت پر یاس کی برق شرر افگن ٹوٹے -

برق خاطف (ف) چمک جو آنکھ کو خیرہ کر دے -

برق دمان - (ف) چمکنے والی بجلی -

برق دم - (ف) صفت ۱ دھار والی چیز کی تیزی کی نسبت کہتے ہین ۲ مجازاً - تلوار (امیر) اب خدا چاہے تو مقتل مین اُٹھین خوب مزے - برق دم تیز ہوئی ہے مرے تڑپانے کو ۳ - صفت - بہت تیز - چالاک -

برق وزرق - (ف + ر دشنی وساختگی) صفت - چمکیلا بھڑکیلا - صاف شفاف -

برق وش - (ف - برق بجلی وش - مثل - طرح) صفت - شوخ - چمکیلا - (فسانۂ عجائب) ناگاہ ایک سمت سے دو ہرن برق وش صبا کردار سبک جست تیز رفتار سامنے آئے -

برق ہے - (فارسی برق شدن سے لیا ہے) نہایت تیز ہے - ہوشیار ہے بڑا چالاک ہے -

برقع - (ع بضم باو قاف - نقاب اُردو مین ربانون پر بفتح قاف ہے) مذکر ۱ نقاب ۲ وہ سلا ہوا کپڑا جس کو اوڑھکر عورتین باہر نکلتی ہین - آنکھون کے مقام پر جالی لگی ہوتی ہے سر سے پاؤن تک سارا جسم چھپ جاتا ہے ۳ لباس - پوشاک (مقولہ) بیحیائی کا برقع اوڑھ لیا ہے ۴ مجازاً وہ جھلی جس مین بچہ لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہے -

برقع اُٹھانا - متعدی - بے پردہ کرنا - مُنھ سے برقع ہٹانا -

برقع اُلٹنا - دیکھو برقع اُٹھانا -

برقع اوڑھنا - لازم - برقع پہننا

برقع پوش - (ف) صفت برقع اوڑھنے والا -

برقع کی جالی - وہ جالی دار حصہ جو برقع مین منھ پر رہتا ہے - (ناسخ) جالی برقع کی نہین لیتے تمھاری عشق مین خاک صحرا چھانتی پھرتی ہے اِس غزال سے -

برقع ڈالنا - لازم - نقاب ڈالنا برقع اوڑھنا -

برقع مین چھیچھڑے کھانا - لازم - لکھنؤ - عو - نیک چلنی کے پردے مین بد چلنی کرنا (جادۂ تسخیر) گستاخی معاف کون سا درخت ہے جسے ہوا نہین لگی ظاہر مین سب پارسائی کا دم بھرتے رہے ہین بڑی بڑی نیک زنین بڑی بڑی عصمت والیان برقع مین چھیچھڑے کھاتی ہین گھونگھٹ کی اوٹ مین نوالے نوش کرتی ہین -

برقندا ز - (لفظ اہل ہند کی ایجاد ہے) مذکر - عدالت یا پولیس کا سپاہی پاسبان - اردلی - محافظ - بندوقچی - توڑے دار بندوق رکھنے والا - (آتش) کیا جو یار نے کچھ شغل برق اندازی - چراغ زندگی خضر تک نشانہ ہوا -

برک - (ف بروزن فلک) مذکر ایک قسم کا ادنی کپڑا جو اونٹ کے بالون سے بُنا جاتا ہے (آزاد) نادر شاہ اُس وقت برک کی قبا پہنے بیٹھا تھا -

بَرَکات - (ع بفتحتین برکت کی جمع) لکھنؤ مین مذکر - اور دہلی مین مؤنث)

برکت - (ع بفتح اول و دوم و سوم - زیادتی - نیک بختی برکات جمع فارسیون نے بسکون را استعمال کیا ہے - اُردو مین بھی عموماً زبانون پر بسکون را ہے) مؤنث - زیادتی - درازی - ترقی - افزایش - نعمت کی زیادتی (سحر) سچ تو یہ ہے کہ یہ نیت کی ہے ساری برکت - ہوگا خالی نہ کبھی خوان حسام الدولہ ۲ خوش قسمتی عروج - رونق - نمود - (محسن) یمن و برکت لیئے ہین موجود - ہارون و شعیب و صالح و ہود ۳ بنیے پہلی تول مین بغرض نیک شگون کے بجائے ایک کے برکت کہتے ہین ۴ عرف ہوگیا - ختم ہوگیا (آبحیات) صبح کو روپیہ خوردہ کیا تھا دوپہر

کو دیکھو تو برکت

برکت اٹھنا - یا اٹھ جانا - یا اڑ جانا - لازم - برکت جاتی رہنا رونق نہ رہنا - نکبت آنا - افزایش معدوم ہو جانا - (امیر) ہائے غم سے بھی جی نہین بھرتا - برکت اٹھ گئی زمانے سے (مراۃ العروس) قرض سے رہی سہی گھر کی برکت اڑ جاتی ہے

برکت جانا - لازم - برکت اٹھنا -

برکت دینا - متعدی (عمر مین) درازی بخشنا - چیزون یا کام مین زیادتی نصیب کرنا - ترقی دینا - بڑھانا - بڑا کرنا (فقرہ) خدا عمر و اقبال مین برکت دے

برکت کے دن - عو - وہ زمانہ جب سب چیزین سستی بکتی تھین (فقرہ) دو میان بیوی ایک لڑکی ستا سمان برکت کے دن شتم پشتم کسیطرح گزر کر لیتے تھے

برکت ہونا - لازم (فارسی مین برکت شدن کنایہ تمام ہونے اور مرنے کا ہے) ۱ دراز ہونا - زیادتی ہونا ۲ تمام ہونا - ختم ہونا -

برکت ہوا - عو - ہو چکا ختم ہو گیا

برکت ہے - عو - یہ کلمہ ردّ سائل کے لئے بولتی ہین - اور مقصود یہ ہوتا ہے کہ نہین ہے ختم ہو گیا - (داغ) پی چکی سب اب آئے زاہد آپ - جائیے بس جناب برکت ہے -

بُرکلا - (ھ - بضم اول و سکون دوم و فتح کاف عربی مذکر (ہندو) ہار جو ہولی ماتا پر جلانیکے واسطے چڑھاتی ہین ۲ چھوٹا اُپلا جسمین سوراخ ہوتا ہے

بُرکلا - (ھ بفتح اول و دوم ایک قسم کے راجپوت -

بُرکنا - بُرک دینا - بضم اول و فتح دوم - متعدی - عم - چھڑک دینا - کسی سفوف کو کسی چیز پر چھڑکنا - ڈالنا (فقرہ) دال مین ذرا سا نمک بُرک دو -

بُرکی - (ھ بضم اول و سکون دوم) مونث - خاک کی چٹکی جسپر جادو یا منتر پڑھکر اس شخص کو مارتے ہین جسپر جادو کا اثر ڈالنا منظور ہوتا ہے (مجازاً) منتر جادو -

بُرکی ڈالنا - یا بُرکی مارنا متعدی ا عو - خاک کی چٹکی پر جادو پڑھکر مارنا (رنگین) مین آج زناخی سے

کچھ بول نہین سکتی - کیا جانے کیا اُس نے ماری مجھی برکی لے فریفتہ ہونا عاشق بنالینا - اب یہ محاورہ متروک ہے -

بَرکھا - (ھ) مونث - (ہندو) برسات - مینھ -

بَرگ - (ف) مذکر - پتا لے توشہ سامان -

برگِ پان - پھوڑا پکانے کے واسطے باندھتے ہین - (ذوق) میرا دل آگے ہی سینے مین اک پھوڑا سا پکتا ہے - خیال خط سبز یار نے کیون برگ پان باندھا -

برگِ تنبول - مذکر - پان -

برگِ سبز - (ف) مجازاً - کم مقدار - حقیر چیز -

برگِ سبز ست تحفہ درویش (ف) مقولہ جب کوئی چیز کسی شخص کو دیتے ہین تو خاکساری سے یہ فقرہ کہتے ہین (میر) نذر بیگم کو دید یا مئو با عرض خدمت مین کی تصور معاف نذر جو مین نے کی ہی یہ درپیش - برگ سبز ست تحفۂ درویش -

برگ و بار - (ف) درختون کے پھل اور پتے -

برگ و ساز - برگ و نوا - (ف) مذکر - ساز و سامان معاش کا اسباب زندگی کا سامان کھانیکا سامان - توشہ - خوراک (غالب) رونق کارگاہ برگ و نوا - نازش دود مانِ آب و ہوا -

بَرگا - (ھ) مذکر - چھوٹی لکڑی

بَرگَد - (ھ برگت) مذکر - بڑ کا درخت - بٹ -

برگد کی جٹا - مونث - برگد کی ڈاڑھی - (گلزار نسیم) برگد کی جٹائین بال اُسکے - زبنور سیاہ خال اُسکے -

برگد کی ڈاڑھی - مونث - وہ برگد کے ریشے جو شاخون سے لٹک کر زمین تک پہنچتے ہین -

برگزیدہ - برگشتگی - برگشتہ

برگشتہ بخت - برگشتہ ہونا - برلانا دیکھو "بر" -

بَرما - (ف مین برمہ سوراخ کرنیکا آلہ - ہندی مین برما - بس ولو - ایک دائرے مین گردش کرنا) مذکر - لوہے کا آلہ جس سے لکڑی مین سوراخ کرتے ہین -

برمانا۔ متعدی ۱۔ برمے سے سوراخ کرنا ۲۔ (مجازاً) زخمی کرنا۔ (صبا)۔ ہوگئی فرقت مین اک اک شاخ گل سوہان روح۔ دل کو برمانے لگی صوت ہزار اب کی برس۔

برم راکس۔ (مہ) برہم راکشس مرے ہوے برہمن کی روح) مذکر ایک خاص قسم کا خبیث (جانصاحب) سوم کے گھر مین میان کی دال گلتی ہی نہین۔ برم راکس جان لیگا آنگ ٹیگی کالکا۔

برم بھارٹ۔ (مہ) بھاٹ کی ایک قسم۔

برمکوہی۔ برموئی۔ (مہ برمہ برا کا مخفف خراب منہ چہرا)۔ عم۔ عو (صفت بدشکل ۲ مؤنث۔ بلی

برمحل۔ برملا۔ دیکھو "برمہ"

برمھا۔ (مہ) ۱ ایک حصہ ملک کا نام ۲ ملک برمھا کے باشندے۔

برمھوتر۔ (س)۔ مؤنث۔ معافی جو برہمنون کو بطور خیرات دیجاتی ہے۔

برن۔ (مہ) ۱ مذکر۔ جنس۔ سراپا حلیہ (قلق) گل شمع کا جو مہکے گلزار انجمن مین۔ بلبل ابھی جنمے پروانے

کے برن مین ۲ ذات۔ قوم۔ ہندؤن کی چار ذاتون مین سے کوئی ایک ذات ہندؤن کی چار ذاتین۔ برہمن۔ چھتری۔ ویش شودر ہین ۳ تانبہ مٹی جو پانی کے ساتھ کسی نشیب کی جگہ جمع ہو۔

برن کرنا۔ ا۔ متعدی۔ (ہندو) کسی پجاری کو مذہبی رسوم ادا کرنے کی غرض سے اجرت پر مقرر کرنا۔

برنا۔ (مہ)۔ لازم۔ عم۔ جلنا۔

برنا۔ (ف۔ برہالا + نا ئے بمعنے حلقوم سن بلوغ کے پہونچنے پر حلقوم کی ہڈی کسی قدر نمایان ہوجاتی ہے) مذکر۔ نوعمر۔ جوان۔

برنا و پیر۔ جوان اور بڈھے ہر شخص (شعور) اس دار بے ثبات مین کس کو قیام ہے سب دغدغے مین ہوت کے برنا و پیر ہین۔

برنا مٹی۔ (مہ)۔ مؤنث دو قسم کی مٹی ایک وہ جس کا رنگ زرد ہو دوسری وہ جس مین زردی سفیدی مائل ہو۔

برنج۔ (ف۔ بکسر۔ با و را۔ برنگ کا معرب ہے) مذکر ۱ پیتل تانبا اور جست ملا ہوا ۲

چاول ۲ (اصطلاح اہل کیمیا) لوہا
برنجی - (ف، صفت) پیتل کا ۲
(اردو) چھوٹی کیل -
برنج کابلی - (ف) ایک دوا کے بیج -
برنجاری - (صفت) عم غلے کا تاجر وہ بنیا جو غلہ ساتھ لیکر دورے پر حکام کے ساتھ رہتا ہے -
برنجن - بروزن قلمزن (ف) چاندی سونے کی چوڑیان - جو ہاتھ مین پہنی جاتی ہین دست برنجن - اور جو پاؤن مین پہنی جاتی ہین پا برنجن کہلاتی ہین -
برنج مشک - (ف) مذکر - ایک دوا کا نام - جسکو بالنگو کہتے ہین -
برنج - عم - صحیح لفظ برانج ہے -
برندا - (س بکسر اول و دوم معرب درخت - تلسی) اس بوٹی کی نسبت ہندؤن کا عقیدہ ہے کہ پہلے ایک عورت تھی جو اب تلسی کی شکل مین ہے -
برندابن - (س - تلسی کا جنگل) یہ مقام متھرا کے قریب ہے یہان کرشن جی گوپیون کے ساتھ تفریح کیا کرتے تھے
برنگا - (ھ بفتح اول و دوم و سکون سوم) مذکر - لکڑی کا چھوٹا تختہ جو چھت پاٹنے کے کام آتا ہے -
برنی - (ھ بفتح اول و سکون دوم مؤنث - پلک - وہ جگہ جس مین پلکین نکلتی ہین -
برو - (ھ بکسر اول و سکون دوم مذکر - عم - پودا - درخت -
برواء - (ھ بفتح اول و سکون دوم مذکر - خراب قسم کی ریتلی زمین ۲ ایک راگنی کا نام - کہا جاتا ہے کہ اس راگنی کے اثر سے وحشی جانور رام ہو جاتے ہین -
بروار - (ھ بفتح اول و سکون دوم) صفت وہ لوگ جو چاولون کی صفائی اور بیچنے کا کام کرتے ہین -
بروت - (ف - بضم اول و دوم و سکون واو معروف - سنسکرت مین بھرو - ابرو - دت مفید فاعلیت یعنے بھون کے ہم تہ) مؤنث مونچھ -
برورسط - (ھ بفتح اول و سکون دوم و فتح سوم - برمہ - ورم + وسط پیٹ یعنی پیٹ کا ورم پیٹ کا پھوڑا) مؤنث - ایک قسم کی سختی جو پیٹ مین بوجہ ریاح

جمع ہو نیکے ہو جاتی ہے - (جانضاب) آرام ہو جو جھاڑنے والا کوئی ملے - انادار علاج سے بَرُوٹ نہ جائیگی

بَرُوٹھار (ھ بفتح اول وضم دوم وسکون واو مجہول - بار در دارہ اٹھا - بند کیا ہوا) ڈیوڑھی اندرونی کوٹھری - زنانہ مکان سے آمدرفت کے دروازے سے ملی ہوئی عمارت وغیرہ

بروج (ب بضم اول ودوم وواو معروف ع) علاج کی جمع -

بروده (ب بضم اول ودوم وسکون واو معروف وفتح چہارم) ٹھنڈی - ٹھنڈ -

بروده (س - بے - رکھ - رکنا) مخالف - روک -

بروده پھیلانا - بروده کرنا (ہندی) لڑنا - جھگڑنا

بروده طی - (ھ) صفت - دشمن - مخالف - جھگڑالو

بروز نامہ (ب بکسر اول وضم دوم وسکون واو مجہول وفتح چہارم) ایک دواکا نام

بروق - (بضم اول ودوم وسکون واو معروف) برق کی جمع -

بروقت - (دیکھو "بر") -

بروگ - (ھ بکسر اول وضم دوم وسکون واو مجہول س - بی علیحدہ - الگ یوگ ملنا -) مذکر تفرقہ - ہجر - جدائی -

بروگن (بفتح کاف فارسی) صفت - مونث کیواسطے - جدائی کی مصیبت مین مبتلا - (میر حسن) یہ جوگن جو بیٹھی بروگن ہوئی - کہانی مین رات آئی جوگن ہوئی

بروگی - صفت مذکر - جدائی کی مصیبت مین مبتلا - مہجور - دور - عاشق (گلزار نسیم) صورت سے فقیر تھا بروگی - کی آواز بھگت سمجھ کے جوگی -

برومند - (ب بفتح اول وضم دوم وسکون واو مجہول - بر - پھل - مند کلمہ صاحبیت کا ہے - جب کسی دوحرفی لفظ کو کلمہ مند سے مرکب کرتے ہین تو واؤ زیادہ کر دیتے ہین جیسے تنومند) صفت مستفید - فائدہ حاصل کرنے والا پھل کھانے والا - بار آور - پھل لانے والا - (بحر) شعر گوئی سے برومند ہون شاعر کیا خاک - شجرے مین بھی

رجسٹرڈ نمبر ۷۸۶ اے ۱۰۰۶

آشوب زمانہ دلربائے سخن ست غبار تگر ہوش ما جرائے سخن ست
آزادہ دلان اسیر دام دگرند بیگانہ خلق آشنائے سخن ست

ادیب اُردو

مرتبہ

خاکسار نور الحسن نیر بی اے ال ال بی

مقام اشاعت دفتر نور اللغات پاٹانالہ لکھنؤ

باہتمام

حامد حسن علوی منیجر

نیشنل پریس پاٹانالہ لکھنؤ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر ۶	یکم جون سنہ ۱۹۲۲ عیسوی	جلد ۲

(۱) پورب کے مردم خیز قصبات

جناب مظفر حسین صاحب سلیمانی ۱

(۲) جوابات امور مشورہ طلب

حضرت شادان بلگرامی ۱۳

(۳) چند نئے خیالات

جناب اظہار علی صاحب عباسی ۱۷

(۴) اقوال نادرہ

جناب سید وزارت علی صاحب ۲۱

(۵) امور مشورہ طلب

از مولف نور اللغات ۲۴

(۶) خمسہ

جناب حافظ سلامت اللہ صاحب ۲۴

(۷) انتخاب اودھ پنچ

ماخوذ ۲۵

(۸) روح سخن

لسان الملک حضرت ریاض و حضرت ثاقب

نور اللغات ۲۷۳/۲۸۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ادیب اردو

عید مبارک

نمبر ۶ جلد ۲ — جون سنہ ۱۹۲۲ء

یورپ کے مردم خیز قصبات

نمبر ۳

(گذشتہ سے پیوستہ)

محزون سید برکت اللہ بلگرامی شاگرد میر نوازش علی - محب سید غلام نبی ثانی صاحب سیف و قلم ہمعصر حزین و متین و تحسین شہید زخم گولی سنہ ۱۱۶۵ ہجری ذوقی و واحد میر عبدالواحد بلگرامی ہر دو مخلص آپ کے تھے - مصنف شکرستان خیال دوست میر عظمت اللہ بیخبر ذکا میر اولاد محمد بن میر غلام امام برادر زادہ میر غلام علی آزاد بلگرامی صاحب فرمائش خزانہ عامرہ ذوالفقار - سید ذوالفقار علی بن سید فرزند علی صاحب دیوان - صانع تاریخی نام نظام الدین احمد عثمانی حافظ قرآن بلگرامی - ضیا - حافظ سید ضیاء اللہ بلگرامی متوفی سنہ ۱۱۰۳ھ عشقی - سید برکت اللہ بن سید اولین بلگرامی ملقب بہ صاحب البرکات مصنف دیوان ریاض عشق شاعر فارسی ہندی - عظیم الدین ابن سید نجابت اللہ بلگرامی صوفی منش فور عظیم تاریخ وفات واحد - میر عبدالواحد

ترمذی بلگرامی شہید لاہور واقع ۱۱۳۴ھ ہجری - وامق محی الدین بلگرامی شاگرد میر نوازش علی متوفی ۱۲۱۲ھ -

قدر بلگرامی - تاریخی نام غلام حسنین ہے جمادی الاخر ۱۲۲۹ھ ہجری کو سید خلف علیخان کے گھر مین پیدا ہوے بلگرام مین فارسی پڑھکر لکھنؤ گئے یہ زمانہ واجد علی شاہ کی بادشاہت کا تھا وہان علوم عربیہ سے فارغ ہوکر شیخ امان علی سحر کے شاگرد ہوے اور میرزا محمد رضا برق المخاطب بہ فتح الدولہ کی خدمت مین عروض وقافیہ کی تکمیل کی بعدہٗ غازی الدین حیدر کی بیگم سرفراز محل کی ڈیوڑھی مین ملازم ہوکر امداد علی بحر سے اصلاح لیتے رہے ۱۸۵۷ء کے غدر مین جب لکھنؤ دہلی دونون تاراج ہوگئے یہ بلگرام آئے - میرزا غالب کے بہانجہ حضرت غلام عباس بیگ دہلوی نواب غلام حسنین خان المتخلص بہ حسین شاہجہانپوری - میرزا قادر بخش صابر شہزادہ تیموریہ کے ہم جلیس رہے پنجاب بھی گئے اور پھر دہلی واپس آئے - اور میرزا نوشہ اسدالہ خان غالب دہلوی کی شاگردی کا فخر حاصل کیا چنانچہ خود لکھتے ہین ؎

سیکھے سحر برق سے بندش کے بند پھر غالب دبیر نے بتائے پیوند
مجھسا بھی زمانہ مین نہوگا اے قدر بدنام کنندۂ ونکو نامے چند

میرزا عباس بیگ اکسٹرا اسسٹنٹ کی سفارش سے ہائی اسکول ہردوئی مین مدرسی پر مقرر کئے گئے - پھر نارمل اسکول لکھنؤ بھیجے گئے - جب دبیر الدولہ منشی محمد ظہیر الدین خان بہادر بلگرامی کا انتقال ہوا تو انکی جگہ پر کیننگ کالج کے پروفیسر ہوے - قدر نے ایک قصیدہ کیننگ کالج کے متعلق اتنا اچھا لکھا کہ اس کے ہر مصرعہ سے تاریخ نکلتی ہے - جنوری ۱۸۸۴ء مین جب حضور نظام نواب میر محبوب علیخان بہادر فرمانروائے دکن وایسرائے سے ملنے کلکتہ تشریف لائے تو بنارس بھی اُترے قدر نے بارگاہ حضور مین حاضر ہوکر ایک قصیدہ مسند نشینی کی تہنیت مین اتنا اچھا پڑھا کہ بندگانعالی نے بہت پسند فرمایا اور ازراہ قدردانی چار سو روپیہ ماہوار پر ملازم رکھ لیا - قدر حیدرآباد گئے مگر وہان گردش فلکی سے آب وہوا موافق نہ آئی بیمار پڑے علاج کی غرض سے لکھنؤ آئے مگر جانبر نہ ہوے اور ۵۲ برس کی عمر مین ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۰۱ھ ہجری مطابق ۱۴ ستمبر ۱۸۸۴ء روز یکشنبہ کو

انتقال کیا اور کربلائے خدا بخش مین دفن کئے گئے۔
قدر کے ایک مشہور غزل کے مقطع کے دوسرے مصرعہ سے وفات کا سنہ نکلتا ہے
ایسی تاریخین الہامی ہوا کرتی ہین ؎

بہار آخر ہوئی ہے قدر کی ترتبت پہ میلا ہے یہان بیڑی بڑہانے کو ہر ایک دیوانہ آتا ہے

اس آخری زمانہ مین اردو شاعری کے لئے حضرت قدر واقعی نہایت قابل قدر تھے
قدر کے اس شعر سے ان کے لائق شاگردون کا پتہ چلتا ہے اور وہ یہ ہے ؎

واہ وا وجد وجوان صل علی ارشد وصبح انہین لوگون سے ہوئی ہے مری شہرت کیسی

وجد کا نام خلیل صاحب تھا اور جوان ہزاری لال بنارسی کا تخلص تھا۔ ارشد غلام حیدر صاحب تھے، اور صبح منشی سٹنکر پرشاد سے مراد لی گئی ہے۔

انتخاب از کلام قدر۔

اڑائے لئے پھرتی ہے خاک میری یہ اٹھکیلیان اے صبا یاد رکہنا
نہ آگے بڑہین گے قدم تیرے قاصد یہی ہے وہان کا پتہ یاد رکہنا

لاکھون مین چنا تھا اک وفادار دل کو وہ بھی خراب نکلا
آنکھونمین کھپا تھا وہ گل تر اشکون کے عوض گلاب نکلا

دیکھئے حال شمع و پروانہ خود بھی جلتے ہین جو جلاتے ہین
یوسف دل کی جستجو مین آج قافلے آنسوون کے جاتے ہین
قدر مہمان سرا ہے یہ دنیا لاکھون آتے ہین لاکھون جاتے ہین

مرے کعبۂ دل کے مٹنے کا غم ہے جو اوڑھے ہے کعبہ عبا کالی کالی
سیہ نامۂ قدر محشر مین نکلا اٹھی دھوپ مین اک گھٹا کالی کالی

آئینہ دل ہے کسی عاشق کا جب تو حیران رہا کرتا ہے
زلف کا دھیان رہا کرتا ہے جی پریشان رہا کرتا ہے

ہے سلامت جو سنگ در ان کا سیکڑون مجھ سے درد سر والے
مرنے کے بعد کوئی ساتھی نہین کسی کا سب لوگ اپنے اپنے کردار دیکھ لینگے
کوچہ مین اب بتون کے اے قدر پھر کر ہم قدرت خدا کے اسرار دیکھ لینگے

شمس العلما نواب عماد الملک مولوی سید حسین صاحب عرف جنتین میان

سی ایس آئی بلگرامی آپ سید زین الدین صاحب کے صاحبزادہ اور علوم وفنون وقابلیت مین بلگرام کے اگلے اہل علم ومشاہیر کے یادگار ہین اگر انگریزی مین گریجوٹ تو عربی مین عالم اور فارسی مین منتہی اردو زبان کے نقاد تحقیقات علمی مین آپ کا پایہ نہایت بلند ہے۔ پیشتر کینگ کالج لکھنؤ مین آپ پروفیسر ہوے تھے مگر جب نواب مختار الملک سر سالار جنگ میر تراب علیخان بہادر مدار المہام دکن اودھ تشریف لاے اور یہان کے اکثر قابل لوگ لیگئے تو اسی سلسلہ مین سید صاحب ممدوح کا بھی حیدرآباد جانے کا اتفاق ہوا آپ نے اپنی علمی لیاقت اور عقلی قوت سے وہان خوب ترقی کی اور ارکان دولت کے ممتاز درجہ پر پہونچے جناب موصوف حضور نظام میر محبوب علی خان بہادر فرمانروا ے دکن کے سکریٹری اور صیغہ تعلیمات کے ناظم وافسر اعلیٰ رہے ہین آپ کے ساتھ اعلیحضرت نے یہ خاص برتاؤ کیا کہ کل تنخواہ پنشن مین جاری فرمادی جو تین ہزار ماہوار بتلائی جاتی ہے۔ سید صاحب وائسراے گورنر جنرل کی کونسل کے ممبر بھی ہوے تھے اور جب ہند سے لندن تشریف لے گئے تو وہان انڈیا آفس کی ممبری کو بھی آپ نے عزت بخشی۔ سید صاحب حضور نواب میر عثمان علی خان بہادر کے انگریزی زبان مین استاد ہین جب نواب یوسف علیخان بہادر سالار جنگ ثالث کو بندگان عالی نے قلمدان وزارت عطا کیا تو ان کی اعانت وامداد کے لئے نواب عماد الملک بہادر ہی کو اسسٹنٹ مدار المہام بنایا تھا۔ گورنمنٹ برطانیہ اور ریاست دکن دونون جگہ سے آپ کو اعلےٰ درجہ کے خطابات مرحمت ہوے جو آپ کے نام کے ساتھ شامل ہین۔ آپ کے اکثر مضامین علمی رسائل مین طبع ہوکر شائع ہوا کرتے ہین کتاب مراسلت آپ کی تصنیفات سے راقم کی نظر سے گذری ہے قرآن شریف کا ترجمہ بھی آپ نے انگریزی مین کیا ہے۔ اشاعت کلیات خسرو کی تحریک اور پندرہ سو روپیہ کی امداد بھی آپ ہی نے محمڈن کالج علی گڈھ کو دی ہے جس کا تذکرہ مکرمی حاجی نواب اسحاق خان آنریری سکریٹری نے اپنی تحریرات مین شائع کیا ہے۔ کانفرنس رام پور مین راقم کو جناب والا سے نیاز حاصل ہوا تھا اور کلیات خسرو کے بارے مین گرامی نامہ بھی خاکسار کے نام صادر ہوا ہے۔

فضلاے بلگرام کی شہرت آپ کی ذات سے قائم ہے آپ کے فرزند سید مہدی حسن صاحب ایم اے حیدرآباد مین سکریٹری حضور رہین - اور دوسرے فرزند سید ہاشم صاحب حیدرآباد مین جج رہے تھے - تیسرے فرزند سید بدرالحسن صاحب بلگرام کے علاقہ پانی سے تعلقہ داران اودھ مین داخل ہین - کتاب حیاتِ مسیح مین راقم نے آپ کی پہلی ملاقات جو حضور نظام سے ہوئی تھی اُس کا حال تحریر کیا ہے -

شمس العلما مولوی سیّد علی بلگرامی - آپ نواب عماد الملک مسطور الصدر کے برادرِ نامدار ہین فی زمانہ ہمہ دانی مین فخر بلگرام اور فضلاے عظام کی قابلیت کے نمونہ تھے دنیا کی مختلف زبانون سے واقفیت حاصل کی تھی - حافظہ مین فیضی وقت تھے - اعلیٰ دماغی و ذہانت کا یہ عالم تھا کہ جس علم کی طرف توجہ کی اس مین مداخلت کلی حاصل کرلی - عربی - فارسی - انگریزی کے ساتھ سنسکرت کے بھی عالم تھے سید صاحب آکسفورڈ کالج لندن کے گریجوٹ ہین - ریاست حیدرآباد مین آپ محکمہ انجینری ریلوے معدنیات کے افسر اعلیٰ رہے - اور جب لندن گئے تو وہان اکسفورڈ یونیورسٹی مین مرہٹی زبان کے پروفیسر مقرر ہوئے اور ولایت مین بیرسٹری حاصل کی - فرنچ زبان سے دو کتابون کا ترجمہ بھی آپ نے بڑی قابلیت سے کیا - ان کا نام تمدن عرب اور تمدن ہند رکھا - اس ترجمہ مین نہایت خوبی یہ ہے کہ اردو زبان کے دائرہ کو وسعت دی اور انگریزی الفاظ استعمال مین نہین لاے - یہ دونون کتابین خاکسار دیکھ چکا ہے - جب اپ اپنے وطن بلگرام آتے تو ہردوئی مین قیام کرتے - راقم آپ سے ہردوئی ملنے بھی گیا تھا - اکثر یورپین آپ کے شاگرد ہوے چنانچہ مسٹر نارٹن ڈپٹی کمشنر ہردوئی - مسٹر جنکسین کلکٹر ضلع ہردوئی نے آپ سے پڑھا ہے - انگریزی خطابات بہت سے آپ کو عنایت ہوے ہین - افسوس کہ سنہ ۱۹۱۱ء مین بمقام ہردوئی آپ نے رحلت فرمائی -

حضرت سیّد عبدالواحد بلگرامی قدس سرہٗ - میر صاحب ممدوح بلگرام کے اولیاے کبار سے ہین ولایت و کرامت سے خدا نے بہرہ یاب کیا تھا مجاہدہ اور مشاہدہ سے فیضیاب تھے میر صاحب شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے ہمعصر ہین بلکہ شیخ کا زمانہ ابتدائی اور آپ کا انتہائی تھا - کیونکہ آپ نے سنہ ۱۰۱۷ ہجری مین وفات پائی اور شیخ

دہلوی نے ۱۱۵۱ھ ہجری مین ۳۴ سال کا تقدم میر صاحب کو ہے مگر دونون بزرگون نے عمر طویل پائی لہذا دونون کا ایک زمانہ مین موجود ہونا ثابت ہے ہر ایک ان مین اپنے عہد کا وحید العصر ہے دہلی مین شیخ ممدوح کی ذات سے علم و فیض کے انوار پھیلے ہوے تھے اور بلگرام مین میر صاحب سے ارشاد و ہدایت کی شمع روشن تھی۔

میر صاحب نے تصوف مین۔ سبع سنابل ایسی لاجواب کتاب لکھی کہ جو بارگاہ جناب رسالت مآب صلعم مین پسند ہوئی اس کے متعلق شاہ کلیم اللہ جہان آبادی سے جو ولی کامل تھے منقول ہے کہ مین مدینہ منورہ مین مقیم تھا خواب مین دیکھا کہ ہین اور سید صبغت اللہ حضور سرور عالم کی مجلس اقدس مین حاضر ہوے اُسوقت جملہ صحابۂ کرام اور اولیاے عظام بھی حاضر ہین ان مین ایک شخص ہین جنسے رسول اللہ تبسم فرما کر مخاطب ہوتے ہین اور نہایت التفات فرماتے ہین۔ مین نے سید صبغت اللہ سے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہین انہون نے کہا۔ میر عبد الواحد بلگرامی چشتی اور ان کے اس احترام کا باعث ان کی کتاب سبع سنابل ہے جو رسول خدا کی خدمت مین نہایت مقبول ہوئی۔ اس کے ماسوا شاہ کلیم اللہ دہلوی نے اور بھی بہت سے فضائل میر صاحب کے بیان کئے۔

ملا عبد القادر بدایونی نے اپنی کتاب منتخب التواریخ مین لکھا کہ جس رات میر عبد الواحد سے بلگرام مین ملاقات ہوئی وہ میرے لئے شب قدر تھی اور میر صاحب فضائل و کمالات و ریاضت و عبادت و اخلاق اوصاف مین نظیر نہین رکھتے تھے مشرب انکا عالی طبیعت ان کی بلند نظم و نثر مین دستگاہ کامل ہے۔ نزہۃ الارواح کی شرح بڑی تحقیق سے لکھی اور مسلک صوفیا مین بہت رسائل آپ نے تصنیف کئے۔

ملا صاحب جیسے صاف گو زاہد خشک جب میر صاحب کی ان الفاظ مین تعریف و عظمت تحریر فرمائین تو درحقیقت میر صاحب کی شان بڑی ارفع و اعلیٰ تھی۔

جلال الدین محمد اکبر بادشاہ دہلی نے جب آپ کی کرامت و بزرگی کی توصیف سُنی تو ایک اپنا معتمد میر صاحب کی خدمت با برکت مین بھیجا اور ملاقات کی تمنا ظاہر کی۔ میر صاحب بادشاہی لشکر مین تشریف لے گئے، بادشاہ مذکور نہایت تعظیم و توقیر سے پیش آیا اور پانسو بیگھہ آراضی بلگرام مین عنایت فرمائی۔

میر عبدالواحد صاحب بلگرامی مخدوم شاہ مینا صاحب ولایت لکھنو کے سلسلہ مین تیسری پشت مین ہین - کیونکہ میر صاحب موصوف شاہ صفی خلیفۂ شیخ سعد خیرآبادی کے مرید تھے اور مخدوم شیخ سعد حضرت شاہ مینا کے خلفاے اعظم سے ہین -

جب شاہ صفی الدین نے وفات کی اسوقت میر صاحب کی عمر ۱۸ برس کی تھی اُس کے بعد میر صاحب اپنے باپ کے دوست شیخ حسین سے جو عارف باللہ تھے تعلیم وتلقین پاتے رہے نفایس المآثر مین علاء الدولہ میر یحییٰ سیفی قزوینی نے میر صاحب کے بابت تحریر کیا ہے کہ میر صاحب بادۂ فقر و درویشی کے نشہ سے مخمور ہین - شیخ محمد غوث نے گلزار ابرار مین لکھا ہے کہ میر صاحب علم ظاہری و باطنی سے مستفیض اور حق تعالیٰ نے ان کو صاحب حال و قال کیا ہے نزہت الارواح کی شرح آپنے اس خوبی سے لکھی ہے کہ اس کی جملہ عبارت کو حقیقت کی طرف منطبق کر دیا۔ میر صاحب کی تصنیفات مین حقائق ہندی شرح قصہ چار برادر حل شبہات شرح مصطلحات دیوان حافظ سبع سنابل ہین -

میر صاحب کی کرامت مین لکھا ہوا ہے کہ ایک چور میر صاحب کے گھر چوری کی غرض سے آیا اور اپنی شامت اعمال سے اندھا ہوگیا اُس نے فریاد کی میر صاحب کو اس کے حال پر رحم آگیا آپ نے اُس سے توبہ کرائی اور خدا نے آپ کی دعا کی برکت سے اس کی آنکھین روشن کر دین -

میر صاحب کی شادی قنوج مین ہوئی تھی اس وجہ سے بعض نے آپکو قنوجی کہا در اصل میر صاحب بلگرام کے باشندہ ہین میر صاحب کے والد ماجد کا نام سید ابراہیم تھا اور دادا سید قطب الدین صاحب تھے - میر صاحب کے پردادا سید ماہرو بن شاہ بدھا کو ۲۴ موضع بلگرام مین بادشاہ دہلی نے مرحمت کئے تھے انھون نے بلگرام مین قلعہ بھی بنایا تھا قصبہ سرہ کے متعلق کڑہ ماہرو سید صاحب موصوف کے نام سے مشہور مقام ہے - سید ماہرو کے ایک فرزند قصبہ باڑی کے قاضی ہوے تھے جنکو اکبر بادشاہ نے پورا قصبہ باڑی جاگیر مین دیدیا تھا - سید صاحب ماہرو کے ایک فرزند کی اولاد مین خداوند کریم نے اتنی برکت دی کہ ایک محلہ پورا آباد ہوگیا میر آزاد بلگرامی نے تاریخ مآثر الکرام مین لکھا ہے کہ سید ماہرو کے تیسرے

فرزند کو جن کی اولاد مین میر عبدالواحد صاحب ہین میرے جد امجد سید محمود اصغر کی صاحبزادی بیاہی تھین۔

میر عبدالواحد کی عمر سو برس سے تجاوز کر گئی تھی۔ شب جمعہ کو ۳ رمضان ۱۱۷۸ھ ہجری مین آپ نے رحلت کی تاریخ وفات یہ ہے ؎

چو رفت واحد صوری و معنوی گفتم ہزار و ہفتد و شب جمعہ ماہ صوم سوم

مزار پُر انوار آپ کا بلگرام مین زیارت گاہ خلائق ہے۔ میر صاحب کے چار فرزند تھے جن کے نام یہ ہین۔ سید عبدالجلیل۔ سید فیروز۔ سید یحییٰ۔ سید طیب۔

حضرت مخدوم سیّد علاء الدین صاحب سندیلوی۔ مخدوم صاحب اپنے وقت کے قطب اور سندیلہ کے صاحب ولایت ہین۔ عہد زندگی مین احیای دین متین اور بعد وفات فیض و برکت کے تصرفات آپ سے اب تک برابر جاری ہین۔ یہ امر اظہر من الشمس ہے کہ اہل حاجت آپ کے توسل سے مراد پاتے اور آپ کے مزار کو قبلہ حاجات سمجھکر چادرین چڑھاتے ہین۔

اس مین کوئی شک نہین کہ سندیلہ مخدوم صاحب کے فیض قدم سے گلزار ہے عارف علی شاہ جو عارف کامل تھے سندیلہ کی انہین خوبیون کو نظم کرتے ہین ؎

کوے عشق است خاک سندیلہ درنکوئی بھیج شہر و دیار

اے خوشا خاک پاک سندیلہ بنود اشتراک سندیلہ ؛ ؛

مخدوم صاحب سندی سید اور واسطی نسبت سے مشہور ہین بیس واسطون سے آپ کا نسب حضرت سید الشہدا امام حسین علیہ السلام تک منتہی ہوتا ہے آپکے والد بزرگوار سید محمود سید ابوالفرح کی اولاد امجاد مین تھے آبائی سلسلہ سے آپ حسینی اور مادری ذریعہ سے آپ حسنی ہین۔ کیونکہ آپ کی والدہ سیدہ صفیہ حضرت غوث الثقلینؓ کی اولاد امجاد مین تھین۔

مولانا حافظ امام بخش صاحب تاریخ الانساب مین اس موقع پر رقمطراز ہین کہ قصبہ سندیلہ محل ورود اولیاے کبار است بزمرۂ طالبان حق فیض ہا میرسانند مرقد پاک ایشان زیارتگاہ خلائق و کعبۂ حاجات خاص و عام درگاہ خلائق پناہ حضرت سید العارفین سند الواصلین شیخ الکاملین زبدۃ الواصلین جناب

مخدوم سید علاء الدین کہ قطب زمان خود بودہ واز زمرہ خلفاے شیخ الاسلام شیخ نصیر الدین قدس سرہٗ و مرجع عام خلایق است و اولاد امجاد او اکثرے بحلیہ فضیلت آراستہ و پیراستہ درین قصبہ توطن دارند و آن جناب صاحب ولایت قصبۂ مذکور است۔ یہی عبارت مراۃ الاسرار و بحر زخار مین بھی ہے۔

سنہ ۶۹۰ ہجری مین آپ کی پیدائش ہوئی اور لفظ مخدوم سے ولادت کا سنہ نکلتا ہے حق تعالیٰ نے اس تاریخی مادہ کے معنے آپ کی ذات ستودہ صفات سے ظاہر فرماے اور مخلوق کی مخدومیت کا درجہ آپ کو عنایت فرمایا۔ بہ ولادت آپ کے والدین نے علاء الدین نام رکھا۔ بارہ ۱۲ برس تک آپ تحصیل علوم ظاہری مین مشغول رہے اس کے بعد علم معرفت اور حقیقت کے حصول کا خیال پیدا ہوا اور سید نصیر الدین چراغ دہلی کی خدمت مین حاضر ہوے۔ اس دوران مین چراغ دہلی نے حضور سرور عالم صلعم کو خواب مین دیکھا کہ حضور فرماتے ہین کہ میرا فرزند علاء الدین تمھارے پاس آتا ہے اُسکو تم علم باطن کی تعلیم کرو اور آپ کی شبیہ سامنے کردی اور انہون نے اچھی طرح شناخت کرلی، جب مخدوم صاحب چراغ دہلی کی خدمت مین پہونچے تو حضرت ممدوح نے مراسم استقبال ادا کیے اور فرمایا کہ مین آپ کی تعلیم کے لئے مامور کیا گیا ہون آپ اور اسیوقت مرید کرکے علوم باطنی اور دولت عرفان سے مالا مال کردیا۔

اور یہ بھی فرمایا کہ مین اپنا فرض منصبی ادا کرچکا چونکہ آپ سید المرسلین صلعم کی اولاد ہونے کا شرف رکھتے ہین اس لئے مجھے آپ کو نذر دکھلانا مناسب ہے آپ اودھ مین جائے اور اپنے جد امجد خاتم الانبیا کے دین کو پھیلائے۔ یہ زمانہ شیخ کا تھا اور سلطان المشائخ نظام الدین محبوب الٰہی زندہ تھے چونکہ تصانیف اودھ کا تذکرہ ہے اس لئے اس امر کا اظہار بھی خالی از دلچسپی نہین کہ چراغ دہلی بھی اودھ کے باشندے ہین مگر اپنے پیر محبوب الٰہی صاحب ولایت دہلی کی جانشینی کیوجہ سے دہلی مین سکونت اختیار فرمائی تھی اور اپنے پیر کی زندگی ہی مین خلیفہ اور مجاز ہدایت ہوچکے تھے۔

چراغ دہلی نے عطاے خلافت کیوقت مخدوم صاحب کو ایک سند خرچ خانقاہ کیلئے

عنایت کردی تھی جس مین تین سو ساٹھ بیگہ اراضی درج تھی جو آجتک بدستور آپ کی اولاد مین چلی آتی ہے بارہا سلطنت مین انقلاب ہوے مگر اس جاگیر مین آجتک تغیر نہ ہوا یہ انہین بزرگان دین کا تصرف ہے۔ اس امر کی تصدیق کتاب مرآۃ الاسرار کے مصنف نے بھی کی ہے۔ ایک روایت مین ہے کہ منجانب بادشاہ دہلی جو سند بنابر مصارف خانقاہ شریف آئی تھی وہ آپ کے پاس اسوقت پہونچی جبکہ آپ روانہ ہو رہے تھے چونکہ آپ نے بحری راستہ سے سفر کیا تھا اور کشتی مین سوار ہوکر روانگی فرمائی تھی۔ اس سند کو دریا مین ڈالکر سندی اللہ یعنی میرے لئے اللہ سند ہے فرمایا تھا۔ چونکہ خدا کی ذات پر آپنے بھروسہ کیا تھا اس کا یہ صلہ ہے کہ شاہنشاہ حقیقی نے آپ کو ہمیشہ کے لئے یہ جگھ مرحمت کی القصہ آپنے وہان سے روانہ ہوکر جسجگہ قیام فرمایا اُس جگھ کا نام سندی اللہ رکھا آخر کثرت استعمال سے سندیلہ ہوگیا۔

راقم سے ایک بزرگ نے یہ لطیفہ بیان کیا کہ مخدوم صاحب نے اپنے دست حق پرست سے جو سند دریا مین ڈالدی تھی اس مین ایک گہرا راز یہ ہے کہ جب تک دریاے جمنا جاری رہیگا اسوقت تک یہ معانی آپ کے تصرف سے خدا بحال رکھے گا۔ دوسری باسباب ظاہر سند سے بے نیاز ہونا توکل کی دلیل اور ماسوا سے انقطاع کلی کا اظہار ہے المختصر جب مخدوم صاحب وہان سے روانہ ہوکر اس مقام پر جس جگھ اب سندیلہ آباد ہے پہونچے اور تالاب گیوندی پر فروکش ہوے تو ایک قوم آرکھ جو بیان آباد تھی اور نہایت سرکش شریر النفس تھی بالغ قیام ہوکر درپے آزار ہوئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک سخت معرکہ پیش آیا آرکھون اور مخدوم صاحب کے فی مابین صبح سے دوپہر تک میدان کارزار گرم رہا خوب جنگ ہوئی مجاہدین اسلام گڈہی کے اندر پہونچگئے اور آرکھون کو پسپا کرکے گڈہی پر اپنا قبضہ کرلیا دشمنون کی جماعت تلوار کے گھاٹ اتر گئی اور بقیتہ السیف جان بچاکر بھاگے جب جنگ ختم ہوگئی تو باشندگان دیہات کو امان دیگئی مخدوم صاحب کے رفقا جو شیوخ صدیقی و کرمانی واہوازی وغیرہ آپ کے ہمراہ آئے تھے شہید ہوگئے مگر فتح مخدوم صاحب ہی کو ہوئی اس فتح کا زمانہ ۹۱۹ھ کا تھا اسوجہ سے گڈہی کا تاریخی نام مخدوم گڈہ رکھا گیا اور مخدوم صاحب نے اسی کو قلعہ قرار دیکر اپنی سکونت اختیار کی آپ کی

درگاہ بھی اسی گڈھی کے اندر تعمیر ہوئی اور قصبہ کی آبادی کا نام حسب بیان مذکورہ بالا سندی اللہ مقرر کیا گیا اور آپ کی جاگیر دمعافی مخدوم پورہ سے موسوم کی گئی۔

سندیلہ کی اسلامی دنیا کے بانی مخدوم صاحب ہی ہین آپکی ذات سے دین محمدی کو انوار پھیلے اور مسلمانون کی آبادی کی ترقی ہوئی بہت سے قبیلہ جو آپ کے ہمراہ آئے وہ سندیلہ کی آبادی کے باعث ہوے پیشتر یہ مقام بالکل ظلمت کدہ ہو رہا تھا۔

بالآخر جو آرکھ سندیلہ سے مفرور ہوکر کاکوری مین جسے پہلے کاکور گڈھ کہتے تھے مجتمع ہوے اور باشندگان سندیلہ کو تکلیف پہونچانے پر آمادہ تھے اس حالت مین مخدوم صاحب کو ان موذیون کی گوشمالی لازم آئی چنانچہ مخدوم صاحب نے سید نصیر الدین اور سید خواجہ احمد اپنے ہر دو فرزندان کو معہ جمعیت لشکر کے روانہ کیا اور دولت خان جو شاہی فوج کا سردار اور آپ کا پیر بھائی تھا وہ بھی معاونت کے لئے تیار ہوا جب جماعت کاکوری پہونچی تو تالاب ہودہ پر لڑائی ہوئی سخت مقابلہ ہوا سید نصیر الدین معہ دولت یار خان کے شہید ہوے مگر فتح خدا نے مخدوم صاحب ہی کو دی آرکھون نے فرار کرکے لکھنؤ مین پناہ ڈھونڈھی سید نصیر الدین علیہ الرحمۃ کا مزار کاکوری مین تالاب ہودہ پر بنا پایا گیا جو زیارت گاہ خلائق ہے اور یہ تصرف آپ کے مرقد شریف سے جاری ہے کہ اگر کسی کی چیز گم ہو جائے اور دوبارہ ملنے کے لئے تین کوڑی کی شیرینی آپ کی فاتحہ کیواسطے مانی جائے تو وہ چیز ملجاتی ہے۔ جب کاکوری مین بھی مخدوم صاحب نے ان سرکشون کے قدم نہ جمنے دئے اور ان کے تعاقب و پیچھا کے لئے سید خواجہ احمد کو معہ مجاہدین کے لکھنو بھیجا وہان بھی جنگ دپیکار ہوئی آرکھ یہان بھی مغلوب ہوے اس محاربہ مین سید خواجہ احمد شہید ہوگئے انکا دفن لکھنو مین تالاب اوماند اس کے کنارہ پر بنا ہوا ہے اس مدت مین سلطان علاء الدین خلجی جو عرصہ سے علیل تھا وہ دہلی مین انتقال کرگیا ملک نائب وزیر اعظم نے امراء ارکین سے سازش کرکے خضر خان ولیعہد کو معزول اور شہاب الدین عمر کو جو طفل ہفت سالہ تھا تخت پر بٹھلایا اور شہزادہ شادی خان اور خضر خان جو قلعہ گوالیار مین مقید تھے اُن کی آنکھین نکلوا ڈالین مگر اسی زمانہ مین خسرو خان نے بادشاہ قطب الدین ولد علاء الدین کو جو بعد شہاب الدین عمر کے بادشاہ ہوگیا تھا قتل کیا

اور نمک حرامی سے خود مدعی سلطنت ہوا لیکن ملک غازی حاکم دیبالپور نے آکر خسرو خان کا کام تمام کیا اور اپنے ولی نعمت کا انتقام لیا اس بادشاہ گردی اور وحشتناک خون کے شائع ہونے سے ملک اودھ مین ایک ہنگامہ عظیم برپا ہو گیا گنوار دن نے بغاوت شروع کردی چھ برس تک طائف الملوکی کا بازار گرم رہا۔ مخدوم صاحب کو اس اثنا مین کئی بار جہاد کرنا پڑا تو سو تو اسی مواضعات فتح کرکے اپنے قبضہ مین لائے۔ چونکہ سلطان علاء الدین کی نسل سے کوئی شہزادہ باقی نہین رہا تھا اسلیے سنہ ۷۲۱ھ مین ارکین دولت نے باتفاق حضرت چراغ دہلی سلطان غیاث الدین کو تخت نشین کیا یہ بادشاہ نہایت رحیم سادات پرور تھا اس نے مخدوم صاحب کے فتوحات کی طرف طمع نہ کی اور وہ مواضعات بدستور آپ کے قبضہ مین رہے بادشاہ موصوف صرف چار برس حکومت کرنے پایا ایک محل مین کھانا کھا رہا تھا وہ مکان ناگہانی طور پر گر پڑا اور بادشاہ دبکر مرگیا۔ بجاے اس کے اس کا بیٹا سلطان محمد عادل تخلق شاہ بادشاہ ہوا۔ ایام شاہزادگی مین یہ نہایت شجاع سخی تھا مگر آخر مین ظالم جابر ہو گیا۔ دلی اجاڑ کر دولت آباد کو دارالسلطنت بنایا قنوج سے نہر تک قتل عام کیا اس کے عہد مین قحط عظیم پڑا مخلوق جلاوطن ہوئی تخمیناً ہزار گھر کہتیریون کے اور ان کے علاوہ برہمن واہل حرفہ بادشاہ کے خوف سے دلی چھوڑ کر سندیلہ مین آئے ان کے آنے سے سندیلہ کی آبادی مین ترقی ہوئی۔ (باقی دارد)

(مظفر حسین سلیمانی)

جوابات امور مشورہ طلب

مطبوعہ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء

سر تابھرنا - اچھی یا بری طرح سے کسی شے کو مصرف مین لے آنا

سٹی بھولنا - صحیح سٹی بھولجانا - پریشان وحیران ومضطرب ہوجانا

شہید مرد - وہ شخص جو راہ دین مین شہید ہوا ہو - مسلمانون کا خیال ہے کہ شہدا ہمیشہ زندہ ہین اور قرآن کی اس آیت سے تمسک کرتے ہین - لاتحسبوہم اموتا بل ہم احیاء زندہ ہونے کی وجہ کسی کے گھر کی کوٹھری اور طاق مین رہا کرتے ہین - فاعتبروا یا اولی الالباب -

سرا ندھا - ہین اس لفظ سے نابلد ہون

کنائی کاٹ جانا کسی سے کسی کو کسی محل پر امید اعانت ہو مگر وہ شخص باوجود علم یا موجودگی اعانت سے چشم پوشی واعراض کرکے ہٹ جائے - اسے کنائی کاٹنا کہتے ہین -

گیتان باندھنا نہین معلوم - بتیان بھرنا - تیر کا لگنا البتہ سنا ہے

گٹے لگنا کوسنا لگ جانا - کوسنے کا اثر کسی پر ہونا - گٹے اصل مین کوسے کی صفت ہے یعنی سخت اور مکروہ کوسے

کھنڈا پڑنا - خلل واقع ہونا - کھنڈانہ پڑنا - رخنہ پڑنا - کرجانا کسی شے کا نشان پڑجانا

کچا ٹکا - دو موٹے پیسے جو ڈبل پیسے سے پہلے چلتے تھے -

گاؤ گھپ - گادخورد - (گھپ اور غپ سے نگلجانا - بغیر چبائے کھاجانا) کسی قسم کا اسطرح اوڑا دینا کہ اس کا پتہ نہ لگے -

گپ چپ کے لڈو کسی کو کسی امر کی جستجو ہو اور وہ پاس بیٹھے ہوے چند آدمیون سے برائے انکشاف حال بیان کرے اور سب کے سب سکوت سے کام لین تو کہتے ہین - کیا تمنے گپ چپ کے لڈو کھائے ہین -

گھرواہا - گھر - وقت طعن وطنز بمعنی گھر بولتے ہین مثلاً کوئی شخص کسی کے مال سے بلا استصواب وخلاف مرضی کسی کو کچھ دیدے تو صاحب مال مطلع ہونے پر بحالت عتاب اس سے کہتا ہے - کچھ اپنے گھرواہے سے نکال کے لاکے نہ دیدیا -

لشتم پشتم - بمشکل تمام - نہایت محنت اور تھکن کے بعد
لنڈ کرمی کھانا - صحیح لنڈھکری کھانا - لنڈھک جانا - لنڈھکری لنڈھکنے کا حاصل مصدر ہے - یا لنڈھک کا مصغر اسکی جگہ لڑھکڑی بھی بولتے ہیں - بلکہ یہی عام زبان ہے
لیا پوتنجیا - سرمایا - سرمایہ قلیل -
نکٹورے گوش زد ضرور ہے - عورتونکی بول چال ہے معنے یاد نہیں آتے - غالباً نخرے کے معنے ہوں
ماما کچہری کھا نیوالی مجھے نہیں معلوم
موچی کے موچی رہے - بہت کچھ خوبیاں حاصل ہونے کے بعد کچھ نہ ہے یا کوئی شخص کسی کو فائدہ پہونچانے میں سعی کرکے کامیاب ہو مگر مستفید بعد حصول فائدہ اسے کچھ نہ دے تو فائدہ رسان کہتا ہے ہمنے اتنی محنت کی مگر یہ موچی کے موچی رہے
مال دھنی صاحب مال - دھن ہندی میں دولت کو کہتے ہیں - مال اور دھن والا -
مرطوریان کھانا - فی الحال کوئی محاورہ نہیں معلوم ہوتا ہے - روٹی پکانے میں جو آٹا ہاتھ میں لگ جاتا ہے اوسے ہاتھ ملکے چھڑاتے ہیں - ان آٹے کی نیبوں کو مرطوریان کہتے ہیں - بعض اوقات جناب نیر کسی شعر کا مفہوم نہ سمجھنے سے کسی اسم و مصدر کو اصطلاح سمجھ لیتے ہیں جیسا کہ راسخ کے اس شعر سے

نہ دیا خنجر سفاک نے پانی ہے ہے ہاتھ ہم کو تو کبھی جانسے دھونے نہ دیا

میں پانی دینا کو محاورہ سمجھ کے جنوری کے پرچہ میں اس کا سوال کیا ہے -
نیبو لون چاٹ کے رہجانا جس کام میں کہ امید نفع ہو مگر اس سے کچھ نہ پہونچے -
نیبون = لیبو - لون = نمک
ہت پلیتی ہت تو ہاتھ کا تخلف ہے پلیتی نہیں معلوم - ہت پھیری کے معنے نگاہ بچاکے ادلٹ پھیر کر دینا
ہتستا مشت - وہینگا مشتی - گھونسم گھانسا -
پلا ہٹی - نہیں معلوم - کیا عجب ہے کہ اب بولا جاتا ہو -
ہتے پر سے اوکھڑ جانا - ایکدم سے خلاف توقع اظہار غیظ و غضب شروع کرنا -

مطبوعہ جنوری ۱۹۲۲ء

رشک ؎

دکھایا جب کلام مدحت چشم دید بیضا کسی پر بیض ہوتا ہے کسی پر صاد ہوتا ہے

صاحب بہار عجم صاد کردن کے تحت مین تحریر فرماتے ہین۔ صاد کردن بر چیزے اصلاح میرزایان دفتر است کہ ارباب دول، بر کاغذہائے مطالب کہ از نظر میگذرد برائے مطور داشتن آن صاد مینویسند بدینصورت ص از عالم بیض کہ در آخر بعضے براتھا وطواسیر دپیردانہ جات و مانند آن نویسند۔ وہمچنین چیزے را کہ انتخاب کردہ باشند ہر آن صاد مینویسند" جناب لمعہ نے معنے ٹھیک لکھے مگر یہ عبارت "مثلاً حساب کی فہرست مین جہان چند شخصون کے نام خرچ لکھا جائے تو ختم پر یہ علامت بیض بنا دیجائے گی تاکہ دوسرا کوئی شخص اسمین کچھ اضافہ نکر سکے" بڑھا کے شعر رشک مرحوم مین چسپان ہونے کے لائق معنے نہ رکھے اسی وجہ سے جناب نشتر نے پامیر کے ادیب مین لکھا کہ ان معنون سے شعر کا مطلب واضح نہین ہوتا" اور ارشاد جناب نشتر بجا ہے۔ اصل یہ ہے کہ یہ علامت تصدیق۔ مقبولیت اور جانچ کی ہے جیساکہ جناب اسیر مرحوم لکھنوی فرماتے ہین ؎

نامے کا میرے بے سروپا لکھدیا جواب نے مہر لی نہ بیض مرے یار نے کیا

اب شعر جناب رشک مرحوم مین معنی چسپان ہین۔ جناب لمعہ نے جو مناسبات بتائے ہین وہ بھی ٹھیک ہین۔

پانی دینا (راسخ) ؎

ندیا خنجر سفاک نے پانی ہے ہے ہاتھ ہمکو تو کبھی جان سے دھونے ندیا

پانی دینا اس شعر مین کوئی محاورہ نہین ہے جیساکہ جناب نیر تشریح چاہتے ہین۔ بلکہ اپنی وضعی معنے پر مستعمل ہے۔ یعنی خنجر سفاک مین جو آب ہے اس مین سے اگر وہ تھوڑا پانی دیتا تو ہم جان سے ہاتھ دھو لیتے۔

پھول پانون کے (امیر) ؎

کہو بلبل سے کہ منقار کی لائے مقراض پھول پانون کے لئے ہین وہ کترنیوالے

لکھنؤ مین چارگوشہ گلوری سپید پانو بھی بناتے ہین اور پان کا پھول اس صورت کا کاٹ کے اس کے بیچ مین لونگ یا لوہے کی کیل لگا دیتے ہین۔ یہی پان کا

پان کا پھول ہے

پٹھے چڑھنا - دستۂ خنجر اور نیچہ پر مضبوطی کے واسطے پٹھا (عصب - بے) چڑھا دیتے ہین - ابران مین کمان کی مضبوطی کے لئے - پٹھا اور بید پر کا پوست بھی چڑھاتے ہین ابو سعید ابو الخیر فرماتے ہین - رباعی

پے درگاواست وگاودرکہاراست — پر درکمراست دتوزدر بلغاراست
ماہی سرشیشین بدریا باراست — زہ کردن این کمان بسے دشواراست

مجلس - لکھنؤ والے اس مجمع کو کہتے ہین جسمین ذکر شہادت و مصائب امام حسینؑ ہو محفل - ناچ رنگ کا جلسہ -

صحبت - چند احباب جو ایک جا ہو کر خوش گپی کرتے ہون لکھنؤ والے ۹ ربیع الاول کو جو جلسہ کرتے ہین اسے بھی صحبت کہتے ہین - اور بمعنی جماع بھی مستعمل ہے -

مثل - وہ قول جو مشہور ہو گیا ہو بعض اوقات یہ قصہ طلب ہوتا ہے - محاورہ اگرچہ لغت مین مطلق گفتگو کرنے کے معنے ہین - مگر اصطلاح مین مصطلحات کو کہتے ہین جیسے کان کھانا - اپنے وضعی معنون پر مستعمل نہین بلکہ بک بک کرنے کے معنے ہین -

بول چال - اور روزمرہ وہ کلام یا کلمہ جو روزمرہ بولنے مین آئے اور کثیر الاستعمال ہو -

مطبوعہ مارچ سنہ ۱۹۲۲ء

تان پلٹنا - (گویون کی اصطلاح مین) کس کو کہتے ہین (مثنوی عالم) ؎

کس قیامت کا تان پلٹا ہے — جسپہ آواگون کا دہوکا ہے

تان - سر سے اکھ گندہار مدھم پنجم دھیوت نکھاد کی طرف جانا - اور پلٹا نکھاد کیطرف سے سر کیطرف آنا -

تام لوٹ - اردو زبان کا لفظ ہے - (تام) تانبا - اور (لوٹ) لوٹا سے مرکب ہے مرکب امتزاجی ہونے سے کچھ حرف کم ہو گئے -

بلچک - ضرور بھاشا سے آیا ہے - اگر بحیثیت موجودہ لغات ہند مین نہین ملتا تو بعض مبدلات کے ساتھ دیکھنا چاہیئے - لام رے سے اور چاچھا سے بدلجاتا ہے - کیا عجب ہے برچھک ہو - سنسکرت مین برچھک بچھو کو کہتے ہین اس کا ڈنک ہر وقت حرکت مین رہتا ہے - یون معنے جنبش اور حرکت کے لئے گئے ہون - یہ مین پہلے ہی لکھ چکا ہون

کہ جناب جلال مرحوم نے ضرب قبضہ شمشیر معنے لکھے ہین۔ مین نے شعر جناب نوازش مرحوم لکھنوی بھی لکھا تھا۔ رشک اور نوازش دونون کا شعر جنبش اور چمک کے معنے بتاتا ہے۔

سید اولاد حسین شاداں بلگرامی سینیر پروفیسر
اورینٹل کالج ریاست رام پور یو پی

چند نئے خیالات

یورپ مین نئی روشنی کی زیادتی

۱۔ عورت

جنکو خدا نے زیور حسن سے آراستہ کیا ہے "نامانوس جنگلی اور خوبصورت وحشی" جانورونسے مشابہت رکھتی ہین۔ مرد کو عورت کی محبت سے اس لئے ہمکنار ہونا پڑتا ہے کہ خدا نے ان مین ظالم ہونے کا بہت کافی مادہ پیدا کیا ہے۔ جس طرح ایک خوبصورت مگر خونخوار شیرنی اس انتظار مین کہ کوئی جلد اس کی وحشت کا خاتمہ کرے پریشان گھڑیان گذارتی ہے اسیطرح ایک عورت زمانہ شباب مین اپنے تخل حسن کے ثمر دیکھنے کی غرض سے کسی آنیوالے اور اس بیچاری کے ظالم مگر کمزور دل کو اسیر کرنیوالے کے انتظار مین پریشان رہا کرتی ہے۔ عورت کا سب سے بڑا دوست حسن ہے اور اس کے بعد محبت کا نمبر ہے اور ان کے بعد جس چیز کو اس کی دوستی کا شرف حاصل ہے وہ موت ہے۔

حسن ناپائیدار ہے، دنیا چند روزہ ہے۔ شباب کی گھڑیان بہت کم ہین اور لطف کا زمانہ بہت تھوڑا ہے۔ جہان عورت کا دم ہے وہان محبت ہے یا بہ الفاظ دیگر عورت خود محبت کے محبت بھرے لقب سے ملقب کئے جانیکی مستحق ہے اس زندگی کا ماحصل یہ ہے کہ لطف کے ساتھ صرف کردیجائے۔ عورت کی زندگی کا دارمدار محبت پر ہے اور جب آخر الذکر کا خاتمہ ہوتا ہے

اول الذکر کی موت کا واقع ہونا لازمی و واجبی ہے اُس عورتکی جو سن رسیدہ ہوچکی ہے جس کے دل مین عشق و محبت کے پرانے آثار بھی باقی نہ رہے ہون زندگی کی قیمت و وقعت لوگون کے دلون مین کیا ہوتی ہے؟ اس کی زندگی عبرت گاہ دنیا ہوتی ہے اور وہ خود مثل ایک بوسیدہ مکان کے جس کے مختلف حصے بالکل تباہ ہوگئے ہون اور جس مین چھت تک باقی نہ رہی ہو یا مثل اُس جہاز کے جسکو زمانہ کی گردش نے سمندر کی موجون کے رحم پر چھوڑ دیا ہو جسکے مستول، دبادبان کی بجائے چند رسیون اور لکڑیون کے ٹکڑے باقی نظر آتے ہون اور جو ہمیشہ کے لئے سطح سمندر کو چھوڑکر عمیق تہ مین غوطہ لگانیکی قریب ہو دنیا کی کوئی چیز اسکی طرف رخ کرنا نہین چاہتی - شاعرون کی نظرین اُسکی کوئی وقعت نہین ہوتی اور کسی مین اُس کے ڈھلے ہوے حسن کا تذکرہ نہین ہوتا - اُس کی خوبصورتی ایک گوشت اور پوست کے انبار مین غائب ہوجاتی ہے - روشن خیال لوگ اُس کے وجود کو ناپسند اور اُسکی شکل کو (عبرت کی صورت مین) اپنے عیش و لطف مین خلل انداز خیال کرتے ہین - اس تمام خامہ فرسائی کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عورت کو ایسی زندگی کے مقابلہ مین شربت مرگ نوش کرنے کو ترجیح دینا چاہیے

۲- محبت یا عشق -

محبت کیا ہے؟ بڑے بڑے انشاپردازون نے اس لفظ کی حقیقت آشکارا کرنے کی غرض سے سیکڑون کتابین تصنیف کرڈالی ہین لیکن مختصر طور پر اگر یہ کہا جائے تو شاید کافی ہو کہ عشق یا محبت کی پیدائش یکبارگی ظہور مین آئی ہے اس کے عالم وجود مین ظاہر ہونے کا احساس بھی یکبارگی ہوتا ہے وہ ایک خاص احساس ہوتا ہے جس سے خون مین ایک غیر معمولی جوش پیدا ہوتا ہے - رگ پٹے مین ایک عجیب مقناطیسی کشش سرایت کرجاتی ہے - یہ ایک شراب ہے جو انتخاب کرکے نوش کیجاتی ہے اس کا رنگ و روپ دل کا لبھانیوالا ہوتا ہے اس کی خوشبو دلفریب اور مہک دل پسند ہوتی ہے اس کا ایک گھونٹ سب شرابون سے زیادہ نشہ آور ہوتا ہے - نشہ کی زیادتی سے ہوش و حواس پر

قابو رکھنا خیال ہی نہین بلکہ ناممکن ہوجاتا ہے - مگر یہ معمولی ہے نوشی سے اس اعتبار مین تعلق نہین رکھتی کہ روز اس کا استعمال کرنا غیر ممکن ہے - تاہم اس کا نشہ دیگر نشون کی طرح فانی اور چند روزہ ہوتا ہے - پس ظاہر ہے کہ محبت دیرپا نہین ہوتی اور نہ ہونا چاہیئے یہ ایک نشہ ہے جو عارضی ہے - ایک جوش ہے جو فانی ہے اور ایک خواہش ہے جو چند روزہ ہے ان خیالات کے مطابق تصوّر کی آنکھون مین عشق کی تصویر کیسی نظر آتی ہے ؟

آنکھین بند کرو اور دیکھو ——— زمین سے آسمان تک ایک آگ روشن ہے اُسکے شعلون کی تیزی ایسی ہے جو کبھی آنکھون سے دیکھی گئی اور نہ کسی سے سنی گئی - اگر ایک طرف چمک مین زیادتی ہوتی ہے تو دوسری طرف کی روشنی غائب ہوجاتی ہے اور سیاہی کا ڈھکا بجنے لگتا ہے کبھی زمین زیادہ روشن ہوتی ہے تو کبھی آسمان - ان شعلون کے جو آسمان سے باتین کررہے ہین عین درمیان مین ایک نرم اندھی دیوانی اور جاندار چیز ہے جسکے پر بہت پھرتی کے ساتھ چل رہے ہین مگر ایک ذرا سے عرصہ کے بعد (ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے) اُسکو اپنے عزیز پرون سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے آخر کار وہ آگ کا شکار ہوجاتی ہے اور نیچے گرتی معلوم ہوتی ہے - کوئی خاص قوت اُسکو روکنا چاہتی ہے مگر روک نہین سکتی - آخر یہان تک نوبت پہونچتی ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس مین جان تک باقی نہین رہتی - آنکھ سے پردہ گرتا معلوم ہوتا ہے اور اس تصور کا خاتمہ ——— یہ محبت یا عشق ہے پس ظاہر ہے کہ محبت

جیسے پاک لفظ کو پائداری کے ساتھ وابستہ کرنا کسقدر زیادتی اور اس پر دیرپا ہونے کا الزام لگاکر مضبوطی کے طوق و سلاسل کے ذریعہ سے گرفتار کرنا کس قدر ظلم ہے یعنی ایک بڑے عرصہ تک عشق کا قائم رہنا ناممکن ہے -

۳ - قید -

محبت فانی ہے اور ہونا چاہیئے کیونکہ ایک عرصہ کے بعد اس کا وجود نہین رہتا - شادی ہونا ایک قید ہے نکاح ایک قیدخانہ ہے جسمین انسان داخل ہوکر ہمیشہ کے طوق و سلاسل سے ہمکنار کردیا جاتا ہے ایک ہی صورت کو پیش نظر رکھنے سے

انسان گھبرا جاتا ہے اس کی نظر جب اُٹھتی ہے ایک ہی ناک و نقشہ سے دوچار ہوتی ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے جب اس نظارہ سے طبیعت سیر اور دل پریشان ہو جاتا ہے اور آنکھیں کسی دوسری صورت کی متلاشی ہو جاتی ہیں۔

کیا کوئی عقلمند مرد یا عورت اس قیدخانہ اور اس پابند سلاسل ہونیکو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھ سکتا ہے؟ میرے دنیز میرے خیالات کے لوگوں کے نزدیک ہر شخص کو اس سوال کا جواب نفی میں دینا چاہیئے۔ زمانہ گذشتہ کے تاریک خیال لوگ شادی کو ایک مبارک اور پاک نام سے موسوم کرتے تھے اور یہ خیال ناقص ہمیشہ ان کے دماغوں میں چکر لگاتا رہتا تھا کہ عشق و محبت اور عورت کی اصلی قدر شادی سے ہوتی ہے۔ ایسے خیالات کے لوگوں کا وجود اب بھی ہے۔ مگر وہ وقت دور نہیں ہے کہ جب ان کے دلوں سے اس غلط فہمی کا پردہ اُٹھ جائے گا۔ اصل یہ ہے کہ شادی یا نکاح کا خیال ہی روشن خیال طبقہ کیلئے سب باتوں سے زیادہ تکلیف دہ ہے۔

مرد اپنے کو اسیطرح ایک عورت کے ساتھ وابستہ کر سکتا ہے جس طرح ایک گلچین ایک پھول کو شاخ سے جدا کرتا ہے اسکی خوشبو اور خوبصورتی سے لطف اٹھاتا رہتا ہے مگر جب طبیعت اکتا جاتی ہے اس کی ایک ایک پنکھڑی کو پریشان کر دیتا ہے اور ذرا ہی دیر میں ایک کی تباہی اور دوسرے کے ظلم کے آثار اُس کے قدموں کے قریب زمین پر نمایاں ہوتے ہیں۔ ایک بچہ کو جب کوئی نیا کھلونا ملتا ہے اُسکی مسرت اور خوشی کی کوئی انتہا نہیں ہوتی۔ وہ اوس سے بہت شوق و دلچسپی سے کھیلتا رہتا ہے مگر دو روز سے زیادہ کا عرصہ نہیں گذرنے پاتا کہ اُس کھلونے کی اُس کے دل میں کوئی وقعت نہیں باقی رہتی اور وہ پھینکدیا جاتا ہے۔ مردوں کی حالت کچھ اس اعتبار سے ملتی جلتی ہے گویا عورت انکا کھلونا ہے۔ ان تمام مثالوں سے اظہر من الشمس ہے کہ شادی شدہ حضرات کے دلوں میں ایک عرصہ کے بعد ایک خاص تکلیف اور پریشانی اپنے قدم رکھتی اور اپنا مسکن بناتی ہے۔ وہ اُس ایک چہرے سے متنفر اور انہیں اداؤں کی نظارہ بازی سے سیر ہو جاتے ہیں۔ ایک پہلو سے اب انہیں قرار نہیں ملتا۔ ان سب باتوں میں

انتخاب اودھ پنچ

گذشتہ سے پیوستہ

گانون کے قاضی

مین نے کہا بھئی ہم دہلی مین دو پیسے دیتے تھے تم چار پیسے لینا یہ سنتے ہی کسبت بغل مین داب اٹھ کھڑا ہوا۔ کہ اسیواسطے تو تجھ سے کہتا تھا پہلے ٹھرالے مجھے تیری حجامت ناہی بنے گی۔ چار پیسہ کا تو چونہ اور ہلدی ہی تھپ جائے گا۔ یہ سنتے ہی میرے کان کھڑے ہوے مین نے کہا کہ آپ رخصت ہو جیئے ہم یون ہی قاضی جی سے مل لین گے۔ اب ہم ایک آدمی کو ساتھ لیکر قاضی صاحب کے مکان پر پہونچے۔ کیا دیکھتے ہین کہ ایک اونچا بیٹھا چمڑا پگڑی باندھے ہوے بیٹھا ہے مین نے جاتے ہی سلام علیک کی انہون نے بانے کم سلام جواب دے کر کہا بھیّا بیٹھ جا تو کہان سے آیا ہے۔ مین دلی سے آیا ہون۔ کہا دلی مین بھی بڑے اچھے اچھے آدمی ہین بادشاہی شہر ہے کیون نہون تیرا گلام بھی سو سو کوس مین اکاہی ہے مین نے کہا بجا ہے اتنی باتین ہوی تھین کہ ایک شخص دوڑا ہوا آیا کہ کاجی جی، ننوان پٹھان کا اونٹ مر گیا ہے حلال کر دو۔ آپ نے کہا گردن کو چھوڑ دین اور اس کی ٹانگین دانگین کاٹنی شروع کر دین۔ ایک بھلے مانس سے باتین کرلین تو آکر اس کی ناڑہ کاٹ دون۔ مین نے یہ بات سنکر کہا کہ یہ جونپور کے بھی بڑے ادا نکلے قاضی صاحب مجھے خاموش دیکھکر کہنے لگے۔ بھیّا جسے خدا نے حلال کیا اوسے کون حرام کر سکتا ہے اور مین تو اگر مسلمان کا ہاتھی بھی ہو تو اسکو حلال کر دون۔ میرے بڑے اس کی تجہیز بھی بتا گئے ہین مین بولا اجی قاضی صاحب وہ تکبیر تو ذرا مجھے بھی بتا دیجئے کہنے لگے تو نے قرآن نہین پڑھا۔ الم ترکیف فعل ربک باصحاب الفیل یہ سنکر مین سوچا کہ کہین قل اعوذ برب الناس کہکر میرے گلے پر چھری نہ پھیر دے۔ بس وہان سے اپنی راہ لی۔

بہار آتے ہی یہ ہاتھ پانون پھول گئے
کہ اپنے آپ کو بھی یار لوگ بھول گئے

لیجئے یک نشد دو شد۔ تہذیب نے رفتہ رفتہ ایسی ٹنگری بڑھائی کہ سلامتی سے یہان تک نوبت آئی۔ بالفعل کالیت لوگون مین اکثر حضرات مولویت کا دم بھرتے ہین اور بعض رنگین مزاج اس کی رد کرتے ہین۔ چنانچہ لالہ جانکی پرشاد اور جگل بہاری لال نے باہم جو کچھ جواب و سوال کئے وہ بجنسہ اودھ پنچ صاحب نے چھاپ دیئے۔

مائی ڈیر سر لالہ جگل بہاری لال مسٹر۔ گڈ مارننگ ٹو یو۔ ہوڈو یو ڈو۔
(واہ رے کرسٹانی اردو)

مشفق من ذرا سامنے دار کو آگے آئیے

بندہ نواز حاضر حاضر۔ فرمائیے۔ سنا ہے آپ کی کمیٹی سے حکم صادر ہوا کہ شادی بیاہ مین ناچ رنگ نہ ہو۔ جی ہان خطا تو ہوئی اب تم اس مین کوئی شاخ نکالو۔ پھر اہل برادری کیون آئین گے اور آکے کیا بنائین گے۔ ماشاءاللہ پھر ٹوٹرون ٹون۔ ایک دولہ ایک ان کے قبلہ گاہ محفل مین ایک چڑیا بھی نہ ہوگی ہو کا عالم نظر آئے گا مکان مین بھیرون ناچے گا بس بس چپ رہو خلاف تہذیب باتین نکہو۔ آخر اس ہڑدنگے سے کیا فائدہ۔ یہان انکی کھچڑیان پہلے پکجکین مجرے کو ہمارا سلام۔ یہ بات ہی بے قاعدہ ہے مشفق جائے انصاف ہے تہذیب کی نکہئے وہان تو سارے جلسے ہی مین خلاف ہے۔ لیکن بیچاری رنڈیان منڈیان کیا کرین چرخہ زنی نکاح متعہ اور نہین گرون مین طبلے کی جوڑی گھڑون کے عوض باندہ کے مچلو بھر پانی مین ڈوب مرین۔ بھلا آتشبازی چھٹے کی نسبت کیا ہوا۔ یہ فضولخرچی بھی یکقلم (ہوا بچاکے) چھوڑ دو۔ سنو لالہ بیکار اپنے چار پیسے پھونکنے اور ہاتھ کیسے کہ منھ کالا۔ خبردار دیکھو اب اس گھنچکر سے ہاتھ اٹھاؤ اور ان بادہوائی باتون کو آگ لگاؤ پہ نہا تماشا ہوا آتشباز لوگ جب بھوکے مرے روٹی نہ پائین گے تو قلعہ کی جگہ کسی بڑی حویلی مین آگ لگائین گے۔ کیون

سال بھر بعد در بار کی تعریف مین برسون کی روٹی کما لائین گے ۔ بخیریت ہے وہان لائی حساب ہوتا ہے یہ گھٹے انار کے درخت پھلین گے وہی توڑ توڑ کے کھائین گے بھلا صاحب اسباب دلگی تو ایک سرے سے بند ہو گئے اب لڑکون کے باہم غزل بازی کے باب مین کچھ کہئے ۔

ہرگز ہرگز یہ غم بھی غلط اکثر خلاف تہذیب الفاظ زبان پر آتے ہین ۔ آئندہ سے یہ بھی (القط) پھر اس کا کچھ بدلا (سوز خانی یا نوحہ) اِن تمام باتون سے جی چاہتا ہے کہ آپ کو پیٹے کیون صاحب سنتے ہین کوئی سرکلر اس مضمون کا بھی نافذ ہوگا کہ بیٹی بیٹا کے کام مین نہ قرض دام لونہ کوئی جائداد مکفول و مستغرق ہو بلا جسے مقدور نہ ہو وہ کون جتن کرے اور کیا بنائے ۔ چوری ڈاکہ زنی نہین تسبیح لٹکا کنیان دان مانگ لائے ۔ یہ تمھین کو نصیب ہو ۔ صاحب بہادر شائد آپ کا حکم اخیر اس بارے مین بھی صادر ہوا ہے کہ بڑ قصابون کا حلالی گوشت حرام لا کلام لا کلام یہ تو الٹی چھری سے گردن کاٹی ۔ بالکل قلیا تمام کردی (زبان کاٹتی) ہم تو دو وقتہ قلیا کے عادی ہین ابتو دیوالی دسہرے کو نصیب ہوگا ۔ نہین روز روز بلدان کون کرے گا کیا خوب ممانعت کیون ہونے لگی ۔ بچ وقتہ کھائے ۔ لیکن شرط یہ ہے کہ ہندو کی دوکان سے خصی کا گوشت منگوائے یہ جھاڑے جھٹکے کی پون آج لگائی جاتی ہے نہین سیکڑون برس سے ساری دنیا کھاتی ہے پھر ہندو کی دوکان کہان بھلا یہ بندوبست کیجئے کہ بکر قصابون کے گلے مین گھنٹی اور ہاتھ مین ایک ایک کنٹھی دیجئے وہ تو بگلا بھگت بن کے خنجر یان بجائین اور بھجن گائین اور لوگ ..... معرفت چکوؤن کے دوکان جمائین اسکے سوا ایک اور قباحت قبیحہ ہے ۔ بلدان کی تو کھال وغیرہ توپ دینے کا حکم ہے جب ٹکے سیر کا بھاؤ ہوا تو یہ بھی ایک ناجائز ذبیحہ ہے ۔ بس آپ کی کلہ کاری سے کھیجا پک گیا زیادہ کون اپنا مغز بھرائے ۔ پنچایتی بات مین بال کی کھال نہین کھینچتے ۔ اور سنیے یہ ساری خود فراموشی دارو نوشی کے دم سے تھی جب ہمنے اُس کی بیخ کنی کی اور جڑ ہی اوڑا دی تو سب امورات شدنی نظر آتے ہین واہ واہ ہمارے نزدیک نہین معلوم آپ کون سے وقت کا راگ گائین اچھا یہ تو بالکل کایا پلٹ ہو گیا ۔ ہونا ہوا خاک نہین خالی منصوبون کے خیالی پلاؤ

پکائیے - ہماری گھٹی مین شراب کا میل ہے - پھر بتائے شراب کا چھوڑ دینا ہنسی ٹھٹھا ہے یا لڑکون کا کھیل ہے چہ خوش یہ نہ کہئے کیا آپ کی طرح خدانخواستہ سب کو جنون ہے اور یہ بھی نہ سہی - تو اب دلے برندش کا مضمون ہے صاحب کچھ زبردستی آپ کون محتسب کوتوال قاضی مفتی چودھری ہین - باھر - اجی ہم کوئی نہین مھر سب سے بہتر یہ کہیے جب انسان اپنے آپ مین نہ رہا ادل فول بکنے لگا تو وہ حیوان ہے یا آدمی باقی رہا کیا خوب کیچڑ مین ایڑیان رگڑنا اچھی بات ہے - ہمارے نزدیک تو یہ خرابات کا کام محض خرافات ہے آگے مانو تو واہ واہ - نما نو تو واہ واہ - مے نوش انسانیت سے گذر جاتے ہین - اسی وجہ سے بھلے آدمی انھین منھ نہین لگاتے ہین ارے آفرین کیون نہ ہو میرے زاہد خشک بقول شاعر ؎

مے کشی کا مزا تو کیا جانے ٭٭٭ ہائے کمبخت تونے پی ہی نہین ٭٭٭

سنا ہے کل شراب خوارون کو برا کہنا اچھی بات نہین کہین اڑی اڑی طاق نہ بیٹھے تو پھر کچھ بنائے نہ بنے یون تو مین آپ کا چھوٹا ہون لیکن برا نہ مانئے تو ایک بات کہون ہماری برادری مین کون من الملکی بجانا نرا کھڑاگ ہے یہان اپنی اپنی ڈفلی اور اپنا اپنا راگ ہے جب مسلمانون کی عملداری مین یہ بندوبست نہ ہوا تو انگریزی وقت مین کیا ہوگا کیونکہ صاحب لوگ خود ہی نوش جان کرتے ہین بیچ پوچھیے تو اب ہم انھین کی متابعت کا دم بھرتے ہین کلجگ کے زمانے مین ممکن نہین کہ یہ ترک ناجائز روا ہو آگو بڑھ کے دیکھا چاہیے کیا ہو - آپ کی پند و نصیحت نقار خانے مین طوطی کی آواز کی شمار مین نہین ہمین جو کچھ ہے شراب ہے اور خواہ مخواہ کی قابلیت جتانے کا یہ حساب ہے ؎

کس نمی پرسد کہ بھیا کون ہو ایک ہو یا ڈیڑھ ہو یا پون ہو

روح سخن

لسان الملک حضرتِ ریاض

کون دل ہے مرے اللہ جو ناشاد نہین ۔ کون گھر ہے مرے اللہ جو برباد نہین ۔
نازنین جان بھی لین تو کوئی بیداد نہین ۔ چوڑیان ہاتھ مین ہین خنجر فولاد نہین ۔
اے نسیم سحری ساتھ لیے جا سو بام ۔ نفس سرد ہے نالہ نہین فریاد نہین ۔
سبز باغ آپ دکھائین نہ اب آزادی کے ۔ آپ کے باغ مین تو سرو بھی آزاد نہین ۔
چپ سے ہین کچھ مرے آغوش مین محشر کو دن ۔ یہ وہی ہین جنھین پیمان وفا یاد نہین ۔
جاتے ہین رنگ حنا دیکھنے مقتل کی طرف ۔ ہاتھ مین تیغ نہین خنجر فولاد نہین ۔
ہے تری جیب پر آنکھ آج گریبان کی عوض ۔ باغبان یہ تو کوئی چور ہے صیاد نہین ۔
شور قلقل مین گم آواز اذان ہوئی شیخ ۔ یہ بہت خوب مگر میکدہ آباد نہین ۔
ایک اک پھول کو ایک ایک کلی کو دیکھا ۔ ہارین ان کے ہمارا دل ناشاد نہین ۔
نکلی ہین حشر مین دنیا کی پرانی باتین ۔ مین تو کیا میرے فرشتو تمھین بھی یاد نہین ۔
نہ گری برق مگر آپ گرے غش کھا کر ۔ یہ تو اے حضرت موسیٰ کوئی افتاد نہین ۔
جس سے آتا تھا نشیمن کا قفس مین کچھ لطف ۔ تیرے قربان تری آنکھ وہ صیاد نہین ۔
دل سے نکلی ہے یہ دل ہی مین رہیگی ظالم ۔ جا کے دیوار سے ٹکرائے وہ فریاد نہین ۔
کام کرتا تھا ترے پردہ مین جو ہاتھ اے چرخ ۔ وہ نہین کام مین تو لذت بیداد نہین
یہ بہت ہو رہے دلپر جو حکومت قائم ۔ آج قبضے مین اگر بھر وہ جداد نہین ۔
بوسے خون دیتے ہین شیرین تری مہندی کے ہاتھ ۔ ہاتھ مین لالے کے خون سر فرہاد نہین ۔
حد سے آگے نہ بڑھے آبی مژگان دراز ۔ چھیڑنے کے لئے کم نشتر فصاد نہین ۔

شعرا آپ کو بھی خوب بناتے ہین ریاض
سب یہ کہتے ہین کوئی آپ سا استاد نہین

حضرتِ ثاقب پروفیسر گوالیار کالج

شوق پنہان کے ستم اے بیوفا کس سے کہون
کیون سنے یہ داستان کوئی مین کیا کس سے کہون

اے ترا روی منور رشک صد صبح چمن
تو نہ جب میری سنے پھر مین بھلا کس سے کہون

میری جان افشانیون کی قدر کیون کوئی کرے
دلکی ان بیتابیون کو اے خدا کس سے کہون

یا سمیع المستغیثین یا انیس العاشقین
حسن تجھسے عشق تجھسے پھر مین کیا کس سے کہون

وہ نہین سنتا اگر ثاقب تو پھر تو ہی بتا
سرگذشت ہجر و جور نارِ اکس سے کہون

حضرت ضنا لکھنوی

کھڑی ہے سر پہ اجل سامنا ہی قاتل کا
اسی دو علے مین ہوتا ہے فیصلہ دل کا

پتہ نہین مرے بحر الم کے ساحل کا
پھر آج ٹوٹ گیا کوئی آبلہ دل کا

رگون نے ٹوٹ کے فریاد کی سر محشر
یہ کس نے چھیڑ دیا آج ذکر قاتل کا

کوئی نہین جو مری اکھڑی سانس کو روکے
جہان مین ہے یہی ایک وقت مشکل کا

نمود سوز درون مین ہی باد آتش کی
پتہ نہین مرے عنصر مین آب کا گل کا

یہ کس نے ہاتھ مرے خون مین بھرے اپنے
یہ کس کو لوگ لقب دے رہے ہین قاتل کا

قضا بھی جس کو نہ پوچھے ترا مریض ہے وہ
جسے نہ کوئی سنے حال ہے مرے دل کا

غریق بحر فنا عمر کی ہوئی کشتی
پتہ ملا مجھے تہ پر پہونچ کے ساحل کا

یہ لوٹ کوچۂ قاتل مین ہمنے دیکھی ہے
کہ خون بھی نہین باقی رگون مین بسمل کا

نئی ادا سے ترا تیر اس طرف آیا ہے
جگر مین ٹیس اٹھی درد مٹگیا دل کا

جہان کیون نہو دست کرم کا متوالا
ہوا نہ رد ترے در پہ سوال سائل کا

غریق بحر فنا کون ہونے والا ہے
کہ موج یاس سے منھ دیکھتی ہے ساحل کا

اٹھو وہ سامنے سے اک جنازہ آتا ہے
تمھین پہ ورنہ گمان سبکو ہوگا قاتل کا

جو تم بتا دو کہ اس نام سے پکار مجھے
تو فیصلہ ابھی ہو جائے حق و باطل کا

تڑپ کے مر گئے ہم تجکو کیا ملا قاصد
بیان لطف فکرنا تھا انکی محفل کا

یہ دن یہ سن یہ نگاہین یہ حسن سحر انداز
خدا ہی اب ہے نگہبان سینہ مین دل کا

عروج دہر ہین ہے انحطاط کا باعث ۔ اسی پہ ختم ہے افسانہ ماہ کامل کا
وہ آہ دل کی ہے جو جائے اوپری اوپر ۔ چبھے جگر مین جو وہ تیر ہے قاتل کا
کوئی بچاؤ کا پہلو نظر نہین آتا ۔ نہان ہے تیر کریگا مقابلہ دل کا
نہ آہ گرم کبھی منہ سے قیس کے نکلی ۔ یہ ڈر رہا کہین پردہ جلے نہ محمل کا
بہادیا مری رگ رگ کا خون محفل مین ۔ کیا ہے کام تری بیرخی نے قاتل کا
لہو مین ڈوب کے نکلے گا تیر پہلو سے ۔ حضور لین تو کبھی امتحان مرے دل کا

گرے ہین ٹوٹ کے باب کرم کے قفل رضا
بڑھا ہے کس کی طرف آج ہاتھ سائل کا

حضرت فصاحت لکھنوی

مری قسمت مین ہو گر غیر ہی کے ساتھ مرجانا ۔ خدا کے واسطے پہلے مجھی کو دفن کر جانا
جو دل سے نکلی ہے اے آہ اپنا نام کر جانا ۔ فلک کے پار کیسا لامکان سے بھی گزر جانا
گواہ عصیان ہوے روز جزا میری گناہونکے ۔ عدو نکلے وہ جنکو دوست مین نے عمر بھر جانا
حمیت اور غیرت عشق کی ہمسے یہ کہتی ہے ۔ اگر دی جان رو رو کر تو کیا ہنس ہنس کے مرجانا
نہین کچھ ذلت و خفت کی پرواخوان منعم پر ۔ حریص ایسا غنیمت جانتے ہین پیٹ بھر جانا
بیان تو کچھ نہ میرے قتل کا انکار کام آیا ۔ میان حشر شاید بن پڑے تجھسے مکر جانا
مرا تابوت جانے راہ مین دیکھین جو وہ پارو ۔ نہ سمجھے کوئی یون کاندھا بدلنے مین ٹھہر جانا
مناسب ہے تمھین ہم چاہنے والونکی دل جوئی ۔ برا ہوگا کسی حسرت زدہ کے دل کا مرجانا
بچا کر آنکھ جو محفل مین طالب ہو اشارے سے ۔ سمجھ جائے وہی دل دینے والا یون مکر جانا
عجب کیا کوہکن سے یون زبان تیشہ کہتی ہو ۔ بری کوئی خبر معشوق کی سنا تو مرجانا

کرامت عشق کی یہ ہے فصاحت ورنہ مشکل تھا
ہزارون حسرتونکا ایک میری دل مین بھر جانا

حضرت ہادی مچھلی شہری

شاد ہونا دل مضطر کا نہ آسان ہوگا ۔ مدعا بھی مرا پر درد و حرمان ہوگا

کچھ نہ کچھ جوش جنون کے لئے سامان ہوگا
کبھی دامن نہ رہے گا تو گریبان ہوگا

کون پوچھیگا تری بزم طرب مین ظالم
دل پر صورت داغ تہ دامان ہوگا

دست وحشت کو اگر روک بھی دینگے احباب
آپ ہی آپ مرا چاک گریبان ہوگا

گل مقصد ترے وحشی کے نصیبون مین کہان
کم نہین یہ بھی اگر خار بدامان ہوگا

توڑدی گا کبھی اسکو بھی مرا جوش جنون
ایک دن تار نفس تار گریبان ہوگا

مین تڑپ بھی نہ سکون پاس ادب سے شاید
درد تیرا جو شریک غم ہجران ہوگا

دامن یار کو حاصل ہے سمٹنے مین کمال
دست امید بڑھیگا تو پشیمان ہوگا

دیکھنا ٹوٹ کے ہر پھول گریگا خود ہی
تیرا دامن ہی دم سیر گلستان ہوگا

کیا نتیجہ ہے ترے رخ سے ہٹی بھی جو نقاب
اک نیا پردہ مرا دیدۂ حیران ہوگا

کام گو تیری تمنا کا ہو مشکل ہادی
صرف وعدون ہی تک اسکے ہو تو آسان ہوگا

حضرت عزیز بلگرامی

حال دل کس سے کہین جب ہمزبان کوئی نہو
دشمن جان یکدو دن ہون مہربان کوئی نہو

جسکو دل مین نے دیا وہ میرا دشمن ہوگیا
مجسا بھی بخت زیر آسمان کوئی نہو

کہتے ہین وہ ایسے ارمانونکی مجھکو کیا خبر
جو نہان ہون پردۂ دلمین عیان کوئی نہو

لونگین آکے مرقدین بھی داخل ہوگئے
آئے تھے جو چکر شاید یہان کوئی نہو

انکا آنا اور مرجانا مریض ہجر کا
شاید اس سے بڑھکے مرگ ناگہان کوئی نہو

عرصۂ محشر مین جائے کون اٹھکر قبر سے
کیا ضرورت ہے وہان سب ہون یہان کوئی نہو

کس سے ہم شکوہ کرین اور حال دل کس سے کہین
اپنے حال زار پر جب مہربان کوئی نہو

حق تو یہ ہے اس ہماری ہستی موہوم کا
اے خدا گر تو نہو تو پاسبان کوئی نہو

جنکے دل ہمراز دشمن ہی ہمارا ہوگیا
ایسا بھی یارب کسی کا رازدان کوئی نہو

دل مین گھٹ گھٹ کر رہے ارمان خوشی سے مری
یون زبان رکھکر دہن مین بے زبان کوئی نہو

دیدۂ دل سے تو دیکھو رو رہے ہو کیون عزیز
پردۂ چشم تمنا مین نہان کوئی نہو

رباعی کے تمر کچھ بھی نہین - (انیس)
ہر نخل برومند ہے یا حضرت باری
پھل ہمکو بھی ملجائے ریاضت کا
ہماری -

برون - (ت - بکسر اول وضم دوم بیرون کا مخفف) صفت باہر - مصحفی ذرا سمجھ کے قدم گھر سے یار باہر رکھ - برون در کوئی تا نہ دامیدوار نہ ہو - اردو مین زبانون پر بضم اول ہے -

بُرون سے بُرا - انتہا کا خراب (ناسخ) بُرون سے بُرا آپ کو جانکر تو اگر اے دل اپنا بھلا چاہتا ہے -

برہ - (ھ بکسر اول وفتح دوم - س ورہ ترک کرنا) مذکر ۱ جدائی ۲ ایک قسم کا گیت جسمین فراق کی مصیبت کا بیان ہوتا ہے -

برّہ - (ف - بفتح با وتشدید را نیز بفتح اول ودوم وتخفیف دوم) مذکر ۱ بکری یا بھیڑ کا چھوٹا بچہ - حلوان ۲ (علم نجوم) برج حمل

برّۂ فلک - برج حمل -

بَرہا - (ھ بفتح اول وسکون دوم - مذکر ۱ کھیت ۲ (س - باری - پانی) وہ نالی جس کے ذریعہ سے پانی کھیت کو یا ایک مقام سے دوسرے مقام کو لیجائین (عاشق) ہولی جمن مین کھیلی تھی بھر گئے برہے رنگون سے بہتا ہے بدلے پانی کے آج میان سبزہ رنگ -

بِرہا - (ھ بکسر اول وسکون دوم - برہ - مزاق - ہجر) مذکر - فراق کے مضمون کا گیت -

بُرہان ۱ (ع بضم اول وسکون دوم) - مونث - دلیل قاطع - بیان واضح - قطعی دلیل یقینی دلیل ۲ (اصطلاح منطق) ایک قیاس ہے جو مرکب ہوتا ہے مقدمات یقینیہ سے تاکہ دوسرے مقدمہ یقینیہ کا نتیجہ حاصل ہو جیسے سب انسان حیوان ہین اور ہر حیوان جسم ہے یہ ایک قیاس ہے جو مقدمات یقینیہ سے مرکب ہی نتیجہ یہ نکلا کہ ہر انسان جسم ہے

بُرہان اِنّی - (ع) ایک قسم دلیل کی جسمین معلول سے علت کیطرف اشارہ کرین -

بُرہان لِمّی - (ع) ایک قسم دلیل کی جس مین علت سے معلول کیطرف استدلال کرتے ہین -

---

۱ برہان اور دلیل کا فرق - دلیل عام ہے - اور برہان خاص یقینی دلیل جسمین شک و شبہہ نہ رہے برہان ہے -

برہسپت یا برہسپتی ۔ (س) مذکر ۱ پنجشنبہ ۔ جمعرات ۲ (نجوم) مشتری ۔ برجیس ۔ قاضی فلک

برہم ۔ (ف) بفتح اول وسوم صفت ۱ پریشان ۔ آشفتہ ۔ بے ترتیب ۔ ناراض ۔ خفا ۔ (کرنا ہونا کے ساتھ) (بھر) مین پریشان اور مری بزم برہم ہوچکی ۔ گردشین کرتا ہے اب یہ آسمان کس کے لئے ۔

برہم ودرہم ۔ تتر بتر ۔ پریشان خراب ۔ مصحفی) تمکو نصیب روز بنانا ہو زلف کا ۔ اپنا تو حال برہم ودرہم بہت ہے بیان ۔

برہمی ۔ مونث ۔ ابتری ۔ پریشانی ۔ غصے کی حالت ۔

برہم ۔ (س) ۱ خدائتعالے ۔ خالق ۲ روح ۳ ویدکی کتابین ۴ برہمن ۔

برہما ۔ (س) خالق ۔ برہما اوتار ۱ نمونہ خدا کی قدرت کا ۔

برہم بھوج ۔ برہمن کی دعوت

برہماورت ۔ (س) ہندوستان کا وہ حصہ جو دہلی کے شمال ومغرب مین دو دریاؤن سرسوتی اور درشدوتی کے بیچ مین ہے ۔

برہمچاری ۔ (س) مذکر ۱ ویدکا عالم ۲ وہ شخص جو علم وید حاصل کرنے کیلئے سیاحی کرے ۳ برہمن کی عمر کے چار حصّون سے پہلا حصہ جسمین وہ صرف وید پڑھتا ہی

برہمن ۔ (ف فارسی مین برون قلمزن بمعنی بت پرست وزنّار بند ہی علماء ہنود کی نسبت اسکا اطلاق ہوتا ہے ۔ ہندؤن کے عقیدے مین برہمہ ایک بڑی مقدس فرشتے کا نام ہے ۔ جسکی پرستش ہوتی ہے بعض اہل لغت کہتے ہین کہ براہام زردشت کا نام تھا ۔ بیاس حکیم ہندوستان سے ایران گیا اور براہام سے ملاقات کی بعدہ اسکا پیرو ہوگیا اور ہندوستان آکر اسکے طریقے کی تعلیم دی جنھون نے ان عقائد کو مانا انکو برہمن کہنے لگے ۔ عربی قاعدے سے برہمہ کی جمع براہمہ ہوگئی ۔ برہمن کا مخفف بہمن ہے ۔ تلفظ ۔ بفتح باورا ۔ دنیز بسکون را وفتح ہا ۔

(س) بین بفتح اول و دوم و سکون سوم و فتح چہارم ہے) مذکر ۱ ہندون کی چارون ذاتون مین ایک اعلےٰ ذات ۲ ہندون کا پجاری ۳ خدا شناس ۴ بت پرست ۵ جنیو باندھنے والا ۶ پیشوا بت پرستون کا ۷ عالم قوم ہنود کا ۸ حکیم دانشمند -

برہمن بچہ - برہمن کی اولاد

برہمن زادہ - جو برہمن سے پیدا ہو -

برہمنی - (س) مونث - برہمن کی عورت - برہمن قوم کی عورت

برہم ہتیا - (ھ) مونث برہمن کا مار ڈالنا -

برہمن - (س بکسر اول و سکون دوم و فتح سوم و نیز بکسر اول و فتح دوم و سوم - عم - صفت - وہ عورت جو فراق محبوب کی صدمے سہتی ہو - برد گن -

برہنہ - (ف بفتح اول و سکون را و فتح ہا و نون و نیز بفتح را و نون و سکون ہائے اول و دوم) صفت کھلا ننگا - عریان - (کرنا ہونا کیساتھ) (امیر) قاضی برہنہ سر ہے تو زخمی ہے محتسب - شاید کہ پی گئے ہین بہت بادہ خوار آج (زشتک) عشق سے جس برہنہ پا کو ملی تکلیف سیر - سات اقلیمون سے صحرا مغیلان بڑھگیا -

برہنہ پا - صفت - ننگے پاؤن بغیر جوتا پہنے -

برہنہ پیر کا بالکا - (برہنہ پیر ایک مجذوب کا نام ہے جو برہنہ رہتے تھے) اُس شخص کو کہتے ہین جو ننگا دھڑنگا پھرتا ہو (طرحدار لونڈی) ہان وہی ہین کہتی ہون ننگ دھڑنگ برہنہ پیر کا بالکا کون نکل آیا -

برہنہ سر - (ف) - صفت بغیر ٹوپی دے - ننگے سر -

برہمنگی - (ف) مونث ننگا پن - لچا پن -

برہی - (ھ) - مونث - روٹی جس مین دال یا قیمہ بھر کر پکائین خواہ کڑاہی مین تل لین -

برھیلا - بڑھیلا - (س) مذکر - جنگلی سور -

بری - (ھ - بر بمعنی شوہر) ۱ - مونث ۱ شادی کی پوشاک

ساچق کے روز دولھا کی طرف سے
دولھن کے یہان کپڑے - زیور -
میوہ مٹھائی - ایک پاپوش زنانہ
رنگین - سر بند ٹھلیان - سہاگ پڑا
پٹھلیل - پان کھلیین - ناڑے جاتے
ہین - تھلیون مین سفید شکر چھوارے
نارجیل - کشمش - بادام سنگھاڑے
مہندی - کوزہ نبات ہوتے ہین
جوڑون اور زیور اور میوے کی
کوئی مقدار مقرر نہین مقدور
پر ہے - جوڑے اور زیور واپس
آتا ہے باقی سب چیزین عروس کے
یہان رہتی ہین - ایک جوڑا جو سب
مین بہتر ہوتا ہے اور پاپوش عروس
کو پہنا کر رخصت کرتے ہین اس
رسم کو بری یا ساچق کہتے ہین -
(جانصاحب) جوڑا بری مین آیا
بڑی دھوم دھام کا کھانا
جو دال سے بنایا جاتا ہے اصل
مین بڑی ہے لیکن زبانون پر
بری بھی ہے -

بری آنا یا جانا - ا - لازم
ساچق کا دولھن کے مکان پر دولھا
کے مکان سے پہنچنا - یا روانہ
ہونا -

بری - (ع) صفت - آزاد - مستثنیٰ
بے جرم - پاک فارغ - سبکدوش
بے گناہ - بے عیب - بے قصور (کرنا
ہونا کے ساتھ) -

بری الذمہ - (ع) صفت
ذمہ داری سے مستثنیٰ - غیر ذمہ واری

بری - (ھ) مونث - یہ کلمہ نیلیان
ہاتھی کے روکنے کے واسطے زبان
پر لاتے ہین -

بری - (ھ) بفتح اول و دوم و
کسر ہمزہ و سکون یا - مذکر - پان
بیچنے والا - پان بونے والا -

بہری - دیکھو "ببر"

بہری - (ھ) لفظی معنی بیج کا چشمہ
غلے کا چشمہ) مونث غلہ ہاتھ سے باہ
مین ڈال کر بونا -

بری - (ھ) صفت مونث کی
ناقص - خراب - دیکھو برا -

بری آنکھ ڈالنا - لازم - بری
نظر سے دیکھنا - خراب نیت سے
دیکھنا -

بری آنکھ سے دیکھنا متعدی
بری نیت سے دیکھنا (شاد) سو دیکھکر
خار ہو سو مجھے جو ذری آنکھون سے
نرگس اے گل تجھے دیکھے جو بری

آنکھون سے -
بُری آنکھ سے گھورنا متعدی
قہر سے دیکھنا - (رند) وہ گھورتے
ہین بری آنکھ سے پھر اب ہر بار
ہین دیکھتا ہون مقدر دکھائے
گا پھر کیا -

بُری بات - فعل بد - بُرا کام
نکما کام - بُرا فعل - نازیبا بات -
(داغ) خوبیان لاکھ کسی مین ہون
تو ظاہر نہ کرین - لوگ کہتے ہین
بُری بات کا چرچا کیسا -

بُری بست - عو - حرام
چیز - سور - (فقرہ) مجھے تم سے
ایک کوڑی زیادہ لینا بُری بست
ہے -

بُری بست بکھاننا - لازم
عو - بُرا بھلا کہنا - (جانصاحب)
کب میری بُری بست بکھانی نہین
تونے -

بُری بلا - آفت (غالب)
کہون کس سے مین کہ کیا ہے شب
غم بری بلا ہے مجھے کیا بُرا تھا مرنا
اگر ایک بار ہوتا -

بُری بھلی جاننا - لازم -
نیک و بد کی تمیز ہونا - ہوشیار
ہونا - (داغ) بات میری کبھی
سنی ہی نہین - جانتے وہ بری
بھلی ہی نہین -

بُری بھلی کہنا - لازم - دہلی
اچھی بُری حالت بیان کرنا (داغ)
تمسے چھپے گا عشق یہ کہنے کی بات
ہے - کیا کچھ بری بھلی نہ کہین گے
کسی سے ہم -

بُری بننا - لازم - ناگوار ہونا
صدمہ ہونا (داغ) بنتی ہے بُری
کبھی جو دل پر - کہتا ہون بُرا ہو
عاشقی کا -

بُری بنانا - ا - متعدی مصیبت
ڈالنا - (فقرہ) اللہ کسی پر بُری نہ
بنائے -

بری بنی ہے - ا - بُری حالت
ہے مصیبت کا وقت ہے -

بُری چال - ا - بد وضعی -
(داسوخت امانت) پاؤن کیا
جلد بُری چال سے آگاہ ہوے
راہ پر آنے نہ پائے تھے کہ گمراہ
ہوئے -

بُری چیز - عو - بُری بست
بُرے حال سے - تابع فعل
خراب حالت مین - پٹے حالون

(امانت دا سوختہ) اچھی پوشاک پہنے کا کبھی شوق نہ تھا - دیکھا کرتے تھے بُرے حال سے ہم تجھکو سدا

بُرے حالون جینا - لازم عو - افلاس کی حالت مین زندگی کاٹنا - خراب حالت مین بسر کرنا مصیبت مین زندگی بسر کرنا - (مراۃ العروس) اے عورتو کیا تمکو ایسے بُری حالون جینا کبھی ناخوش نہین آتا -

بُری خبر - کسی مصیبت یا موت کی خبر (لانا - دینا آنا کیساتھ)

بُرے دل سے - تابع فعل بے اعتنائی سے - بے پروائی سے ناخوشی سے - ناگواری سے بدنیتی سے - (عاشق) بوسہ لیکر بھی کچھ بھلا نہ ہوا - تم نے کیسا دیا بُرے دل سے -

بُرے دن - تابع فعل یا مصیبت کے دن - منحوس دن ۲ بیماری کے دن (گلزار نسیم) دکھلائی بُرے دنون نے شامت مردی کی رہی نہ کچھ علامت - (بحر) مجھ سے بُرے دنو نمین یہ اچھے ہون وہم ہے - کیا اعتماد شام کا کیا اعتبار صبح -

بُری زبان - بدزبانی بیہودہ گوئی - (نبات النعش) حسن آرا خفا ہوکر بولی نوج اس مکتب کی لڑکیون کی کیا بُری زبان ہے نہ بادشاہ دیکھین نہ وزیر جو چاہا بک دیا -

بُری ساعت - منحوس گھڑی ۲ نکالا کاروان خط نے بھی آکر نہ اے ناسخ - مراد دل کیا بُری ساعت گرا چاہ زنخدان مین -

بُری سمانا - لازم - خراب دہن ہونا - بیطرح دہن ہونا - (بحر) ہوا ہون جب سے عاشق رنج ہوتا ہے نصیحت سے - خدا حافظ ہے عزت کا سمائی ہے بُری دلمین -

بُری سُنائی - بے ڈھب کہی - ناگوار بات کہی - بُری خبر سنائی - مرضی کے خلاف کسی بات کے سننے پر بولتے ہین - (ذوق) آئی ہی گھر سے تو نے پھر جانیکی سنائی ہو جاون سُن نہ کیونکر یہ تو بُری سنائی - (فقرہ) تمنے صاحب سلامت ترک کرنیکی بُری سُنائی -

بُری سوجھنا - لازم خراب معلوم ہونا (امیر) بُرا دُخت رزکو کہے کیون نہ واعظ بُرے کو بھلی بھی بُری سوجھتی ہے -

بُرے سے سب ڈرتے ہین مثل - بدمزاج سے سب خوف کھاتے ہین (داغ) تمھاری بدمزاجی سے ہمین کیونکر نہ خوف آئے مثل مشہور ہے صاحب بُرے سے سب ہی ڈرتے ہین -

بری صحبت - مونث بدوضع لوگونکا مجمع - خراب لوگونکا مجمع (فقرہ) لڑکا بُری صحبت مین پڑکر آوارہ ہوگیا -

بُری طرح سے آنکھ پڑنا - دیکھو آنکھ پڑنا -

بُری طرح پیش آنا - لازم سختی سے برتاؤ کرنا - (داغ) آپ شب کو جو چھپ کے جائینگے - ہم بُری طرح پیش آئینگے -

بُرے کام کا بُرا انجام - مقولہ - بدچلنی اور بداعمالی کا نتیجہ خراب ہوتا ہے - (داغ) نالے کرنے دل ناکام بُرے ہوتے ہین - کہ بُرے کامون کے انجام بُرے ہوتے ہین

بُرے کی جان پر - عو - دشمن پر (بھار عشق) بس چلے تو مین اور دیدون زہر - بُرے کی جان پر خدا کا قہر -

بُرے کی بُرائی مین نہ بھلے کی بھلائی مین - سب سے الگ تھلگ رہنے والے کی نسبت بولتے ہین -

بُری گت - مار دھاڑ - بری حالت - بُرا دن - برا حال (کرنا ہونا بنانا کے ساتھ) (قلق) تماشا چاہنے والون کا دیکھو کیا بُری گت ہے - (فقرہ) تم نے ملزم کو پکڑ کے چھوڑ دیا مین تو بُری گت بناتا -

بُری گھڑی - مونث - عو - بُری ساعت -

بُری لت - خراب عادت دیکھو برا کام -

بُرے پھن - مذکر - عو - برے کام - بُری عادت -

بُری لگنا - لازم - ناگوار ہونا ۵ اے داغ آہ کی تو غضب کونسا کیا ایسی بُری لگی دل خانہ خراب کی -

بُری مت - خراب عقل - ضدی طبیعت ۵ یہ داغ ہماری

نہین سنتا نہین سنتا - ایسی بھی الہی نہ بُری مت ہو کسیکی -

بُری نوبت ہونا - ا - لازم حالت خراب ہونا - (امانت) ملائی اُس نے شہنا سے جو دُھن اپنے ترانیکی ندامت سے بُری نوبت ہوی نقار خانے کی

بُری نظرون سے تکنا یا دیکھنا یا گھورنا - متعدی ! غصے کی نظر سے دیکھنا ۲ بدنیتی سے تکنا - (رشک) ساتھ سوتے ہی بُری نظرون سے وہ تکنے لگا -

بُری نظر والا - صفت - بدنظر بدنیت - (قدر) ہم نے گھوڑا تو ہنسکے فرمایا - اچھے آئے بُری نظر والے -

بُرے وقت - تابع فعل ا - نامناسب وقت پر - (فقرہ) آج صاحب کو کچہری جانیکی جلدی تھی میم نے بُرے وقت غمزہ کیا ۲ مصیبت مین مفلسی مین -

بُرے وقت کا اللہ بیلی - مقولہ مصیبت مین کوئی ساتھ نہین دیتا اللہ مددگار ہوتا ہے -

بُرے وقت کا کوئی شریک (ساتھی) نہین - مقولہ مصیبت کی حالت مین ہمدردی کرنیوالا نہین ملتا ہے شریک کوئی بُری وقت کا نہین اے تجمل - جسد کو بچھو گئی ہے لحد کے غار مین روح -

بُرے وقت یہ آڑے آنا لازم - مصیبت کے وقت یا افلاس کی حالت مین مدد کرنا - (داغ) آدمی وہ ہے جو ڈھونڈھے نہ سہارا کوئی کہ بُرے وقت مین آڑے نہین آتا کوئی -

بُرے وقت مین کام آنا یا بُرے وقت کام آنا - لازم - بُرے وقت مین امداد کرنا - (داغ) یہ سمجھکر کہ تجھے اے موت لگا رکھا ہے کام آنا ہے بُرے وقت مین آنا تیرا - (ناسخ) کہان کا زر بُرے وقت اہل جوہر کام آتے ہین - کوئی زردار بنواتا نہین تلوار سونے کی -

بُرے مین کوئی ساتھ نہین دیتا - مقولہ مصیبت مین عزیز اقربا - دوست - آشنا سب کنارہ کر جاتے ہین (ناسخ) دیتا ہے کہان ساتھ بُرے وقت مین کوئی تپھر کو لگی چوٹ شرارے نکل آئے

بریار - (بفتح اول وسکون دوم سی دری یار - مضبوط - شدید) صفت (مجازاً) وہ آرضی جو زرخیز - سیر حاصل ہو -

بَرِیارا - (ھ) - مذکر - ایک قسم کی گھاس جس کی چھال کام آتی ہے

بُریان - (ف) صفت بھُنا ہوا - تلا ہوا -

بُریانی - (ف) مونث - ایک قسم کا نمکین پلاؤ جسمین گوشت بھی بگھار ڈالتے ہین -

بَرِیّت [1] (ع بفتح اول وکسر دوم ویائے مشدد مفتوح وتائے ساکن) مونث - رہائی - نجات - معافی و آزادی - سبکدوشی - پاک ہونا - صاف ہونا - بیجرم ہونا - بیقصور ہونا - صفائی -

بَریت - (ھ بفتح اول وسکون دوم وفتح سوم وسکون چہارم) مونث وہ نشان جو کسی لکڑی یا چیز کی مار سے جسم پر پڑ جائے (مصحفی) کیسی اب انکی دھوپ مین جلتی ہین بریتین - سائے مین یان پلے تھے جو ناز ونعم کے ساتھ -

بریت - (ھ بفتح اول وسکون دوم وکسر سوم وسکون چہارم) مونث موٹی رسّی جس سے پُر کھینچتے ہین -

بریٹھا - (ھ بفتح اول وکسر دوم و سکون یائے مجہول - س داری پانی ستھا کھڑا ہونا) [1] مذکر دیکھو برا ٹھا [2] تیسری قسم کی زمین [3] وہ آراضی جسمین حال مین شکر بویا ہو -

بریٹھن - (ھ بفتح حرف چہارم مونث - دھوبن - (ھولی کی جورو

بریتج - (ھ بفتح اول وکسر دوم وسکون یائے معروف وجیم مونث پانون کی بھیٹ -

بریتج لوڈر (انگ Breech loader) مونث پیچھے سے بھرنی والی بندوق

بَریرا - (ھ بفتح اول وکسر دوم وسکون یائے مجہول) مذکر عنبر

---

[1] بریت اور رہائی کا فرق - بریّت مین مقدمہ فیصل ہوجاتا ہے اور ملزم بیگناہ ثابت ہوجاتا ہے لیکن رہائی مین بالفعل وجہ ثبوت کامل نہ ملنے کے ملزم چھوڑ دیا جاتا ہے پھر جب کبھی ثبوت مل جائے ماخوذ ہوسکتا ہے -

بریز بریز کرنا یا کہنا۔ (زبختن ف۔ کسی چیز کا گر کے بکھر جانا بریز اسکا امر ہے) لازم۔ ہاری ماننا دبنا ہا ہا کرنا۔ افسوس کرنا۔ شکوہ شکایت کرنا۔ (فقرہ) ارے میان ایک طالب علم ہم تھے کہ سارے ہم جماعت بلکہ بخدا اُستاد بریز بریز کرتے تھے۔

بریشم۔ (ف) مذکر۔ ابریشم۔

بریک۔ (انگ Brake) مذکر۔ ریل کی وہ گاڑی جسمین مال روانہ ہوتا ہے۔

بریگیڈ۔ (انگ Brigade) مذکر فوج کا ایک حصّہ۔ توپ خانہ رسالے اور پیدل کی فوج۔

بریلی جانیکا کام کیا مقولہ (بریلی مین چند سال پیشتر بہت بڑا پاگل خانہ تھا۔ پنجاب مین بجائے بریلی کے لاہور کہتے ہین۔ جہان بہت بڑا پاگل خانہ ہے) اُس شخص کی نسبت کہتے ہین جو پاگلون کی کوئی حرکت کرے یا خلاف عقل کوئی کام کرے۔

بریں۔ (ف بفتح اول و کسر دوم و سکون یائے معروف و نون غنہ بر۔ بلند۔ برتر + ین نسبت کا)۔ صفت۔ عالی۔ بلند۔ برتر جیسے عرش بریں۔ خلد بریں۔ فردوس بریں۔ بہشت بریں۔

بَرّین۔ (ع۔ بَرّ کا تثنیہ بہ اعلان نون) مذکر۔ عرب اور روم مراد ہوتے ہین۔

بَرّیں۔ نون غنہ (ھ) ۱ کسم کا بیج ۲ بَرّ (بھنی بھڑ) کی جمع۔

بَرِیّہ۔ (ع بفتح اول و کسر دوم و یائے مشدد مفتوح و ہائے مختفیہ ساکن) خلق اللہ۔ مخلوق

بڑ۔ (س) ۱ مذکر۔ (لکھنؤ) برگد (انشا) بڑ نے بھی کھسوٹی اپنی ڈاڑھی ۲ مونث۔ جھک۔ بکواس۔ دیوانون مجذوبون کی باتین جو بیخودی کے عالم مین کہتے ہین ۳ سمجھ لیتے ہین مطلب اپنے اپنے طور پر سامع۔ اثر رکھتی ہے آتش کی غزل مجذوب کی بڑ کا ۴ بڑا کا مخفف تنہا استعمال مین نہین ہے۔

بڑ مارنا۔ لازم۔ مجذوبانہ باتین کرنا۔ لفاظی کرنا۔ (بحر) بڑ مار اٹھا پھر نہ سکا رازِ محبت۔ ہر مست ہے شیشے کیطرح پیٹ کا ہلکا

بڑ مین آنا۔ لازم۔ جوش مین

آنا - (بحر) حور عین سننے کیلئے آئین گی افسانہ عشق - آگیا بڑ میں کسی روز جو دیوانۂ عشق -

بڑ لگانا - متعدی - بہت بکنا -

بڑ لگنا - لازم - جھک ہونا

بَڑ (ھ) بڑا کا مخفف صفت مرکبات میں مستعمل ہے -

بڑ بُولا - صفت - عم شیخی باز فضول بکنے والا - چلّا کے بولنے والا -

بڑ بھگوا - صفت - عم کوڑن -

بڑ بینیا - (بڑ - بڑا - بینی ناک) ا - صفت (لکھنؤ) ۱ بڑی ناک والا کبوتر - وہ کبوتر جسکی ناک بڑھاپے سے یا پیدائشی بڑی ہو ۲ (مزاح سے) بڑی ناک والا آدمی

بڑ پیٹیا - صفت - بڑے پیٹ والا - لالچی - بہت کھانیوالا -

بڑپن بڑپنا - مذکر - عم - بڑائی - بزرگی - جاہ - شان و شوکت -

بڑ پچی - ا - زن دراز دستان

بڑ دنتا - صفت (لکھنؤ) بڑے دانت والا -

بڑکا - صفت (عو) - عم ۱ جو عمر میں بھائیوں سے بڑا ہو ۲ بڑا

بڑ کنا - صفت (لکھنؤ) بڑے کان والا -

بڑ کنی - صفت (لکھنؤ) ۱ بڑے کانوں والی ۲ نواب آصف الدولہ مرحوم کی ہتھنی کا نام جسکا جوڑا دل بادل کے ہاتھی سے ملایا تھا -

بڑ نکا (صفت (لکھنؤ) بڑی ناک والا -

بڑا - (ھ) صفت - مذکر ا چھوٹا کی ضد - کلان - وسیع - دراز - لمبا کشادہ - چوڑا - چکلا ۲ اعلیٰ نمایاں عظیم الشان - (میر ع) ذلیل کیسی ہیں انکی ہے گو کہ ذات بڑی ۳ بھاری - ضخیم - (فقرہ) نور اللغات بڑی کتاب ہے ۴ اونچا - بلند - عظیم الشان - (فقرہ) آلہ آباد میں بہت بڑا سرکاری قلعہ ہے ۵ عالی خیال معزز جلیل القدر عالیجناں - فیاض - بلند حوصلہ

اولوالعزم - ذی عزت (فقرہ) سکندر بڑا شخص تھا ۲ گران ڈیل طویل - بہادر - شہزور (فقرہ) رستم بڑا پہلوان تھا ۳ بہتر - عمدہ ۴ عمر مین زیادہ مرتبے مین زیادہ - حیثیت یا قدمین زیادہ ۵ (طنزاً) قابل تحسین مدح وثنا کے لایق (منیر) رونے سے اٹھکے رقیبونکو بلانا کیسا - منھ تو دھو رکھو بڑے سانسنے آنیوالے ۶ افسر سردار ۷ علے لاے موٹا - بھاری - بھرکم ۸ امیر - دولتمند - مالدار ۹ بہت نہایت - کثرت سے (فقرہ) اس سال فروری مین بڑا جاڑا پڑا (فقرہ) آپ بڑے بے شعور ہین آج بڑی دھوپ پڑی ۱۰ سنگین - سخت (فقرہ) ملزم نے بڑا جرم کیا اسکو معمولی سزا کافی نہین ہے ۱۱ ضروری جلد ہی - (فقرہ) مجھکو بڑا کام ہے اب ٹھہر نہین سکتا ۱۲ عمدہ بیش قیمت ۱۳ امرتی - سرپرست آباد اجداد - باپ دادا (فقرہ) کوئی بڑا سرپرست نہین ہے زید بالکل آزاد ہے جو چاہے کرے ۱۴ لمبا کرنا - تمنگو زبان کا نغمہ ہے) مونگ یا اردکی تلی ہوئی ٹکیا (انشا) بڑائی میرے ٹھینگے پہ

خدائی رات مین مین نے - بڑے ایسے بہت سارے کڑھائی بیچ تل ڈالے -

بڑا آدمی - امیر - ذی عزت - (شعور) رکھتا ہے جو صفات بزرگی وہ ہے بزرگ - نظرون تلے نہین ہین بڑے آدمی بڑے -

بڑا آدمی دال کھائے تو سادہ حال - غریب کھائے تو کنگال - ا - مثل - ایک ہی بات مین کسیکو عزت کسیکو ذلت -

بڑا آزار - عو - سل - دق - (منیر) دور پاراب مین ڈرتی ہون ہر بار دشمنون کو نہو بڑا آزار -

بڑا آیا - (طنزاً) - حق نہین ہے منصب نہین ہے - اتنی وقعت نہین ہے - (جانصاحب) باغ کا میوہ اپنے توڑکے سب بھیجدیا - جانصاحب بھی بڑا ڈال کا آیا ٹوٹا - (منیر) مجھے سربکف جو دیکھا تو وہ جان نثار بولا - بڑے سرفروش آئے بڑے جان نثار آئے - (امیر) تیغ قاتل سے مین لپٹا تو وہ ہنسکر بولے - یہ بڑی آئے گلے مجھکو لگانیوالے -

بڑا استاد - گرو - ہوشیار

چالاک ۔ سب غزل سُن سنکے وہ بولے سحر ۔ ایک مرشد ہو بڑے اُستاد ہو ۔

بڑا اندھیر ہے ۔ بہت ظلم ہے (صبا) شب تار لحد ہے روز روشن اپنی نظر و نمین ۔ بڑا اندھیر ہے سودا ہوا ہے زلف شبگون کا ۔

بڑا استنجا کرنا ۔ لازم ۔ (دہلی) آبدست لینا ۔ پیخانہ پھرنیکے بعد ڈھیلون سے طہارت کرنا ۔ پیخانہ پھرنا ۔

بڑا بچارا ۔ بڑی بچاری تحقیر کے واسطے ۔ (مراۃ العروس) ساس نے کہا بیٹی نوج کسیکو کسی سے ایسا عشق ہو جیسا تمکو بنّو کا ہے اگر ایسا ہی دل چاہتا ہے تو اُسیکو بلا بھیجو مزاجدار نے کہا واہ بڑی بچاری بلانیوالین ایسا ہی بلانا تھا تو کل اسکو بلاکر چوڑیان پہنوائی ہوتین ۔

بڑا بوڑھا ۔ مذکر ۔ مربی ۔ سرپرست ۔ بُزرگ ۔ باپ دادا ۔ والی وارث ۔

بڑا بول ۔ مذکر ۔ عو ۔ خودستائی شیخی ۔ غرور ۔ غرور کا کلمہ ۔ تکبر ڈینگ (رشک) کھلے بڑا بولا ۔ بڑا بول پر نہ بوی جل جل مرے کہتی ہے دہن بے زبان سے توبہ ۔

بڑا بول آگے آنا ۔ لازم مغرور کا ذلیل ہونا ۔ غرور کی سزا ملنا ۔ (داغ) مسخر کر لیا آخر کو بنگالی کے جادو نے ۔ بڑا بول آگے آیا ہم جو بولے تمھے لڑکپن مین ۔

بڑا بول بولنا ۔ لازم ۔ غرور کرنا ۔ شیخی مارنا ۔ غرور کا کلمہ منہ سے نکالنا لاف زنی کرنا ۔ (داغ) کیون ہے خاموش لب تو کھول ذرا ۔ وہ بڑا بول ابتو بول ذرا

بڑا بول پیش آنا ۔ لازم بڑا بول آگے آنا ۔ (شوق) عشق اک روز رنگ لائیگا ۔ وہ بڑا بول پیش آئیگا ۔

بڑا بول سامنے آنا ۔ لازم بڑا بول آگے آنا ۔

بڑا بول قاضی کا پیادہ ۔ ایک نہ ایک دن آگے آئیگا ۔ ا ۔ مثل ۔ مغرور بہت جلد ذلیل ہوتا ہے ۔ غرور کا نتیجہ بہت جلد ملتا ہی (ذوق) کیون تکبر بولتا یہ بندہ

محکوم القضا - گر بڑا بول اپنا قاضی کا پیادہ جانتا۔

بڑا بول ہو کر رہتا ہے ۱ تکبر اچھا نہین اسکا نتیجہ بھگتنا ہی پڑتا ہے ۲ جو مشہور ہو جاتا ہے ہو کر رہتا ہے۔ زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو۔

بڑا بول نہ بولئے بڑا لقمہ نہ کھائے۔ مثل۔ تکبر کرنا۔ اور بڑا لقمہ کھانا دونون مضرت مین برابر ہین۔

بڑا بیڈھب۔ صفت ۱ بیخوف۔ سرکش۔ نافرمان۔ خودغرض ۲ نرالا۔ ٹیڑھا ۳ چوکس ہوشیار۔ چالاک۔ اسکی نسبت بھی کہتے ہین جو کسیکے قابو کا نہو۔

بڑا بیٹا۔ ا۔ وہ بیٹا جو عمر مین اور بیٹون سے بڑا ہو۔

بڑاپا۔ (ھ) مذکر۔ (عو) بزرگی۔ بڑائی (فقرہ) دونون لڑکون مین تین برس کا چھٹاپا بڑا پا ہے۔

بڑا پتھر۔ ا۔ بڑا ظالم بہت سنگدل۔ کرّر (ذوق) ہم تو ان کے دل کو جذب دل سے کھینچے جائینگے پر بڑے پتھر ہین یہ مشکل سے کھینچے جائینگے۔

بڑا پلّا کیا۔ بہت دور گئے۔ (امیر) بہت اونچے گئے موسیٰ تو کوہ طور تک پہنچے بڑا پلہ کیا عیسیٰ نے کھینچے چرخ پر چلے۔

بڑا پیٹ ہے۔ بہت کھانے والا ہے۔ بہت رقم ہضم کرنیوالا ہے (فقرہ) جمعدار حوالدار کو دینے کا منہ نہین ہے انکے پیٹ بڑے ہین۔

بڑا تقدیر والا۔ خوش نصیب (داغ) الٰہی عاشقی مین ہم بڑی تقدیر والے ہین سنے ہین خوش گلو کیا کیا چنے ہین خوبرو کیا کیا۔

بڑا تیر مارا۔ طعن سے کہتے ہین یعنی بہت بڑا کام کیا۔ بڑی ہمت کی۔ بہت حوصلہ کیا۔ (داغ) نہ تھی تاب ایدل تو کیون چاہ کی۔ بڑا تیر مارا اگر آہ کی۔

بڑا جاڑا پڑا۔ جب موسم بہت سرد ہوتا ہے تو کہتے ہین۔ (داغ) کہتے ہین عاشق یہ تیری سرد مہری دیکھکر۔ اب کے بے موسم بڑا جاڑا پڑا پالا پڑا۔

بڑا جانور ا سور ۲ گائے بیل۔

بڑا جنگی۔ نون غنہ۔ صفت (عو) بہت بڑا۔ وزنی۔ (فقرہ) یہان ایک بڑا جنگی حقہ ہر وقت بھرا رہتا ہے۔

بڑا جگر۔ بڑا حوصلہ۔ بڑی ہمت۔

بڑا جگرا عو۔ بڑی ہمت بڑا حوصلہ۔

بڑا جلا۔ (عو) زچہ کا چالیسوین دن کا غسل (مثنوی عالم) جشن عشرت علی العموم رہے۔ بڑے جلے تلک یہ دھوم رہے۔

بڑا چیچا بنا کر چھوڑ دونگا۔ خوب ذلیل کر دونگا۔ اچھی طرح بدلا لونگا۔

بڑا چنڈال ہے۔ بڑا بدذات ہے۔ ایذا رسان ہے۔ سرکش ہے۔ منحوس ہے۔ بڑا بخیل ہے۔

بڑا داتا۔ بڑا سخی۔ بہت دینے والا (شوق قدوائی) دل بڑا اور درد تھوڑا یہ گلہ ہے اے خدا تو بڑا داتا ہے تو بے انتہا ہے کیون نہ دے۔

بڑا در بار۔ عم۔ پائخانہ۔

بڑا درجہ ا بلند مرتبہ ۱۲ عو۔ نتیجہ۔

بڑا دل ہے۔ بہت عالی حوصلہ بلند ہمت ہے۔

بڑا دن۔ مذکر انگریزی بڑا تہوار جو پچیسوین دسمبر کو ہوتا ہے (انگریزی حساب سے رات کے بڑھنے کی انتہا اور دن کی بڑھنی کی ابتدا اسی تاریخ سے ہوتی ہے) حضرت عیسیٰ علیہ کی پیدائش ۲۵ دسمبر کو ہوئی تھی اسوجہ سے عیسائی اس روز بڑی خوشی مناتے ہین (ناسخ) مشہور بڑا دن ہے یہ کیون دنیا مین۔ کوئی نظر آتی نہین توجیہ ہمین۔ ہے رات بڑی تمام راتون سے آج۔ اس جشن کو لازم ہے بڑی رات کہین۔

بڑا دیدہ ہے۔ (عو) شوخ چشم ہے۔ بیباک ہے۔ نڈر ہے (فقرہ) اس لڑکی کا بڑا دیدہ ہے بھری محفل مین شوہر سے لڑتی ہے۔

بڑا را اچھا ہے۔ عم۔ فتنہ پرداز ہے۔ شریر ہے۔ ہوشیار ہے

بڑا آہستہ پکڑنا - لازم
۱ (دہلی) دور کا سفر اختیار کرنا
یعنی مرجانا -
بڑا ارو گ - مذکر - (عو) منہ دق
(بحر) دشمن کو بھی نہو یہ بڑا روگ ہجر کا
سو دن کے ہم علیل ہوے ایک
رات مین -
بڑا سر اٹھایا - بہت فساد
پھیلایا -
بڑا شور ہے - بڑا بدذات
شریر ایذا رسان یا نافرمان ہے
بڑا شخص - صفت ۱ عالی
حوصلہ - بلند ہمت - اولوالعزم -
مالدار - دولتمند - تجربہ کار - ذہین
عالی دماغ ۲ (طنزاً) فطرتی - حرامزادہ
بڑا شہدا ہے - بڑا شریر
ہے - بیہودہ ہے -
بڑا صاحب - مذکر - حاکم
اعلیٰ - ڈپٹی کمشنر - ضلع کا بڑا حاکم
شہر کا بڑا حاکم -
بڑا قاف - مذکر - (قرسات
کا پہلا حرف) قرم - بھڑوا - بھکوا
بڑا کام - مذکر - ضروری کام
زیادہ کام (داغ) وہ صبح شب
وصل نہ ٹھہرے یہی کہکر - جانی دو
ہمین جلد بڑا کام ہے ہمکو -
بڑا کام کرنا - لازم ۱ اہم کام
کرنا - قابل تحسین فعل کرنا (صبا)
عشق یوسف مین زلیخا نے بڑا
کام کیا - واہ شاباش نہ ہے ہمت
مردانہ عشق -
بڑا کرنا ۱ متعدی - بڑھانا -
اونچا کرنا - کھینچنا - تاننا - لمبا کرنا
۲ پرورش کرکے جوان کرنا - پالنا
پوسنا - پروان چڑھانا - (مراۃ العروس)
ماں باپ کو اولاد کی محبت لگا دی
کہ محبت کی لگاؤ سے بچوں کو پالین
اور بڑا کرین ۳ (عو) (چراغ کی
نسبت) گل کرنا - بجھانا -
بڑا کفر توڑنا - متعدی - بڑے
ضدی کو قابو مین لائے - بڑا کام
کیا کی جگہ - (توبۃ النصوح) ان کو
توڑا تو انھون نے اپنے نزدیک
بڑا کفر توڑا -
بڑا کلیجہ - بڑا دل - بڑا ظرف
بڑا کوا - جنگلی کوا -
بڑا کوئی ہے - طنز سے کہتے
بڑا بیڈھب ہے - ہوشیار
شقی ہے - حیلہ ساز ہے - مرغد
استاد ہے - گرو ہے -

بڑا کھانا - مذکر - دھوم دھام کی دعوت (ابن الرقت) چھاؤنی مین جب کبھی کوئی بڑا کھانا دیا جاتا ہے تو آپ کے خانہ زادہی کو بلاتے ہین -

بڑا گھان مارنا - لازم - دولت کا ایک دم سے ہاتھ آجانا بہت بڑی کامیابی حاصل کرنا -

بڑا گھر - مذکر ۱ وسیع مکان ۲ شریف خاندان ۳ امیر گھرانا خوشحال گھرانا (امیر) ہے قصد کہ دل کعبہ نشینون کے چرچے تا کا ہے بڑے گھر کو ترے در زد خانے ۴ (عم) جیل خانہ - قید خانہ ۵ عم - پاخانہ -

بڑا لائے - چہ خوش خوب کہی - (قدر) کہا یاد رکھنا تو بولے بگڑ کر چلو جاؤ لائے بڑا یاد رکھنا -

بڑا لمبا چوڑا پردہ لگا کر بیٹھنا لازم - جھوٹ موٹ پردہ دار بننا - نمایشی پردہ کرنا - پردہ نشین بنا (محضات) یہی نالائق جو آج بڑا لمبا چوڑا پردہ لگا کر بیٹھی ہے کتنے ٹھکے پر ماری ماری پھرتی تھی -

بڑا مزا ہو ۱ بڑا لطف ہو بڑی سیر ہو ۲ (داغ) بڑا مزا ہو جو محشر مین مین کرون شکوہ - وہ منتون سے کہین چپ رہو خدا کیلئے -

بڑا نام کرنا - لازم - عزت حاصل کرنا شہرت حاصل کرنا - (داغ) ایک طوفان ہوا اظفل سرشک - چھوٹے لڑکے نے بڑا نام کیا -

بڑا نام ہونا - لازم مشہور ہونا - بڑی عزت ہونا -

بڑا نکیلا ہے - بڑا وضعدار ہے

بڑا نوالہ حلق کا دربان مثل دیکھو بڑا بول قاضی کا پیادہ

بڑا نوالہ کھائے بڑا بول نہ بولے - مثل - بڑا نوالہ کھانے مین مضائقہ نہین ہے لیکن غرور کا کلمہ زبان سے نہین نکالنا چاہیے

بڑا نہان - (عو - زچہ کا چالیسون دن کا غسل -

بڑا وقت - بہت موقع بڑی مہلت (فقرہ) آپ نے خوب کیا جو پہلے سے کہدیا عین وقت پر

شاید بین نہ پہنچ سکتا اب تو بڑا وقت آپ نے دیا ہے۔

بڑا ہی پانچ ہے۔ بڑا شریر بہت تیز چالاک متفنی ہے۔

بڑا ہی سخت ہے۔ بدمزاج ہے۔ زدہ رنج ہے۔ بے رحم ہے جفاکش ہے۔ ایذا رسان ہے۔

بڑا جانا۔ لازم (دہلی) کسی افت یا مصیبت سے چلا اٹھنا۔ گھبرا جانا حواس باختہ ہونا۔ بوکھلا جانا۔

بڑبڑانا۔ لازم۔ (دہلی) بڑا نا سوتی مین کچھ بولنا۔ بہکنا۔ ہذیان ہونا۔ بدر بدر کرنا۔ بکنا۔ بڑ مارنا۔ غل مچانا

بڑائی۔ (ھ) مونث۔ بزرگی عظمت ۲ عمر کی زیادتی۔ درازی عمر ۳ وسعت ۴ جسامت۔ ضخامت۔ حجم ۵ تعریف توصیف۔ مدح ۶ منصب۔ درجہ مرتبہ ۷ طوالت۔ لمبائی۔ درازی۔ اونچائی ۸ عزت۔ آبرو۔ ادب لحاظ ۹ فضیلت خوبی ۱۰ شیخی۔ لاف زنی خودنمائی۔ غرور۔ گھمنڈ۔

بڑائی دینا۔ متعدی۔ (دہلی) عزت دینا۔ بڑا مرتبہ دینا۔ (ذوق) دیکھ چھوٹونکو ہے اللہ بڑائی دیتا۔ آسمان۔ آنکھ کے تل مین ہی دکھائی دیتا۔

بڑائی کرنا۔ لازم۔ تعریف کرنا ۲ خودستائی کرنا شیخی مارنا ڈینگ مارنا۔

بڑائی کی لینا۔ لازم۔ غرور کرنا شیخی مارنا۔ (نبات النعش) جتنا حسن آذا اپنی تئین کھینچتی لڑکیان اُس سے کنارہ کشی کرتین اور جسقدر وہ بڑائی کی لیتی لڑکیان اُسکو ذلیل سمجھتین۔

بڑائی مارنا۔ لازم۔ شیخی مارنا خودستائی کرنا۔ ڈینگ مارنا ڈینگ کی لینا۔ (مراۃ العروس) تیسری بڑائی مارتی ہے مین تو جب دس مرتبہ پوچھتے ہین تب ایک جواب مشکل سے دیتی ہون۔

بڑائی چھٹائی۔ مونث (عو) عمر کا فرق۔ (مراۃ العروس) محمد عاقل گو بڑا تھا لیکن دونون بھائیون مین سرف ڈھائی برس کی بڑائی چھٹائی تھی۔

بڑ بڑ۔ باگڑ۔ (ھ) مذکر۔ جمگاڈر کی بڑی قسم۔

بڑبڑ۔ (ھ) فتح اول وسوم وسکون دوم وچہارم) مونث۔ بک بک

زبان درازی - لاف وگزاف
کی گفتگو (مراۃ العروس) ماما چڑہ
چڑہ کے بولتی تھی نیرازے کہا تو
بڑھیا کیا بڑبڑ کرتی ہے -
بڑبڑانا - (ھ بفتح اول وسوم
وچہارم وسکون دوم لغوی معنی
بوڑھو لکی طرح منہ ہی منہ مین
بولنا) لازم ۱ چپکے چپکے بکنا یا
کسیکو برا کہنا - کچھ منہ مین بولنا -
بکنا - زیر لب کچھ کہنا - (داغ)
مین نے تیے کی کہکری ہے جو لبین
چپکی - غصے مین بھر کے کیا کیا وہ
بڑبڑا رہے ہین ۲ چپکے چپکے پڑھنا
(تحقیر سے کہتے ہین) بنکار واج
خوب چلو میکدے کو ذوق چھوڑو
کہین وظیفہ بہت بڑبڑا چکے -
بڑبڑیا - (ھ مذکر - بکی - بیہودہ
گو - اس معنی مین اردو مین بھڑ
بھڑیا بھی بولتے ہین -
بڑبڑیڑی - (ھ) مونث
مرے ہوے بزرگون کا فاتحہ
جو عورتین ہر تقریب شادی
مین کرتی ہین -
بڑبھس - (ھ بڑ - بوڑھا
بھس - شہوت - جماع کی شہوت)
مونث ۱ بڑھاپے مین جوانی کی
اُمنگ - (لگنا کے ساتھ) (جانصاحب)
شب و روز دھگڑا نیا ڈھونڈتی
ہے - بڑھاپے مین بڑھیا کو بڑبھس
لگی ہے ۲ وہ بدخوئی اور بدمزاجی
جو بڑھاپے مین ہو جاتی ہے - بڑبھس
کی وجہ سے عقل جاتی رہنا -
(جانصاحب) منہ کالا کرے کون
لگی ہے اُسے بڑبھس - سر ملتا ہے
پر شوق ہے مٹی کی دھڑکیا -
بڑبھیا - عم - صفت -
وہ جسکو بڑبھس ہو -
بڑرا - (ھ بکسر اول وسکون
دوم) - مذکر - گیہون اور چنے کا
ملا ہوا اناج -
بڑزنگا - (ھ بفتح اول ودوم) مذکر
کڑی - شہتیر -
بڑمانکھا - (ھ) - ایک قسم کا
بڑ اگنا -
بڑون کے کہنے کا اور آنولی
کے کھانیکا پیچھے سواد آتا ہے -
مقولہ - یعنی دو تو نکا فائدہ بعد کو
معلوم ہوتا ہے -
بڑون کا ٹھیکرا - مذکر - (عو)
موروثی مکان -

بڑوں کی بڑی بات ۔ بڑوں کے بڑے کام ۔ مقولہ بزرگون کے کام عمدہ ہوتے ہین ۔ رئیسون کی شان بڑی ہوتی ہے خیالات عالی اور نظر وسیع ہوتی ہے ۔

بڑھ ۔ ذیل کے مرکبات مین مستعمل ہے

بڑھ بڑھکے باتین بنانا لازم چرب زبانی کرنا ۔

بڑھ بڑھکے بولنا یا کہنا لازم شیخی مارنا ۔ لاف وگزاف بکنا ۔ فخر کرنا ۔ اپنی بساط سے بڑھکر باتین کرنا غرور کرنا ۔ (قدر) مدوائے سخت جانی بات رہجائے ۔ بہت بڑھ بڑھکے قاتل بوتا ہے ۔ (راسخ) شب ہجران سے کہتی ہے تمھاری زلف بڑھ بڑھکے ۔ کہ عمر خضر ہون طول امل ہون مد فاضل ہون ۔

بڑھ جانا ۔ لازم ۱ آگے نکل جانا ۔ سبقت لیجانا ۲ چلے جانا (قلق) بڑھ گئے سب میرے ساتھی مجھکو تنہا چھوڑکر ۳ دولت عزت یا مرتبے مین ترقی ہونا ۔ بڑا آدمی ہوجانا ۔ (فقرہ) چند روز سے وہ بڑھ گئے ہین پہلے تو بہت معمولی حالت سے بسر ہوتی تھی ۴ متجاوز ہونا ۔ نکلجانا (فقرہ) بحث کرتے کرتے تم اپنی حد سے بڑھ گئے ۵ طوالت ہوجانا (سحر) گفتگو بڑھ گئی باقی نہ رہا بات کا لطف ۵ چراغ یا شمع کا گل ہوجانا ۔ (شرف) خدا حافظ ہے تیرا یار نے برخاست کی ایدل ۔ بڑھی جاتی ہین شمعین لوگ اٹھے جاتی ہین محفل سے ۶ ایک چیز کا دوسری چیز سے زیادہ ہوجانا ۔ زیادہ ہوجانا ۷ (دکان کیواسطے) اٹھ جانا ۸ دیکھو بڑھنا ۔

بڑھ چڑھکے یا بڑھا چڑھا صفت ۔ بہتر ۔ برتر ۔ بالاتر ۔ فائق (مراۃ العروس) خدا رکھے ہنر سلیقہ تو دنیا کی بہو بیٹیون سے بڑھ چڑھکے ہے ۔

بڑھ چلنا یا بڑھکے چلنا ۔ لازم ۱ گستاخ ہونا ۔ مغرور ہونا ۔ (داغ) اسکا قامت دیکھکر سب کٹ گئے ۔ بڑھ چلے تھے سرو بھی شمشاد بھی ۲ نامناسب اختلاط مین مصروف ہونا ۔ حد سے متجاوز ہونا ۳ تیز چلنا ۔ آگے ہوجانا سبقت لیجانا ۔ (رسمیر) بڑھ چل اے پائے جنون دست جنون مین ایسا ۔ منزلون قافلہ ریگ روان

دور رہے ۴ تھوڑا بہت بڑھنا ترقی کرنا ۵ اپنی طاقت سے بڑھکر کوئی کام کرنا ۶ پیشقدمی کرنا۔ آگے بڑھنا۔ (آتش) قدم روزن دلبر کیونکر ان اندھون کو دکھلاؤن ارادہ تا ترے سے بڑھ چلنے کا شمشاد کرتے ہین۔

بڑھ کا۔ ا صفت۔ زیادہ قیمت والا عمدہ تر۔

بڑھکر بولنا۔ بڑھکے بولنا لازم شیخی مارنا۔ بی ادبی کی گفتگو کرنا۔ حد سے متجاوز ہوکر بولنا۔ (جانصا) بولون بڑھکر تو ذبح کرڈالے۔ ہے وہ جلاوتی ہماری ساس ۲ نیلام یا بیع مین کسی شخص کی بولی سے زیادہ قیمت لگانا۔

بڑھکر یا بڑھکے صفت زیادہ۔ زاید۔ افزون۔ (میر) بڑھکے موزون ہے کہین سرو سے نالا اپنا۔ مرتبہ کیون نہو قمری سے دوبالا اپنا۔

بڑھکے بات کرنا۔ لازم بڑھکے بولنا۔ غرور کی بات کرنا۔ (دلی) بات کہنا بڑھکے کچھ اچھا نہین۔ مین عاشق کا گھٹتا جاتا ہے جی۔

بڑھکے بولیان بولنا۔ لازم نیلام مین کسی دوسرے سے زیادہ قیمت لگانا۔ (داغ) حوران خلد بولتی ہین بڑھکے بولیان۔ نیلام ہو رہا ہے تمھارے شہید کا۔

بڑھکے لینا۔ متعدی پیشوائی کرکے ملنا۔ (امیر) دل کو تا کا کسی ناوک نے تو اللہ رے شوق۔ بڑھکے لینے کو بہت دور تک ارمان گئے۔

بڑھا۔ مرکبات ذیل مین مستعمل ہی

بڑھا تو میر گھٹا تو فقیر مرا تو پیر۔ مقولہ مسلمانونکی نسبت کہتے ہین کہ یہ ہر حالت مین مزے مین رہتے ہین۔

بڑھا چڑھا۔ بڑھی چڑھی۔ صفت۔ نامی۔ زیادہ اچھا۔ بہتر بالاتر (محضات) میر باباصاحب کا گھر اُن دنون سب مین بڑھا چڑھا تھا

بڑھا دینا۔ متعدی۔ بڑھانا گل کر دینا۔ (میر) اب گھٹتے گھٹتے جان مین طاقت نہین رہی ٹک لگ چلی صبا کہ دیا سا بڑھا دیا۔

بڑھا لانا۔ ا۔ متعدی۔ آگے لانا۔ فوج کا آگے لانا۔

بڑھانا - (ھ) متعدی ۱ زیادہ کرنا - بہت کرنا ۲ دراز کرنا - لمبا کرنا ۳ پھیلانا - وسیع کرنا ۴ کھینچنا - (فقرہ) تم نے ضرورت سے زیادہ تار بڑھایا ۵ بلند کرنا - اونچا کرنا ۶ ترقی دینا - اضافہ کرنا - شامل کرنا - ملانا - جوڑنا - (رد دھ) چھڑانا - عورتین وہم کے سبب سے چھڑانا کی جگہ بڑھانا بولتی ہین ۸ بنانا - تعریف مین مبالغہ کرنا بڑائی یا خوشامد کرنا - حد سے زیادہ کسی کی مدح کرنا - معزز یا ممتاز کرنا ۹ سرکانا - آگے رکھنا - پیش کرنا - (فقرہ) فرحت نے چاہا کہ جمال کا جوتا جھاڑ کر بڑھائین ۱۰ ملتوی کرنا - کھٹائی مین ڈالنا - دیر لگانا ۱۱ (دسترخوان یا کھانے کے واسطے) ہٹانا - اٹھانا (فقرہ) سب کھا چکے اب دسترخوان بڑھاؤ ۱۲ عرصہ لگانا - دیر لگانا ۱۳ (عو) پوشاک اور زیور کپڑے اتارنا - الگ کرنا توڑ ڈالنا - جدا کرنا (شمشاد) کیون دست عدو ہا رہی اے شوخ گلے مین - زیور نہین جو مجھسے بڑھایا نہین جاتا ۱۴ (دکان) بند کرنا ۱۵ (عو) اٹھانا (دبیر) پر مسند شبیر کو جسوقت بڑھایا وسواس سے دل حضرت زینب کا بھر آیا ۱۶ (عو) گل کرنا - ٹھنڈا کرنا - بجھانا - (شمع یا چراغ کیواسطے) ۱۷ امیر کرنا - دولتمند کرنا ۱۸ (پتنگ) ہوا مین اڑانا - بلند کرنا - اونچا اٹھانا - (آتش) اس شوخ نے بڑھاکے شفق سے ملا دیا جسدن قریب شام اڑایا پتنگ سرخ - ۱۹ رکھنا - (فقرہ) گرمیون کے دنون مین سر کے بال ناحق بڑھاتے ہو ۲۰ شامل کرنا - ملانا - اضافہ کرنا جوڑنا -

بڑھاپا - (ھ) - مذکر پیری (رشک) شغل نفس سرو بڑھاپے مین بیجا ہے معمول یہ ہے روز صبح کو چلتی ہے ہوا سرد

بڑھاپا اگٹنا - متعدی - عو - بڑھاپے کے طعنے دینا -

بڑھاپا اگٹوانا - متعدی المتعدی عو - (بہار عشق) بڑھاپے کو اپنے اگٹوائے کون - غضب تو یہ ہے اسکو سمجھائے کون -

بڑھاؤ - (س) - مذکر - بڑھتی زیادتی -

بڑھاوا - (ھ - لغوی معنی زیادتی) مذکر وم - فریب - لالچ - طمع - ترغیب

جھوٹی تعریف۔ مبالغہ۔ خوشامد۔
بڑھاوا دینا۔ متعدی ترغیب دینا۔ لالچ دینا۔ طنز کر کے ہمت بڑھانا تعریف کر کے کسی کام پر آمادہ کرنا
(داغ) وہ جھجکا جو دیکھی مرے دل کی حالت۔ بڑھاوا دیا اپنے قاتل کو ہم نے۔

بڑھاوے مین آنا۔ لازم دھوکے مین پھنسنا۔ دم مین آنا۔ فریب مین آنا۔ لالچ مین آنا خوشامد سے بہت خوش ہو جانا معزور ہو جانا
فقرہ مصاحبون کے بڑھاوے مین آکر نواب صاحب نے بیدریغ روپیہ اٹھایا خود مفلس ہو گئے۔

بڑھتی۔ (ھ بفتح باو سکون رائے مخلوطہ باہا و کسر تا) صفت (عو) ۱ زاید۔ زیادہ فاضل۔ فالتو ۲ کوئے اسفاک مین بیخوف چلا ہے دیکھو۔ گھر سے یہ داغ بھی کمبخت مگر بڑھتی ہے ۲ ترقی۔ زیادتی۔ برکت۔ (فقرہ) ہم تو آپ کی بڑھتی مناتے ہین۔
بڑھتی دولت۔ مونث روز افزون دولت۔ ترقی۔ ترقی کرنیوالا مال۔ وہ اقبال جو آئے دن بڑھتا چلا جائے۔ (سحر) ہو در ساقی مین ہے میخانہ کی بڑھتی دولت مغبچہ بڑھتا ہے جو پیر جوان ہوتا ہے
بڑھتی کا پہاڑا۔ مذکر۔ (دہلی) بہود کے۔ بہتری کا زمانہ۔
بڑھتی منانا۔ لازم ترقی چاہنا (شاد) وہ حاشق ہین کہ سولی پر بھی کھینچے روز جاتے ہین۔ مگر اے سرو قامت ہم تری بڑھتی مناتے ہین۔
بڑ ہرا۔ (ھ بفتح با و راو سکون ہا) ایک خوشبودار گھاس۔
بڑ ہل۔ (ھ بفتح با و رائے ہندی و ہا و نیز بفتح با و رائے مخلوط با ہا) مذکر۔ ایک قسم کا چھوٹا پھل جو کسیقدر گولائی لئے ہوتا ہے۔
بڑھنا۔ (ھ) لازم ۱ قد و قامت مین زیادہ ہونا۔ لانبا ہونا ۲ بلند ہونا۔ اونچا ہونا ۳ پھیلنا۔ اگنا۔ نمو ہونا۔ (داغ) گھٹ کے یون خواہش دل شام وسحر بڑھتی ہے۔ جس طرح ہو کے قلم شاخ شجر بڑھتی ہے ۴ پھولنا۔ پھلنا۔ سرسبز ہونا ۵ حد سے متجاوز

ہونا ۱۶ طول طویل ہوجانا (انیس) رستہ غلط کیا ہے کہ کچھ بڑھلئی ہو راہ ۷ زیادہ ہوجانا - عام ہوجانا (رشک) لب لعل جانان کی تشبیہ سے - رواج عقیق مین بڑھ گیا ۸ تپنگ نکل وغیرہ کا ہوا مین بلند ہوجانا ۹ بچنا - بچت ہونا - فاضل ہونا ۱۰ نفع ہونا - فائدہ ہونا ۱۱ آگے ہوجانا (تحقیق) لیجانا - آگے نکل جانا (منیر) گھوڑو مین بڑھا جو مرے شہسوار سے کوڑی بڑھ مین گئے ابلق لیل و نہار پر ۱۲ زیادہ ہونا - ترقی حاصل کرنا (ذوق) خط بڑھا زلفین بڑھین کاکل بڑھے گیسو بڑھے - حسن کی سرکار مین کیا بڑھے ہندو بڑھے ۱۳ امیر بڑھا غوشحال ہوجانا - عزت حاصل کرنا ۱۴ قیمت زیادہ ہوجانا چاہو ۱۵ اور زیور کے واسطے (آتش) منت پوری ہونے پر کسی زیور کا اتارنا (نظیر) مرے جاتے ہین لوگ اپنے گلون پر پھانسیان دیکر - بڑھا ہے طوق یارب کون سے مکسن کی منت کا ۱۶ دکان کیواسطے بند ہوجانا ۱۷ چراغ کے واسطے گل ہونا - سرد ہونا (رشک) چراغ بہار چمن بڑھ گیا ۱۸ لبریز ہونا - دریا کا پانی بڑھنا (فسانہ عجائب) نالے چڑھے دریا بڑھی ۱۹ آگے جانا (انیس) حالون سے کہدو کہ بڑھین اونٹون کو لیکر -

بڑھنت - (ھ) عم - مونث - زیادتی بیشی - بڑھوتی -

بڑھنی - (ھ بفتح باو سکون رائے مخلوط باہا و کسر نون) مونث - عم - ڈمدار ستارہ - جھاڑو -

بڑھو - ا - تحقیر سے بوڑھے کو کہتے ہین -

بڑھوا - س - بضم باو سکون رائے ہائے مخلوطہ و فتح واو) صفت - بوڑھا - زیادہ عمر کا

بڑھوا منگل - ایک میلے کا نام جو بنارس مین منگل کو ہوتا ہے (نظیر) ڈوبنے جاتے ہین گنگا مین نہانے والے - نوجوانون کا سنیچر ہے یہ بڑھوا منگل -

بڑھوتر - (ھ بفتح باو ضم رائے مخلوطہ باواو و فتح تا) مونث - عم - بڑھوتری -

بڑھوتری - (ھ) مونث (دہلی) ترقی - زیادتی - سود منافع

بڑھولی - (ھ - بضم باو فتح ہا

رجسٹرڈ نمبر ۷۸۶ اے ۱۰۰۶

آشوبِ زمانہ دلربائے سخن ست غارتگرِ ہوش ماجرائے سخن ست

آزادہ دلان اسیرِ دامِ دگرند بیگانۂ خلق آشنائے سخن ست

ادیبِ اُردو

مرتبہ

خاکسار نور الحسن نیر بی اے ال ال بی

مقام اشاعت دفتر نور اللغات پاٹا نالہ لکھنؤ

باہتمام

حامد حسن علوی

نیر پریس پاٹا نالہ لکھنؤ میں طبع

نقل سالانہ نمبر ۷۸۶ اے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

نمبر ۷ | یکم جولائی سنہ ۱۹۲۲ عیسوی | جلد ۲

(۱) اودھ کی چند بیگمات — (۴) اقوال نادرہ

"ناظر" ۱ — جناب سید وزارت علی صاحب ۲۶

(۲) شاعری — (۵) کلام الملوک ملوک الکلام

جناب عبدالرفیع صاحب ۱۹ — ہز اگزالٹیڈ ہائنس حضور نظام ۲۸

(۳) پراسرار نقش — (۶) روح سخن

حضرت نازش ہردوئی ۲۲ — لسان الملک حضرت ریاض و حضرت فصاحت دغیرہم ۲۹

نور اللغات ۲۸۹/۳۰۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ادیب اُردو

نمبر ۲ جلد ۲ یکم جولائی سنہ ۱۹۲۲ء

اودھ کی چند بیگمات

چل! ایک ہی دن کے لئے مجھے اُس زمانہ قدیم کی بہار دکھا دے۔ اے صحیفۂ دہر! تیرے زرّین اوراق کے رقعے کہاں ہیں؟ ہمیں ملکی و ملّی جھگڑوں سے کچھ غرض نہیں۔ عوام کی فلاح و بہبودی سے مطلب نہیں اور نہ جنگ و جدل کے مہیب کارناموں سے کچھ دلچسپی ہے بلکہ چند جذبات کی جیتی جاگتی تصویریں۔ رنج و راحت، شک و حسد، بے رحمی و سفاکی، بے وفائی و دلازاری، غیرت و بے حیائی، شیطنت و انسانیت کے دلچسپ سین دیکھنا ہیں چاہتا ہوں کہ یہ "حسن و عشق" بھری داستان ٹریجڈی اور کامیڈی دونوں کے مزے لیتی ہوئی کبھی رلائے تو کبھی ہنسائے اور اپنے سبق آموز نتیجوں سے ہمیشہ کے لئے ہمارے دلوں پر نقش بنا جائے۔

پہلا سین

بیچاری [illegible] تجھو اپنے "قلعۂ لال" کے در و دیوار کیسے یاد آرہے ہوں گے

دہان کی شان و شوکت اب لاکھ گھٹ گئی تھی۔ پُرانی حکومت کا جاہ و جلال بہت کچھ مٹ گیا تھا لیکن پھر بھی تو نے اُسی کے آغوش مین پرورش پائی ہے۔ تو نے آنکھ کھولتے ہی انھین طریقون اور آداب خسروانہ کو۔ انھین باہمی اعلیٰ ترین اخلاق۔ مراسم اور برتاؤ کو دیکھا تھا جو تمام عالم مین شرافت و نجابت کا معیار اور نصب العین سمجھے جاتے تھے۔

ناز و نعم مین پلی ہوئی شہزادی اتبری تیموری غیرت و حمیت نے کس قدر جوش مارا ہوگا جبکہ مرزا محمد سلیمان شکوہ تیرے والد بزرگوار نے اپنے برادر مکرم غفران مآب اکبر شاہ دہلی سے نواب اودہ کے ساتھ تیری شادی کرنے کی اجازت طلب کی تھی اور اس بات کو سُنکر اُس غیرت پسند نیک مزاج بادشاہ کو کیسا اچنبھا ہُوا تھا اور اسکی تیوریون پر کس طرح غصہ سے بل پڑ گئے تھے۔ لیکن غریب سلیمان شکوہ بھی کیا کرتا وہ مفلس قلاش تھا۔ ہزار ڈیڑھ ہزار کا وظیفہ کس کام آتا جب کثیر الاولادی کی یہ حالت تھی کہ سترہ اٹھارہ لڑکون لڑکیون کو کہین ٹھکانے لگانا تھا۔ اس لئے وہ لوگون کے کہنے سننے سے ایک متمول ذوی رتبہ شخص سے تعلق پیدا کرنے پر آمادہ ہوگیا پھر بھی اُسکا دل آخر وقت تک ملامت کرتا تھا کہ صد حیف وہ لڑکیان جنکی رگون مین زیب النسا بیگم کا خون ہو خاندان سے باہر جائین اور وہ بھی ایسے کے پاس جسکے آبا و اجداد اسی آستانہ کے نمک پروردہ ہون۔ یہ سب کچھ تو سُنتی تھی سمجھتی تھی مگر صبر و شکر کے ساتھ راضی بہ رضا تھی۔ دلی سے لکھنؤ تک کا سفر کس افسردہ دلی کے ساتھ طے کیا ہوگا۔ وہان پہنچ کر جو افواہین کانون مین پڑین انھون نے کس بے رحمی سے رہی سہی اُمید کو بھی معدوم کر دیا ہوگا۔ کوئی کہتا تھا کہ نواب تو ایک نیچ قوم دھوبن یا کسی لونڈی باندی کے بطن سے ہے جیسے مرحوم غازی الدین حیدر نے متبنّٰی کر لیا تھا۔ کوئی کہتا تھا کہ اُسکے محل مین تو بے شمار بیگمین ہین۔ اور یہ تعلق تو صرف اپنی نفسانیت کی غرض سے شان دکھانے کو کیا ہے۔

یہ افواہین سُن سُن کر وہ دم بخود تھی۔ خاندانی حمیت جوش مارتی تھی۔ رنج و غم بیتاب کئے دیتا تھا۔ بے یار و مددگار کہان رو پوش ہو جاتی کمسنی و ناتجربہ کاری دامن پکڑتی تھی اور سمجھاتی تھی کہ ایک مرتبہ اپنی آنکھون سے دیکھے بغیر اعتبار نہ کرنا چاہئے بالآخر وہ دن بھی آگیا۔ دل کو تھامے ایک اُمید و بیم کے عالم مین وہ اپنے شوہر کی دید کی

منتظر تھی۔ وہ آیا۔ بڑی دھوم دھام اور شان و شوکت کے ساتھ محل مین داخل ہوا مگر کس حالت مین۔ مخمور شراب کے نشہ مین چور اپنی فتحیابی کے گھمنڈ مین جھومتا ہوا سرنگون شہزادی کی طرف بڑھتا ہے اور اُس سے ایک معمولی عورت کی طرح خطاب کرتا ہے اور ایسے گندے جملے۔ پھکڑ مذاق اور رکیک الفاظ زبان پر لاتا ہے کہ وہ بے اختیار مُنھ کھول کر بڑے استعجاب و حیرت سے اُسکو سر سے پانوٗن تک دیکھنے لگتی ہے اور اسکی زبان سے بے اختیار اُف نکل جاتا ہے۔ صورت۔ سیرت کا آئینہ تھی۔ موٹی موٹے گال۔ بھدّے ہونٹ اور آنکھون کے گرد سیاہ حلقے جو عیش پرستی اور بے اعتدالی کی نشانیان تھین اُسپر حرکات و سکنات۔ طرز گفتگو۔ یہ سب اُس رذالت کا پتہ دیتے تھے جسکو کسی قسم کا جاہ و ثروت پوشیدہ نہین کر سکتا۔ جو معاملہ ان دونون مین واقع ہُوا وہ ناقابل بیان تھا۔ ایک مین بُزدلی۔ بدخوئی اور کمینگی کا خمیر تھا۔ دوسرے کے جسد مین نورجہان بیگم کی روح مضطرب تھی۔ رگون مین ارجمند بانو کا خون دوڑ رہا تھا پھر بھلا یہ اُس سے آنکھین چار کرتے کیون ڈرتی۔ اور ترکی ترکی جواب دیتے کیون جھجکتی نصیرالدین حیدر کے ہتک آمیز اور طنزیہ بانون سے بگڑ کر بولی "کیا خوب آپ میری عزت افزائی کر رہے ہین۔ اور بے گناہ مورد الزام اور نشانۂ طعن بنا رہے ہین۔ اگر آپ کا خیال تھا کہ مین حضور کو دیکھتے ہی سرو قد اُٹھ کھڑی ہوتی اور قدمونکو چھوکر آنکھون سے لگاتی تو یہ آداب اور قاعدے آپ ہی کے گھرانے کو مبارک ہون۔ زیادہ شوق ہو تو اپنی بہت سی لونڈی باندیون پر جنکی ثنا و صفت آپ مجھے سنا رہے ہین۔ جاکر آزمایش کیجئے۔ اور براہ الطاف خسروانہ اس عاجزۂ ناچیز بندی کو ایسی حالت مین کہ آپ کی زبان نشے سے بے قابو ہو رہی ہو، قابل خطاب اور لائق ملاقات نہ سمجھا کیجئے"

یہ الفاظ کچھ ایسے نڈر پنے۔ تمکنت اور غصہ سے تیوریان چڑھا کر کہے گئے تھے کہ جہان پناہ دیکھتے کے دیکھتے دم بخود رہ گئے۔ تیموری رعب ایک لحظہ کے لئے غالب آگیا۔ سارا نشہ چشم زدن مین کافور ہو گیا۔ گوش ہمایون مین کبھی یہ الفاظ کسی مرد یا عورت کی زبان سے بھولے سے بھی نکل کر نہ پہنچے ہون گے غصے اور انتقام کے جوش مین اُسنے اپنا ہاتھ دھمکانے اور سرزنش کرنے کے لیے آگے بڑھایا تھا کہ کچھ سمجھ کر رُک گیا اور نیلی نیلی آنکھین نکال کر جواب دیا "اچھا۔ تو یہ کہو تمھین میرے سامنے اپنا خاندان و نسل شاہی نہین بھولی

جب میرا نام کاپس عزیز کو خاک میں ملا کر ایسا نیچا دکھایا ہو کہ انھیں قدموں پر گر کر معافی و رحم کے لئے اپنی ناک رگڑنے پر کہکر اور اپنے دل میں بیگم کی طرف سے کینہ رکھ کر باہر نکل گیا۔

اس واقعہ کو چھ ماہ سے زیادہ گزر گئے۔ نصیر الدین۔ دہلی کی شاہزادی کو بظاہر بھول گیا تھا مگر حقیقت یہ تھی کہ اپنے قول کو پورا کرنے کی تدبیریں کر رہا تھا اور کسی وجہ سے اُنکو جلد عمل میں لانے سے معذور تھا اس عرصہ میں سلطان بہو کے دل میں طرح طرح کے خیالات آئے۔ اسکو اپنی نادانی کی کسی قدر ترش روئی اور سخت جوابی کا افسوس تھا۔ سوچتی تھی کہ شاید شوہر کا مزاج سمجھنے میں اُس نے جلد بازی سے کام لیا ہو۔ لیکن اتنے میں ایک ایسا واقعہ ہوا جس نے تمام شبہات دور کر دیے اور نفرت و حقارت سے اُسکے دل کو بھر دیا۔ مرزا سلیمان شکوہ کی ایک دوسری لڑکی اپنی بہن کے پاس کچھ دنوں رہنے کے لئے لکھنؤ آئی۔ یہ معزز خاتون بیاہی ہوئی تھی۔ اور حسن و جمال میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھی۔ اتفاقاً یہ شہزادہ شاہ عالم پناہ کے کانوں تک بھی پہنچ گیا۔ پھر کیا تھا بیتاب ہو گئے۔ اور زبردستی اسکو اپنی بیگم کے محل سے نکال کر کسی دوسری جگہ نظر بند کر دیا اور اُسکی عزت و آبرو کے درپے ہو گیا۔ سلطان بہو غیرت و غصہ اور رنج سے بیتاب ہو کر اپنی بہن کو اس مصیبت سے نکالنے کے لئے بدل و جان مصروف ہو گئی۔ بڑی بڑی دقتوں کے بعد ایک شریف النفس اور بہادر آدمی کی مدد سے اُنکو کامیابی ہوئی۔ اور غریب ملکہ بیگم اپنی جان بچا کر عفت و عصمت کے ساتھ اودھ کی سرحد کے باہر بحفاظت پہنچا دی گئی۔

نصیر الدین حیدر پر جب یہ حال روشن ہوا تو اُسکے غیظ و غضب کی کوئی انتہا نہ تھی اب کھلم کھلا بیگم کے خلاف جنگ شروع ہو گئی۔ محل شاہی سے اُسکو بہ ذلت نکلوا کر ایک معمولی مکان میں رہنے پر مجبور کیا گیا۔ تمام پرانے نوکر چاکر یک قلم برخاست کر کے اپنے چند خاص لوگوں کو نگہبانی پر متعین کر دیا تاکہ کوئی اُسکے پاس آنے پائے نہ وہ کسی سے گفت و شنید کا سلسلہ پیدا کر سکے۔ اسکے شاہانہ اخراجات کے لئے جس قدر وظیفہ مقرر کیا گیا تھا اور جو نکاح کے وقت مضبوط عہد و پیمان کے ساتھ مستقل کیا گیا تھا۔ سب پر قلم پھیر کر صرف بیس روپے روزانہ اخراجات کے لئے عطا کئے گئے اور مرزا سلیمان شکوہ کا بھی پانچ ہزار روپیہ ماہوار وظیفہ ضبط کر کے اُنکو انتہا درجہ بے عزتی اور تہتک کا نشانہ بنایا کہ وہ گھبرا کر لکھنؤ چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔

اب غریب سلطان بہو کا کوئی مونس و مددگار نہ رہا۔ یہی حالت تھی کہ اس غریب

وبیکس شاہزادی کو ایک ویران مکان مین تن تنہا دیکھکر قلعہ معلی کی یاد دلائی تھی وہ ایک پلنگ پر خاموش بیٹھی ہوئی آسمان کیطرف تک رہی ہے اور شاید دنیا کے بیمار دل کی خیالی تصویرون سے تسکین لے رہی ہے۔ لباس نہایت معمولی ہے مشروع کا پائجامہ اور ایک ہلکے رنگ کا ریشمی ڈوپٹہ زیب تن ہے۔ ہاتھون کانون مین ڈور زیور ہین جنکی سادگی دل کی ناقابل بیان حسرت وافسردگی کا پتہ دیتی ہے۔ اس کمسن چہرے پر گزشتہ ناز پروری کے آثار ہویدا ہین اور ساتھ ہی ان لمبی لمبی آنکھون سے جن پر کھنچی ہوئی ابرو مین سایہ افگن ہین۔ ایسی غیرت خودداری اور تمکنت کی نشانیان نمایان ہین کہ ہمارا سر بے اختیار اُنکے سامنے جھک جاتا ہے اور اُسکو ایک زخمی شیرنی کی طرح اس بے رحمی سے قفس کے اندر مقید دیکھکر آنکھین اشک آلود ہوجاتی ہین اور زبان سے نکل جاتا ہے

اے نورجہان کی نور نظر اڈھار س رکھ۔ تیری آہین بیکار نہ جائینگی ایک نہ ایک دن ظلم کرنے والے اپنے کیفر کردار کو پہنچینگے اور تیری جرات وشرافت کی بے نظیر مثال خواتین اودھ کے سامنے رہ کر ہمیشہ اُنکے نیک دلون کو مضبوط اور انکی شریفانہ علوہمتی کو تقویت وتسکین بخشتی رہے گی ۔

دوسرا سین

گرمیون کا موسم اور شام کا سہانا وقت ہے۔ شاہ عالم پناہ۔ یا یار دل نواز کی آمد آمد کی تیاریان ہین محل کے باہر سبز بانات کا خوبصورت فرش بچھا ہوا ہے جسکے قریب نقیب چوب دار اور برقندازدست بستہ کھڑے ہین اندرون خانہ عمارت کی عالیشان چار دیواری کے پاس پاس سرو شمشاد کے درخت چلے گئے ہین اور انکے ایک طرف اونچے اونچے درختون کے سایہ دار جھنڈون مین چاندی سونے کے جھولے ریشمی رسیون سے بندھے ہوئے لٹک رہے ہین صحن کے دورویہ گلاب، نرگس اور چنبیلی کی خوش نما کیاریان مہک رہی ہین جن کے وسط مین ایک خوبصورت حوض مین رنگ برنگ مچھلیان اپنے تماشے دکھا رہی ہین اور اُسکا فوارہ اپنے پانی کو اچھال اچھالکر آسمان سے باتین کر رہا ہے جگہ جگہ چوبون مین اور درختون کی شاخون مین رات کے جشن کے انتظار مین قمقمے اور قندیلین لٹک رہی ہین۔ دالانون کے اندر خوب صورت قالین۔ زربفتی مسندین اور تکیے۔ سونے چاندی

کی پلنگڑیاں بچھی ہوئی ہین طرح طرح کے نادر اور قیمتی سامان آرایش موجود ہین اور مومی تبتیون کے اونچے اونچے جھاڑ بڑی خوبی اور زینت کے ساتھ فرشون پر رکھے ہوئے ہین ڈیوڑھی کے قریب کئی سونا زنین مردانہ لباس پہنے مرصع تیغ و سپر اور زرہ بکتر زیب تن کئے کسی کی آمد کے انتظار مین دست بستہ دورُویہ کھڑی ہین۔ بہت سے خواجہ سرا جنکے سیاہ چکنے اور چمکتے ہوے چہرے اور سفید دانت اپنی بدہیئتی کے مقابلہ مین پری جمال عورتون کے حسن کو اور بھی نمایان کر رہے ہین۔ سونے چاندی کے عصے ہاتھون مین لئے اِدھر اُدھر انتظام مین مصروف ہین انکے بعد درجہ بدرجہ سہیلیون مغلانیون، ماماؤن، اور قہرلون کا ایک جم غفیر ہے۔ کوئی مورچھل اور پنکھے ہاتھون مین لئے ہلا رہی ہے۔ کوئی طلائی پیچوان تھامے ہے۔ کوئی گلاب پاش اور عطردان لیے ہے اور کوئی خاموش ہاتھ باندھے حکم کی منتظر کھڑی ہے بعض دبی زبان مین سرگوشیان کر رہی ہین بعض کن انکھیون سے اِدہر اُدہر دیکھ رہی ہین۔ ان سب کا لباس بھی عجب زینت دے رہا ہے۔ رنگ رنگ کے ڈوپٹے پائجامے اور کرتیان چمن کے رنگین پھلواریون کو شرمندہ اور خجل کر رہی ہین۔ ان سے کچھ دور اور سب سے زیادہ شاندار اور دل آویز ایک شامیانہ ہے جو وسط صحن مین نصب ہے۔ اسکی چوبون پر سونے چاندی کے خول چڑھے ہوے ہین اور مخملی پردے سرخ ریشم کی ڈوریون سے بندھے ہوے ایک ایسا نظارہ پیش کر رہے ہین کہ دیکھنے والا حیران و ششدر رہ جاتا ہے۔ اسکی آنکھین زردوزی لباسون کی آب و تاب۔ دلکش سنگارون کی خوبی و رعنائی اور قیمتی زیورات کی چمک دمک پر پڑتی ہین تو نگاہ خیرہ ہو جاتی ہے۔ گویا کہ ایک مرصع کار سونے چاندی کا تختہ لگا ہو جہان سے گھنگروون، پازیبون اور چوڑیون کی آوازین سُریلے راگون کی طرح چلی آرہی ہین۔ یہان اودہ کی منتخب روزگار اور والا مرتبت خواتین کا جھرمٹ لگا ہے۔ رانیان، امراء و رؤسا کی بہو بیٹیان، شاہِ والاجاہ کی بہنین، اور دیگر معزز عزیز و اقارب حلقہ باندھے ایک مرصع نقرئی کرسی کے گرد کھڑی ہین اُسپر ایک پرتجمہ حور تمثال لڑکی اپنی دونون کہنیان ٹیکے ہوئے جلوہ گر ہے۔ نگاہ پڑتے ہی ٹکٹکی بندھ جاتی ہے۔ کیونکہ وہ کوئی حسن کی دیوی یا اندر کے پرستان کی پری ہے جسکا بے مثال رنگ روپ اور بناؤ سنگار انسان کو ایک لحظہ کے لئے والہ و شیدا کر دیتا ہے۔ پیشانی پر ایک طلائی مرصع جھومر ہے جس مین بڑے بڑے بیضاوی موتی خوشنما نیلم اور پکھراج آویزان ہین

اور دونون بھنون کے بیچ مین جھُرمٹ باندھے عجب دلکشی پیدا کر رہے ہین جومر کے اوپر سے ایک خوبصورت کلغی جس مین طرح طرح کے قیمتی جواہرات چمک رہے ہین اوپر پھیلکر بالون کی مانگ کو بالکل چھپائے ہوے ہے۔ کانون مین طلائی بالیان ہین جنمین دُرِشاہوار اور یاقوت پروئے ہوئے ہین۔ ناک مین ایک نتھ ہے جسمین دو بڑے بڑے موتیون کے بیچ مین ایک ہیرا جگمگا رہا ہے اور صراحی دار گردن مین بیش قیمت جواہرات کا طوق اور موتیون کے بکثرت ہار اور مالے کمر تک پہنچے ہین۔ ان سب کو ایک ہلکا سا باریک زرّین ڈوپٹہ بے فائدہ چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اسکے نیچے چست وچسپان انگیا کرتی زیب تن ہے۔ کرتی کی آستینین۔ بانہون پر کھلی ہوئی ساعد سیمین کی موزونیت اور مرصع کار چوڑیون اور انگوٹھیون کی بہار دکھا رہی ہین پائجامہ یا پشواز کئی گز کے گھیر کا ہے جسکے بھاری کام سے لدے ہوئے پائچون کو وہ پری چہرہ اٹھتی ہے تو کئی خادمائین سنبھالے رہتی ہین جب وہ خرامان خرامان چلتی ہے تو ہلنے ڈلنے سے موتی اور جواہرات دوپٹہ مین اُلجھ اُلجھ جاتے ہین جنکو خواصین بار بار بڑی تمیز کے ساتھ سنوار سنوار دیتی ہین۔ طلائی پازیبون کڑون جھانجھرون اور چھلّون کی چمک ساق بلوری کی جھلک نظر فریبی کے لئے کیا کم تھی کہ عطریات سے بسے ہوے کپڑون سے شمیم انگیز لپٹین مشام جان کو معطر و معنبر کرنے نکلین گویا عاشق وارفتہ کا اس طرح دُور سے استقبال کیا گیا۔

اس فتنۂ عالم کی موہنی صورت اور سج دھج دیکھکر کچھ عجب ہے کہ ضیر الدین حیدر اس قدر مفتون و شیدا ہو گیا ہو اور تاج محل بیگم کے معزز القاب سے اسکو نوازا ہو۔

دو ہی مہینہ تو اس بیاہ کو رچائے ہوے ہوے، اس عیش و طرب کو منائے ہوے کتنے دن دونا اخلاص و پیار ہے۔ بڑی آؤ بھگت خاطر مدارات ہے۔ کیا کچھ انعام و اکرام کی بوچھار ہے۔ لیکن دیکھنا ہے کہ یہ کان حسن کا ہیرا کب تک اپنی چمک دمک رکھتا ہے۔ کب تک اس حسن کا جادو مسلوب مزاج عاشق کو مسخر کیے ہوئے قابو مین رکھتا ہے۔ اے کاش کہ اس دُنیا مین کوئی چیز تبدیل نہ ہوتی۔ ظاہری حسن صورت چاہے جاتا رہتا مگر یہ گوشت کا لوتھڑا انسان کا دل اپنی حرکتون کو نہ بدلتا۔ کتنے گناہ اسکی بدولت مرتکب ہوتے ہین کتنی تکلیفین اور روحانی صعوبتین اسکی کجروی کے سبب ظہور پذیر ہوتی ہین۔ تاج محل! اگر تو اپنی موہنی صورت کے گھمنڈ مین یہ خیال کرتی ہو کہ وہ ہمیشہ تجھے پھولون کی سیج پر سُلائیگی

توسخت غلطی پر ہے ایسے ایسے بہت سے ولولے حباب آسا ایک لمحہ کے لئے پیدا ہو کر غائب ہو گئے ہین۔ تیری آنکھون کے سامنے کا پردہ بھی جلد اٹھنے والا ہے اور اس بات کی تصدیق کر دے گا۔ رفتہ رفتہ آخر کار اسکا اظہار ہونے لگتا ہے ایک ہی سال کے اندر نیا سین شروع ہوتا ہے۔ اولاً بے زاری اور بے اعتنائی کا نئے ڈھنگ سے اظہار کیا جاتا ہے آنا جانا ایک دن ناغہ کر کے ہونے لگا۔ معشوقۂ نازنین کے دل پر سخت چوٹ لگتی ہے۔ سچی الفت کے جذبات سوزِ غم کے مارے مُنھ سے ایک جملہ بھی شکوہ شکایت کا نکلنے نہین دیتے۔ دوسری طرف بہت سے بہانے بنا بنا قسمین کھا کھا اپنی مجبوریون کو بیان کیا جاتا ہے بعد ازان ہفتے ناغہ ہونے لگتے ہین پھر مہینون پر نوبت آتی ہے اور بجائے بہانہ بازی اور منانے سمجھانے کے۔ خاموشی۔ لاپروائی کج خلقی جھنجھلاہٹ اور تیز زبانی سے کام لیا جاتا ہے۔ اسپر وہ بہت مضطرب و بیتاب رہتی ہے۔ راتین کروٹین بدلتے گزر جاتی ہین اندیشون اور شبہات سے سچا خلوص اور اعتبار غائب ہو جاتا ہے۔ رشک و حسد کی آگ سینہ مین دہکتی ہوئی گلون و شکوون کی شعلہ افگنی سے اپنی حرارت کو کم کرتی ہے۔ تمام قدرتی و مصنوعی ادائین ناز اور نخرے امداد کے لئے طلب کئے جاتے ہین کبھی مُنھ تھتائے غصہ کا اظہار کرنا اور روٹھکر اپنی جان کے درپے ہو جانا کبھی ہاتھ جوڑ کر منتین کرنا قسمین دینا اور سمجھانا۔ مگر سب بے سود۔ بالآخر طوفان کا زور کم ہو کر سکون ہونے لگتا ہے۔ عارضی الفت و محبت کے جذبات دھوین کی طرح غائب ہو جاتے ہین اور طبیعت اپنی اصلی حالت پر سنبھلنا شروع ہوتی ہے بجائے صداقت کے ظاہرداری کا رنگ اختیار کر کے خود غرضی کو لیے لبھانے کی کوششین کیجاتی ہین اور انکی ناکامی سوہانِ رُوح کا باعث نہین ہوتی تمام گزشتہ جذبات کی جگہ رقابت کا جوش باقی رہ جاتا ہے۔ مگر اس مین بجائے اگلی سی چاہت کے نفرت و حقارت ہے۔ بجائے صلح جوئی کے رقیب پر فتحیابی کی خواہش ہے۔ دن رات اسی اُدھیڑبن مین رہنے لگتی ہے۔ شاہِ عالم پناہ کی نئی منظورِ نظر کا نام معلوم کر لینا کچھ مشکل نہ تھا مگر اسکو زک پہنچانے کی تدبیرین آسان نہ تھین ہر طرف دیوانہ وار ہاتھ پاؤن مارتی ہے۔ جادو گنڈے تعویذ۔ ٹوٹکے نے جب کچھ کام نہ دیا تو عملی کارروائیان ہونے لگین۔ جاسوس چھوڑی گئے اور پوشیدہ سازشون کا بازار گرم ہو گیا۔ لوگون کو طرح طرح کے لالچ دیکر بادشاہ کے کانون تک افواہین پہنچائی گئین مگر لاحاصل و بے سُود۔ بالآخر اس روح فرسا جدوجہد

ایک عجیب اثر دکھانا شروع کیا۔ دماغ کمزور تھا کب تک متحمل ہوتا۔ اس مین تیموری کی طرح سچے صفات جو ایسے وقت کام آتے موجود نہ تھے ملمع کی انگوٹھی کی طرح کسوٹی پر آتے ہی نیا رنگ دکھانے لگی۔ استقلال۔ ہمت۔ پاکیزگی عفت۔ یکے بعد دیگرے خیرباد کہنے لگے۔ اور مے نوشی کی عادت شروع کر دی بے دھڑک مئے ارغوانی کے جاموں سے اپنی آتش دل کو بجھانے لگی۔ لیکن یہ ایسی تدبیر تھی جس سے وہ اور بھی بھڑکی اور بجائے سیدھی راہ اختیار کرنے کے ایک دوسری ہی طرف جھک پڑی مقصود اصلی کو سرد مہری کی برف سے ٹھنڈا ہوا پا کر اُسنے تازہ تازہ گرم گرم خون سے بھرے دلون کو خاکستر کرنا شروع کر دیا اس سے بہتر کونسی تدبیر انتقام ہو سکتی تھی۔ البتہ یہ راہ بہت کچھ پُر از خطرات تھی اور قدمون کو سنبھال سنبھال کر رکھنا پڑتا تھا لیکن کچھ اسی مین لطف تھا۔ اور خفیہ محبت کی سازباز کی انجام رسانی اور کامیابی مین جنکے طشت از بام ہونے کا ہر وقت کھٹکا لگا رہے عجب کشش تھی عجب مزا تھا جس نے زخمی دل پر مرہم کا کام دیا۔ ایک لحظہ مین تمام زخم بھر دئے زندگی کی کایا پلٹ کر دی۔ نصیر الدین کی یاد ایک خواب پریشان ہو گئی۔ نئے ولولے اور اُمنگین دامن گیر ہونے لگین۔ نئی نئی صورتین اپنا گرویدہ بنانے لگین جن کی طرف وہ اپنے دونون ہاتھ پھیلا کر دوڑی اور بداخلاقی کے عمیق غار مین ایسی گری جہان سے اُٹھنا محال تھا۔

آہ یہ ایک ایسی تاسف خیز غم انجام کہانی (ٹریجڈی) ہے جسکی مثالین ہمین روز اپنے اردگرد نظر آسکتی ہین۔ یہ ایسا دردناک روحانی انقلاب ہے جسکی نظیر ہماری تنبیہ اور آگاہی کے لئے بس ہے۔

تیسرا سین

شرافت! تو کتنی دھوکہ باز ہے۔ تیرا وجود اور ہستی کس قدر مغالطہ انگیز ہے۔ کبھی تو مین نے تجھے جھونپڑون مین دیکھا کبھی محلون کے اندر پایا۔ کبھی زردار کی ساتھی ہے تو کبھی کنگال اور فقیر کی ہمدم و انیس ہے۔ تیرے نام کے دم بھرنے والے کہان نہین ہین ہر کس و ناکس تیرا گرویدہ ہے۔ تیرا سہارا اور تیرا آسرا ڈھونڈتا پھرتا ہے لیکن کتنے ایسے ہین کہ تیری سایہ تک بھی نہین پہنچ پاتے۔ کتنے ایسے ہین کہ تیری حمایت کے غلط زعم مین ایسے ایسے مکروہ

اقوال و افعال کے مرتکب ہوتے ہین کہ ناسمجھ بچھے نام دھرنے لگتے ہین اور تو دُور کھڑی ہوئی شرم کے مارے پسینے پسینے ہوجاتی ہے۔ اپنے جھوٹے شیدائیون سے ایسا بھاگتی ہے جیسے خوشبو کبھی پھولون سے بیزار ہوکر خار و خاشاک مین مُنہ چھپالے۔

جب جماعتون یا گروہون کا کوئی سردار، ملک و قوم کا کوئی سرتاج، بچیائی اور کمینہ پن کا غلیظ جامہ بے دھڑک پہن لیتا ہے اور سرچشمۂ شرافت کی خاصیت کو گندے پانی سے بدل دیتا ہے تو اسکے نتائج بڑے خطرناک ہوتے ہین۔ ملک کے بعض بڑے بڑے "شرفا و نجبا" اُسی سمندر مین غوطہ زنی کی آرزو کرتے ہین اور ایسی ہیئت کذائی کے ساتھ نکلتے ہین جسکی مثال انکی ظاہری بھڑک اور نام و نمود کے ساتھ ایسی ہے جیسے ایک زہریلا سانپ ہو جو ایک کھوکھلے مگر خوشنما خول کے اندر بیٹھا ہوا اپنا زہر اُگل رہا ہو۔ بعض ایسے "شرفا" صرف اپنے سردار کی تقلید ہی پر قانع نہین رہتے بلکہ حصول ثروت کا شیطان انھین دُور سے انگلی دکھاتا ہے۔ چاپلوسی و خوشامد کرنے کو تیار ہوجاتی ہین اور اُن تمام نفسانی خواہشون کے پورا کرنے کا انکو مفید ذریعہ بنا دیتی ہین جن پر اُنکو اپنی ترقی کا دارمدار معلوم ہوتا ہے۔ اسکے حصول مین وہ سرگرم رہتے ہین۔ نہین۔ بلکہ ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوشش کرتے ہین حتی کہ اپنی جان سے زیادہ پیاری اور آنکھون کے نور سے زیادہ بے زبان معصوم بچھڑون کو حیوانیت کے مہیب دیوتا کے سامنے نذر کرنے اور بھینٹ چڑھا دینے کے لیے بخوشی راضی ہوجاتے ہین اسکی مثالون کے لیے زمانۂ قدیم کے حالات ڈھونڈنے کی ضرورت نہین بلکہ آجکل بھی بدقسمتی سے "ایسے شرفا" کی کمی نہین ہے۔

ان جوشیلے پجاریون کی تگ و پو اور جد و جہد مین بسا اوقات ایک گمنام شخص درجہ قبولیت کو حاصل کرکے نوازا جاتا ہے۔ شاید کوئی ایسا ہی اتفاق تھا کہ ایک فرنگی کی رسائی شاہ کے حضور تک ہوگئی۔ اُس نے اپنی ایک حسین لڑکی کو پیشکش کیا۔ وہ محل مین داخل ہوگئی اور منظور نظر ہوکر عقد مین آگئی۔ پھر کیا تھا گویا زمین پر جنت مل گئی۔ عنایات و اکرام خسروانہ کا مُنہ کھُل گیا۔ پہلے تو شاید معمولی سایہ و جاکٹ زیب تن ہوتی ہوگی۔ اب پیشواز۔ ڈوپٹون اور خوب صورت زردوزی کے لباسون سے الفت ہے کبھی سفید چہرہ پر افلاس و جاجتمندی ٹپکتی ہوگی اب افشان چھٹکی ہوئی اور جواہرات سایہ افگن ہین۔ سُرمہ سے کنجی آنکھین سیاہ کیجاتی ہین مسّی سے دانت کالے ہوتے ہین اور

ہاتھون مین مہندی رچائی جاتی ہے۔ پان چبا چبا کر لبون کو سرخ بنایا جاتا ہے اور لیونڈر کے بجائے کیوڑے گلاب کے عطرون سے ذوق و شوق بڑھا ہوا ہے شاہ عالم پناہ کا یہ حال ہے کہ ایک نئی اور غیر جنس شے کو پاکر مفتون و فریفتہ ہین۔ اجنبی طریقون پر اور انوکھی اداؤن پر شیدا ہین۔ وہ تتلا تتلا کر اردو فارسی مین گوہر فشانی کرتی ہے یہ اُسکی انگریزی زبان سیکھنے کی دھُن مین ہین۔ اور ایسے اُستاد کے شاگرد نیکر دل و دماغ دونون نذر کر دیتے ہین۔ لیکن لطف یہ ہے کہ ادھر تو الفت کا یہ عالم کہ ایک منٹ کی جدائی گران اُدھر زبان پر سب کچھ مگر دل مین ان سب باتون کو حماقت و دیوانگی تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن اپنی طرف سے جو طرح طرح کے ناز و کرشمون کا جال پھیلایا جاتا ہے زبانی باتون سے چاہت کا رنگ جمایا جاتا ہے اور غیر مانوس بناؤ سنگار کو بھی ایک عمدہ ایکٹر کی طرح زیب تن کر کے دکھایا جاتا ہے اسمین کچھ اور ہی مصلحت مضمر ہے یعنی کس طرح وہ محبوبۂ عالم عسرت و تکلیف کو دُور کرنیوالی۔ حاجات و خواہشات کے سوکھے پودون کو سرسبز کرنیوالی شے جسکو مایا یا دولت کہتے ہین حاصل ہو۔ کس طرح پیلی پیلی اشرفیان اور جگمگاتے جواہرات کو دیکھکر آنکھین روشن دل منور ہو۔ انکی خاطر کیسی ہی منحوس و قبیح شکل ہو اُسکی پرستش گوارا و منظور ہے۔ اور اسلیے جب وہ اپنے مدہوش و خود رفتہ عاشق کی متوالی نگاہون کو پڑتا دیکھتی تھی تو کس ظاہری شوق و مسرت کے ساتھ گلے مین باہین ڈال کر دل لبھانیوالی باتین کرتی تھی حالانکہ اندر سے خود غرضی کسی اور ہی پیچ و تاب مین ڈالے ہوئے کہ رہی تھی کہ دیکھئے یہ تماشا کبتک رہتا ہے اسکی ایک ایک گھڑی غنیمت ہے۔ اس دارفتگی کی حالت مین جلدی کسی بیش بہا تحفہ کی فرمائش کر کے اپنا مطلب نکالنا چاہیے اور یہ بھی یاد رہے کہ رات کے وقت باپ کے سامنے جواب دہی کرنا ہے۔ وہ ایک کنگال سخت گیر قرض خواہ کی طرح اپنے معاوضہ کا مطالبہ کریگا۔ اسلیے خبردار میرا دامن چھوڑ کر کہین دل کے قابو مین نہ ہو جانا۔

وائے برحال عشق! زندگی کے سچے مرقع مین یہ طرز الفت کس قدر عام ہے۔ کتنے اسکے نام لیوا عجیب دھوکے مین پڑے ہوئے ہین اور عورت کی پُراسرار و خود غرضانہ طبیعت کو آخر تک سمجھنے سے قاصر رہتے ہین۔

چوتھا سین

ایک بزرگ صورت۔ لباس فاخرہ پہنے۔ مسند زرّین سے ٹیک لگائے۔ ہاتھ مین موتیون کے دانون کی تسبیح لئے بظاہر کسی وظیفہ مین مشغول ہین مگر دل کے اندر یہ باتین ہو رہی ہین "لاحول ولاقوۃ۔ مجھے کیا خبر تھی کہ معاملہ اس قدر نازک ہو جائیگا کہ ظلّ سبحانی ذرا ذرا سی باتون مین مجھ پر شک و شبہہ کرنے لگین گے! یا تو بلا میرے پوچھے کوئی پرندہ پر نہین مار سکتا تھا یا اب یہ حال ہے کہ چند پدر سوختہ لچّون۔ کم ظرفون کے سامنے میری کوئی بات ہی خطرے مین نہین آتی۔ یہی حال رہا تو یہ بدقت تمام بنی بنائی جاہ و ثروت بھی رخصت پناہ۔ بخدا مجھے بہت جلد کوئی تدبیر کرنا چاہئے۔ ابھی وقت ہاتھ سے نہین گیا ہے۔ ان سب نامردون کے دانت کھٹے نہ کر دئے تو میرا نام حکیم مہدی نہین (دل ہی دل مین ہنس کر) ہا ہا۔ احمق نواب سمجھا ہے کہ مین نے شاید کچی گولیان کھیلی ہین۔ چارون طرف سے لوگ لوٹ مار مچائین اور مین چپ چاپ بھیگی بلّی کی طرح گھر بیٹھون۔ ذرا سچ کہنا مین کیا اپنے اور اپنی اولاد کے حق مین کانٹے بوتا۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ وہ سات پشت تک عیش مین رہے گی جسے دشمن دیکھکر جلین گے اور اپنے مُنھ کی کھائین گے۔ ہان تو اب کمر ہمت باندھکر کچھ کرنا چاہئے۔"

اس واقعہ کے ایک ہی ہفتہ کے اندر یہ خبر مشہور ہو گئی کہ نواب حکیم مہدی خان وزیر سلطنت کی دختر نیک اختر کے ساتھ حضرت ظلّ سبحانی شہنشاہ اودھ کا عقد ہونے والا ہے۔ بعض لوگون کو سخت حیرت ہوئی کیونکہ حکیم صاحب کی کوئی ایسی ناکتخدا لڑکی نہ تھی جسکے ساتھ اس رشتہ کا گمان ہو سکتا۔ وہ اسی شش و پنج مین تھے کہ وہان بڑی دھوم دھام سے بیاہ کی تیاریان بھی ہونے لگین اور تمام رسوم بڑے اعلیٰ پیمانے پر انجام پذیر ہو کر وداع کا وقت بھی آگیا۔ اس موقع پر غریب حکیم کا حال ناگفتہ بہ تھا۔ ایسی ڈاڑھین مار مار کر اپنی لختِ جگر اور نورِ نظر کو پکڑ پکڑ کر رو رہا تھا کہ دشمنون کے دل بھی پسیج گئے۔ کچھ دیر بعد جب میدان خالی پایا تو حکیم نے یکایک اپنے قیافہ کو بدل کر دُلھن کے کان مین جھک کر یہ کہا "کمبخت دیکھ تیری خاطر مجھے کتنی تکلیف گوارا کرنی پڑی ہے۔ جنر دار پڑھا پڑھایا سبق بھول نہ جانا۔ مین بڑی مشکل سے راہ پر لایا ہون۔ اب سب تیرے ہاتھ ہے

اگر بھنڈارا پھوڑا تو سر منڈوا کر بڑی ذلت سے نکالدی جائیگی"

دو ہی تین مہینون نے ان تمام اندیشون کو دُور کر دیا۔ گھسیٹن کوئی معمولی عورت نہ تھی۔ اسمین فطرتاً یہ مادہ تھا کہ مردون، خصوصاً فاتر العقلون کو ایک لحظہ بھر مین لبھا کر اپنا بنالے۔ اس لئے تھوڑے ہی عرصہ مین ایسا رسوخ پیدا کر لیا کہ ہر کوئی اسی کا دم بھرنے لگا اور اُستاد کی زبان سے بھی واہ شاباش کی صدا نکل گئی۔

گھسیٹن! واہ کیا نام پایا ہے۔ یہ تو تمھارا پُرانا لقب تھا۔ جسے سُنکر ابھی تھوڑے ہی دن تو ہوے کہ شہر کی عیاش پسند جماعت مین ایک تہلکہ مچ جاتا تھا۔ سال بھر بھی نہین گزرا ہے کہ چوک مین ایک معمولی سے بالاخانہ پر بن ٹھن کر بیٹھتی تھین۔ اِدھر اُدھر نگاہ بازیان کرتی تھین یا بیس پچیس روپیہ کے لئے مرزا صاحب کی محفل مین رات رات بھر گاتے گاتے تمھارا گلا پڑ جاتا تھا ناچتے ناچتے پیر شل ہو جاتے تھے یا انعام کے لالچ مین خوشامد کرتے کرتے زبان گھس جاتی تھی۔ یا اب تقدیر کے پھیر اور حکیم مہدی کی غیر معمولی جدت نے تمھین اس قابل بنا دیا کہ بڑے بڑے امرا و شرفا کو اپنی انگلی پر نچانے لگین اور شہنشاہ اودھ کو اپنا مفتون و شیفتہ بنا لیا۔ آخر کب تک اس راز کو چھپاؤگی۔ لوگ سُن گُن پا ہی گئے ہین اور عنقریب تمھارے آقا کے کانون تک پہنچانے کے منتظر ہین۔

مگر عورت تھی ذی شعور۔ صاحب عقل فوراً اس خطرہ کو سمجھ گئی۔ ایک دن جب اعلیٰحضرت کو نشہ مین چور اور اپنے سے خوش و خرم پایا تو ہاتھ باندھکر قدمون پر گر پڑی اور دھڑکتے ہوے دل کو تھام کر تھرتھراتی ہوئی زبان سے اپنا سارا کچا چٹھا کہ سنایا جسے سُن کر چند لمحون کے لیے نصیر الدین پر سکوت چھا گیا مگر فوراً ہی بڑے زور سے قہقہہ مار کر محبت سے گلے لگا کر کہنے لگا "بیگم جانی! بھلا پرانی باتون کا خیال کر کے کوئی اس طرح اپنے دل کو افسردہ کرتا ہے۔ واللہ میری الفت مین ذرہ برابر بھی کمی نہین ہو سکتی تم بھی ایسے خواب پریشان سمجھکر بھولجاؤ مگر ہان (زور سے ہنس کر) ذرا اُس مسخرے حکیم کی تو خبر لینا چاہئے مجھے یقین کامل ہے کہ تمھاری والدۂ مکرمہ کو وہ نالائق چھوڑے بیٹھا ہے اور بُرا سلوک کر رہا ہے جسکا تدارک مجھے کرنا ضروری ہے" اتنا کہکر فوراً نواب مہدی کو طلب کیا جاتا ہے۔ وہ بزرگ تھر تھر کانپتے، ہاتھ باندھے، سر نگون سامنے تشریف لاتے ہین

تو بادشاہ کی طرف سے اس طرح منھ بنا کر خطاب کیا جاتا ہے "حکیم مہدی - واللہ مین خبر نہ تھی کہ تم ایسے بیوفا نکلوگے اور اپنے چاہنے والون پر ایسے جور و ستم کرتے ہوگے بھلا یہ بھی کوئی انسانیت ہے کہ اپنی لڑکی (بیگم کی طرف اشارہ کرکے) کی مان کو بے یار و مددگار چھوڑ بیٹھے ہو - یہ حال تو مجھے آج ہی معلوم ہوا - اب تمھین ہمارے سر کی قسم کہ میل ملاپ کرنے مین عجلت سے کام لو - مین ابھی تمھارے عقد کا کل سامان کرتا ہون اور خانہ آبادی کرکے اپنا معاوضہ اُتارتا ہون" یہ سنکر حکیم صاحب بہت ہی سٹ پٹائے اور ہاتھ جوڑکر منّت کے ساتھ کہنے لگے "بندہ زرخرید غلام ہے - بھلا مجال ہے کہ آقائے نامدار کے حکم سے سرتابی کرسکے - لیکن اس امر مین معذور رکھا جاؤن - میری پیری کا زمانہ ہے - انحطاط کے دن ہین - قوا جواب دے چکے - بھلا اس نئے رشتہ کے بار عظیم کے اٹھانے کا کیونکر متحمل ہوسکون گا" مگر بادشاہ نہین مانتے کچھ نہین سنتے، بے طرح پیچھے پڑے ہین - اُسوقت مشکل سے نجات ملی تو دوسرے دن بلکہ ذرا نہ اسی امر کا تقاضا کیا جاتا ہے - ایسا سخت اصرار ہے کہ پیچھا چھڑانا مشکل ہوگیا ہان، نہین کرکے حکیم صاحب ٹالجاتے ہین اور دل ہی دل مین کہتے ہین "اسکی ایک ہی رہی کہ نماز کے بخشوانے مین روزے گلے پڑے - اس نامعقول نے تو میری جان عذاب مین کردی - اپنی چہیتی کی بڑھیا خراٹ ناگہ کو گلے منڈھنا چاہتا ہے! الٰہی اس بلائے ناگہانی سے بچائیو" اسی لیت ولعل مین کچھ دن گزر گئے تو خوش قسمتی سے بادشاہ نئے مشاغل مین کچھ ایسے مشغول ہوگئے کہ اس واقعہ کو بھول بھال گئے اور حکیم مہدی اپنی نجات یابی پر مصلے پر بیٹھ کر کئی بار سجدۂ شکر ادا کرنے لگے -

پانچوان سین

جس طرح رات کے وقت چکوا اپنی چکوی کو آواز مین دے دے کر پکارتا ہے جسطرح راج ہنس اپنے گم گشتہ ساتھی کی تلاش مین چیخ چیخ کر آسمان و زمین کو دیکھتا ہوا ادھر اُدھر بھٹکتا پھرتا ہے - اُسی طرح اس دنیا مین بھی بعض انسان اپنے اصلی رفیق اور سچے ساتھی کی جستجو مین مارے مارے حیران پھرتے ہین - شاید عالم ارواح مین انکی روحین ابدالاباد سے ایک دوسرے کو بڑی دردناک آواز سے پکار رہی

ہونگی کہ "آ۔ ملجا تو کہان ہے" پھر مایوس ہوکر اس عالم خاکی مین اُنکے جسم اُسی طرح سر گردان رہتے ہین حتی کہ شاذ و نادر ایک دوسرے کا مقابلہ ہوجاتا ہے۔ بس کیا کہنا آنکھین چار ہوتے ہی دنیا و مافیہا سے بیخبر ہوکر من تو شدم تو من شدی کا مصداق ہوجاتے ہین۔ نیک و بد، شریف و رذیل، حسین و قبیح، سب کا یہی حال ہے۔ ہر انسان اپنی خاص فطرتی طبائع، خیالات و جذبات کا دوسرے مین متلاشی ہے اور اسی پر اسکی راحت چین اور آرام موقوف ہے۔ اگر اتفاقاً دو متضاد طبائع ہم وصل ہوگئے تو نتیجہ نہایت دردناک اور پُر از حسرت و یاس ہوتا ہے۔ یہ مانا کہ طبع انسانی ایک عجیب راز سربستہ ہے۔ کبھی کبھی اُس سے عجیب کرشمون کا اظہار ہوتا رہتا ہے مثلاً ممکن ہے کہ ایک ذی علم شخص جاہل اور ناسمجھ عورت کی صحبت مین لطف اُٹھائے ایک پری چہرہ نازنین کسی کریہ منظر اور بدخلق مرد پر فریفتہ ہوجاے۔ مگر اس کشش متضادیہ کا اثر زیادہ تر جسمانی خصوصیات پر ہوتا ہے اور ایسا بہت کم ہے کہ دو مختلف طبائع روحانی خصائص ایک دوسرے سے متصل ہوکر پورے طور سے دائمی خوشی و حظ حاصل کرسکین۔

آخر بڑے انتظار کے بعد ہمارے ہیرو نصیر الدین حیدر کے بھی دن پھرے اُسکے نفس کا وہ گم گشتہ حصہ جسے قسام ازل نے پہلے ہی سے منتخب کر رکھا تھا آکر وصل پذیر ہوا شاہی فیلخانہ کے احاطہ کے قریب جن ملازمون کے مکان ہین وہان ایک چھوٹے سے گھر کے اندر ایک فربہ و بدہیئت عورت چٹائی پر آلتی پالتی مارے خاموش بیٹھی ہے۔ اس کا طرز لباس نہایت سادہ و غریبانہ ہے۔ اسکی آنکھین چھوٹی اور پیشانی تنگ ہے جسپر جھنجلاہٹ و بیصبری کی شکنین پڑی ہوئی ہین۔ چہرہ گول ہے چوڑے جبڑون سے ضدی طبیعت اور مضبوط ارادہ کا پتہ چلتا ہے۔ دہانہ خوب چکلا اور ہونٹ موٹے سخت ہین جنسے کمینہ خصلتی و بے باکی کے آثار مترشح ہین۔ اسی عرصہ مین ایک میانہ قد و منحنی شخص کو اپنی طرف آتا ہوا دیکھکر وہ تنکر کھڑی ہوجاتی اور بڑے غصہ مین اس طرح جھپٹتی ہے کہ گویا مارنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ بہت سی بھکڑ گالیون کے ساتھ یہ چند الفاظ زبان سے نکلتے ہین "بدنصیب ہتیا مارے۔ تو مجھے یہان چھوڑ کر دن دن بھر غائب رہتا ہے۔ مین کیا اکیلی بیٹھی ہوئی تیرا سر کھاؤن۔ گھر مین دمڑی برابر بھی نون نمک نہین۔ چولھے مین خاک اُڑ رہی ہے۔ تیرے زہر مار کرنے کو تو ہاتھیونکا

روٹ ہے اور افیون چنڈو کی چسکی ہے۔ مین کیا باہر نکل کر بھیک مانگون۔ الٰہی وہ مُوا ہاتھی تیرا خاتمہ کر دے تو میرے دل مین ٹھنڈک پڑے۔"

رمضانی۔ ہاتھیون کو راتب کھلانے والا ڈور کے مارے سہم کر گرگرانے لگتا ہے۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ جب اسکی بیوی کو غصہ آتا ہے تو زمین آسمان ایک کر دیتی ہے اور ایسی کھلم کھلا دھمکیان دیتی ہے جن کے پورا کرنے مین نہ اُسکو تامل ہو سکتا تھا نہ کسی سے چھپانے کی پروا تھی۔ یہ حالت بدستور رہتی مگر اسی عرصہ مین ایک حجام سے جو میان بیوی کی مصالحت کرانے آتا تھا اُسنے آنکھ لگالی اور گھر بار چھوڑ چھاڑ کر اُسکے ساتھ فوراً باہر نکل گئی۔ وہان کچھ دن صبر سے کاٹے مگر طبیعت کو بھلا کب چین آتا ہے۔ بہت جلد اکتا گئی۔ اور پہلے کی طرح جھگڑے فساد مچانے کے بعد ایک رات اُسکے پاس سے بھی اکیلی نکل کھڑی ہوئی۔ لکھنؤ بڑا شہر تھا۔ اور روزی کمانے کے مختلف ذریعے تھے جنکی تلاش مین محلون محلون اپنی پھٹی پُرانی جوتیان پہنے اُس نے گشت لگانا شروع کیا اور اپنی غربت و بے بسی کی ایسی جھوٹی داستانین بنا کر کہنا شروع کین کہ راہ چلتون کو ترس آ گیا۔ ایک امیرزادے نواب تک رسائی ہو جاتی ہے۔ وہ ماما گیری پر آٹھ آنہ مہینے اور روٹی کپڑے پر نوکر رکھ لیتے ہین۔ وہان کچھ دن چین سے کاٹنے کے بعد اُس نے ایسی شرارتین اور حرکتین کرنا شروع کین کہ بیگم صاحبہ نے ایک دن غصہ مین آکر بڑی بے عزتی کے ساتھ کان پکڑ کر اُسے اپنے گھر سے باہر نکلوا دیا اب غریب ٹھوکرین کھانے لگی۔ ایک ایک سے مانگنے لگی۔ مزدوری محنت کر کے پیٹ بھرنے لگی کہ اسی اثنا مین شاہی توشہ خانہ کے ایک ملازم سے مڈبھیڑ ہو جاتی ہے وہ رحم کھا کر اُسے اپنی آشنا بنا لیتا ہے اور سرائے مین چار آنے مہینے کی ایک کوٹھری لیکر رہنے کا ٹھکانا کر دیتا ہے۔ یہان اُسے چکی پیس پیس مزدوری کرنا پڑتی ہے لیکن بالآخر اپنی حالت سے مجبور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اُسے کسی کا حمل رہ جاتا ہے جسکی مدت پوری ہونے پر ایک لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اسی دن سوء اتفاق سے شاہی محل مین بھی ایک شہزادہ کے پیدا ہونے کی دھوم دھام اور خوشیان منائی جاتی ہین۔ چند ماہ گزرنے کے بعد محل شاہی مے ایک دائی کی جستجو و تلاش ہوتی ہے۔ ہر طرف سے اُمیدوار عورتون کا ہجوم ہوتا ہے۔ رمضانی کی بیوی کے کان تک یہ خبر پہنچتی ہے تو وہ

بے چین ہو کر اُٹھ کھڑی ہوتی ہے اور اپنے آشنا کو مجبور کرتی ہے کہ کسی تدبیر سے اُسکی رسائی کا انتظام کر دے۔ اسمین اُسے کامیابی ہوتی ہے اور ہر ایک کے مقابلہ مین ترجیح دیکر فی الفور منظور کر لیجاتی ہے چھ مہینے اس واقعہ کو گزر جاتے ہین بادشاہ کو شہزادے سے بڑی محبت ہے اس لیے اکثر دیکھنے کو محل مین تشریف لاتے ہین اور وہان سب سے زیادہ نئی دائی کا افسون رفتہ رفتہ اُنکے قلب پر اثر کرنے لگتا ہے وہ اپنی غیر معمولی فطرتی قابلیت سے طرح طرح کے پانسے کھیلتی ہے۔ اپنی حاضر جوابی مزاج شناسی اور تریاچرتر سے کام لیتی ہے اور بالآخر کوئی ایسی چال چلتی ہے کہ بادشاہ شکست کھا کر اسیر پنجۂ عشق ہو جاتے ہین۔

چند ماہ اس واقعہ کو بھی گزر جاتے ہین۔ محل کا پردہ اُٹھتا ہے تو ایک عجیب وغریب سین نظر کے سامنے آتا ہے۔ نہ وہان رمضانی کی بیوی کا پتہ لگتا ہے نہ اُس غریب خستہ حال دایہ کا نشان ہے جو چکّی پیس کر اپنا پیٹ بھرا کرتی تھی۔ نہ وہ شہزادہ ہی جسکی دودھ پلائی کے لئے توشہ خانے کا ایک ادنی چاکر اپنی آشنا کو لایا تھا۔ بلکہ ایک عالیشان محل ہے جسکی عظمت و شوکت زیب و زینت بیان سے باہر ہے۔ جہان غلامون اور خادمون کے پرے کے پرے نظر آتے ہین۔ شاہی پہرا چوکی۔ نوبت خانہ کی آوازین باہر سے آرہی ہین وہ باغ ارم کی طرح سجا ہوا ہے۔ ایک خوشنما صحن کے وسط مین بارہ دری ہے جسکے سنگ مرمر کے فرش پر اطلس و کمخاب کے گدّے اور بیش بہا قالین بچھے ہوے ہین اور اُن سے ٹیک لگائے ہوے عیش و تنعم کے سامانون مین ہر طرف سے گھری ہوئی ایک عالی مرتبت، خود پسند، مغرور و بارعب عورت بیٹھی ہوئی ہے اسکے سامنے ایک طلائی پیچوان لگا ہوا ہے جسے وہ ایک انداز کے ساتھ پی کر اپنی نیم باز آنکھون سے اطمینان کے ساتھ سامنے کے سین کو دیکھ رہی ہے۔ اسکا لباس فاخرہ دُور سے سونے کا ایک ڈھیر معلوم ہوتا ہے جسمین جواہرات اور موتی اس طرح چمکتے ہین کہ آنکھین خیرہ ہوئی جاتی ہین۔ اسکی ایک ذراسی حرکت اور آنکھ کے اشارہ پر سیکڑون خواصین، مہریان و خواجہ سرا دست بستہ آگے دوڑتے ہین اور اپنی جان تک نثار کرنے کو تیار ہو جاتے ہین۔ اُنکی کیا حقیقت ہے اُمرا وزرا اسکی دہلیز پر جبہہ سائی کرتے ہین اور گھنٹون ڈیوڑھی پر کھڑے ہوے مزاج ہمایونی کی خیریت اور فرمان شاہی کے منتظر رہا کرتے ہین۔

سب سے زیادہ شاہِ عالم پناہ حضرت ظلِ سبحانی نصیر الدین حیدر کو محکوم بننے کا شوق ہے کہ ایک زرخرید غلام کی طرح اپنی ملکہ کے سامنے موجود رہتے ہین۔ صبح و شام انکو حاضری دینا فرض ہے۔ اور اُس وقت محال ہے کہ کسی دوسری بیگم کا نام بھولے سے بھی زبان پر آجائے۔ چار پہر انکو ناز برداری کرتے گزرتا ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی بات خلاف مرضی سرزد ہوگئی تو غضب ہوگیا۔ وہ نہین بولتین۔ یہ منتین کرتے ہین۔ سر قدمون پر رکھتے ہین۔ اور انکی طرف غیظ و غضب کی آگ کو جان و مال سامنے کرکے بجھانے کی کوشش کرتے ہین۔ اور جب تک مزاج درست نہین ہوتا تمام مُلکی و خانگی معاملات درہم و برہم ہوجاتے ہین یہ ہین تقدیر کے کرشمے کہ رمضانی کی بیوی کا ایسا مرتبہ پہنچے۔ توبہ توبہ۔ اگر کوئی بھولے سے بھی یہ نام لے دے تو کھڑاچن دیا جائے۔ انکا لقب تو ملکہ زمانی بیگم۔ خواتین مغلیہ کی ہم پلّہ شہر کے بچے بچے کی زبان پر ہے اور سب جانتے ہین کہ بادشاہ نے عقد کرتے ہی تمام بیگمات پر انکو بڑھا دیا۔ پچاس ہزار روپیہ ماہوار کی جائداد خاص طور سے لکھدی اور پچاس ہزار روپیہ ماہوار اپنی جیب خاص سے عطا فرمایا اور تحفہ تحائف وغیرہ کی تو کچھ انتہا نہین کہ دن رات موسلا دھار پانی کی طرح برستے ہین۔ ملکی معاملات بھی بغیر انکی اجازت اور منشا کے انجام پذیر نہین ہوتے جسکا سب سے پہلا نتیجہ یہ ہُوا کہ غریب فریدون بخت فی الفور ولی عہدی سے برطرف کردیا گیا اور اُسکی بجائے مرزا کیوان جاہ (یا خیمہ جاہ) مقرر ہوئے۔ وہ بادشاہ کو اپنی آنکھ کی پتلی سے بھی زیادہ پیارے ہین۔ واضح ہو کہ انکا دوسرا نام تلوا لونڈا ہے جنکو بیگم صاحبہ اپنے ہمراہ سرائے سے لائی تھین۔ غرضکہ ملکہ زمانی بیگم کے اقبال کا ستارہ بڑے اوج پر پہنچگیا تھا اور جون جون زمانہ گزرتا گیا اُس مین کسی طرح کا انحطاط کیسا ازدیاد ہی ہوتا گیا۔ سیاہ و سفید کی مالک بن بیٹھی۔ بادشاہ اور تمام سلطنت اور وہ اسکی انگلی کے اشارہ پر کٹھ پتلی کی طرح ناچتی تھی۔

نصیر الدین حیدر کے زمانۂ سلطنت تک اس عجیب و غریب عورت کے عروج کا یہی حال رہا۔ اسکے بعد البتہ جو حالت ہوئی وہ تاریخ کے صفحات سے ظاہر ہے لیکن اس دور کی بیگمات مین یہ سب پر بازی لے گئی تھی اور اس کا نام دنیا کی چند خوش قسمت عورتون مین اب تک مشہور ہے۔ فقط

"ناظر" (الناظر)

طرح کو مذکر بہادرانہ خیالات کو پلٹا نہ دیتی تو مراکو سلطنت کے عروج کا قدم مصر سے بھی آگے بڑھ جاتا۔" لیکن تیرھویں صدی کے وسطی زمانہ مین حکومت نے تنزل کی تصویر کو جس رنگ مین پیش کیا وہ سبق آموز تھا۔ بنی نا دین وکاشی شریف کے بعد ۱۶۶۸ء سے حکومت ایسے خاندان مین منتقل ہوئی جو قوم خلائی سے تعلق رکھتا تھا۔

اُسی قبیلہ کا آٹھوان حکمران مولی احسن شاہی کمرہ مین بستر مرگ پر پڑا ہوا ہے اسکی روح خاکی قالب سے رخصت ہوچکی۔ ہاتھ پانو اپنی جگہ سے حرکت کرنیکا نام نہین لیتے۔ اُسکا بیٹا عبدالعزیز نعش کے پاس کھڑا ہوا چپکے چپکے شمع کیطرح آنسو بہا رہا ہے اور اُسکی ماں جو سرکشیا کی رہنے والی ہے جسکی رگون مین شمالی خون دوڑ رہا ہے اپنے شوہر کا ماتم کرنیکے بجائے اخفائے راز مین سرگرم ہے کیونکہ شاہی موت کا اعلان ایسی آندھیون کا پیش خیمہ تصور کیا جاتا ہے جو چشم زدن مین سلطنت کے شیرازہ کو منتشر کر دیتا ہے۔

سید احمد بن موسیٰ نائب السلطنت نے اپنی اہم ذمہ داریون کا احساس کرتے ہوے کمال دانائی اور ہوشیاری سے اس خبر کو پوشیدہ رکھا ہے فراش اور غلامون کو جتا دیا گیا ہے کہ اگر یہ بات پردہ راز سے نکل کر عام بازارون اور گلی کوچون تک پہونچی تو اسکے افشا کرنے والون کو موت کی گھاٹ اتار دیا جائیگا نہ محل سے ماتم کی صدائین بلند ہوتی ہین نہ کوئی مرنیوالے کی خوبیون کو یاد کرکے روتا ہے۔ صرف شاہی خواب گاہ کا نیلا رنگ سوگوار بنکر اس راز سربستہ کو تاریکی سے روشنی مین لا رہا ہے۔ زمین پر ایک بوریا بچھا ہے جسپر لاکھون من خاک جمی ہوئی ہے اور وہین سلطان کی نعش رکھی ہوئی ہے۔ وزیر اعظم اور سلطان کے جانشین مولائے عبدالعزیز نعش کے قریب کھڑے ہوکر آہستہ آہستہ یہ باتین کر رہے ہین۔

وزیر اعظم۔ آپ اُس پُر جلال شخص کے وارث ہین جسکی وصیت کا ہر لفظ میرے کانون مین گونج رہا ہے مجھکو امید ہے کہ جہان پناہ اپنے اہم فرایض کو خوش اسلوبی سے ادا کرینگے اور اپنے مستقبل کو رعایا کے واسطے فائدہ مند

بنائینگے۔ سلطان کی موت اور آپکی تخت نشینی کا مسئلہ ابھی تک صیغۂ راز مین ہی آپ اپنے دل کو قابو مین رکھین۔ چہرہ پر حزن و ملال کی علامتین ظاہر نہ ہونے پائین اور نہ جانشینی کے مژدہ سے حرکات و سکنات مین غیر معمولی خوشی کا شعبہ پایا جائے کیونکہ قیافہ شناسون کی جماعت انسان کے دل کا حال اسکے چہرہ سے پڑھ لیتی ہے۔

عبدالعزیز۔ مین اب تک محل مین رہا ہون اسلئے مجھے اہل دربار کے خیالات سے ذرا بھی آگاہی نہین۔

وزیر اعظم۔ درباریون کی زیادہ تعداد آپ کے بھائی کو فرمان روا بنانا چاہتی ہے۔ وہ کچھ سن گن پائینگے تو فوراً اسکی بیعت کا اعلان کر دینگے مگر مین کوشش کرونگا کہ اس موت کا راز اسوقت تک نہ کھلنے پائے جب تک آپ سلطان نہ بنا دئے جائین۔

عبدالعزیز۔ دنیا عالم راز نہین ہے۔ قدرت ہمیشہ پوشیدہ رازون کے عقدے کھولتی رہتی ہے۔ دنیا کا ایک بزرگ ترین انسان جو ایسا غافل ہو جائے کہ دوبارہ کروٹ نہ لے سکے اسکی واہمی نیند کا حال کسطرح چھپایا جا سکتا ہے

وزیر اعظم۔ سلطنت مراکو مین قدیم زمانہ سے شاہی موت کو اسی طرح چھپایا جاتا ہے اور یہ امر تدبیر اور سیاست کا زبردست عنصر ہے کوئی ضرورت نہین کہ حکومت رعایا پر تمام باتون کو ظاہر کر دے اور وہ جن رازون کے دریافت مین کوشش کر رہی ہو اسکو فوراً بتا دیا جائے۔ موت کا فرشتہ کسیکے گھر مین گھنکار کر یا آواز دیکر داخل نہین ہوتا بلکہ نالہ و شیون کی صدائین اور عزادارون کے آنسو تار برقی بنکر خبر مرگ کو عام کر دیتے ہین۔

عبدالعزیز۔ میرا دل سینہ کے اندر باپ کا ماتم کر رہا ہے لیکن میری آنکھون مین ارغوانی ڈورون کیطرح شراب امید کی لہرین دوڑتی ہوئی پھر رہی ہین مجھے یقین ہے کہ میری جانشینی کا مسئلہ آسانی سے طے ہو جائیگا۔

وزیر اعظم۔ اگر اس خبر کو ظاہر کر دیا گیا تو فوج مین بغاوت پھیل جائیگی۔ اسلحہ خانہ کا سامان لٹ جائیگا خزانہ اسی حالت مین محفوظ رہ سکتا ہے

روحِ سخن

لسان الملک حضرت ریاض

ساتھ ہی تیر فگن اے صفِ مژگان ہونا
آج ہمکو بھی ہے سو جان سے قربان ہونا

کبھی ممکن نہین مے خانے کا ویران ہونا
کبھی ممکن نہین جنت کا بیابان ہونا

صدقے اُس مے کے جو پی کر عرق شرم رہی
کام آجائے مرا دل مین پشیمان ہونا

غیر نے شام ہی سے گھی کے جلائے ہین چراغ
آج دشوار ہے صبح شب ہجران ہونا

ایسی دیوانی جوانی کہ یہ کہتی آئی
لے مبارک ہو تجھے چاک گریبان ہونا

پھول برسانے کو اے ابر کرم کافی ہے
داغ دامن سے مرا سر بہ گریبان ہونا

جسکی آنکھون مین سماتا ہی نہین کوئی حسین
آئینہ دیکھ کے اس شوخ کا حیران ہونا

موت ہے موت اگر یاس سے بدلے امید
کچھ نہین دل مین کسی بات کا ارمان ہونا

عمر بھر کاتب اعمال فرشتے ہی رہے
پاکے صحبت بھی نہ آیا انھین انسان ہونا

دیکھنے مین تو نہین کچھ بھی وہ مژگان دراز
مگر آتا ہے انھین ناوک و پیکان ہونا

کام ہے کام ستانا نہ جگانا شب بھر
نہ پریشان انھین کرنا نہ پریشان ہونا

دست بے تیغ ہے ظالم نے لیا تیغ کا کام
آستین چڑھتے ہی شمشیر کا عریان ہونا

اے زہے جنون اب نہ لگی رہ جائے
طوق و زنجیر سے ہے دست و گریبان ہونا

ایسے اوصاف نہ دیکھے نہ سُنے ہم نے ریاض
فرض ہے حضرتِ ساحر کا ثنا خوان ہونا

پروفیسر ثاقب وکٹوریا کالج گوالیار

بر سر الطاف جب پیر مغان ہو جائیگا
آستان میکدہ رشک جنان ہو جائیگا

کوچۂ دلدار مین گر نے گیا بخت رسا
آستان یار ہمکو آسمان ہو جائیگا

پھر بہار آئی ہو گو ہر فشان چرخ بریں
گلستان کا ہر شجر بینو نشان ہو جائیگا

ہے کہ ہین محو رضائے دوست جو مرضی دوست — غم نہین گر آسمان نامہربان ہو جائیگا
غیر ممکن ہے کہ رہ جائے نشان آسمان — گر دل ناشاد سرگرم فغان ہو جائیگا
آپ آئے ہین اجازت دیجئے ہو لون نثار — در دل کا بھی کسی عنوان بیان ہو جائیگا
دیدۂ بینا کو ہو معنوع صانع کی دلیل — سمع راہ معرفت حسن بتان ہو جائیگا
مین ہون عاشق سر بہ حاضر شوق سے فرمائین قتل — جھوٹ سچ سب آپ کو میرا عیان ہو جائیگا
ہو کو ثاقب یار کی چشم توجہ چاہئے
ہو بھی جائے گر مخالف آسمان ہو جائیگا

جناب فصاحت لکھنوی

رفو شاید بُرا ہے اے رفوگر میرے دامن کا — نہین یہ بے سبب خندہ لب چاک گریبان کا
وہین پر ہے مکان اے نامہبر آفت زمانہ کا — جہان بہتا ہوا در یا ملے خون شہیدان کا
سیاہی چاک مین لے جا مرے مخزن کے دامن کا — پرو کر خار کے سوزن مین تار اپنے گریبان کا
وہ مہکش ہون ہوا ہے بیچ مین میرا مکان واقع — یہ مہکانے کا دروازہ ہے دروازہ گلستان کا
نہ اوڑھیگی ہماری لاش کیا گو تم مرا آوگے — پڑے رہتے کبھی دیکھا نہین مُردہ مسلمان کا
عناصر مین نہین ہے کوئی بھی عنصر مری تن مین — مین پتلا ہون ملال و حسرت و اندوہ و حرمان کا
الٰہی آج یہ چھاگل پھنکر کون آیا ہے — کہ چونکا سبزۂ خوابیدہ بھی گور غریبان کا
عجب کیا گر مہ خورشید پہ دستار بجائے — بلند اتنا ہوا ہے گرد بادا پنے بیابان کا
مین اُنکے رخ کا بوسہ گھر مین جا کر لاکھ کی مانگون — اسی مُنہ سے دیا تھا پہلے بوسہ پانے کا
سنوارونگا مین اپنے ہاتھ سے رکھ دیجئے شانہ — یہ کیا جانے بنانا آپکی زلف پر ا
شمار اُنکا نہ ہوتا تھا نہ گنتی اُنکی ممکن ہے — ہماری حسرتون کی بھیڑ لشکر ہے سلیمان کا
ہلال عید مین نے دیکھکر جب بند کین آنکھین — جنون بولا جھکا سر دیکھ چاک اپنے گریبان کا
فصاحت آنکھ چشم اطف سے دیکھین گے کیون شاعر — مین شاگرد و برادر ہون لطافت سے سخندان کا

حضرت رضا لکھنوی

بہا زمین پہ فوارہ خون بسمل کا + رگین جو ٹوٹین تو قیدی چٹا سلاسل کا

خیال آتے ہی شمشیر دست قاتل کا
لہو مین ڈوب گیا آئینہ مرے دل کا

سفر پہ کچھ حرم و دیر کے نہین موقوف
جدہر چلا مین اودہر سامنا تھا مشکل کا

کہا ہنسی سے جو قاتل تو کھینچ لی تلوار
ذرا سی بات تھی اور خون ہوگیا دلکا

نہ کیون وجود و عدم کے مزے سے واقف ہون
بنا ہون قیس مین اک لیلیٰ دو محمل کا

فنا پسند ہوا کیون ابھر کے اے گردون
حباب بحر تو کاسہ نتھا مرے گل کا

وہان زخم کو جرات دلا یہا ہے وہ تیر
مجھے یہ ڈر ہی نہ اب راز فاش ہو دلکا

ملا وہی کہ جو لکھا ہوا تھا قسمت مین
نگاہ دیکھکے بدلا سوال سائل کا

وہ مست ناز تو کیف نیاز ہے مجکو
گمان ہر ایک کو ہی دوسرے پہ غافل کا

ترقیون پہ رہی لاغزی محبت مین
اسیر رہ نہ سکا مین کبھی سلاسل کا

ذرا سی ٹھیس لگی غم کی اور ٹوٹ گیا
ہمارے سینہ مین دل تھا حباب ساحل کا

یہین غروب ستارہ حیات کا ہوگا
ہر ایک ذرہ یہ کہتا ہے کوئے قاتل کا

نیا خضر نئی منزل ہے بہر تیرستم
کہنچی گمان بتاتی ہے راستہ دل کا

سوال کرنے سے پہلے نہ تھی خبر ہمکو
سکوت مارا تارے گا صدر محفل کا

نہ اب تڑپ ہے نہ وہ درد ہی نہ الجھن ہی
تمہارے آتے ہی عالم بدل گیا دل کا

طریق عشق مین پائے طلب تھکا دیکھے
ملا نصیب سے پھر بھی پتہ نہ منزل کا

قرار کیون نہین ملتا اسے کسی کروٹ
حباب بحر نمونہ ہے کیا مرے دل کا

رضا اگر وہ اٹھاتے تھے اٹھ گئے ہوتے
یہ کیا کہ ٹالدیا حکم صدر محفل کا

حضرت نازش بدایونی

وہ رکھا ہاتھ منہ پر غمزۂ بیجا نہین جاتا
چلو بیٹھو بھی تم سے آئینہ دیکھا نہین جاتا

گیا دل مٹ گیا دل ہائے حسرت غم نصیبونکی
قرار و صبر جاتے ہین تو پھر کیا کیا نہین جاتا

نہین جاتی وصال یار کی لذت نہین جاتی
نہین جاتا شراب ناب کا چسکا نہین جاتا

لئے پھرتی ہے تیری جستجو چار دن طرف مجکو
کہین بھی دو گھڑی جی مار کر بیٹھا نہین جاتا

زبان خار پر ہے العطش کا شور صحرا مین
ابھرنے کے لئے ہین آبلے پھوٹا نہین جاتا

رہیگا بتکدے مین عمر بھر جسکی خوشی واعظ
حرم کو جانہ تو، نازش سے مطلب کیا نہین جاتا

حضرت ہادی مچھلی شہری

دنیاے عاشقی مین وہ صرف بلا ہوا — مین کیا بتاؤن کیا دلِ درد آشنا ہوا
مین اوٹھ گیا جہانِ وفا سے تو کیا ہوا — پورا تو جوشِ غم کا مرے حوصلا ہوا
معلوم دوستون کی ہین سب چارہ سازیان — البتہ کچھ خیال ترا جانفزا ہوا
تیرا خیال دل کو دکھا کر چلا گیا — کشتی مری ڈبو کے الگ ناخدا ہوا
اے لطفِ یار بخیہ گری کا بھی ہے وقت — دامن ہے دل کے صبر و سکون کا پھٹا ہوا
ہو جائے فیصلہ کوئی امید و بیم کا — کبتک رہے سفینہ مرا ڈوبتا ہوا
اے دل سکون کی تجھے کیون آرزو ہوئی — اے ناشناسِ لذتِ غم تجکو کیا ہوا
اے آتشِ درون ہے قسم تجکو عشق کی — مین شمع آرزو کو نہ دیکھون بجھا ہوا
اب کر رہا ہون یاس کی مدت سے منتین — جو کچھ تھا شوقِ ہجر مین صرفِ دعا ہوا
رسمِ کرم ستم کے بہانے ادا ہوئی — منت کشِ بلا دلِ درد آشنا ہوا
بسمل کی بیکسی کی تمھین کب خبر ہوئی — کب تمنے آنکھ پھیر کے دیکھا تھا کیا ہوا
اوس بے وفا کو دیکھ کے ہادی مین رو دیا — میری خوشی مین درد بھی تھا کچھ ملا ہوا

حضرت عزیز بلگرامی

دست دعا ہو جاتے ہین شل کوششِ تدبیر کے — پیش جا سکتی نہین کچھ سامنے تقدیر کے
گرمِ نالون نے نکالی خوب چھٹکارے کی راہ — خود بخود کھل کر کھلگئے منہ حلقۂ زنجیر کے
سب سے پہلے حشر مین اللہ نے پوچھا ہمین — اسلئے ممنون ہین ہم اپنی ہر تقصیر کے
کام اُنکا انکی غفلت ہی سے جاتا ہے بگڑ — مفت مین شاکی ہین نادان گردشِ تقدیر کے
چشمِ ظاہر بین ہوئی جب راہ تکتے تکتے بند — دیدۂ دل بنگئے حلقے مری زنجیر کے
ہم کہے رنجیدہ دل لیکن سے امیدِ وفا — نالے کو سون بھاگتے ہین نام سے تاثیر کے
رحمتِ حق نے ہماری بات رکھہ لی حشر مین — ورنہ ہر صورت سے تھے ہم مستحق تعزیر کے
کوچۂ دشمن مین جتنے اُنکے ہین نقشِ قدم — سب نمونے ہین مری بگڑی ہوئی تقدیر کے
آتشین نالون نے جاکر آنے سے روکا اُسے — لو کمان سے چھوٹتے ہی جلگئے پر تیر کے
ایسے نالون سے بھلا کیا کام نکلے اے عزیز — جو نہ بالکل آشنا ہون نام سے تاثیر کے

دہائے مخلوطہ بواو دکسرتا) مونث- بڑھایا عو- (مراۃ العروس) نہ بُوا خدا کے لئے ایسا غضب مت کرو اس بڑھوتی مین مری تو یہی ایک بچی بیاہنے کو ہے اب کیا مین قبر سے کسیکا بیاہ برات کرنے پھر آؤنگی-

بُڑھئی- (ھ) مذکر ا نجار ۲ ایک چھوٹا پرند-

بڑھیا- (ھ- بفتح باو سکون رائے مخلوطہ باہا و فتح یا) صفت- اعلےٰ درجہ کا- اول درجہ کا- بیش قیمت قیمتی- (ردیائے صادقہ) اس واسطے کہ بڑھیا پوشاک نہ وہ آپ پہنتے تھے اور نہ مجھکو زرق برق کپڑے پہننے دیتے تھے-

بڑھیا- (بفتح باو کسر رائے مخلوطہ باہا) مونث- بڑھوتری-

بڑھیا- (ھ- بفتح باو سکون راو کسر ہا- س وڑھو- نقصان پہونچانا)- مذکر ایک قسم کی بیماری جو گنے یا ٹھٹے مین ہو جاتی ہے جس سے وہ بڑھتے نہین ہین-

بُڑھیا- (ھ- بضم باو سکون ہائے مخلوطہ باہا و فتح یا)- مونث ا بوڑھی عورت- پیرزال ۲ آگ کے درخت کی ردی- (ناسخ) آوارہ یون ہوا دہوس مین ہین شیخ جی- جسطرح اڑتی پھرتی ہو بڑھیا مدار کی-

بُڑھیا آفت کی پُڑیا- (عو) اُس بوڑھی عورت کی نسبت کہتی ہین جو بڑی فتنہ انگیز طرار اور شریر ہو

بُڑھیا کا کاتا- ایک قسم کے لچھے دار مٹھائی (جانصاحب) جہان پڑھتی ہون مردون کی سوسیٹی سے ہو لگ جاتی یہ مجھ بڑھیا کا کاتا ہے جو انونکا تماشا ہے-

بُڑھیا مری تو میری فرشتون نے گھر دیکھ لیا بڑھیا کے مرنے کا رنج نہین فرشتون نے گھر دیکھ لیا- مثل- ایک مرتبہ کے نقصان سے بڑے بڑے نقصانات کا خطرہ ہے- یہ ہوا تو ہوا آگے کو دستور نہ جاری ہو جائے (نوٹ) کسی بنئے کی ٹہلنی مرگئی وہ بیچارہ زار قطار رو رہا تھا کسی نے پوچھا کہ اسقدر غم کیون کر رہے ہو- یہ فقرہ جواب مین کہا یعنی اس بات کا غم ہے کہ ملک الموت نے گھر دیکھ لیا

بڑی- (ھ) مونث- دھوئی- یا اردد مونگ کی دال کو پانی مین پیسکر نقل کے برابر سکھا لیتے اور مسالا ڈالکر پکاتے ہین

بڑیا- (ز) جمع ۲ صفت- مونث- دیکھو بڑا ۳ بُڑھیا ۴ وہ عورت جو گھر کی اور عورتون سے عمر مین بڑی ہو

بڑی آنکھ- جو آنکھ چھوٹی نہو- (آتش) آگے تری آنکھون کے چکارہ ہے پر یرو- ہر چند کہ ہوتی ہے چکارے کی بڑی آنکھ-

بڑی آئین - دیکھو بڑا آیا - (فقرہ) وہ بڑی آئین مرے بچے پر ہاتھ اٹھانیوالی -

بڑی اسامی - مالدار - امیر (داغ) نہین کوڑی یہان کفن کو بھی - اُس سے لو جو بڑی اسامی ہو -

بڑی الائچی - مونث - سُرخ الائچی

بڑی بات - مونث ۱ بہتر کام - (قلق) اثبات دہن منھ کے نہ کھلوائے کہین ہے بڑی بات اگر بات رہی یارونہین ۲ ترجیح کے قابل بات (داغ) بعد حجت کے وہ آئے تو ملاقات ہوئی مختصر قصہ ہوا آج بڑی بات ہوئی ۳ امر عظیم - دشوار کام (داغ) کیا بڑی بات تھی باتونہین اسے بہلانا - نہ گلے آئی زبان پر نہ دعائین آئین ۴ تعجب انگیز بات - معرکے کی بات کی نسبت کہتے ہین ۵ اُستاد کے احسان کا کر شکر منیر آج - کی اہل سخن نے تری تعریف بڑی بات -

بڑی بات نہین - کچھ دشوار نہین (سودا) کچھ بڑی بات تو نہین لیکن چوم کر لین اگر عنایت ہو -

بڑی بڑی باتین کرنا - عو بہت کچھ کہنا - بُرا بھلا کہنا - (طرحدار لونڈی) بی بی نے کہا دو تین لونڈیان لاؤ ہم پرورش کرینگے اسپر میان نے بڑی بڑی باتین کین بہت کچھ حرام حدیث لگایا گئے -

بڑی بڑی زبانین ہونا - عو زبان درازی ہونا - بدزبانی کی عادت ہونا - (فقرہ) بڑے بڑے کس کام آئینگے انھین ناموں کے ساتھ بڑی بڑی زبانین بھی ہین -

بڑی بڑائی ہوئی - عو - زیادہ سی زیادہ ہوا - بہت ہوا تو - بہت تکلف کیا تو بہت اہتمام کیا تو - (فقرہ) اور لوگ کارچوبی جوڑے پہنے تھے یہان وہی گلبدن کا پاجامہ ململ کا ڈوپٹہ بڑی بڑائی ہوئی لچکے کی تیلی دیدیگئی -

بڑی بوڑھی - زیادہ عمر کی عورت تجربہ کار عورت - سرپرست عورت - بزرگ عورت (میر) بڑی بوڑھی سفید سر کے بال - گوری چٹی ہین رنگ لالون لال -

بڑی بہاری غلطی - بڑی چوک بڑی خطا -

بڑی بہو ۱ بڑے بیٹے کی جورو ۲ وہ عورت جو شوہر سے عمر مین بڑی ہو

بڑی بہو کو بلاؤ گھر مین نون (نمک) ڈالین - مثل کسی ہوشیار کے ہاتھ سی

کام بگڑتے وقت کہتے ہین یا کام بگڑ جانے پر اصلاح کے لئے مضحکے سے کہتے ہین یعنی سب مین ہوشیار ہو اور اسکا کام یہ ہے کہ کھیر مین نمک ڈالے۔

بڑی بہو بڑا بھاگ ! مقولہ۔ عورت کا شوہر سے عمر مین بڑا ہونا خوش نصیبی کی علامت ہے۔

بڑی بہو نے نکالے کار۔ وہی اُتری پورم پار۔ امثل (عم) جو طریقہ بڑے بزرگ نے جاری کر دیا وہی دستور العمل ہو گیا۔

بڑی بی ! تعظیماً بوڑھی عورت کو کہتے ہین ۲ بوڑھی خادمہ کو بھی کہتے ہین

بڑی پونچھ کا آدمی۔ طنزاً۔ مغرور کو کہتے ہین۔

بڑی ٹیڑھی کھیر ہے۔ بڑا مشکل کام ہے۔

بڑی چیز ! امر عظیم ۲ اہم (امیر) کچھ بھی نکلی نہ تیرے فتنہ قد کے آگے سمجھے تھے کوئی بڑی چیز قیامت ہو گی ۲ با وقعت۔ باعزت (فقرہ) محرر بھی وکیل صاحب کی دیکھا دیکھی اپنے آپ کو کوئی بڑی چیز سمجھتے ہین ۳ (عو) قرآن شریف۔

بڑی چیز اٹھانا۔ بڑی چیز پر ہاتھ رکھنا یا بڑی چیز ہاتھ پر رکھنا۔ (عو) حلف اٹھانا۔ قرآن کی قسم کھانا۔

بڑی حرمت سے گزر گئی۔ آبرو کے ساتھ عمر بسر ہوئی (راسخ) گزر گئی بڑی حرمت سے میکدے مین شیخ۔ حرام کہتے ہین کسکو حلال کسکا تھا۔

بڑی خیر گزری۔ بڑی خیر ہوئی یا ہو گئی۔ بہت بہتر ہوا۔ بہت اچھا ہوا (داغ) ہمین مر گئے صدمۂ رشک سے بڑی خیر اے فتنہ گر ہو گئی ۲ کسی ناگہانی صدمے یا تکلیف سے محفوظ رہتے وقت بھی کہتے ہین (فقرہ) پیر بخش کی کوٹھی مین آگ لگ گئی تھی بڑی خیر ہوئی کچھ نقصان نہین ہوا۔

بڑی خیریت ہوئی۔ بڑی بات ہوئی۔ بہت غنیمت ہوا۔ بہت اچھا ہوا (فقرہ) وہ تو کہئے بڑی خیریت یہ ہے کہ ارمنی سلطان کی رعایا ہین اگر اور کسی کی ماتحتی مین ہوتے تو صاف اُڑا دیے جاتے۔

بڑی دور کی بات ! دور اندیشی کی بات۔ عاقبت اندیشی کی بات ۲ تہ کی بات (فقرہ) بڑی دور کی بات حضور نے فرمائی کہ تھانے مین جا کر فوراً درخواست (دست برداری) داخل کر دینا چاہیئے۔

بڑی دور کی کیتیان باندھنا۔ دور کے سفر کا قصد کرنا۔ (فقرہ) جانا صاحب

نے بڑی دوز کی کتیان باندھی ہین برٹش ایجنٹ ہو کر کابل جاتے ہین۔

بڑی دُون لی (دہلی) بڑی دُون کی لی (لکھنو) بہت شیخی ماری۔ بہت اترایا۔

بڑی دھاک ہے! بڑی ہیبت ہے سب ڈرتے ہین ۲ بڑی عزت ہے سب مانتے ہین۔

بڑی ڈیوڑھی۔ بڑی سرکار۔ (مجازاً) بڑے فیاض کو کہتے ہین (امیر) خواہش دولت اگر ہے ہو درد دل پر یکین فی الحقیقتہ ہے بڑی ڈیوڑھی بڑی سرکار دل۔

بڑی رات آنا۔ بہت رات گزرنا مرے ہم آج بڑی رات لے شرف آئی۔ نہ آئیگا جو وہ آتا تو ابتک آجاتا

بڑی روٹی! چھوٹی روٹی کی ضد ۲ عو۔ قرآن شریف (جانصاحب) غلط بالکل بڑہاتی ہے بڑی روٹی تو فتو (نام) کو فضیلت کیا پڑھی ہے دیکے کو دون اپنی الو کو۔

بڑی روٹی اوٹھانا یا بڑی روٹی ہاتھ پر رکھنا۔ عو۔ حلف لینا۔ قرآن کی قسم کھانا (بہار عشق) تو بڑی روٹی بھی اگرچہ اٹھائے۔ ستیاناس ہو جو باور آئے۔

بڑی شادی۔ (لکھنؤ) مسلمانی۔ ختنے کی تقریب۔

بڑی فجر۔ عو۔ صبح تڑکے۔ صبح سویرے کہانی مین رات سخ مری روز محشر بڑی فجر سے دن تو ڈھل جائیگا۔

بڑی فجر چوٹے پر نظر۔ مثل۔ عو۔ سکی نسبت کہتے ہین جو ہر وقت کھانیکی فکر مین ہے۔

بڑی مائین (ہ ح) مونث۔ ایک دوا کا نام ہے۔

بڑی ناک والا۔ صفت عو۔ بڑی عزت والا۔ بڑی غیرت والا بڑی ہیبت والا۔

بڑے! بڑا کی جمع ۲ عو۔ بزرگ بڑے بوڑھے۔ افسر خاندان (جانصاحب) یہ ورثے کا جھگڑا ہے سنو چھوٹی ممانی دو چار بڑے اپنے ہون دو چار تمھاری

بڑے ابا! چچا اور سسر کو کہتے ہین ۲ (عم) باوا۔

بڑے باپ کا بیٹا۔ عو۔ نامی شخص کا بیٹا۔ عالیخاندان۔ صاحب عزت بڑا آدمی (شوق) اور اسمین بھی تو نام ہے آپکا۔ یہ بیٹا ہے حضرت بڑے باپ کا۔

بڑے باپ کی بیٹی - شریف زادی میرزادی - نامی شخص کی بیٹی -

بڑے برتن کی ٹھرچن بھی بہت ہی مثل بڑے گھر اینکی معمولی بات بھی بہت بڑی ہوتی ہے اُنسے تھوڑا ملے وہ بھی بہت ہوتا ہے -

بڑے بڑون - اچھے اچھے نامی لوگ معززین (فقرہ) اگر ایسی ہی جانچ کیجائے تو بڑے بڑونکی قلعی کھلجائے

بڑے بڑے - ہوشیار عقلمند - تجربہ کار (حاجی بغلول) اب کی تو دل لگی بازون نے ایسی موشگافیان کی ہین کہ حاجی بچارے کیا بڑے بڑے مکنی کا ناچ ناچنے لگتے ہین -

بڑے بڑے نہے جائین گڑ رہے پوچھین کتنا پانی (یا کتنی تھاہ) مثل - اس موقع پر کہتے ہین جب کسی کام مین عقلمند عاجز ہون اور معمولی شخص دخل دے -

بڑے بزرگ ہین ! بڑے کامل ہین - خدا رسیدہ ہین ! طنزاً - حماقت یا نادانی ظاہر کرنیکو کہتے ہین -

بڑے بوڑھے - دیکھو بڑا بوڑھا -

بڑے بول کا سر نیچا - مثل - عو - غرور اور شیخی کا نتیجہ خفت اور ذلت ہے (شاد) شور قلقل سے جھکائے ہوئے سر مینا ہے - سچ کہا ہے کہ بڑے بول کا سر نیچا ہے -

بڑے بیڈھب ہو - بڑے چالاک ہو - نہایت فطرتی ہو -

بڑے پاپڑ بیلے - بہت تکلیف برداشت کی - بہت محنت کی - بڑی کوشش کی -

بڑے پاک ہو (عو) نہایت بے حیا ہو - بڑے بے غیرت ہو - بڑے بے شرم ہو -

بڑے پاؤن پھیلائے - بہت جھگڑا کیا - بڑی حجت کی - ہٹ کی -

بڑے جانور کا گوشت ! گائے کا گوشت ! سؤر کا گوشت -

بڑے تو بڑے چھوٹے ماشاالله (یا سبحان الله) دوسرے کا نمبر خرابی مین پہلے سے بھی بڑھا چڑھا ہے -

بڑے حضرت - بڑے شریر -

بڑے چالاک (راسخ) بنت عنب کو ڈبی مین لائے جناب شیخ - مرشد ہو قبلہ ہو بڑے حضرت ہو دور رہو -

بڑے دانت پیسے - بہت غصہ کیا - بڑی مشقت اٹھائی - بہت طمع کی

بڑے دنادار ہین - (دہلی) طنز سے

کہتے ہین یعنی بڑے سخی ہین -
بڑے دل کا - صفت - بڑا شجاع
بڑا سخی - بڑی ہمت والا - اولو العزم عالی
حوصلہ - (معروف) کہتا ہے مری لاش پہ
قاتل کا آدمی - تھا یہ بھی شخص کوئی بڑے
دلکا آدمی -

بڑے رستم ہین - بڑے بہادر ہین
(امیر) بڑے رستم ہین تیرے چشم دابرو
دیکھنے والے - نہ خنجر سے چھیکتے ہین نہ وہ
قاتل سے ڈرتے ہین -

بڑے زہر کا پیسا - عو - وہ روپیہ
جو بڑی محنت و مشقت سے حاصل ہوا ہو
بڑے صاحب ۱ عدالت کا اعلیٰ
حاکم - اودہ مین عموماً ڈپٹی کمشنر کو کہتے ہین
۲ ضلع کا اعلیٰ افسر ۳ امیر کا بڑا بیٹا ۴
گھر کا بڑا بوڑھا یا عمر مین بڑا ۵ بڑے میان
بڑے فجر - مذکر (دہلی) علی الصباح
تڑکے -

بڑے کام آنا - بہت مفید ثابت
ہونا - مصیبت مین آڑے آنا - امداد دینا
(قدر) بڑے کام آئے اے آغوش حسرت
تکیہ پہلو - جدائی کی شبون مین بھی مزا اٹھا
وصالونکا -

بڑے کڑاہی مین تلے جاتے ہین
مثل (بڑے ۱ معززین ۲ اُرد کی ٹکیا)
بڑون کو بہت مصیبت جھیلنا پڑتی ہے
معززین کو زیادہ آفتون کا سامنا رہتا -

بڑے کی بڑائی نہ چھوٹے کی چھٹائی
(عو) بدلحاظ - بے تمیز کی نسبت کہتی ہین
اسکو نہ بڑے کا ادب ہے نہ چھوٹے کا لحاظ
بڑے کوس - مسافت ناگوار ہونیکی
جگہ کہتے ہین - (شعور) شاکی ہوئے جو ہم
تو کہا ہنسکے خضر نے - ہان کوس راہ
عشق کے ہین واقعی بڑے -

بڑے گھر پڑے پتھر ڈھوڈھو
مرے - مثل (عو) اونچے خاندان مین
ہمیشہ تکلیفین اٹھانا پڑتی ہین - اونچے
خاندان مین بیاہ ہونے سے بھی مصیبتونکا
سامنا رہتا ہے -

بڑے گھر جانا - لازم ۱ (عو) جیل خانہ
جانا ۲ مرجانا -

بڑے لوگ - ۱ - بڑے آدمی ۲
(عو) خاندان کے بڑے بزرگ -

بڑے مرشد - شریر - بڑے اُستاد
(داغ) وہ کترا کر چلے ہین میکدے سے
حضرت زاہد - بڑے مرشد ہین ہاتھون
ہاتھ لانا انکو یار دون مین -

بڑے مزے سے - بڑے آرام
سے بہت چین سے -

بڑے میان ۱ مالک خانہ ۲ (تعظیماً)

ہر بوڑھے آدمی کو کہتے ہین ۲ نوکر جاکر گھر کے سب سے بڑے شخص کو بھی کہتے ہین بڑے میان سو بڑے میان چھوٹے میان تو سبحان اللہ - بڑے چھوٹے سب ایک ہی رنگ مین ہین - بڑون کی کیا کہتے ہو چھوٹون کا حال اُنسے بھی بدتر ہے - چھوٹے شرارت مین بڑون سے بھی زیادہ ہین (توبۃ النصوح) ایک نابکار کو دیکھو ماش کے آٹے کیطرح اینٹھا ہی رہتا ہے دوسرا ناہنجار تیسرا نالائق بڑے میان الخ -

بڑے نہان کا دن - عو - وہ دن جسکو زچا چالیسوین دن کا غسل کرتی ہے

بڑیل - (ھ) - مونث - بڑ -

بُز - (ف) مونث - بکرا - بکری - (انٹ) نر کو بز - مادہ کو گوسفند کہنا غلط ہے نر مادہ دونون کے واسطے بُز استعمال ہونا چاہئے

بُز اَخفش [1] (لفظی معنی اخفش کا بکرا) مذکر - نافہم - بے سمجھے بوجھے گردن ہلانیوالا ہان مین ہان ملانیوالا مطیع - (انشا) بڑی پھوپی تھی ٹھرکنجی سی ایک لونڈی جو وعظ کی بز اخفش بنائے اپنی صورت خاکساری مین -

بُزدل - (ف) ڈرپوک - کم ہمت کم حوصلہ -

بُزدلا - ا - صفت - بُزدل -

بُزدلی - مونث - نامردی - کم ہمتی

بُزغالہ - (ف - غال - پہاڑ کا شکار ہ نسبت کی ہے) مذکر پہاڑی بُز (داغ) بازو و بازمین ہو پرورش بچہ تاز - اور بُزغالے کو آغوش مین پالے ضیغم -

بُزغالۂ فلک (ف) برج حمل سے مراد ہے -

بُزّا - (ھ) - مذکر - ایک پرندکا نام -

بزار - عو - بازار کا مخفف -

بَزّاز - (ع - بز - جامہ - از - کلمہ نسبت) مذکر - اردو مین بغیر تش - یہ حرف دوم کے بھی زبانون پر ہے - کپڑا بیچنے والا

بزازا - (بفتح اول و تشدید دوم نیز بتخفیف حرف دوم ا - مذکر - کپڑے کا بازار -

بزازی - مونث - کپڑا بیچنے کا پیشہ

[1] کہتے ہین اخفش نے جو عربی کے علم صرف نحو مین استاد کامل گزرا ہے زمانہ طالبعلمی مین ایک بکرا پالا جسکو اپنے سبق کا مطلب سمجھایا کرتا تھا جبتک بکرا گردن نہ ہلا دیتا یا بول نہ اُٹھتا اخفش برابر سمجھاتا رہتا عرصے کے بعد بکرے کو ذبح کیا تو دیکھا کہ دماغ خالی ہوگیا تھا اور بھیجا باقی نہین تھا)

بُزرجمہر - (ف بضم اول و دوم و سکون سوم و چہارم و کسر پنجم و سکون ہائے ہوز) بزرگ مہر کا معرب تھا - فارسیون نے بجائے جیم عربی کے جیم فارسی کردیا ہے) مذکر نوشیروان کے وزیر اعظم کا نام -

بُزرقطونا - (ف بفتح اول و کسر ثانی و ضم قاف و طا) - مذکر - اسپغول - سید الشانے بفتح اول و سکون دوم و کسر سوم و ضم قاف و طا نظم کیا ہی ؎ شب محفل زاہد مین جو وارد ہوا زاہد - رندون نے لپٹ کر - ڈاڑھی کو دیا اسکی لگا بزرقطونا اور بجنے لگی گت - زبانون پر بھی اسی طرح بسکون حرف دوم ہے -

بُزرگ - (ف) ا صفت - بڑا - سن رسیدہ - معزز - شریف - صاحب شان و شوکت ۲ مذکر - باپ دادا ۳ خدا رسیدہ متقی - پارسا - نیک - عابد - زاہد ولی ۴ سنجیدہ (طنزاً) شریر آدمی ؎ واعظ کو تم تو دیکھتے ہی ہنس پڑے امیر باتین تو ان بزرگ کی تمنے سنی نہین -

بزرگانہ - صفت بزرگون کیطرح کا - بزرگون کی وضع کا -

بزرگداشت - (ف) مونث ا خاطر داری - خدمت گزاری - مہمان داری جہانگیری (کرنا ہونا کے ساتھ (موعظہ حسنہ) مین ہندو دن کے چند رواج بیان کرنا چاہتا ہون سب سے پہلے گائے بیل کی بزرگداشت سے چلو ۲ (طنزاً) مرمت - مار پیٹ - (داغ) شیخ صاحب جو میکدہ مین گئے خوب انکی بزرگداشت ہوئی -

بزرگ زادہ - (ف) مذکر - شریف زادہ - عالی خاندان - خاندانی بزرگ -

بزرگ سال - (ف) صفت - بوڑھا مسن معمر - سالخوردہ -

بزرگ منشی - عادت - طبیعت ہستی صفت اس شخص کی نسبت کہتے ہین جو اچھے لوگون کی عادت یا طبیعت رکھتا ہو - بزرگ طینت -

بزرگوار - (ف بزرگ - کار مزید علیہ وار بمعنی مثل - مانند) صفت - بزرگ (فسانہ عجائب) ہرچند سب لوگ یہان کے قہر ہین مگر یہ بزرگوار زینت شہر ہین -

بزرگواری - (ف) مونث عظمت و جلال و دولت و اقبال -

بزرگون کا ٹھیکرا - عو - موروثی مکان

بزرگی - مونث - بڑائی - برتری عزت شان - ادب - شرافت -

بزرگی بعقل ست نہ بسال - (ف) مقولہ - بزرگی عقل سے ہے سن سے نہین ہے (رویائے صادقہ) یہ بات دوسری

بُزرجمہر - (ف بضم اول و دوم و سکون سوم و چہارم و کسر پنجم و سکون ہائے ہوز) بزرگ مہر کا معرب تھا - فارسیون نے بجائے جیم عربی کے جیم فارسی کر دیا ہے) مذکر نوشیروان کے وزیر اعظم کا نام -

بُزرقطونا - (ف بضم اول و کسر ثانی و ضم قاف و طا) - مذکر - اسپغول - سید الشانے بفتح اول و سکون دوم و کسر سوم و ضم قاف و طا نظم کیا ہی ؎ شب محفل زاہد مین جو وارد ہوا زاہد - رندون نے لپٹ کر - ڈاڑھی کو دیا اسکی لگا بزرقطونا اور بجنے لگی گت - زبانون پر بھی اسی طرح بسکون حرف دوم ہے -

بُزرگ - (ف) ا صفت - بڑا - سن رسیدہ - معزز - شریف - صاحب شان و شوکت ۲ مذکر - باپ دادا ۳ خدا رسیدہ متقی - پارسا - نیک - عابد - زاہد ولی ۴ سنجیدہ (طنزاً) شریر آدمی ۵ واعظ کو تم تو دیکھتے ہی ہنس پڑے افسوس باتین تو ان بزرگ کی تمنے سنی نہین -

بزرگانہ - صفت بزرگون کیطرح کا - بزرگون کی وضع کا -

بزرگداشت - (ف) مونث لحاظ داری - خدمت گزاری - مہمان داری جہانگیری (کرنا ہونا کے ساتھ) (موعظہ حسنہ) مین ہندو دن کے چند رواج بیان کرنا چاہتا ہون سب سے پہلے گائے بیل کی بزرگداشت ہے چلو ۲ (طنزاً) مرمت - مار پیٹ - (داغ) شیخ صاحب جو میکدہ مین گئے خوب انکی بزرگداشت ہوئی -

بزرگ زادہ - (ف) مذکر - شریف زادہ - عالی خاندان - خاندانی بزرگ -

بزرگ سال - (ف) صفت - بوڑھا مسن معمر - سالخوردہ -

بزرگ منشی - عادت - طبیعت - ہی صفت اس شخص کی نسبت کہتے ہین جو اچھے لوگون کی عادت یا طبیعت رکھتا ہو - بزرگ طینت -

بزرگوار - (ف بزرگ - کا مزید علیہ وار بمعنی مثل - مانند) صفت - بزرگ (انسان) عالیجاہ (ہر چند سب لوگ یہان کے تہرین مگر یہ بزرگوار زینت شہر ہین -

بزرگواری - (ف) مونث عظمت و جلالت و دولت و اقبال -

بزرگون کا ٹھیکرا - عو - مورونی مکان

بزرگی - مونث - بڑائی - برتری عزت شان - ادب - شرافت -

(ف) مثل ہے نہ بسال (ف) عقل - بزرگی عقل سے ہے سن سے نہین ہے (رویائے صادقہ) یہ بات دوسری

(نوٹ) کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی کا فوری جنتری ۱۹۲۲ء کی نہایت خوبصورت اعلیٰ درجہ کے چکنے کاغذ پر چھپی ہے اور بلا قیمت و محصول ڈاک قدر دانوں کے پاس بھیجی جاتی ہے اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ پر دس متفرق جگہ کے شریف لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھکر بھیجدیجئے جنتری بواپسی ڈاک آپکی خدمت میں روانہ کردیجائیگی۔

سینی لائن

خونی بواسیر اور خون بند کرنے کی دوا۔ یہ خوشبودار بے ذائقہ دوا چند بوٹیوں سے بنی ہے اور خون بند کرنیمیں بیمثل ہے ناک سے خون جاتا ہو تو تھوڑا سا یہ عرق سونگھ لینے سے اسیوقت بند ہ مسوڑھوں سے اگر خون جاری ہو تو مساوی مقدار سے گرم پانی میں عرق ملاکر روز کلی مسوڑھے سخت ہوجاتے ہیں اور خون بند ہوجاتا ہے منہ کے راستہ یا بلغم کیساتھ خون جا دوا کے استعمال کرنیسے بند ہوجاتا ہے عورتوں کے پردرکی بیماری میں باعمل کیحالت میں خ ہو تو اس دوا کے استعمال کرنیسے فوراً ہی آرام ہوجاتا ہے قیمت ۱ بڑی شیشی ۱۰ر محصول ۱ر

پرانے ملریا بخار کی گولیاں

چار پانچ ہی خوراک میں بخار بند ہوجاتا ہے۔ لرزہ۔ بخار۔ پرانا ہوجانے پر بار بار آکر دن رات تھوڑا بہت چڑھا رہتا ہے جسم کا خون پانی سا ہوجاتا ہے اور آدمی کا رنگ پیلا ہوجاتا ہے۔ تھوڑی محنت سے کلیجہ کانپتا ہے۔ سانس پھولتی ہے کھانیکی خواہش وقوت گھٹ جاتی ہے۔ تلی و کلیجہ کے بڑھنے سے پیٹ نکل آتا ہے کبھی منہ اور ہاتھ پیروں میں ورم آجاتا زندگی دبال ہوجاتی ہے ایسی حالت میں یہ گولیاں فائدہ کرتی ہیں قیمت چھ بیس گولی کی ڈبیہ

دوائیوں کے تیل

ذکورہ ذیل دوائیوں کے تیل کے دو تین بوند بتاشہ وغیرہ کے فائدہ دیتے ہیں اور کوئی پینے کی کلیہ بھی بچتے ہیں اور آسانی سے پی سکتے ہیں۔ (۱) روغن صندل سفید اک کلیجہ نہایت مفید ہے قیمت محصول ایک سیر ۱۲ شیشی تک ۱ر (۲) اجوائن کا تیل قے بدہضمی کیلئے ایک ہی دوا ہے ۸ر محصو (۳) روغن سونٹھ۔ یہ بھوک بڑھاتا ہے اور ریاح کو خارج کرتا ہے ۱۲ر محصول ۱ر (۴) روغن سونا جلانا اور درد وغیرہ کیلئے مفید ثابت ہوا ہے ۲ر محصول ۱ر (۵) روغن وال چینی۔ یہ ال چینی بھی کوئی بتاتے ہیں اور بچھو نہایت خوشبودار ہے ۶ر (۶) روغن لونگ میٹھی اور ریاح کو دفع کرتی ہے اور د بدہضمی کو مفید ہے ۶ر محصول ایک سے ۱۲ تک ۱ر (۷) روغن لیمو ہرگویا ابھی درخت سے تو لیموں کا خوشبودار بتاشہ ۲ر محصول ۱ر (۸) روغن پیپرمنٹ پیٹ کے درد بدہضمی اور ریاح کے کرنیمیں بہت مشہور دوا ہے ۲ر محصول ۱ر (۹) روغن الائچی میٹھی اور ہچکی کو بند کرتی اور بھوک بڑھ قیمت ۱۲ر محصول ۱ر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند اسٹریٹ کلکتہ